UNIVERSAL
LIBRARY
OU_236067
UNIVERSAL
LIBRARY

بعون الله تعالی و حسن توفیقه

نسخه بی نظیر تالیفات نکته شناس معنی اساس میر محسن علی محسن مسمی به

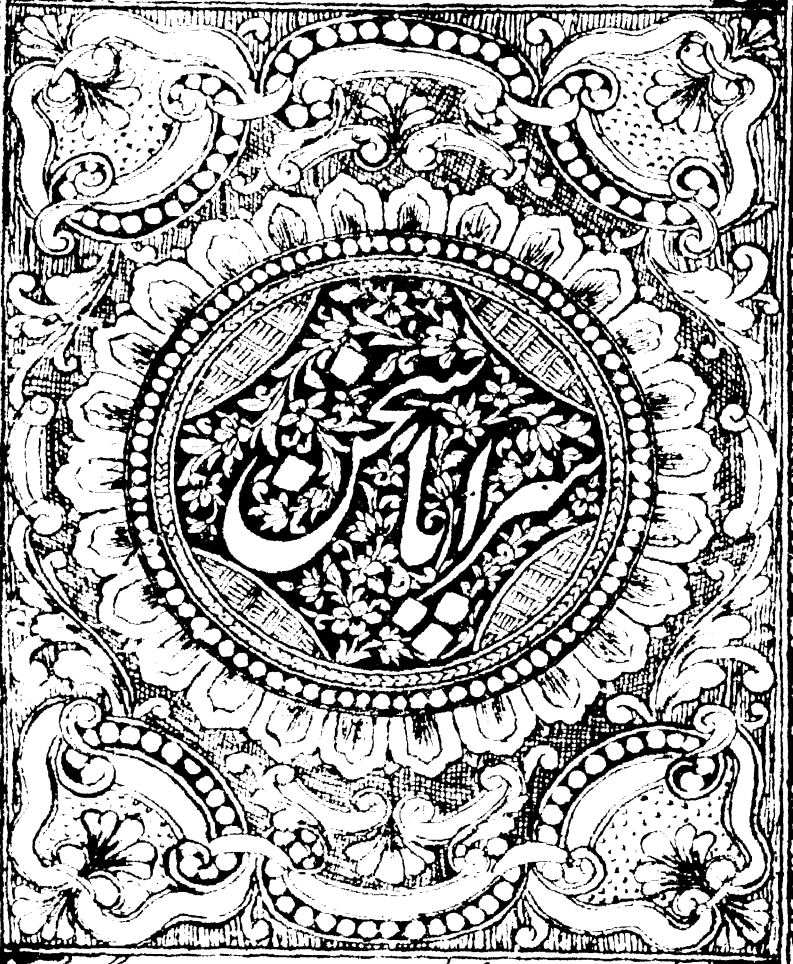

در شهر لکهنو محله رکاب گنج مکان راجه بجنات در سنه

به مطبع نول کشور از نقش طبع مزین شد

بسم الله الرحمن الرحيم

آغاز سخن حمد الٰہی سے تذکرہ سعادت ہی * اور نعت رسول موجب نجات دنیا و آخرت ہی * بعد اسکے
بنج پنجہ ان پیرو سخن سنجان سید محسن علی عالمہ اللہ لطفہ الازلی از ارباب طبع کی خدمت مین عرض
کرتا ہی کہ جب تذکرہ تمام ہوا * حسب خواہ سرانجام ہوا * حسن خداداد ہی مقبول انام ہوا * پسند خاطر خاص و
عام ہوا * خیال آیا کہ اگر چھپکر جا بجا پہونچی * ہر ایک کو علی العموم فائدہ اٹھونچے آفاق مین مشہور ہو * فیض
اوسکا نزدیک و دور ہو * اہل ہنر معانی رنگا رنگ سے لطف و تہائین * سخن سنج مضامین شیرین
و نکتہ کامزا پائین * شعرا کا حال سب پر حالی ہو * ظہور جلوہ طبائع عالی ہو * مدتون اسکی تدبیر مین
رہی * ہمیشہ دلمین یہ آرزو رہی * کوئی زمانہ نگذرا کہ اسکی فکر نہو * کوئی دوست آشنا نتھا جسکی
ذکر نہو * مگر حرف مقصود زیب نگین نہوا * نقش مراد کرسی نشین نہوا * جب کوئی مہربان طبع پر آمادہ ہوا
یا کسی صاحب مطبع کا ارادہ ہوا * فلک کجرفتار ایک ایسا رنگ لایا کہ بنا ہوا کام بگاڑ گیا و ہر اخا کمین
ملایا * وہ صورت درہم برہم کردی * صبح عیش شام ماتم کردی * آخر طبیعت اوداس ہوئی * اوسکی طبع سے
یاس ہوئی * کبھی مانی کا شکوہ کیا * گردش روزگار کا گلا کیا * طرح طرح کی کلفت ہی عجب عجب حسرت رہی *
اسکی کہ افسوس کیا کرتی * کبھی خفا ہوا کیا کرتی * کبھی طبیعت کو یون بہلایا * دلکو یہ کہکر سمجھایا * کہ تو سخت نادان ہی
ہی جانتا نہین کہ ہر کام اپنی وقت پر موقوف ہی * ہوجانیکی جو بات ہونے والی ہی بی سر و سامانی کا اللہ والے
ہی اتنا تململانا نچاہی * اسقدر گھبرانا نچاہی * حال آیندہ کہلتا نہین * کارخانہ غیب مین دخل کسیکا نہین * وہان
سب سامان مہیا ہی * صبر کر دیکھہ تو ہوتا کیا ہی * جو کسیکی وہم و گمان مین نہو یکبارگی ہوجاتا ہی * جب خدا چاہتا ہی نکی آن مین
جلوہ ظہور پاتا ہی * حق سبحانہ تعالے کی نزدیک کیا دور ہی * دیر آید درست آید مثل مشہور ہی یہان تک کہ معظمہ

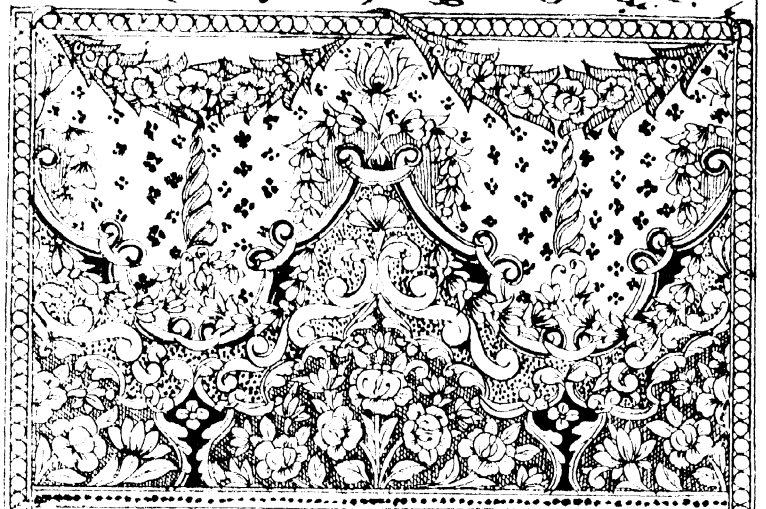

بسم الله الرحمن الرحيم

اِنَّ هٰذِهٖ تَذْكِرَةٌ فَمَنْ شَاءَ ذَكَرَهُ

آیہ دالمی ہدایہ کا مضمون یہی ہدایت فرماتا ہی کہ جب تلک رباعی عناصر اربعہ
اور مخمس حواس خمسہ موزون رہی لازم ہی کہ زبان سخنور ترکیب بند حمد و ثنا میں اوس
سخن آفرین کی غزل سرائی کری جسنی قطعۂ زمین نظم مین بجا اپنی صنعت کی دکھائی ہی
رنگینی اور تازگی عطا فرمائی ہی جیسی مطلع آفرینش دیوان قدرتی انتخاب ہوا ہی ہر لمحہ
نئی نئی رنگ کا پھول بغیر بوی تواردکی پھولتا ہی لہذا مجھی ہی نظم مثنوی ثنائی اوجلال
جلشانہ کا سودا ہوا عقل نے مجکو خواب غفلت سی بیدار کرکی کہا انبیا علیہم السلام
کہ شاہ بیت قصیدہ انام ہین ترکیب ترجیع تبدستایش مین سوای مصرع عجز

دین کی عروج ترقی رونق و فروغ مشرب کفار کو گرد برد کیا اوسکی گلشن اسلام
کی بہار بیخزان رنگین ہی ترقی اوسکی ملت کی باعث حسرت و یاس گمرہان
بیدین ہی ولی اوسکا فردوسی ہے اوسیکی ہر غلام کو دماغ خاقانی ہی صایغ
جسکا مداح تو اور اوس سید ابرار کی نعت وہی مثل ہی کہ چھوٹا منہ بڑی بات
ای مدہوش ذرا ہوش مین آ اور اپنا منہ بنوا بجای خود تامل کیا طاقت
کو بی طاقت پایا اند کی بیخود رہا پھر دم ہو کر قایل ہوا یکایک ہوش طبع آزمائی
از سر نو رنگ اپنا جمایا اور یہ مضمون ہو چہایا کہ منقبت آل اطہار اور اصحاب
کبار کا راقم ہونا چاہی خردنی کہا تو دیوانہ ہی و ہم مین مبتلا ہی کہ آل محمد
تو اوسی مہر تنویر کا جلوا ہین اوسی ملک معرفت کی نجم پر ضیا ہین اوسیکی نور و ضیا
سی انکا ظہور کامل ہی انہین کی شان مین آیہ تطہیر و اہل اتی نازل ہی محبت
انکی عین فرض و فرض عین ہی ارادت انکی جناب مین ہر دیندار کی
ذمی مثل دین ہی یہی رکن رکین دین مبین ہین یہی عماد کاخ شرع متین ہین
خاک پا اونکی واسطی ہر بیمار زار کی خاک شفا ہی یہ وہ طبیب ہین کہ دوا اونکی
واسطی ہر مرض گناہ کی دوا ہے شفیع محشر ہین ساقی کوثر ہین
خدا کی دوست رسول خدا کی پیاری ہین کہ آسمان نبوت کی یہ ستاری ہین
اور وقار اصحاب کبار تو ظاہر ہی کہ آیہ والذین معہ اونکی فضل پہ دلیل
ماہر ہی یار غار محمد مصطفی مخلص خالص علی مرتضی ہین ناصر اسلام میرا نام ہین ہی بینوا

کی روشنی سے معمور ہوگئی اور ظلمت ظلم کا ہیدہ ہوکی کافور ہوگئی حتی کہ
اگر کہربائی شمعی لیکر دہونڈہی برابر پرکاہ نہ ملی شیر سیر پرستی ہی بکری کی سر پر
دست شفقت پہراتا ہی اگر احیانا ناخن خون ہی آلودہ ہوجاتا ہی تو خون بہا
لیا جاتا ہی یا خون اوسکا بہایا جاتا ہی سخاوت اور علو ہمت کا تو یہ حال
ہی کہ بیان اوسکا فرد بشر سی محال ہی ادنی یہ ہی کہ اگر معادن ارضی مین
خاکمین حیاسی پوشیدہ نہوتین تو اون مین خاک باقی نرہتا ابتک سب بخش
دیا ہوتا سبحان اللہ کیا بخشش عام ہی کہ حاتم انکی سرکار کا ادنی غلام ہی گدا
فیض دست سخا سی امیر کبیر ہی غنی ہر محتاج اور فقیر ہی شوکت و شجاعت ایسی
ہی کہ نہ آنکھہ نی دیکھی نہ کان نی سنی انسان کی تو کیا جان ہی کہ معرکی مین ٹہہری دیو
پردۂ قاف مین خوف سی ایسی روپوش ہوئی ہین کہ خواب مین بہی کسیکو نظر نہین آتی
ظفر سایۂ حسام ہلالی برق سوز پر شید ہی نصرت قوت بازوئے حضرت پر
فدا ہی وہ سایۂ حضرت رحمان خلیق و رحیم ایسی ہین کہ باوصف قدرت سلیمانی
مور ضعیف کی تکلیف کو گوارا نہین فرماتی ماشاء اللہ شہرت حسن خلد اواد سراج بزم
مراد عباد جسنی یاوری بخت سی جمال فرخ فال ایک نگاہ دیکہا جوش حیرت
سی تصویر بنگیا اور ذہن رسا مین یہ نقش ہوا کہ لوح دلکو اسی نقشی کے
واسطی خلق کیا ہی اکثر پرستان سی پریان ذوق شوق دیدار مین مضطرب
ہوکر آتی ہین اور سلطانی پریون کی پرون مین چہپ چہپ کر حضرت کو دیکہہ جاتی

فال ہم شعر تر از بردی کو ہم معانی مفتوز
ی زمرہ زمرہ پانی پانے بجودت
طبع فصیح و موزون نیم پختہ مضمون
جلای آئینہ آواز مصفا نغمہ آرا پر تاثیر
زنگ والے ضمیم حزین دو دلپسر
اکتساب دولت بلاغت سی ہر مدعا
وجلیس کا ایسا سپلیس و نفیس روزمرہ
ہی کہ روح بجہان دلیل اور سلمان سبادی
قوی اغ ہوتا ہی انسب ہی کہ اوسکا
از اوہ رہا ہوگا اور دریں عرض و عشرت دا
مجہ خلوص دل سی دعا کرتی ہوں
ہوگا کا ہی جب تک انسان کا ہم شہستان
مین اور پریون کی پرستان مین بنیادی
تخت سلطانی کا مشتہر بہ بلقیس رشک ارم ہی
حضرت سلطانی کا صحبت مین حاضر
ہین کی دم قدمی آباد اور فلک

وزیر اعظم حضور عالم نواب آصف دوران فیضی زمان جری ورستم ہندسے
خوشدل اور شادرہی مجمل حال اپنا اور سبب تالیف کم بضاعت خادم
ارباب فصاحت سید محسن علی موسوی محسن ولد سید شاہ حسین مغفور حقیقت ابن
سید عرب شاہ بر در خوشہ چین افصح الفصحا عارف خدا خواجہ وزیر وزیر او محقق علم شعر
زائر جناب سید الشہدا شہید دشت کربلا میر علی اوسط رشک اہل اذق
سی گذارش کرتا ہی کہ اجداد کرام سے نے خوست مین کہ توابع بلاد غور ہے
عربستان سی اگر توطن اختیار کیا تہا سید امیر برہان انار اللہ برہانہ کہ اولاد مین
سید امیر کلال اسکنہ اللہ فی فرادیس الجنان کی تہی حسب الطلب شاہ جم جاہ فرخ سیر
مع تبرکات سندی کہ پشت ہا پشت سی چلی آتی تہی خوست سی لاہور مین تشریف
فرما ہوی سید میر کشاہ والد جد مغفور عہد مین حضرت شاہ عالم بادشاہ غازی کی
دار الخلافت شاہجہان آباد مین وارد ہوی والد ماجد ہمراہ اپنی نانا صاحب حکیم میر محمد
اعزاز مغفور کی بہت السلطنت لکہنؤ مین آکر مقیم ہوی اس سبب سی مولد و مسکن احقر یہان
چندی باقتضای آب و خورش بتقریب تجارت کوردیہ کانپور مین مقیم رہا
جب وہ سلسلہ برہم ہوا ہر آشنا کو نا آشنا پایا الا برگزیدۂ آفاق فن ربط مین مثل
قیس طاق تمکین بخش خاطر ناشاد تسلے دہ طبیعت مایل فریاد مجنون سیلے
معنی ظہوری نظیری ثانی بسمل سیف و داد قتیل خنجر اتحاد رند خمخانۂ
الفت زلال شراب مودت محب و مونس دلی سفیق و ذکی سیخ الٰہی بخش

ادہر سے انکار ہوا اودہر سے اصرار بڑہا بہر کیف اونکی پاس خاطر
سے اس محنت عظیم کو گوارا کیا فہرست اعضا کی طیاری پر مایل وراغب ہوا
اشعار چند استادنامی کی جنکے دواوین مروج ہین بہت سہل مین انتخاب
ہوئے بعد ازان بموجب مصرع کہ عشق آسان نمود اوّل ولی
افتاد مشکلہا * جو کوہ کنے پیش آئی ؎ دل من داند ومن دانم
وداند دل * ایک شمہ اوس کا یہ ہے پندرہ تذکرے اور صدہا دواوین
اور بیاضین بڑے بڑے جستجو سے بہم پونہچائین جب شعرای
ماضی کا کلام دست یاب ہوا اور ہر ناظم دور دیار کے خدمت مین اب
اور احباب دلسوز سے خطوط لکھواکے بہیجے حتی کہ چار مطبع اخبار مین یہ
خبر چھپوائے جب اشعار سحر شعار اون حضرات کے میسر ہوے اور
شعرای معاصرین کی خدمت مین مکرر حاضر ہوکے غزلین لایا اور جنکی کوئی
غزل اس قید کی نہ تہی اوسے کہہ ائی بلکہ مشاعرون مین اسی طرح کی طرحین
کین غرضکہ اس تلاش سے سات سو شعرا کا کلام فراہم کیا مگر کلام بعض
شعرای ہمعصر کا اس وجہ سے باقی رہ گیا کوئی غزل اس قید سے اونکے
کلام سابق مین نہ تہے اور اب حنابندی شاہد فکر کا اتفاق نہین ہوتا اور بعض نے
خردماغی سے عذر لنگ کیا اپنی طرف سی کوشش مین ہرگز قصور نہین ہوا جسکو
تالیف وتصنیف مین کاہش ہوی ہوگی وہی اس مشقت کے داد دی گا وے

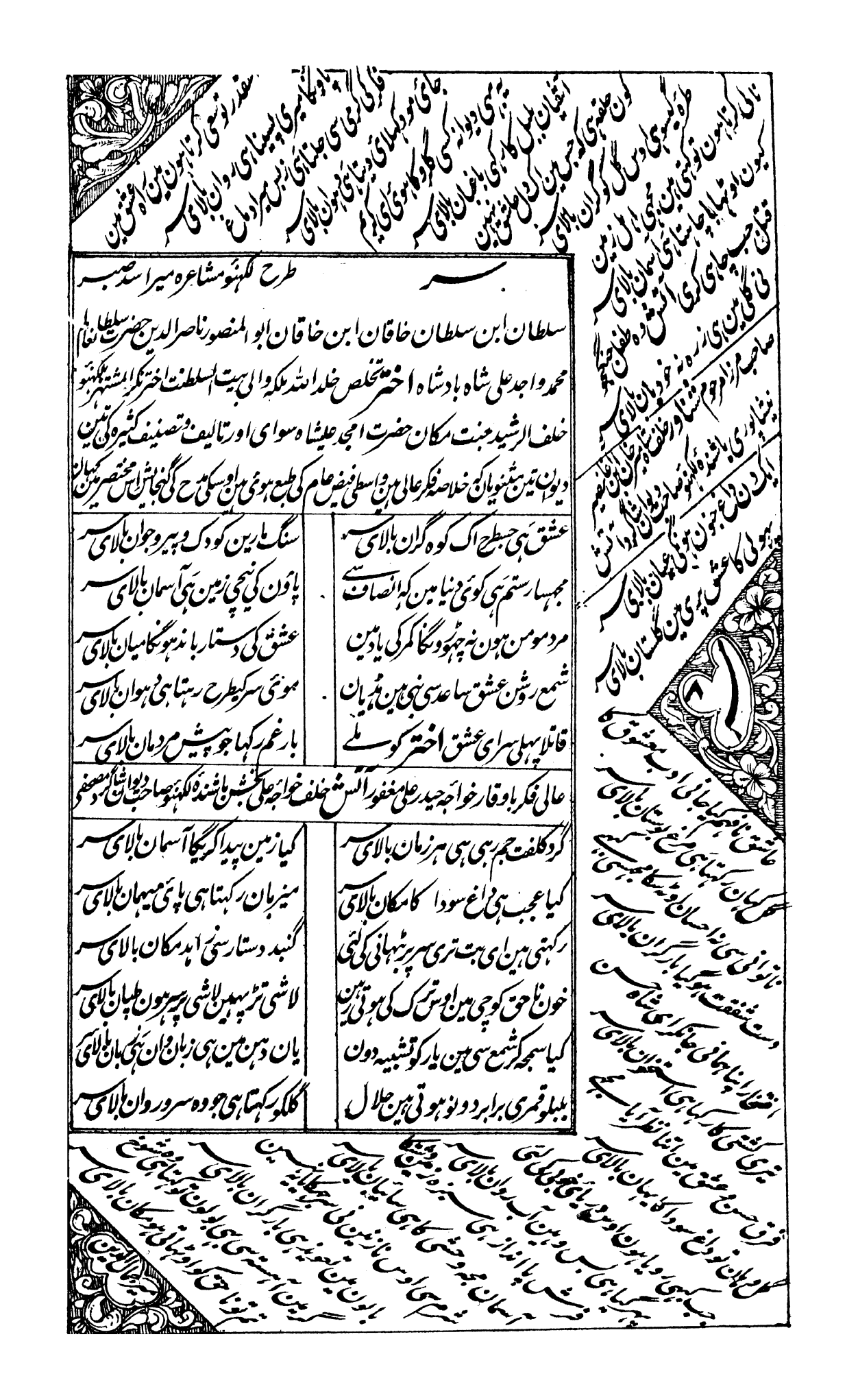

طرح لکھنؤ مشاعرہ میر اسد صبر

سر

سلطان ابن سلطان خاقان ابن خاقان ابو المنصور ناصر الدین حضرت سلطان نعام
محمد واجد علی شاہ بادشاہ اختر تخلص خلد اللہ ملکہ والی بیت السلطنت اختر نگر المشتہر بلکھنؤ
خلف الرشید جنت مکان حضرت امجد علیشاہ سوای اور تالیف و تصنیف کثیرہ کے تین
دیوان تین مثنویان کہ خلاصہ فکر عالی ہین واسطی فیض عام کی طبع ہوئی ہین اوسکی مدح گنجایش اس مختصر مین کہان

عشق ہی جسطرح اک کوہ گران بالای سر — سنگ مارین کودک و پیر و جوان بالای سر
مجھسا ستم ہی کوئی دنیا مین کہ انصاف سے — پاؤن کی نیچی زمین ہی آسمان بالای سر
مرد مومن ہون نہ چھوڑونگا کمر کی یاد مین — عشق کی دستار باندہونگا میان بالای سر
شمع روشن عشق ساعد سی نہی ہین ہمدمان — موئی سر کیطرح رہتا ہی ہوا بالای سر
قاتلا پہلی سزای عشق اختر کو ملے — بار غم رکہا جو پیش مردمان بالای سر

عالی فکر باوقار خواجہ حیدر علی مغفور آتش خلف خواجہ علی بخش باشندہ لکھنؤ صاحب دیوان شاگرد مصحفی

گرد کلفت جم رہی ہی ہر زمان بالای سر — کیا زمین پیدا کریگا آسمان بالای سر
کیا عجب ہی داغ سودا کا مکان بالای سر — میزبان رکہتا ہی پائی میہمان بالای سر
رکہتی ہین ای بت تری سر پر بٹہانی کی لئی — گنبد دستار سی زاہد مکان بالای سر
خون ناحق کوچی مین اوسکی ترک کی ہوتی ہین — لاشی تڑپہین لاشی پر سر ہون طپان بالای سر
کیا سمجہ کر شمع سی مین یار کو تشبیہ دون — یان دہن مین ہی زبان واں نہی بان بالای سر
بلبلو قمری برابر دونو ہوتی ہین حلال — گلکو رکہتا ہی جو وہ سرو روان بالای سر

میر جمال الدین مرحوم عارف خلف میر بدرالدین نواسی خواجہ باسط کی صاحب دیوان باشندہ لکھنو شاگرد سید علی اثر

سرخ اک پیچہ نہ باندہ یجان جان بالای سر
خون ہوجائیگا لاکھون کا روان بالای سر

روز اول سی ہی سر مین آتش سودا بلند
جای موپیدا ہوا ہی یان دیوان بالای سر

ہون تصور سی تری ابرو کی قید سخت مین
تیغ رہتی ہی کہنچی ہر دم یہان بالای سر

ظالم گردش کی ہوجاتی ہی قلب ماہیت
دیکھلو نیر یکو رہتی ہی بان بالای سر

شاخ گل پر مینہ گرای عندلیب اتنا نہ پھول
لائیگی آفت کوئی ان مین خزان بالای سر

کوچہ جانان سی سرکین گی نہ ہم اک گام بھی
آگ بھی برسائیگا گر آسمان بالای سر

جانکر مجنون مجھی اک لیلی گلفام کا
آکی بلبل نی بنایا آشیان بالای سر

ضبط سوز غم کری میری طرح کوئی اگر
شمع روشن کی طرح اوٹھی ہون بالای سر

آپ کہتا ہی کہلا ہی سرو پر لالی کا پھول
رکہہ کی تاج سرخ وہ خوشقد جوان بالای سر

طرۂ مشکین جانان مین ہی اوسکی بود و باش
طائر دل کا ہی میری آشیان بالای سر

جب نکالی مانگ اوس ماہ سپہر حسن نے
ہوگیا مجکو گمان کہکشان بالای سر

کر نہ اندیشہ عذاب قبر کا عارف ذرا
ہوئین گی اُسدم امیر مومنان بالای سر

شیخ عبدالرؤف مرحوم شعور ولد شیخ حسن رضا عرف بستی مان باشندہ بگرام مقیم لکھنو صاحب دیوان شاگرد غلام ہمدانی

صورت خوان تہی ہی آسمان بالای سر
جا نہ ای دست ہوس تو بہزان بالای سر

میری آگی ہاتہ رکہی غیر وان بالای سر
آگ تلوو نسی لگی اوٹھی دہوان بالای سر

ای جنون چاک گریبان کی ہمین فصل بہار
دل یہ ہی اک ہاتہ تو اک ہاتہ یان بالای سر

دیکھکر اوسکو ہوا ہون غش نہ آوے ہوشمین — ہووی محشر کا اگر شور و فغان بالای سر
کاٹ کر سر ایسا قاتل فی کیا ممنون مجھی — شکر کو اوسکی ہوا ہر موز بان بالائی سر
کم نصیبی سی یقین ہی کچھ نہ حاصل ہوئین — گر ہما ہی باندہی آکر آشیان بالائی سر
تو ہی لیجائیگا ای نعم کہ اب تک ہی کوئی — لیگیا ہی رکھہ کی اسباب جہان بالائی سر
خاکمین وحشت ملایا ایسا وحشت نی مجھی — ہی بگولی کیطرح ریگ روان بالائی سر

شیخ ولایت علی گویا ولد شیخ امام بخش ساکن لکھنو صاحب دیوان شاگرد قلندر بخش جرات

جانتی ہی خلق جسکو آسمان بالائی سر — ہی یہ گویا میری آہو نگاہ ہوان بالائی سر
چتر زر رکھتی تہی جو شاہ زمان بالائی سر — خاک جائی تخت گردون شامیان بالائی سر
نازکی سی کچھ نہ اس موئی میان پر بل پڑی — بار گل ہرگز نہ رکھنا ای میان بالائی سر
پوچھی کرتی ہی کیا میل چمن مین پھول پھول — کہتی ہی فصل بہاری ہی خزان بالائی سر
کیا سبکدوش آئی تہی ملک عدم سی واہ واہ — کیون گنہ کا لیچلی بار گران بالائی سر
کھل کہلا کر گل جو ہنستی ہین تو شبنم روتی ہی — کہتی ہی اکدم مین آپہونچی خزان بالائی سر
دولت ایمان سی یارب رہی گویا غنی — لی گئی کب حشمت و زر اغنیان بالائی سر

سرشتہ دار رجسٹری ضلع الہ آباد مرزا مفتن بیگ مرحوم فریاد ولد مرزا تقی بیگ لکھنوی مرشدی مین شاگرد
میان افسردہ غزلمین شاگرد شیخ امام بخش ناسخ دو دیوان اونسی یادگار ہین مگر ایک دیوان کی ہر غزل مین شعر کہی

جب شب تب پڑتی ہین پای رہروان بالائی سر — کاروان کی ہین روانہ کاروان بالائی سر
اسقدر تنہا حاصل اموال دنیای دنی — لیگیا قارون نہ گنج رایگان بالائی سر

ناتوان ایسا ہون گر سایہ پڑا دیوار کا
گر پڑی گویا کہ سقف آسمان بالائی سر

ہستوانی سی مرا پیکر ہی مثل شاخ گل
داغ سودا ہی برنگ گل عیان بالائی سر

ہی یہ پیہودہ تلاش رزق مین سرگشتگی
آسمان ہمرہ لئی پھرتا ہی خوان بالائی سر

قصور تیری ناتوانی کا ہی مثل گرد باد
باؤ کا جھونکا اوٹھا لیگا مکان بالائی سر

رہ گیا ہی زخم سر مین یار کا پیکان تیر
وہ دہن بالای سر ہی یہ زبان بالائی سر

سایہ افگن جلد ہو یارب ہمائی تیغ یار
ہوگیا بہر دعا ہر موزبان بالائی سر

ای خط نورستہ مجکو تیرا مجنون جانکر
طوطیون نی آکی باندہا آشیان بالائی سر

سر چڑہا کر تو نی ای ظالم بگاڑا ہی اسے
کرتی ہی بل کاکل عنبر فشان بالائی سر

مثل گلبن پاون گر جائین زمین مین ای نسیم
گرز رگل ہی رکہون مین ناتوان بالائی سر

پھرتی ہین صحرا مین سر پر ہی گل داغ جنون
خار اپنی زیر پا ہی گلستان بالائی سر

بادشاہی سی یہ نفرت ہی کہ ٹہوکون اپنا سر
گر پڑی ظل ہمای آسمان بالائی سر

یان خزان مین بہی شگفتہ ہی گل داغ جنون
کہدو اب بلبل سی باندہی آشیان بالائی سر

گر تری تیغ ہلالی ان پہ ہو پرتو فگن
پٹیان ہون سر کی زخمونکی کتان بالائی سر

بعد میری کوئی اسکی ظلم سہنی کا نہین
خاک اوڑائی گا ہمیشہ آسمان بالائی سر

سنگ طفلان کی ہی نظارہ کی حسرت اسقدر
داغ سودا بنگئی ہین چشم یان بالائی سر

کون افتادون سی دنیا مین زیادہ ہی قوی
کیا اوٹہایا ہی زمین نی آسمان بالائی سر

سر جہکا کر دیکہ لین گی روز محشر ہم تجہے
غم نہین گر ہون گی چشم مردمان بالائی سر

دیوانی کلمۂ صلعم امداد کلب حسین خان نادر خلف الرشید احترام الدولہ مہیر الملک کلب علیخان بہادر
ہیبت جنگ باشندۂ بنارس صاحب دیوان مع مثنوی و قصاید و تذکرہ شوکت نادری شاگرد شیخ امام بخش ناسخ

وان نزاکت سی یہی ٹوپی تک گران بالای سر	کوہ غم رکہتی ہین یان ہم ناتوان بالای سر
دانۂ خال آب دندان کا وظیفہ خوار ہون	آسمان ناحق لئی پھرتا ہی خوان بالای سر
ایک خم ہوتے ہین اور آئیگا جو قاتل سر مرا	ہوئی سر پھرتنا ہونگی زبان بالای سر
اسقدر ہی آرزوی عقبہ بوسی صنم	ہم لئی پھرتی ہین سنگ آستان بالای سر
آہ آتش ناک کی شعلی اگر ہون گی بلند	جلکی آخر گر پڑی گا آسمان بالای سر
قبر ہوا ونہ لاشہ رہگذر مین پہینک دو	مجکو خوش آتا نہین ہرگز مکان بالای سر
گر خرامان باغ مین سرو خرامان ہو مرا	پاؤن اوسکی رکہی سرو بوستان بالای سر
ہی شمیم زلف کیا کم قتل کرنی کی لئے	باندہ مت بالون مین قاتل عطر دان بالای سر
یا علی نادر تمہارا فدوی جانباز ہی	مارو اب دشمن کو تیغ دو زبان بالای سر

شیخ امداد علی بحر خلیفہ شیخ امام بخش باشندۂ لکھنو صاحب دیوان شاگرد رشید شیخ امام بخش ناسخ

شال زلفی ہوئی زیبا و ہان بالای سر	داغ سودا سی اوٹہی شعلی یہان بالای سر
پاؤنکی مہدی ستم ہی اور آفت سر کی بال	آگ اون کی پاؤن کی نیچی ہون بالای سر
بخت ایسی ہین جو ہون مدون سایۂ ابر کرم	صاعقی کی طرح ہو آتش فشان بالای سر
کچہ نہ پوچہو دوستو ہم وحشیون کی سرگذشت	ہوگئی زاغ و زغن کی آشیان بالای سر
سرفرازی مجہہ پہ فرمائی قدم رنجہ کیا	بیٹہئی بالای چشم ای مہربان بالای سر

کبر انسان کو ہی لازم کس حقیقت پر بھلا
بعد مرنیکی پھری گا اک جہان بالائی سر

جبکہ اوس شکر قمر نی مانگ مین موتی بھری
ہوگیا سبکو ستارونکا کمان بالائی سر

اوسکی جوڑی کو بھلا کیونکر لگاؤن ہاتھ مین
سانپ کنڈلی ماری بیٹھا ہی وہان بالائی سر

کچھ بھی دلمین ہی تمہاری اوبتو خوف خدا
بی گنہ لیتی ہو خون عاشقان بالائی سر

اوسکی گر تعویذ سر کو دیکھتا ہون مین کبھی
رشک سی کرتی ہی برق آسمان بالائی سر

مثل کوثر عاشقون مین سرخرو ہوجائیگا
ایک دن آئی اگر تیغ بتان بالائی سر

محمد رضا خان مرحوم هلال باشندۂ لکھنؤ شاگرد شیخ امام بخش ناسخ

اوڑھنی تہی کی اوڑھی اوسنی جان بالائی سر
سیکڑون گرنی لگین یان بجلیان بالائی سر

میر حسن عسکری عرف میر کلو عرش خلف میر تقی میر باشندۂ لکھنؤ شاگرد شیخ امام بخش ناسخ

رات دن آتی ہین سنگ کو دکان بالائی سر
عشق بت لے اوٹھہوائی گا کوہ گران بالائی سر

فکر رنگین سی جگہ دین قدردان بالائی سر
مین وہ گل ہون جسکو رکھین باغبان بالائی سر

ای دل نالان نہین ہی کہکشان بالائی سر
تیغ کھینچی ہی یہ ترک آسمان بالائی سر

ہی مگس ران ساندن پروانہ یان بالائی سر
شعلۂ داغ جنون ہی شمع سان بالائی سر

داغ سودا سی کھلا ہی بوستان بالائی سر
قیس سان ہی آشیان بلبلان بالائی سر

ٹکری ہوتا ہی سر شوریدہ تیغ و سنگ سی
بندھتی ہین دستار کی جا پنیان بالائی سر

ترک عشق گل کری بلبل یقین آتا نہین
جائی قران کر اوٹھالی بوستان بالائی سر

وہ کداہون مین کہ رشک شاہ ہفت اقلیم ہون
چتر سان پھرتی ہین ساتون آسمان بالائی سر

سلیمان

مغفور سلیمان خلف حضرت شاہ عالم بادشاہ

شاہزادہ والا گوہر مرزا محمد سلیمان شکوہ بہادر

قاآنی باشندۂ دارالخلافت دہلی مقیم لکھنؤ

صاحب دیوان شاگرد میر انشا امانت خان انشا

طرہ طرار جو یار کا دیکھا وہ دہان بالائے سر
آئی آفت ہماری نا گہان بالائے سر

کہکشاں بالائے سر کہکشاں بالائے سر
شب ہو روشن رشک اور کہکشاں بالائے سر

ہر گہڑی کی بیقراری خوش نہیں آتی ہمیں
اسقدر پڑھتی ہیں نالے ای سلیمان بالائے سر

شاہ مرداں کی ہیں خاک آستاں بالائے سر
ہیں فدا جس قد پہ خلق شیخ و ہم بالائے سر

میر اسد مرحوم صہر خلف میر مہدی عزیز من خاص محل نواب معتمد الدولہ کی باشندۂ لکھنؤ صاحب دیوان شاگرد ناسخ

ای منجم ماہ برج قوس مین آیا ہے دیکھ
کھینچ کر لایا ہی وہ مہ رو کمان بالائے سر

خواب راحت خاک ہمکو آئی زیر نہ فلک
رات دن چلتی ہین یہ نو چکیان بالائے سر

گیسوی شبرنگ پر تو پی ستارونکی نہین
ہین شب تاریک مین تاری عیان بالائے سر

جوش وحشت مین ہوا ای جوش یہ سودا ہمین
پہاڑ کر دستار باندہ مین دہیان بالائے سر

ہو گیا آتش کدہ داغون سی یان بالائے سر
اب سمندر باندہی اپنا آشیان بالائے سر

آفتون پر آفتین آئین یہان بالائے سر
یار فی باندہا اگر جورا وہان بالائے سر

یاد مژگان صنم ہر روز رہتی ہی مجھے
خواب مین چلتی ہین ہر شب آریان بالائے سر

میری سر پر ہین مشکنتہ مثل گل داغ جنون
کیا عجب گر ہو ہجوم بلبلان بالائے سر

یاد آئی گر ہنسی اوس بحر خوبی کے ہمین
اسقدر روئی ہوا دریا روان بالائے سر

فرقت دلدار مین ہمسے اوٹھا جاتا نہین
بار غم ہی یا کہ ہی کوہ گران بالائے سر

گریہی ہی جوش میری چشم دریا بار کا
گر پڑیگا یہ رواق آسمان بالائے سر

اسقدر سر مین بہرا ہی اوسکی لفو نکا خیال
ہی یہان ہر موی سر نوک سنان بالائے سر

یاد آتا ہی جو موبات زری اوس ماہ کا
گرتی ہین ہر روز لاکہون بجلیان بالائے سر

آج کر لو منعمو تم جتنی چاہو سر کشے
پاون رکھکر کل چلی گا اک جہان بالائے سر

موتیون سی مانگ کا فرنی نہین اپنی پہری
ہی درخشان دیکھ لو یہ کہکشان بالائے سر

عالم مستی مین لاؤن اپنی گہر تک شوق سے
خم کی خم رکھدی اگر پیر مغان بالائے سر

نواب ظفر یاب خان راسخ خلف ملا میان اولاد مین حافظ الملک حافظ رحمت خان مغفور

متوطن دارکتیہر باشندہ ضلع بریلی مقیم لکھنؤ صاحب دیوان شاگرد رشید نواب منصور خان مہر

زخم تیغ یار کا کب ہی نشان بالای سر
خط پیشانی کا ہی یہ ترجمان بالای سر

آنی دو وحشت مین سنگ کو دکان بالای
انجم شاطالع جو بیٹھی میہمان بالای سر

ہی طلسم زندگی اس بحر مین مثل حباب
کون اوٹھا کر لیگیا اپنا مکان بالای سر

عالم اسباب ہی حاصل نہین کچھ جز کفن
خاک لیجائین گی یہ اہلجہان بالای سر

عشق کی آغاز مین گر جانتا انجام کار
پاون رکہکر بہاگتا مین ناتوان بالای سر

جو ستم دیکہی ہین دنیا مین وہ کہتا روز حشر
کاش ہوتی چشم کی جاگہہ زبان بالای سر

سیر ہوکر سیر گل کر لی کہ جاتی ہی بہار
ہوش رکہہ بلبل کہ آتی ہی خزان بالای سر

ہی سراپا یہ غزل معلوئی عشق و معرفت
پڑہ اسی آنکہون پہ رکہین گی جہان بالای سر

پاون رکہنا اس زمین مین سخت دشوار تہا
ہمنی ای راسخ اوٹہایا آسمان بالای سر

سید غلام رضا خان طبع ملہائی خلف نواب نصیر الدولہ باشندہ بنارس حال باشندہ لکھنؤ صاحب دیوان شاگرد مولوی ذکی علی خان

اک نہ اک آفت ہمیشہ ہی یہان بالای سر
بار غم رکہتا ہی ہر دم آسمان بالای سر

خاکسار ونکو ہی ایذا سر کشونکو چین ہے
ہی زمین پاون کی نیچی آسمان بالای سر

تنگنای دہر مین مجہسا کہان دیوانہ ہے
تاج کی بدلی ہی سنگ کودگان بالای سر

تسطح سر مہ لگای چشم مین وہ ناز نین
کب اوٹہا بیمار سی بار گران بالای سر

مین وہ نخل بیخودی ہون آج باغ دہر مین
بلبلون نی ہی لگایا آشیان بالای سر

تجھسی او قاتل بیان کرتی کچھ اپنی گذشت — زخم مین پیدا اگر ہوتی زبان بالای سر
سلسلہ جنبان ہوئی کیا وحشت گیسوئی یار — لاتی ہین حداد کہکر بیڑیان بالای سر
آینہ دیکھا تو ہنسکر آپ پہنتی کہتی ہین — بہوری گیسو سی ہی شاخ زعفران بالای سر
باغ کو جاتا ہی وہ جان جہان سرو روان — ڈیرہی ہی آنبیٹھین قمریان بالای سر
کیون نہ گہرسا اتری آئی سی مہکی مثل باغ — تن سمن ہی گیسوئی عنبر فشان بالای سر
کوچہ گیسوئی جانان مین لگا رہنی مدام — رفتہ رفتہ ہوگیا دل کا مکان بالای سر
کہکشان دکہلاتی ہی جلوہ شب تاب یک مین — خط نہین سیندور کا ای جانجان بالای سر
ساق و ساعد کی صفت کی واسطے ای شعلہ رو — شمع کی صورت ہوئی پیدا زبان بالای سر
داغ سودا سر پہ ہین مثل گل ترای علی — چاہتی بلبل کا بہی اب اشیان بالای سر

اصغر علیخان نسیم دہلوی ابن نواب آقا علیخان مقیم لکھنؤ صاحب دیوان شاگرد رشید حکیم مومن خان مومن دہلوی

بی زبانونکو ملا آوج لسان بالای سر — ہر شجر کہتا ہی کوپل کی زبان بالای سر
زخم تیغ یار فی بخشا دہان بالای سر — شکر کو کیونکر نہو ہر مو زبان بالای سر
گفتگوئی حرمت می زندگی کرتی حرام — کہینچکر رکہدیتی واعظ کی زبان بالای سر
راحت آغوش پا رنگ حنا کو ہو حصول — بل کری کیونکر نہ زلف ایجان بالای سر
کسکی پابوسی کی خاطر یہ بلندی ہی تجھی — ای فلک ہی کونسا عرش آشیان بالای سر
سایہ پرور د تمنا ہی دل نادان مرا — لائیو آفت نکوئی آسمان بالای سر
کب بہلا فرصت ملی تعلیم گردش سی ہمین — روز چکر کر رہا ہی آسمان بالای سر

شاعر مشہور ظہور اللہ خان مرحوم نواجنکی ہجو جرات نے کہی تھی والد مولوی دلیل اللہ باشندہ بدایون صاحب دیوان شاگرد

آوس پائی حنائی پر کہتا ہون مین جو سر کو
کس ناز سی وہ ہنسکر کہتا ہی کہ بس سر کو

زبان آور دوزبان غلام محی الدین خان مرحوم خاکسار مراد آبادی شاگرد قدرت اللہ شوق

تکیہ مخمل ہی کرچہ منعمان کی زیر سر
ہاتہ اپنا بس ہی ہان مجہ ناتوان کی زیر سر

ملازم شاہزادہ مرزا محمد جہاندار شاہ میر اعلی علی مرحوم اعلا خلف میر ولایت اللہ خان دہلوی

سوتا ہی رکہی ہاتہ وہ بی پیر زیر سر
ڈر کیا ہی بوسہ لین کی ہی شمشیر زیر سر

مہدی علی خان عاشق اولاد مین نواب علی مردان کی باشندہ شاہجہان آباد

دن تو جون تون کی کنارات بہر ہی پر
آفت تازہ جدائی تری لای سر پر

برادر نسبتی مولف میر محمد علی حکیم خلف حکیم میر احمد علی باشندہ لکہنو شاگرد محمد ضابر

تہ و بالا ہوئی نالون ہی یہ آئی سر پر
ای فلک دوڑ زمین ہمنی اوٹہائی سر پر

ڈر گیا مین جو شب وصل نظر آگئی مانگ
روشنی صبح کی مجکو نظر آئی سر پر

آئی جب زیر قدم یاد مژہ مین کانٹی
نوک ہر خار کی چبہکر نکل آئی سر پر

جبسی دل گیسوی پیچان مین مرا الجہا ہی
وہ بلا کون سی ہی جو نہین آئی سر پر

زندگانی کا بہروسا نہین نیکی کرلے
ہی بری بات جو لیجائی پرائی سر پر

رکہہ دیا دست حنائی سر بالین مزار
فاتحہ پڑہ نی مین کیا شمع جلای سر پر

آئی پیری گئی ہنگام جوانی ہیہات
ابتو ہشیار ہو غافل اجل آئی سر پر

دود دل صورت موسی نکل آیا ہی
یہ ذہوان وہار کہتا آج ہی چہائی سر پر

داغ نمود است ہوئی پیدا نیان پر
نیز پر تی کان سے کرگان پر

سرخ دستار ہی ای فاتل دوران پر
پنج کہویا ہی چڑہا خون شہیدان پر

جانی ہو باغ کو پہنچ ہو گلابی پوئی
پیل بی ادب آپہی ہ ناجان پر

رات صبا دی یہ کہی سر افراز کیا
برمین لگی نقش مرغ خوش الحان پر

ناول غم سی ہی غزال مرا کاسہ رم
خال ہمانون چوکڑی کرون دشت نوردی

ای جنون نالی کرون دشت نوردی
لیلی ہی ہی آجای بیابان ہمرہ

آئی ہی جو بلای شب ہجران کرون
جالی ان ہول گیا راہ نہ آیا ہمرہ

ہم تری پاؤن پہ سر رکہنی نپائین ای سرو
دین جگہ قمریونکو سرو گلستان سر پر

گردش بخت کی تاثیر اسی کہتی ہین
سر کی دستار ہوی گنبد گردان سر پر

سر جیب آج کل ای جوش جنون بیٹہا ہون
ہاتہ دور اینو پہنچا ہی گریبان سر پر

دام کاکل مین نہ مچہلی کف رنگین کی پہنسی
ہاتہ یون رکہکی نہ بیٹہا کر و جانان سر پر

قید یوسف تہا جہان جاکی زلیخا نی کہا
اوٹہ سکی تو مین اوٹہالون ابہی زندان سر پر

قد ترا صاف ہی سانچی مین ڈہلا شمع صفت
شعلہ رخسار د ہوان کاکل پیچان سر پر

آئین گی وقت خزان چہوڈ دی آئی ہی بہار
لی لی صیاد قسم کہ دی گلستان سر پر

گل جو ہین کفش مین تیو پہول ہین تیغ پی مین ترے
بوستان زیر قدم ہی تو گلستان سر پر

ذکر رخ کرتی ہو اگر سر بالین مزار
روز پرہ جاتی ہو کس لطف سی قرآن سر پر

ناتوانی نی کیا ایسا خمیدہ مجکو
زیر پا چاک گریبان ہی تو دامان سر پر

مدت قید اسیران کہن کیا کہئے
کلکی سو بار گری تختہ زندان سر پر

صاف ہی مثل حنا رنگ کف پا سی عیان
سرخ دستار جو تم باندہی ہو جانان سر پر

دل عشاق بہت گیسون مین نالان ہین
کر دو آزاد کہ ہی شور اسیران سر پر

غیرت تخت ہی ہم خاک نشینو کو زمین
صورت چتر ہی یہ گنبد گردان سر پر

دامن دشت مین جب پہاڑ کی پہینکا ہمنی
چوم کر قیس نی رکہا وہ گریبان سر پر

یا دابرو مین ہوا سر بگریبان جو فریر
آگیا کہینچ کی تلوار گریبان سر پر

فتح الدولہ بخشی الملک مرزا محمد رضا خان بہادر برق خلف مرزا کاظم علی صاحب صاحب دیوان شاگرد رشید ناسخ

طرہ پہونکا وہان رکہی ہی جانان سر پر
آسمان فی دی ہین داغ جنون یان سر پر

وصف اُس مصحف رخکی جو کرون مین موزون
رکہین وہ شعر مری ساری مسلمان سر پر

چتر شاہی کی تمنا نہین رکھتا ہمین
چاہئی تیرا فقط سایہ دامان سر پر

وہ بلا ہین تری زلفین جو ہو سودا اون کا
سایہ جن کرین تجویز پہ یخوان سر پر

اوسکی زلفونکا مری سر کو دیا ہی سودا
کیسی لایا یہ بلا گنبد گردان سر پر

ہوگیا ہمکو جنون ٹکڑی گریبان کو کیا
رکہہ لیا اوسنی دم رقص جو دامان سر پر

ضبط اشکونکا مناسب نہین ای مردم چشم
مثل فوارہ کہین اونہی نہ طوفان سر پر

پہنس کی اوسمین نہ چہٹا میرا دل دیوانہ
زلف پیچان ہی کہ تعمیر ہی زندان سر پر

ہون وہ دیوانہ لاغر جو لکاؤن غوطہ
ہر حباب ائی نظر صورت زندان سر پر

موی سر ایسی بڑہی قید مین یاد ائی وہ زلف
تازہ لایا یہ بلا خانہ زندان سر پر

تہا جو تشریف شہادت کا سزا پا مشتاق
تیغ قاتل کو مین سمجہا ہی گریبان سر پر

درہم داغ جنون کی ہی یہ کثرت صحبت
مثل قارون ہی یہان گنج فراوان سر پر

نواب حسین علیخان بہادر مغفور اثر چہوٹی بیٹی امیر الدولہ حیدر بیگ خان کے نائب نواب آصف الدولہ
بہادر باشندہ لکہنؤ صاحب دیوان مع قصاید و مثنوی شاگرد شیخ امام بخش ناسخ

عاشقونہی قفس بلبل نالان سر پر
آج صیاد لئی پہرتا ہی زندان سر پر

قطرہ گریہ سی مری مردم آبی ہو جائین
ہو نہ مردم کی جو بارانہی مژگان سر پر

زلف کی کالی بلا آنی نہ دی پریون کو
نشاید آجائین تو آجائین سلیمان سر پر

صادق ابولا شیخ الٰہی بخش عشقی ولد شیخ محمد بخش باشندہ کانپور صاحب دیوان شاگرد رشید میر علی اوسط

بال بھوری نہین ایجان تمہاری سر پر — آتش حسن جبین کی ہین شراری سر پر
بال رکھی نہین وحشت مین تمہاری سر پر — اک پریزاد کا سایہ ہی ہماری سر پر
نہ قدم چھوڑونگا چل جائین جو آری سر پر — ہاتھ مین رکھتا ہون ایجان تمہاری سر پر
وحشی چشم سیہ جانیکی صحرا کو اگر — ہرن آنکھون پہ جگہ دینگی چکاری سر پر
کھیل مین گنجفی کی غیر سہی سر لیتے ہین — یہ نئی رنگ کا ہی ظلم ہماری سر پر
سچ تو یہ ہی کبھی جھوٹی بھی قسم کہانی کو — ہاتھ رکھا نہ کبھی تمنی ہماری سر پر
کیا ہی اب عنبر سارا ہی سراسر بیقدر — بال رکھی ہین جو اوس طفل فنی ساری سر پر
ہاتھ دوڑاؤن کہ بالا ملا جیبی کی لیے — تو سر وہی جو کبھی کھینچ کی ماری سر پر
غیر نی کنگھی جو کی زلف مین کھیلا کی ہمین — آپ کی سر کی قسم چل گئی آری سر پر
صورت بخت یہ سویا ہون چونکو نہین کبھی — شور محشر ہی اگر آکی پکاری سر پر
سر ہمارا جو تصدق ہو سری کی بدلے — کیا ہی احسان ہو قاتل کا ہماری سر پر
نقش پا دیکہ کی اوس ماہ کی کہتا ہی فلک — مجکو ملجائین تو رکھلون یہ ستاری سر پر
بال زلفونکی بنانی مین سبر کرتی ہو شب — خون عشقی کا عبث لیتی ہو پیاری سر پر
یار بیوجہ نہین زلف چلیپا سر پر — دلہ تو پریزاد ہی یہ ہی ترا سایا سر پر
موتیونکا نہین سہرا ہی جانا سر پر — کہکشان ہی شب گیسو مین یہ گویا سر پر
کبھی مجنونکو دعا دی تو نہی لیلی نے — بید مجنونکا ہمیشہ رہی سایا سر پر

یہ نزکت ہی کسی پھول مین کب ای عشقی
بار اوس کلکو زرگل کا ہی طرہ سر پر

شفیق دلی علی محمد خان ولی خلف قائم علیخان باشندہ لکھنؤ شاگرد رشید ظفر یاب خان راسخ

گر لگائی وہ جراو کبھی چھپکا سر پر
ہر نگینہ ہو چراغ شب یلدا سر پر

ہاتہ رکھی گا جو وہ نور کا پتلا سر پر
چور مہدیکا بنی گا ید بیضا سر پر

یار نی باندہا ہی یہ بالون کا جوڑا سر پر
یا ٹہپا یا ہی کوی کیل کی کالا سر پر

کہینچ دیتا اوسی کوئی جو شبیہ یوسف
رکہتی سو مرتبہ آنکہون سنی لیخا سر پر

ور دسر عاشق بیدل کا ابہی ہو کافور
صندلی اوڑہ کی نکلو جو ڈوپٹا سر پر

مر گئی ہم تو عیادت کی لئی وہ آئے
پہلی تو آئی اجل بعد مسیحا سر پر

چہوڑون کسطرح تری زلف چلیپا کا خیال
بیچ کر جان لیا مول یہ سودا سر پر

موتی بر سین جو کبہی باندہ لی وہ شبنم پری
اپنی زلف عرق آلود کا جوڑا سر پر

اوسکی تصویر کا نقشہ جو مری ہاتہ آیا
کبہی آنکہو نسی لگایا کبہی رکہا سر پر

نگہت زلف صنم سونگہی تو یہ دل نی کہا
مشک ہی عود ہی یا عنبر سارا سر پر

پانچ بوسی ہمین مفت عنایت کیجے
پنجتن پاک کا ہر دم رہی سایا سر پر

ای ولی لطف یہ ہی عشق مین جانبازی کا
نر ہی خنجر قاتل کا تقاضا سر پر

معدن مودت خواجہ محمد صولت خلف مولوی عبد الغفور باشندہ لکھنؤ شاگرد رشید خواجہ حمید علی آشفتہ

عاشقونکی نہ چلی تا کہین آرا سر پر
رکہئی بالون مین اسطرح سی شانا سر پر

کوہ غم مینی اوٹہایا ہی جو تنہا سر پر
ایڑیونکا مری پہنچا ہی پسینا سر پر

سرکشی کرتا ہی اس مرتبہ وہ رشک قمر
بدلی دستار کی ہی عقد ثریا سر پر

نہین درکار مجھی ظل ہما ای شہ حسن
چاہتا ہون تری دیوار کا سایا سر پر

سربلندی تری دیوانونکی ہی پستی مین
بدلی دستار کی ہی دامن صحرا سر پر

اور ہی رنگ نمودار ہوا بالون سے
عنبرین ہوگیا ای جان دوپٹا سر پر

سیکھ لیگی جو مری نالہ کشی کا انداز
باغ اوٹھا لیگی ابھی بلبل شیدا سر پر

آشیان طائر دل نی نہ بنایا اپنا
ایک تنکی کا بھی احسان اوٹھایا سر پر

ہون مین کلپین عنایات ترا ای طالب
گل بستان مضامین کا ہی طرا سر پر

سید حسین مرزا شیدا گو عرف اغا سید عشق خلف اکبر اور شاگرد محمد مرزا انس باشندہ لکھنو صاحب دیوان

ہی یہان یار کی تلوار کا جلوا سر پر
ای اجل کوندتی ہی برق تجلا سر پر

برہمی زلف کی قاتل نہین بیجا سر پر
ہین یہ تار نظر عاشق شیدا سر پر

کب ہی ای مہر جبین سرخ دوپٹا سر پر
ہی یہ عکس شفق صبح تمنا سر پر

آرزو ہی کہ تری تیغ کا چلنا دیکھین
داغ سودا ہوی ہین چشم تمنا سر پر

شق ہوا کوہ سی ٹکرا کی جوای جوش جنون
پہاڑ کر باندہ لیا دامن صحرا سر پر

تمنی بال انہی فقیرونکی الم مین کہولے
خضر کی عمر ہو اللہ کا سایا سر پر

جلوہ قبضہ شمشیر ترا ہے قاتل
زخم کیونکر نہو رشک ید بیضا سر پر

منتی ہین شانہ پی زلف سیہ ہو کر چاک
یون پہنچتی ہین دل عاشق شیدا سر پر

ایک پتہر نہ لگا موسم گل آخر ہے
خندہ زن ہین دہن زخم کف پا سر پر

نواب محمد حسن خان صاحب مرحوم

باشندہ لکھنو صاحب دیوان شاگرد وزیر خان صاحب

بوجھ بھاری ہی غم زلف بتان کا سر پر
بال آلی ہی بلا ہو سودا سر پر

ابر یان کب کی گھری ہین یہی غم ہم
ابھی جان آی جو آجا ہی وہ جانان سر پر

واعظ کی ہین پیشانی کو دعا دیتا ہون
داغ سجدہ ہی مسلمانون کا سایا سر پر

ہی ہم ملکیت کی آنی ہی قتل

آقای نامدار شاہزادہ والاگوہر مرزا محمد خورشید قدر بہادر قیصر خلف اکبر مرزا محمد آسمان قدر بہادر
مغفور بن مرزا محمد خرم بخت بہادر بن ابن اجہاندار شاہ بہادر مشورہ سخن گوہر علی شیر مرثیہ گویی اتفاقاً
ہوتا ہی اسواسطی کہ یہ سب سیر اور تصنیف کتب تاریخ فکر شعر کمتر فرماتی ہین یہ غزل بعد مدت اتنذ کر ہی واسطے

جو بلا عشق مین آئی اوسی رو کا سر پر — تیغ قاتل کی جو اوٹہی تو ٹہایا سر پر
عاج کا شانہ جو کل ہاتہ سی پہنچا سر پر — صاف شبکو نظر آیا ید بیضا سر پر
حضر دل منزل مقصود کو پہنچا دینا — ابتو یہ بار غم عشق اوٹہایا سر پر
چاندنی پہیل گئی بال جو چہری سی ہٹی — ابر تاریک سمٹکر ہوا جوڑا سر پر
پیچ پڑجائیگا دلپر اسی دہو کی مین کبہے — کنڈلی ماری ہوی کالا ہی کہ جورا سر پر
آبی کل آب وان کا جو دوپٹہ اوڑہا — بحر خوبی نی دکہایا ہمین دریا سر پر
رخ وگیسو کو جو دیکہا تو ہوا دہیان ہمین — ماہ کامل نی اوٹہائی شب یلدا سر پر
دلمین شعلہ سا بہر کتا ہی خیال رخ سی — یاد گیسو مین چڑہا رہتا ہی سودا سر پر
نیش عقرب ہی طریقہ قمر اندامون کا — پاون سی ہر جو پہیلا وہ مین پہنچا سر پر
کشتہ قامت جانانکو کرو باغ مین دفن — بعد مردن بہی رہی سرو کا سایا سر پر
یا خدا دشت جنون خیز کو رکہنا آباد — اس شفیق ازلی کا رہی سایا سر پر
آنکہون مین طالب دیدار کی سرسون پہولی — ڈالکر آیا جو وہ زرد دوپٹا سر پر
نزع کی وقت عیادت کو وہ آئی افسوس — موت تو سامنی ہی اور مسیحا سر پر
دشت وحشت مری نالونسی تہ وبالا ہے — روز رو رو کی اوٹہالیتا ہون صحرا سر پر

واہ کیا تن کی صفائی ہی کہ آئینہ ہی گرد — پہوت نکلا ہی اجی تنگ کف پا سر پر
گرمی حسن اسی کہتی ہین اللہ اللہ — بنگیا شمع کی لو رکہتی ہی طرا سر پر
زلف سلجہاتی توشانی کی طرح دل اوجہا — کیسا بیوجہ اوٹہایا ہی یہ جہگڑا سر پر
کاہ داغ آکی مری روح پہرائی تن مین — سایہ افگن ہو جو وہ رشک مسیحا سر پر
سبکو ہو جای ستارونکا گمان افشان پر — آسمانی کبہی اوڑہو جو دوپٹا سر پر
رات کو مہر درخشان نظر آیا محسن — یار نی دست حنائی کو جو رکہا سر پر

داغ

مرزا اخانجف سعید ولد مرزا امیر بیگ باشندہ لکہنو صاحب دیوان شاگرد معصول الدولہ مرزا مہدی

شوریدہ بوی گل سی ہوا یار کا داغ — نازک ہی اسقدر مری لدار کا داغ
اوس گل نی اپنی ہاتہ سی توڑا جو ایک پہول — پہنچا پری بہشت کی گلزار کا داغ
رخ مہر و خال کوکب و ابرو ہی ماہ نو — ہو ہفتم آسمان پہ نہ کیون یار کا داغ
کاصح مریض ہجر ہون مین سر مرانہ کہا — نازک کمال ہوتا ہی بیمار کا داغ
تشبیہ خال عارض تابان سی جو ملے — ملتا نہین ہی اختر سیار کا داغ
مداح مہر کا جو ہوا ہون مین ای سعید — چوتہی فلک پہ ہی مری اشعار کا داغ

شیخ کاظم علی قدائی قیس ولد شیخ وحدت اللہ باشندہ قصبہ جگور توابع لکہنو صاحب دیوان شاگرد رشک

کسدرجہ اوج پر ہی مری یار کا داغ — ہی ساتوین فلک پہ ستمگار کا داغ
بیجا ہی ہمنی اوسکی اوٹہائی غرور و ناز — اوسپر نہ کم ہوا بت عیار کا داغ

کہتا ہون حال دل تو وہ دیتی ہین یہ جواب — بی مغز اسقدر تو پریشان نکر دماغ

اک بوسہ لف فی تو یہ آشفتہ کر دیا — پیدا کری نہ اور کوی درد سر دماغ

آتا ہی غش پہ غش مجھی اب بات بات مین — فرقت مین یہ ضعیف ہوا ہی جگر دماغ

اس حسن عارضی پہ یہ نخوت خدا سی دے — ای بت نہ اپنی چاہنی والونسی کر دماغ

کہ تہی پہ یار نی مجھی کیسا بلا لیا — پہنچی نہ کس طرح سی مرا عرش پر دماغ

باتین غرور کی وہ کسی اور سی کرین — ہمسی تو اوتہ سکیگا نہ یہ عمر بھر دماغ

ای شرق سب سی جھک کی برابر ملا کرو — رکھتا ہی آدمی کو سبک عمر بھر دماغ

تا کردہ زیبا ہمہ صفت موصوف نواب آہی بخش خان معروف کہین پور مرزا عارف جان برادر زادہ
شرف الدولہ قاسم جان ابرانی نجفی نی باشندہ شاہجہان آباد شاگرد میان کلو نصیر دہلوے

انسان ہی اگر تو کسی سی نہ کر دماغ — رکھتی ہین لوگ نام مدمغ کا خر دماغ

اوس مہ جبین کی در کا ہوا جو کہ جبہ سا — بیجا نہین ہی ہووی گر افلاک پر دماغ

ٹھوکر نہ ماریں گر کوئی سجدہ نہین کری — اللہ ان ہتونکو بھی ہی کسقدر دماغ

آخر ملیگا کاسۂ سر خاک مین ترا — اتنا نہ چاہی تجھی ای بیخبر دماغ

معروف ہمسی شعر کی کیا فکر ہو سکی — فی دل ہی اب ہاہی ہی اسقدر دماغ

غضنفر علیخان مرحوم غضنفر ولد غلام حسین خان کمیدان کرورا باشندہ لکھنؤ صاحب دیوان شاگرد قلندر بخش جرأت

حاضر جواب خط پہ ہوا وہ سکا گر دماغ — تیرا بھی پھر ملیگا نہ ای نامہ بر دماغ

دودان کی حسن پر نہو مغرور اسقدر — ای گل تو عندلیب سی اتنا نہ کر دماغ

ای اوج جو کہ خلق مین عالی دماغ مین | او ناسی ہی وہ کرتی نہین مین ذرا دماغ

آغا حسین علی مرحوم برشتہ باشندہ لکھنؤ صاحب دیوان فارسی و یگانہ شاگرد میر تقی میر

ہر وقت ہمسی کرتا ہی وہ نوجوان دماغ | اتنا دماغ او تہا نیکا ہمکو کہان دماغ
نالہ پہنچ گیا جو کوئی میرا عرش تک | مت جانیگا وہین ترا ای آسمان دماغ
عاشق جو تم سے ہم ہوئی کیا کفر ہو گیا | اتنا تو نہ ہمسی کرو ہے زمان دماغ
جب دیکھتی ہی ہی آنکی تیوری چڑہی ہوئی | یارون ہی اسقدر نہ کرو مہربان دماغ
غیرت برشتہ یار سی اتنی نہ چاہیے | کرتا ہی کوئی عشق مین ای خستہ جان دماغ

میر والد حسن فوق خلف میر مولود علی باشندہ فرخ آباد مقیم لکھنؤ شاگرد میر و زیرہ با

کیونکر کری نہ جسم ہی روح روان دماغ | کرتی ہین میز بان ہی سدا مہمان دماغ
دو چار دنکی واسطی آئی ہین دہر مین | کرتا ہی ہمسی کسلئی ای آسمان دماغ
سنتا نہین ہزار کی فصل بہار مین | پہنچا ہی عرش پر ترا ای باغبان دماغ
نازان وہ حسن پر ہی ہین نازان ہون عشق پر | وان ہی او سی ماغ بھی ہی ہی یہان دماغ
تعریف باغ خلد کی تجہ سے اگر سنون | مجہ رند کو ہی واعظا اتنا کہان دماغ
ایسا بسا ہی پیرہن یار سے مشام | سونگہین جو بوی گل تو ہین ہی کہان دماغ
دانتون سی کاٹ کر نہ تجہی پہینکدون کہین | بک بک کی خالی کر نہ ترا ای بان دماغ
یہ دور یہ مزاج ترا بی ثبات سے | اتنا نہ چاہیے تجہی ای آسمان دماغ
ای فوق کام کا نہین یہ ہتا کسی طرح | انسان کا خراب کیا ہی جہان دماغ

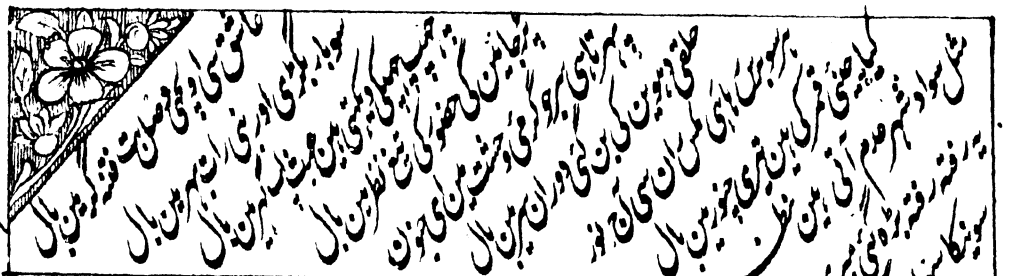

مؤلف تذکرہ سید محسن علی محسن ولد سید شاہ حسین حقیقت لکھنوی شاگرد خواجہ وزیر وزیر اور

دولت پہ چار دنکی نہ رہنا دماغ مین — رہتا نہین کسیکی یہ نشا دماغ مین
تیرا تصور آنکھونمین لب پر ترا ہی ذکر — دلمین تری ہوا ترا سودا دماغ مین
اچھی کسیکی بات بہی سنتی نہین ہین آپ — کیسا برا غرور سمایا دماغ مین
عیدار کی طلب مین سنین لن ترانیان — ہی ای صنم غرور خدا کیا داغ مین
پنبہ دہن ہو شیشی کی مانند ہو خموش — ہی یہ غرور حسن کا نشا دماغ مین
سرسی نکل رہی ہی دہوان مثل موی سر — سودا دماغ مین ہی کہ شعلا دماغ مین
سنتی نہین ہین جال یہ آتش مزاج بت — کیسی ہوا بہری ہی خدایا دماغ مین
ٹوٹیگا جب یہ کاسہ سر آئیگی صدا — مرنی کی بعد کچہ نہین رہتا دماغ مین
زاہد کو ہو شفا مرض ہد خشک سے — پہنچی اگر شراب کا قطرا دماغ مین
سنتا نہین ہی وہ یم خوبی جو ایک کے — ہی موج زن غرور کا دریا دماغ مین
خط حسن روی صاف کو دم مین مٹائی کا — رکہنا نہ کبر آئنہ سیما دماغ مین
سونکہا ہی اوسکی گیسوی مشکین کو ای صبا — خوشبو بہری ہی آج تو کیا کیا دماغ مین
محسن خیال کوچہ گیسو نہ کیون رہی — سودا اسیطرف سی ہی آیا دماغ مین

بال چوٹی زلف کاکل گیسو

سید اسمعیل حسین منیر ولد منشی احمد حسین شکر شکوہ آبادی مولد انکا لکھنو ایک دیوان بطرز شوق
دوسرا عاشقانہ ایک سالہ سراج منیر انکا ہی شاگرد رشید میر علی اوسط رشک

پیچ سی حضور نی ٹالی ہی آدہی رات — کنگھی ہوی بنائی گئی دوپہر مین بال
عشق جلی مین ٹوٹی جو دل آبرو بڑہی — موی نجف بنی جو پڑی اس کمر مین بال
مرغ دل منیر کو پہندی مین پھانس لو — باندہو گلوئی عاشق خستہ جگر مین بال

میر فرزند حید صفدر خلف میر امیر حیدر باشندۂ فرخ آباد صاحب دیوان شاگرد سید اسمعیل حسین میر

افشانسی خوب چمکی ہین زلف دوتا کی بال — ہین کوڑیالی سانپ مری لربا کی بال
سنبل کا دل گہٹاتی ہوا پنی بڑہا کی بال — لٹکاتی ہو کمر سی جو زلف دوتا کی بال
ای بت بلا ہین واسطی خلق خدا کی بال — دیتی ہین پیچ وشیون کو پیچ کہا کی بال
اضی کہین نظر پڑی سایہ کہین بنے — ای غیرت پری ہوی موجد بلا کی بال
رنگت مین بل مین پیچ مین دل مین ادا مین ہے — سنبل بنی بڑہ گئی تری زلف دوتا کی بال
ملجا ئین ای سہی نہ شبستان غیب مین — گندہو اوچوٹی اپنی کمر سی اوٹہا کی بال
اندہیرون فی ہاڑی ہوا میری آنکہ مین — ای شک عبث چبہ گئی جب تم کو کہا کی بال
پالی ہین آستین مین سانپ آپ نے مگر — بازو سی لپٹی رہتی ہین زلف دوتا کی بال
بیمار کو ہی سنبل طیب اوسکی بو ہی سر — ہین کہونی والی ہر مرض لادوا کی بال
کیا گرم پیچ کرکی مرا کہو دیا جنون — آسیب اوتار آتش خسی جلا کی بال
مہندی لگائی جاتی ہی زلفون کی بال سی — گویا ہین دام طائر رنگ حنا کی بال
ہی گیسوون مین تیغ سیہ تاب کی چمک — کرتی ہین قتل ہمکو وہ اپنی ادا کی بال
گلشن مین غسل تم کرو شبنم کی آب سے — پوچہو چمن مین چادر گل سی نہا کی بال

حقیقت مقیم لکھنؤ عفا عنہ و توابعہ زیر دریر

راہ آئی نہ رہائی کی نظر بالونمین — طائر دل کی ہوئی عمر بسر بالونمین

ہوا نمناک مرا تار نظر بالونمین — سنبل تر کا ہی عالم تری تر بالونمین

جسنی سونگھا نہ جیا سانپ اوسی سونگھ گیا — زہر افعی کا وہ رکھتی ہین اثر بالونمین

پیچ سی دانت یہ کنگھی کی بہی کہٹے کرتا — دل صد چاک کا ہوتا جو گذر بالونمین

آگئی اشک جو مژگان پہ تو بیقدر ہوئے — پڑ گیا بال پروئی جو گہر بالونمین

اوسکی بالیدگی زلف کا اللہ ری اثر — بڑہکی شانہ ہوا کنگھی کا شجر بالونمین

کوچۂ زلف مین برسات ہی اشکونسی مرے — چمکین جگنون کی طرح کیون نہ گہر بالونمین

رہروی ملک عدم مجکو کیا پیری نے — یہ سفیدی نہین ہی گرد سفر بالونمین

تیشکر نی ہو جو وہ طفل شکر لب ہو سوار — گرد اوڑکر جو پڑی ہو وہ شکر بالونمین

گوری ہاتھون سی جو موباف سیہ کو چھو لو — ابہی یہ مشک ہو کافور سحر بالونمین

خواب غفلت سی ہو بیدار کہ پیری آئی — صاف ظاہر ہی سفیدی سحر بالونمین

سایۂ زلف سی اسیب پری ہوتا ہے — کس بلا کا ہی مری جان اثر بالونمین

ہو جو نظرون سی نہان اوڑکی وہی دیکہ آئینہ — طاقت آجائی اگر آنکہ کی پر بالونمین

اوس پڑ جائی اگر دیکہ لی شبکو سنبل — ایسی تاثیر ہی ای گل تری تر بالونمین

سپر چڑہی کیا کوئی اوس قاتل عالم کی دلا — تیغ ہی مانگ تو حلقہ ہی سپر بالونمین

چاندنی دہوپ کی ہی سایہ نمایان مجسم — ہین جو تعویذ کی یہ شمس و قمر بالونمین

ضامن علی جلال و لد حکیم اصغر علی داستان گو باشندہ لکھنؤ شاگرد امیر علیخان ہلال

ایڑی چوٹی پہ مین اپنی تجھی قربان کرون
تیری طاقت ہی چھوئی تو جو ہماری چوٹی

دن نہ ڈہل جائی نہاد ہو لو بوا مہر نسا
مستی کا جل کرو گی رات کو کنگھی چوٹی

ہوش کسکو ہی کھلا ہی کہ بندہا ہی جوا
ناک چوٹی مین گرفتار ہون کیسی چوٹی

کالا ماموہی ہر اک بال مری پٹے کا
مرد موذی کا ڈسی دل وہ ہی اٹھی چوٹی

بندی درگاہ جو نوچندی کو درگاہ گئی
ایک سی ایک نظر آئی نرالی چوٹی

وصف مین چوٹی کی اک شعر یہ چوٹی کا کہا
جانصاحب نے بھی کیا ہی یہ چوٹی چوٹی

آتی ہی اوڑکے انگیہ پہ جو بار بار زلف
جنگلو ہرن کا کھیل رہی ہی شکار زلف

گویا گھٹا نی آج چمن کو ہی چھا لیا
مکھڑی پہ اونکی ہی یہ دکھاتی بہار زلف

سنبل نسا پہ ختم ہی چوٹی کا گوندھنا
چوٹی کی موڑتی ہی میری نوبہار زلف

اوٹھتی ہی ہون مین دل سی مین کہاتی ہون بیتاب
زلفن کی یاد آتی ہی بی اختیار زلف

خود دم بدم اولجھ رہا ہی جدائی سی یار کی
میری گلی کا ہار نہوز یہ ہمار زلف

لاکھون ہی مردوئی تجھی دیتی ہین تقلمل
الدری کیا بڑہا ہی ترا اعتبار زلف

مکھڑی پہ اوسکے ہانی سی عقدہ یہ کھل گیا
دل لون کسیکا سلیقی ہی بیقرار زلف

ہوتی ہی نیکلی مجھے گلخان کمال جب
دیتی اولجھ اولجھ کی ہی کنگھی کو خار زلف

کچھ بل کی بات تو نہین سیدھی یہ بات ہے
کاکل سنی ہی دیکھی نہین بیچدار زلف

سنبل نسا نہا کی نچوڑی جو تو نی بال
پانی کی بوندین موتی ہین اور ابرو ار زلف

ہندو کی بدلی باجی یہ عنبر سی کیون لڑے
مشکی کی اس خطا پہ کرون تا تار زلف

سنبل کہون کہ عنبر سارا کہ مشک چین — لاکہون ہی طرح کی ہی دکہاتی بہار زلف
نرگس ہی چشم سرو ہی قد غنچہ ہی دہن — رخ رشک گل ہی غیرت ابر بہار زلف
بابل ہی چشم ہونٹہ بدخشان ہی رخ ہی وم — گیسو ہی چین جعد ختن ہی تتار زلف
دشمن ہین سب یہ جانکی انسی خدا بچای — عقرب ہی خال زہر خط سبز مار زلف
کرنا نہ اوسی بط کہی دیتی ہین یہ ہم — شانی کیطرح دلکو کریگی فگار زلف
پوشیدہ رکہتی ہی رخ پر نور یار کو — اندہیر کیا ہی کرتی ہی لیل و نہار زلف
کسطرح اوج زخم جگر کو ہو لت یام — مرہم کی جا چہڑکتی ہی مشک تتار زلف

سعادتخان نامی ولد سالت خان باشندہ نگینہ مقیم لکہنو پانچ دیوان ایک تذکرہ انکا ہی شاگرد ہوئی مرزا

صدمی سی باؤ کی ہی اگر تار تار زلف — دکہلا رہی ہی سنبل تر کی بہار زلف
گلگشت باغ کی ہی عبث تجکو آرزو — گل سی تری خدا رہین سنبل ہی یار زلف
کیا بن پڑی ہی تیری بہی وا آفتاب اج — سکہلا رہا ہی دہوپ مین وہ گلعذار زلف
پردی مین خط کی لیتی ہی بوسی وہ آپ کی — ٹٹی مین خوب کہیل رہی ہی شکار زلف
کیون مطمئن مری دل صد چاک سی نہین — شانی کا بہی نہین تجہی کیا اعتبار زلف
مار عذاب قبر مین لپٹین گی جیسے مجہے — آئی گی یاد آپ کی بی اختیار زلف
نقش قدم ہی نامصر شوریدہ سر تو ہو — ہاتہون ہی نکلی ہی تری قامت سی یار زلف

مرزا سرفراز علی مرحوم جعفری ولد مرزا نوازش علی بن مرزا غضنفر بیگ نبیرہ مرزا محمد نگر محلہ لکہنو شاگرد فتح الدولہ

مانند موج کیون نہ رہے بیقرار زلف — آب بدن سی ہوگئی دریا کی پار زلف

دل مین تیری جان پہ آگئی بن گئی گونی گلا زلف
نیری بلا سی بڑی کوی تو سنوار زلف
مثل جرس ہی عاشق دلگیر کے لیے
لکہنؤ مین کاشف علی کا کاشف الاسرار زلف
واہ سی پاک کرتی ہی دل کو غبار زلف

ای شعلہ ہی تری سنہ کا شعلہ بار زلف
ای سنبلستان دہان کی سنبل نگار زلف
ای پیچ پیچ مین تری سنہ کا شعلہ بار زلف
ای سنبلستان دہان کی سنبل نگار زلف

مہوبان نہ لیست دہ امن کی عکس
گاون سی اوسی کی ہی تہی نہین یکدم بچہ
ای پیچ پیچ مین تری سنہ کا شعلہ بار زلف
ای سنبلستان دہان کی سنبل نگار زلف

ای پیچ پیچ مین تری سنہ کا شعلہ بار زلف
ای سنبلستان دہان کی سنبل نگار زلف

زنجیر توڑی پنجۂ شل نے غضب کیا — شانی سی اوس پری کی ہوی تار تار زلف

سنبل کا بوجھ اوٹھ نہین سکتا ہی باغ سی — رخسار پر ہی فرط نزاکت سی بار زلف

تا صبح پیچ اوٹھاتی ہین آشفتہ بختی ہین — ہی حق مین عاشقون کی شب انتظار زلف

لاتی ہین بال کان کی بندیکو پیچ مین — اپنی گرہ مین باندھتی ہی ہر مار زلف

نرگس کی پھول ہالون مین کہی اگر وہ گل — بنجای صاف شاخ گل انتظار زلف

ڈوبی ہوی ہی عطر لطافت مین اسقدر — ای گل بنی ہی موج شمیم بہار زلف

بالون مین خط جو گرد دہن آگیا نظر — دکھلا چکی سواد عدم بار بار زلف

شبو کی پھول کہل گئی کہولی جو تمنی بال — صحن چمن مین ہوگئی شام بہار زلف

شانی سی بال اکیکنہ سیدھا ہوا ی فہیم — قسمت سی میری پیچ جولی مستعار زلف

بخشی عمدہ سلطانی اسد الدولہ منشی حسن علیخان افضل ولد باقر علیخان بن محمد یار خان رسالدار باشندۂ لکھنو صاحب دیوان شاگرد خواجہ حیدر علی آتش

شانی کو تمنی خوب بنایا ہی یار زلف — دور ہی خفا نہو کہین بگڑی جو نار زلف

شانی تک آنی دیجیی نہ آگی بڑہایئے — نازک ہو تم کمر سی نہ اوٹھی کا بار زلف

خلوت مین انجمن مین مصاحب مین دو سی — آئینہ رخ کا دوست ہی شانہ ہی یار زلف

چاہی پہنسائی دام مین چاہی رہا کرے — کیا اس مین میرا زور یہ ہی اختیار زلف

جب ہم نہین تو اسکا کوی مبتلا نہین — میری ہی سر تلک ہی یہ دار و مدار زلف

جب ہم نہونگی اسکی کہان قدر و منزلت — افضل ہماری دم سی ہی یہ اقتدار زلف

فتی آرزو آصفی خان صاحب دلد میر ملنظاف بہادر جنگ شہید سالار جنگ

بیعت کیا سی خان صوبہ دار ملک آگرہ کن آگی قصبہ مہوان کی نواح لکھنوی مقیم حال آگرہ قطب الدولہ مین جلد عضویت آگی طور پر ہوی تھی

پہنچی ہے تیری یاون تلک اشعر زلف — فرمانی مین ہر بار وہ گل کی کمر زلف

کس نگ سی بہولای ہمارا شیر زلف — بولی کی کمر دو تو ہی بولی کمر زلف

بولی کا کل کی مین یا تین ہی ہوای — فرمانی مین دہان و کمر کا شعور ہی

خط آگیا شاید رخ دلدار پہ قاصد
سنتی ہین پریشان بہت ہی خبر زلف

افعی کہو ناگن کہو اژدر نہ بتاؤ
اتنا نہ بڑہاؤ سخن مختصر زلف

ہر حلقہ کا کل نگران ہی صفت چشم
ہم جانتی ہین جو کہ ہی تہ نظر زلف

داوس زلف کی سودی ہین پریشان ہی مرا حال
ای باد صبا تو نبھی لادی خبر زلف

سر پہوڑتا پہرتا ہی وحید اپنا پریرو
مرجائی نہ دیوانہ شوریدہ سر زلف

لہراتی ہی دلکو جو اوڑاتی ہی صبا زلف
رشک آتا ہی کیون چہوتی ہی اوس گلکی ہوا زلف

کیا کفر فی اسلام کا پہلو ہی دبا یا
ہوتی نہین دم بہر تری عارض سی جدا زلف

ایڑی ہی ہی ٹہ نکلی او بچہ پڑ نیکا ڈر ہے
آجای نہ تیری کہین زیر کف پا زلف

ہی تمسی مہ و مہر کو کیا حسن مین دعوی
ہمسر ہین تو دکہلائین تمہاری سی بہلا زلف

رہ رہ کی میری دلکو دیا کرتی ہی جھٹکے
کیا کیا گنہ عشق کی دیتی ہی سزا زلف

اوس یار فسون ساز کو آتی ہین وہ لٹکی
کہی تو ابہی بنتی ہی موسی کا عصا زلف

اس دل کی گرہ زلف گرہ گیر فی کہولی
اس عقدہ لاحل کی ہوئی عقدہ کشا زلف

سر تاج شہنشاہ حسینان تجہی کہیئی
سر پر ہی تری سایہ اقبال ہما زلف

بو پائین گی سودائی تو پہر دوڑ پڑین گی
خوشبو جو اوڑائیگی تو پائی گی خطا زلف

یکتائی زمانہ ہو نزاکت مین تم ای جان
دہری ہوی جاتی ہو جو ہوتی ہی دوتا زلف

تقدیر دل عشاق لٹانی کو ہی موجود
خرچ اپنی کرہ کا نہین کرتی ہی فرا زلف

کس قہر و غضب کی ہین خود آرائیان تیری
ایمان ڈگا جاتا ہی او بت نہ بنا زلف

ہی تنزل مین ترقی پر ترا دامان حسن
تہی گریبان گیر آگی اب ہی دامنگیر زلف

ہر شب غم طول مین روز قیامت سے بر ہی
کیون دکہائی رشک کو اپنی کمر زیر زلف

شیخ ولی اللہ مرحوم محب تخلص بہمان آبادی مقیم لکہنؤ صاحب دیوان شاگرد مرزا رفیع السودا

کاش یون ہوتا دل اپنا بستۂ زنجیر زلف
خال عارض جون ہی اوس کا فرکا دامنگیر زلف

دل وہ جتا ہی ہر اک حلقے کو اوسکی کر خیال
مو بمو ہو وی زبان سی کسطرح تقریر زلف

انکہڑیان صیاد پلکین تیر ہی ابرو کمان
وحشی دل کیون نہین ہی دام ہو نخچیر زلف

المخلصہ مرزا رستم علی مرحوم رقت باشندۂ لکہنؤ صاحب دیوان شاگرد قلندر بخش جرات

مین کہا مانی ہی اوسکی کہینچ تو تصویر زلف
آہ کہینچی آہ اوسنی سنتی ہی تقریر زلف

کیون نہ دیوانی گریبان کو کرین صد چاک آہ
دست شانہ ہو جو گستاخی ہی دامنگیر زلف

پہنس گیا یہ آپ سی اوسنی پہنسایا تو نہین
ہی گناہ دل عزیزو کچہ نہین تقصیر زلف

لی پریشان دلکی اپنی اب خبر رقت ذرا
بیطرح اب ہو گئی ہی اوسکو کچہ تاثیر زلف

محب دلی شیخ الٰہی بخش عشقی ولد شیخ محمد بخش باشندۂ کانپور صاحب دیوان شاگرد میر علی اوسط رشک

اب کریگا کون پیاری عزت و توقیر زلف
راہی ملک عدم مین بستۂ زنجیر زلف

کیون نہ ای مانی پریشانی مجہی دن بہر ہی
رات پہر پہر تی ہی آنکہون مین یہان تصویر زلف

پیچ کہلتا ہی نہین ہی کلش ایجاد مین
کیون ہوای سنبل پریشان عاشق دلگیر زلف

صاحب اسلام کر سکتی نہین تحقیر کفر
جبسی تیری عارض تابان دی کی توقیر زلف

بہر نظر دیکہا جو اوسکو مر گیا مار سیاہ
واہ ری تاثیر زلف اللہ ری تاثیر زلف

واہ ری تاثیر اس دام بلا کی دیکہین
سنبل الطیب و سنبل سا ہی سنبل فارسی کا ہم آہنگ

راجہ طالب علیخان عرف سلطان جان

سلسلہ انکی نہیال کا حضرت خواجہ میر درد علیہ الرحمہ سی ملتا ہی ملشدہ عظیم آباد صاحب دیوان

ای شہ خوبان جہان دل ہو تسخیر زلف
ہی عجب دام محبت حسن عالمگیر زلف

عرش پر ہی اب دماغ کافر فی پیر زلف
طایر طوبا و سدرہ ہوتی ہین نخچیر زلف

سلسلی سی آج کرتا ہون جو مین تقریر زلف
دست فکر مشوق مین ہی یار کی تصویر زلف

مشک کی دانی گرین آنکہو نسلی اوسکی جاتی ہی مشک
گر تصور مین کوی دیکہی تری تصویر زلف

صفحہ رخسار گل پر لکہی اوس گل کی شبیہ
زلف سنبل کی قلم سی چاہیی تسطیر زلف

جسطرح سانپون مین اک سردار ہوتا ہی بڑا
یار کی ہی زلف کو زلفون مین کہی ہی میر زلف

کاٹنی سی اوسکی مرجائین تو اسکو دیکہکر
ہی زیادہ مار سی قاتل کہین تاثیر زلف

آپکا سگہڑ پا جوڑا بادہنی سے کہل گیا
لوٹنی تہی خاک پر کیا خاک تہی توقیر زلف

ہین سبہ مست اسکی ہر کوچی مین دل عاشقکی
بزم رندان ہوگیا ہی خانہ زنجیر زلف

غنچہ دل کی کئی ٹکڑی ادہر جب آگئی
موج نکہت حق مین میری ہوگئی شمشیر زلف

گرد بالون مین پڑی اوسکی نوا افشان ہوگئے
زر فشان کاغذ پہ لکہی نسخہ اکسیر زلف

عاشقونکی ہی دل پر داغ سی طرفہ بہار
ہی مرصع کارساری آپکی زنجیر زلف

اسقدر نخوت نہوگی بادشاہ زنگ کو
جسقدر مغرور رہی یہ کافر فی پیر زلف

خانہ ہای نقش جب ہو ہوگئی صحرای چین
مشک سی تعویذ جب لکہیا تی تسخیر زلف

ہوگیا سیماب دل قائم جب اوسی جا ملا
ہی عجب ای گل خواص سنبل اکسیر زلف

ہو سراپا محوای سلطان خیال یار مین
چشم کا بیمار رخ کا شیفتہ دلگیر زلف

دنیا کی ہو دیون کی زبان دہنی نام زلف
ہی مثل لام دلمین بلا کی مقام زلف

چہرینگی داستان جو باتونکی طول کے
شام ابد سی بڑہ کی ملیگا کلام زلف

بالون کی یاد رہتی ہی دور شراب مین
یکتا ہی آفتاب مین سودای خام زلف

کرتی ہین قطع خنجر ابرو سی اپنی بال
انگشت ماہ نو سی مٹاتی ہین نام زلف

بالونکا عکس چاہیی جام شراب مین
کہود و عقیق مہر پر ای ماہ نام زلف

دونون کی طول مین ہی سر مو فرق کچہ نہین
لکھون سیاہی شب ہجران سی نام زلف

شاہ حلب ہی آئنہ دارون مین اسپلے
کرتا ہی بادشاہ ختن انتظام زلف

خوشبو سی بسکہ شیفتہ زلف مر گیا
بہا کا عدم کو مشک چرا کر غلام زلف

ہی رات دن مناظرہ طول موی یار
پڑہتی ہین ہم رسالہ علم کلام زلف

کہتی ہین لعل لب مین وہ اکثر دبا کی بال
پہولی ہی آج شہر بدخشان مین شام زلف

زلف سیہ کا رنگ بڑہیگا شباب مین
فصل بہار آتی ہی پہولی گی شام زلف

بالونکا نقشہ جب خط پیچیدہ مین لکھا
مار سیہ بنا دیا طغرای لام زلف

گرتی ہین زلفون والی سراسر زمین مین
مسی دہان کور کو ہی مشک شام زلف

دیکھا جو بال کہول کی کڑوی نگاہ سی
بادام تلخ ہو گئی ہر چشم دام زلف

ای کرد گار کونسی مجنون کی سوگ مین
ابتک سیاہ پوش ہی لیلای شام زلف

بالونکی حلقہ حلقہ مین چہری کا نور ہی
قندیل شمع طور کی جالی ہی دام زلف

کہولین وہ بال ہو دل پر داغ گرم آہ
طاؤس نالہ کش ہو گہری ابر شام زلف

ترجمہ زلف سے کسی بادہی ابرو کی عشق مین
ہاے کیا اس سرو ہی کی جنبا ہون فرنگ محل منیر

آفت کی اس سری مین بتان فرنگ بچے
ہر وقت کی ہنسون مین کہیانی ہین شیخ مین

سید منیر ند حیدر صفدر اور سید ابراہیم جعفر
فرخ آباد صاحب دیوان شاگرد جعفر علی حسرت

اس سخن سے کہلی ہین زبان لاف زلف
لیتا زبان سی ہی ہی ہ

حلقی پہ حلقی پیچ پہ ہین پیچ یا نصیب — کاہیکو اب چھٹین گی اسیران دام زلف

توکان رکھ کی سُن تو کسی شبکوای پر — فریاد کر رہی ہین اسیران دام زلف

ہی شبکی تیرگی کی سبب حسن ماہتاب — گہٹ جاتی رخ کی قدر جو ہوتی نہ شام زلف

قلاب مین پھنساتی ہین مچھلی کو جسطرح — یون دل کو کھینچ لیتا ہی سینی سی لام زلف

چھوٹی نہ ایکی عید مین بھی واہ ری نصیب — لٹکی برس دن اور اسیران دام زلف

ہی لعل لب کی زیر نگین کشور یمن — اور ہی سواد ملک ختن پائتام زلف

مونس یہ رات دیکھیئی کیونکر گذرتی ہے — پھر بند ہگیا تصور لیلای شام زلف

مرزا اکبر علی ساحل ولد میر زابا قر علی باشندۂ دہلی مقیم کانپور شاگرد میر علی اوسط رشک

موسی سی چمکی کیجیئی طول کلام زلف — ہوجای آج وادی ایمن مین شام زلف

اہل سخن مین آج مجھی سلطنت ملی — قبضی مین میری آگئی اقلیم شام زلف

دن رات دیکھتا ہون جو گیسوئی یار کو — کاجل کی طرح رہتی ہی آنکھون مین شام زلف

زلفین دکھا کی لاتی ہو زاہد کو پیچ مین — مارا ہی تمنی مرغ مصلا پہ دام زلف

دل بیچکر ہوا تری گیسو سے مستفید — قیمت مین جنس دل کی ملا قلب دام زلف

کیون انکہ پھیر لیتی ہو گیسو کی ذکر مین — کاٹا کرو نہ تیغ نظر سے کلام زلف

گیسو کی یاد بعد فنا بھی نہ چھولین گے — قرطاس صبح حشر پہ لکھین گے نام زلف

گھورو نہ مجکو ذکر مین زلفون کی دوسے — مار نظر سی بڑہ کی نہ اور بھی کلام زلف

فرہاد کو بھی عشق ہوا تیری زلف کا — ہی بیستون پہ خیمۂ لیلای شام زلف

موسی سی چمکی کیجیئی طول کلام زلف — ہوجای آج وادی ایمن مین شام زلف

اہل سخن مین آج مجھی سلطنت ملی — قبضی مین میری آگئی اقلیم شام زلف

دن رات دیکھتا ہون جو گیسوئی یار کو — کاجل کی طرح رہتی ہی آنکھون مین شام زلف

زلفین دکھا کی لاتی ہو زاہد کو پیچ مین — مارا ہی تمنی مرغ مصلا پہ دام زلف

دل بیچکر ہوا تری گیسو سے مستفید — قیمت مین جنس دل کی ملا قلب دام زلف

کیون انکہ پھیر لیتی ہو گیسو کی ذکر مین — کاٹا کرو نہ تیغ نظر سے کلام زلف

گیسو کی یاد بعد فنا بھی نہ چھولین گے — قرطاس صبح حشر پہ لکھین گے نام زلف

گھورو نہ مجکو ذکر مین زلفون کی دوسے — مار نظر سی بڑہ کی نہ اور بھی کلام زلف

فرہاد کو بھی عشق ہوا تیری زلف کا — ہی بیستون پہ خیمۂ لیلای شام زلف

سید علی حسین طوبی ولد میر امانعلی باشندۂ لکھنؤ مقیم حیدرآباد دکھن

چہرۂ یار پہ بکھری ہوی کیا خوب ہی زلف
دستۂ سنبل گلشن سی یہ منسوب ہی زلف

عضو جو اوسکا ہی اعجاز نما ہی طوبی
پر مجھی اوسکی بہت سنتا ہی مرغوب ہی زلف

نادر تخلص بادشاہے احمدی باشندۂ دہلی معاصر میان ولی

اتنی بڑی ہوی ہی ابھی نہین شعور
لپٹی ہی جای چہری سی خورشید دکی زلف

میر سجاد سجاد دہلوی

میری تمام حال کی تقریر ہی وہ زلف
روز سیاہ نالہ شبگیر ہی وہ زلف

مرزا سرفراز علی قادر ولد مرزا ہینگا دارونہ میر علی مرثیہ خوان کے باشندۂ لکھنؤ صاحب دیوان شاگرد

زیبا ہی روی یار کی اوپر شکست زلف
بالی کی مچھلی پہانس کی لای ہی شست زلف

ہی پیچدار میری طبیعت سا اوسکا حال
سنبل چمن مین مچھ سنی یا دہ ہی مست زلف

دل چہین لو چرا لو جو عشاق یون نہ دین
وہ انتظام رخ کا ہی یہ بند و بست زلف

کالی کو پوجتا ہی سیہ قلب ہو گیا
ہی کیا ہی بد بلا دل ہندو پرست زلف

مثل شکست بند کری شانہ کیا درست
بہتر نہ موم بائی سی ہووی شکست زلف

عارض کو ہو نصیب دو چندان شکوہ حسن
سر سی تری بلند رہی شان پست زلف

مرزا احمد بیگ خان مرحوم طپان ولد نواب عطاء اللہ خان اولاد مین تعتمش خان والی دشت قپچاق باشندۂ شاہجہان آباد مقیم کلکتہ صاحب دیوان شاگرد مرزا جان طپش

اوس رخ پہ کر رہا ہی یہی بند و بست زلف
نادر ہی یہ کہ ہی ید بیضا بدست زلف

ہو مخالف تسی نہان ابر تنک مین آفتاب — چہرہ پر نور سی جب وہ پری سرکائی زلف

مار لیگی اک دن یا ذلف عنبرین — کیا عجب افعی کی صورت گر مجھی ڈس جائی زلف

طول اور تاریک ہی ایسا کہ دل اوجھا گیا — ای فلک فرقت کا دن ہی یا شب یلدا ئی زلف

کس نی کہولی گیسوِ مشکین چمن مین ابھی صبا — بس گئی باغ جہان مین بوی عنبر سائی زلف

حشر تک محبوعہ عالم رہیگا منتشر — ای صنم جب تک رہی گا منہ پہ تو بکھرائی زلف

شہر مین چارون طرف زنجیر کی جھنکار ہے — کو بکو بہرتی ہین شاید آج کل شیدائی زلف

نور رخ چمکا جو اوسنی بال باندہی ای حصیر — بڑھگیا دن گھٹ گئی جیسی شب یلدائی زلف

مولوی احمد حسین وصف ولد تاج الدین باشندہ لکھنو صاحب دیوان شاگرد اشرف خان خان مخلص

ای جنون سر کو سر نو سی ہوا سودائی زلف — جان جائی کو بلا سی ہاتہ اوسکی ائی زلف

نقد دل دیکر خریدیگا اسی شیدائی زلف — عاشق ہیجان سی جہٹنی کا نہین سودائی زلف

مارو طاؤس ایک جا رہتی نہین باہم کہین — ہی دل پر داغ کو کسطرح سی سودائی زلف

یہ وہ ناگن ہی کہ جسنی مار ڈالی سیکڑون — زہر کا اسکی نہین افسون ہی شیدائی زلف

دو دہچان کیطرح غیرت سی بل کہایا کرے — تو چمن مین جا کی سنبل کو اگر دکہلائی زلف

ہون پس محمل نہ کیونکر نعرہ زن مثل جرس — کہا رہی ہی بل رخ پر نور پر لیلائی زلف

اختر تابان شب یلدا مین آتی ہین نظر — موتئی کی ہار یہ لپٹی نہین بالائی زلف

دو دہچان کی طرح کہاتا ہون دلمین پیچ و تاب — جیسی ای وصف ہوا ہون عاشق سودائی زلف

اسد الدولہ رستم الملک محمد ذکی خان بہادر فیل جنگ عرف نواب بہادر متخلص بہ ذکی

ہر مو زبان ہو جسم پہ تو پیچ کہا کرے — شانی کی طرح لاکہ زبان سی شنا ئی زلف

ہر مصرع قصائدہ لاثانی ہو ضرور — پیرو رصیا ولد مدد علی صاحب خاندہ اور جاگیر دار

لیلا ئی شب کا رنگ اڑا وڑی صبح کی مثال — بکھری پر اپنی تو اگر او سکو دکہائی زلف

روشن ہو پہ بخشا خط شب اختلف مین — ہاتہون مین ہو دی جاتی اگر وہ دکہائی زلف

پر تو پڑی جو عارض تابان یار کا — تار شعاع مہر ہین تار ہا سے زلف

ایام زیست خواب پریشان مین آئین — کیا یاد ای ہے جیسے ہین کی زہ دام مین

افراط لاغری سے ہین ہم کو یہ خوف ہے — کہلا کہ پہانسے نہ ہمکو پہنسائی زلف

موضع کنڈی کی ہین ہین صفحہ ہای زلف — یہ پہانسیان ہین ایک مین ہو مین مبتلای زلف

افشا ہو راز حسن کہلیں عقدہ ہائی زلف — شانی کی ہر زبان پہ ہو ماجرائی زلف
ای خوشخرام پیچ نزاکت کا ہے بڑا — موئی کمر دو تا ہو اگر جھونک کہائی زلف
ہو قطع سلسلہ نہ تری حسن کا کبھے — جب ابتدائی خط ہو تو ہو انتہائی زلف
یہ درد سر ہوا ہی مصالح کی تیل سے — صندل کا عطر چاہیئی تمکو برائی زلف
سودا ہی مجکو سنبل باغ مراد کا — چلتی ہی اپنی گلشن دل مین ہوائی زلف
روز سیہ نصیب ہو موزی کی واسطے — دنیا مین کوئی ہو نہ پریشان سوائی زلف
آئینہ دل جو ہو تو وہ صورت نظر پڑی — شانہ نہی جو ہاتہ تو وہ ہاتہ آئی زلف
شانی کی جا او نہین دل صد چاک دیجئی — وہ پیچ کیجئی کہ بہت پیچ کہائی زلف
نصرت کمال دلکو دورنگی سی ہی صبا — ہم آشنائی رخ ہین نہین آشنائی زلف

حکیم اور فاضل سید علی خان شوق خلف اکبر اور شاگرد میر علی اوسط رشک باشندہ دلکہنو حال وطن

ایسا نہو کہلیں یہ کہین عقدہ ہائی زلف — جاری زبان پر ہی جو اب ماجرائی زلف
کوڑی کی مول مشک کوئی پوچہتا نہین — باری گران ہوئی ہی یہان تک بہائی زلف
یارب کہین بگاڑ یہ آپس کی دور ہون — مین آئینہ دکہاؤن اوسی وہ بنائی زلف
ڈر ہی گہن پڑی نہ کہین مہر و ماہ مین — اوس ماہ وش کی گالونپہ آنی نہ پائی زلف
مارا کبہی ہمین تو ڈرایا کبہے ہمین — کس سی بیان کیجئی جور و جفائی زلف
اللہ رے لون کی بہی ہمسائی سی بچائی — بیطور آئی گالونپہ اونکی بلائی زلف
بحر جہان مین کشتئی عاشق تباہ ہی — دریائی غم مین ڈوب گئی آشنائی زلف

ہو جائی اسقدر تو بھلا بی تکلفی | مین آئینہ دکھاؤن اوسی وہ بنائی ف
چوٹی مین آج ہار لپیٹی ہین یار نے | طرفہ بہار ہو جو کوئی گل کہلائی ف
تار نگاہ بال ہون حلقی ہون پتلیان | آنکھون مین ہی جگہ اگر اس مین ہمائی ف
غیر و نکو دی شمیم گل بید مشک کی | مین غش کرون تو گور کی مٹی سنگھائی ف
آئی بہار سبزۂ خط کی مراد پر | طوطی کا آشیان گل و سنبل سی ہمائی ف
ای بحر شاہ حسن کی ظلمت مین نور ہے | آنکھون مین روشنی ہو اگر وہ دکھائی ف

مولوی الٰہی بخش نازش خلف مولوی محمد صالح باشندۂ خیر آباد توابع لکھنؤ شاگرد مظفر علی اسیر

پستی مین سربلند ہون گر ہانہ آئی ف | ہی دستگیر پی سر و پایان عصائی ف
پابند مین کسی کا نہین ہون سوائی ف | زنجیر میری حق مین ہی موج ہوائی ف
پریون کا سایہ سر پہ ہی جمشید وقت ہون | چتر شہی سی کم نہین ظل ہمائی ف
اشکون کا تار ہنی نہ توڑا تمام رات | گوندہا کئی وہ موتیون سی تار ہائی ف
افسانۂ طویل ہی قصہ دراز ہے | نازش کہان تلک مین کہون ہر ائی ف

مرزا علی بھار خلف مرزا حاجی بیگ باشندۂ لکھنؤ صاحب دیوان شاگرد میر علی اوسط رشک

شبکو جو مو بموہ گلتر دکھائی ف | پیچان دہون کی طرح سی مون مین تلائی ف
چکر مین ہین بھنور کی طرح پیچتاب سے | اتر ہی مثل موج ہر اک آشنائی ف
یارب یہ کون بال دکھا کر پلٹ گیا | سینی مین سانپ لوٹ رہا ہی ہر ائی ف
بستر سی سر اوٹھاتی نہین چار چار روز | آنہون پہر ہی دلمین خیال ملائی ف

موزون برنگ برق پر شتابی اشک ماہ
ایسا کہان سی لاؤن تجھ سا کہین جسے
الحظہ میان ظفر علی ظفر والد مولوی کرامت علی
جا بجا باشندۂ لکھنؤ خلف حافظ غلام رسول
دل لگتی ہی چمن کی ہمی ادائی ف
گر بن مری ہی دولت کاشانہ نہین کی
سر پر مری ہی سایہ بال ہمائی ف

مصرع ہمای آہ رسا کا بلند ہے
مصرع اگر لگائی تو اوس مین لگائی ف
ہمنا تو سلسلہ نہین کی روز ازل سی ہی
رقم الفقیر
شانی سی ہی عیان کمری دل پہ وانی ہی
ہمنا ہون قبر تشنہ دہان کا ہی ف
حلقی ہماری انکی ہی مون حلقہ ہائی ف

سر مین بھری ہوی ہی از لسی ہوائی زلف
کچھ مجکو سوجھتا نہین ہر گز سوائی زلف

دن بھر فراق رخ مین مین نالی جان پہ
دل سی صدا یہ رات کو آتی ہی ہائی زلف

دشمن کبھی پہانسی نہ کوی ایسی دام مین
یارب کیسیکو پیچ مین کوی نہ لائی زلف

چلتی بہت ہین آپ سے اٹکھیلیان لیکے چال
وڈر ہی کہین قدم کی تلی آنہ جائی زلف

کہین کیونکر نہین سنبل کی برابر گیسو
دلہ گیسوی حور سی ہی ہین تری بہتر گیسو

جی پریشان غم ہجر مین رہتا ہی مرا
یاد آتی ہین شب تار مین اکثر گیسو

آگی اسطرح نہ تہا حال پریشان میرا
کیا بگاڑا ہمین ای جان بنا کر گیسو

بیڑیان پاؤن مین پہنوانے بہلا مین کیونکر
تونی دیوانہ بنایا ہی دکہا کر گیسو

سایہ خورشید سی ہوتا نہین ای ماہ جدا
رہتی ہین روز قریب رخ انور گیسو

عشق زلفونکا ہی اک سانپ کی کاٹی کی امیر
ہو گئی ہین مجہی افعی کے برابر گیسو

دل حسرت زدہ کیونکر نہ پریشان ہو جاے
آینہ لیکی بناتی ہین وہ اکثر گیسو

نہ کبہی سلسلۂ جوش جنون جائیگا
مجکو پہنائین گے رنجیر مقرر گیسو

میر حسن علی آفاق الملقب بہ بیجوبن میر احسان علی مخلوق یکتخی گو باشندۂ لکہنو شاگرد مہدی حسین خان

خوب بل کہاتی ہین رخ پر تری والہ گیسو
ہی یقین پیچ کوئی ڈالین گی ہمپر گیسو

لوٹتی سانپ حلب مین یہ نظر ای مجہی
نہین لہراتی ہین رخسار صنم پر گیسو

سب یہی جانتی ہین مہر پر آیا ہی سحاب
تیری چہر یسی جو ہٹتی نہین دم بہر گیسو

روبرو یار کی جا کر کہے آفاق یہ بات
اپنی چہر یسی اوٹہا بہر پیمبر گیسو

گنج زر سی ہی قرون رنگ طلائی تیرا — تیری عارض کی بدولت ہین تونگر گیسو
واہ ری مہر و وفا عاشق گیسو جو موا — پہر نہ چہوڑی کبہی اوس شوخ نی منہ پر گیسو
مر گئی پہر بہی سر زلف حسینان نہ کیا — حد تیرہ مین یاد آتی ہین اکبر گیسو
صبح امید و شب یاس کو اکجا دیکہا — آگئی جب تری عارض کی برابر گیسو
خوف چہوتی مین ہی ای مست ہوس کیا مجکو — مار رہزن ہین نہ افعی ہین نہ اژدر گیسو
سلسلہ قطع ہو زنجیر سی کیا وحشت کا — چہوٹ جائین دل دیوانہ سی کیونکر گیسو
صورت عمر خضر طول سی گہبرائین آپ — بڑہ کی ہونچین گی اہی تا سر محشر گیسو
کیون نہون فات سی تیری تہ و بالا عالم — باعث فتنہ ہین آنکہین سبب شر گیسو
نقش پڑ جاتی ہین ہر بار نزاکت کی سبب — صفحہ عارض جانان کو ہین مسطر گیسو
حلقہ حلقہ نہین مانند سلاسل ہو جہ — مجکو دیوانہ بنائین گے مقرر گیسو
کیون نہ رکہین وہ تکلف سی قدم جلبی مین — پائی نازک مین اولجہ جاتی ہین اکثر گیسو
سلسلہ اُنس کی بخشش کا اہی ہو جائے — نظر آجائین جو یا سبط پیمبر گیسو

نواب شیر علیخان وارفتہ خلف نواب مرزا منگو اولاد مین نواب شجاع الدولہ بہادر
کی باشندہ لکہنؤ شاگرد مرزا باقر ادراک مرثیہ گو

دیکہکر دنگ رہی جان تمہاری گیسو — کب عروس شب یلدا نی سنواری گیسو
جلوہ خال سیہ حور کا دکہلاتی ہین — چشم بد دور ہین کیا خوب تمہارے گیسو
صبح کی شکل کیا چاک گریبان اپنا — شب فرقت مین جو یاد آئی تمہارے گیسو

دل مرا عشق کی بہندیمین ڈوالی کاکل
موبمو مجھپہ ہوا حسان بجالی کاکل

ناز کی یار کی ہی وجہ پریشانی کی
بوجہہ دامن کا سنبھالی کہ سنبھالی کاکل

صفت شانہ ہی گستاخ بہت دست رقیب
اژدہا بنکی آلہی وہی کہالی کاکل

شب مہتاب مین آجائی نظر چاند کہین
رخ روشن کی جو پہلو کو دبالی کاکل

فائدہ کسکو ہوا پرورش موزی سی
سانپ کیطرح نہ وہ دوش پہ ڈالی کاکل

وجد مین آئیگی بیشک صفت بارسیا
دل نالان کی جو سُن پائیگی نالی کاکل

ہی شعور جگر افگار کو جسکا سودا
دم غلامی کا بہرین دیکھین جو کالی کاکل

ولہ

کیون شب ہجر پریشان ہی مثال کاکل
کیا اسی ہی ہی تمنائی وصال کاکل

مصحف رخ پہ پریشان ہی جو حال کاکل
سورہ شمس مین اب دیکھی فال کاکل

رخ روشن سی ہی ذرات وصال کاکل
پہر شب قدر سی کیون نہ مثال کاکل

شب مہتاب مین بہی تہا خیال کاکل
چاند ی تیرہ نظر آئی مثال کاکل

دو پہر دن کو ترقی نہین کرتا سایہ
رخ روشن سی بڑہی کیا ہی مجال کاکل

قطع کر تو نہ اسی مثل امید عاشق
مفت ہوگا دل محزون کو ملال کاکل

ہاتہہ مشاطہ لگائی اسی افسون پڑہکر
شیوہ افعی ہیچان ہی خصال کاکل

جان ہر تبہ اکسیر غبار رخ یار
سودہ مشک سمجھہ گرد ملال کاکل

کسطرح مین اسی تدبیر سی سلجہاؤن شعور
پیچ سی پیچ ہین قسمت مین مثال کاکل

مرزا اسحاق علیخان اسحاق ولد فدا علیخان بن مرزا علیخان سالار جنگ

مشتاق حسین مشتاق تخلص خلف قمرالدین حسین باشندۂ اکبرآباد صاحب دیوان
ہر غزل کی مقطع مین بادشاہ دہلی کا تخلص ضرور لاتے ہین کہ حضرت کی شاگرد اور مرید ہین

باغ مین دیکھہ کی اوس گل کی بہار کا کل
سنبل تر ہوی سو جانسی نثار کا کل

جلوہ گر عارض رخشان پہ نہین زلف سیاہ
دولت حسن پہ بیٹھا ہی یہ مار کا کل

وہ تو سودائی ہین جو دام بلا کہتی ہین
ہی دل آباد مگر نام دیار کا کل

بوسہ کا کل کا نہ تو دی کمر نازک پر
اس سی اوٹھنی کا نہین دیکھہ یہ بار کا کل

دانۂ خال سیہ دیکھی جو کا کل کے تلے
مرغ دل ہوگیا افسوس شکار کا کل

گل عارض جو شگفتہ تہ کا کل دیکھا
دل بلبل مین لگا رشک سی خار کا کل

کام اسلام ہی وہ کا کل جانان مشتاق
یہ ظفر سے ہی سنا ہمنی وقار کا کل

جبین

مہدی حسین خان آباد ولد غلام جعفر خان عزیزون مین تجمل حسین خان کے
باشندۂ لکھنؤ ہر بحر مین غزل کی انکا ایک دیوان ہی شاگرد شیخ امام بخش ناسخ

ایسی کسی حسین کے نہ آئی نظر جبین
چاندی کی لوح ہی تری او سیمبر جبین

منہ بہی دکھایگا نہ قمر شرم سی کبہے
کہل جاہی گی نقاب سی تیری اگر جبین

کہتا ہی دیکھہ دیکھہ کی گردون پہ آفتاب
اس آب و تاب کی نہین آئی نظر جبین

دو مار حلقہ زن ہوی اک لوح سیم پر
زلف دوتا مین گہر گئی او فتنہ گر جبین

سہری جہکا ہوا تری ماتہی کی یاد مین
اوٹہی نہین ہی نخ انوسی دو دو پہر جبین

ہی خیط الابیض ای بت چین یہ شکن نہین ہے — دکہلای کیون نہ جلوہ نور سحر جبین
دست مژہ سی مردم دیدہ بلا ہین لین — آنکہون سی مین لگاؤن شب وصل اگر جبین
بیخود حفاظت خط تقدیر کی لیے — سر نامہ صاف بنگتی ہی سر بسر جبین

میر مہدی مرحوم جنون خلف میر عباس عرف میر مغل باشندہ فیض آباد مقیم لکہنو شاگرد رشک

ہی مشک مہر نور سی ای نازنین جبین — یا ہی لطافتون سی گل یاسمین جبین
پہر رات آئی ہو مل کی ای بت خدا کری — لب میری تیری لب پہ ہون زیر جبین جبین
نرگس ہین آنکہین اور گل زنبق وہ ناک ہی — رخسار دونون گل ہین گل یاسمین جبین
رخسار دونون مہر ہین ابرو ہلال ہین — گر ماہ مبین ہی تو ماہ مبین جبین
خورشید ذرہ ہو گیا اوسکی نگاہ مین — ذرہ ہی جس نی آپ کی دیکہی ہین جبین
اس پر بتون کی نقش قدم کا نشان ہے — کیونکر نہ رکہین سجدہ مین ہم بر زمین جبین
ہر جزو روی یار ہی حرف کتاب حسن — آنکہین ہین صاد میم دہن حرف سین جبین
مانند مہر و ماہ یہ روشن ہی روز و شب — ایسی تو ای جنون نہین دیکہی ہین جبین

تہانہ دار سلع کانپور شیخ شرف الدین حسین متخلص بہ شرف خلف شیخ شہاب الدین باشندہ علی گڈہ حال

ایسی کسی حسین کی ہی پاکی نہین جبین — دنکو ہی مہر رات کو ماہ مبین جبین
گیسو ہی رات تاری ہین تل مانگ کہکشان — ابرو اگر ہلال ہین ماہ مبین جبین
دونون بہوین کمانی ہین پلکین خدنگ ہین — چین جبین ہی کہتی ہین سامان کین جبین
نیچی نظر جبین پہ عرق رہتا ہی مدام — کیا باحجاب آنکہین ہین کیا شرمگین جبین

ابرو

محقق علم شعر از کربلای معلی میر علی اوسط رشک ولد سید سلمان باشندهٔ فیض آباد مقیم لکھنؤ متین دیوان ایک لغت ہندی انکا ہی شاگرد رشید شیخ امام بخش ناسخ

تا ولایت نہ بچی جسپہ کرین وار ابرو
ہین حسام صفہانی تری خمدار ابرو

نظر آتی ہی کمان ابرو خمدار کا عکس
تا نتاہی جو وہ سفاک کماندار ابرو

دو ہین تلوارین تمہاری تیغ یہ دو ہین چرنک
تم ہو خواہان دل و جان مجہی درکار ابرو

سامنی چشم تصور کی ہین او خانہ خراب
تیری آنکہین تیری پلکین تری خمدار ابرو

دو بہری تلوارین ہین زیب کمر قاتل خلق
ہوگیا پہلی مسین بہنگنی سی چار ابرو

پرگتین آہین ہماری وہ مسین بہنگنی ہین
چار بوسی نہ دی اس سے چار ابرو

بس مسین بہنگنی ہی ڈوب گئی سب غیرت
چو کہا لڑنی لگا جب سی ہوا چار ابرو

چار مد کلمۂ مصحف مین نہین کیا ای شک
عیب صورت نہین ہو یار اگر چار ابرو

تہانہ دار ضلع کانپور شرف الدین حسین شرف خلف شہاب الدین حسین باشندهٔ علی گڑہ شاگرد میر علی اوسط رشک

چہپ کو دیکہون تو بن جاتی ہین تلوار ابرو
کون کہتا ہی نہین مانع دیدار ابرو

نام سی بوسی کی چہڑتی ہین ہوین قاتل کی
کون کہتا ہی سمجہتی نہین گفتار ابرو

چہرۂ یار پہ ابرو کا سمجہنا ہی غلط
بال سب جوہر شمشیر ہین تلوار ابرو

عید قربان کی تماشی کا ہمین سودا ہی
چرہ کی کو ہی پہ دکہادی سر بازار ابرو

قتل کو اپنی ہاکرتی ہی خنجر کی تلاش
یاد آتی ہین جو قاتل تری خمدار ابرو

کچھ تو بتلادی یہ خنجر ہین کہ تلوار ابرو — روز خون کرتی ہین قاتل تری دو چار ابرو
تیر مژگان کی سکھاتی ہین قدر اندازی — میری قاتل کو بناتی ہین کماندار ابرو
پڑ گیا رات جو پر تو مری دو ابرو کا — روی روشن پہ نظر آنی لگے چار ابرو
ساتہ ہوتا ہی کج و راست کا دنیا مین ہمیشہ — موی مژگان ہین تبھی راست تو خمدار ابرو
حفظ بیمار کو رکھتی ہین سرہانی تلوار — کیا مناسب ہین سر دیدۂ بیمار ابرو
خم محراب سمجھکر وہ گرا سجدی مین — جس نے دیکھی تری قاتل دم رفتار ابرو
نام قاتل کا جو ناصر سی کسی نے پوچھا — آہ کی اور کہا آہستہ سی اکبار ابرو

سعادتمند خان ناصر ولد رسالت خان باشندۂ گنینہ مقیم لکھنؤ پانچ دیوان ایک تذکرہ انکا ہی شاگرد ہے

زینت عارض سادہ ہین تری یار ابرو — چار چاند اوسکو لگی تو جو ہوا چار ابرو
عید کی دن کی بہی روزی کو نہ سمجھون حرام — جبتلک تو نہ دکہادی مجھی ای یار ابرو
آشتی مجہ سی یہ ای عربدہ جو کیسی ہے — پلکین خنجر مجھی دکہلاتی ہین تلوار ابرو
ایسی اصلاح ہوی ابرو پیوستہ کے — ایک مصرع تہا ہوا مطلع انوار ابرو
رمضان مین بہی رہی مثل جبہ ہم محروم — تو نی رخسار دکہایا نہ ہمین یار ابرو
روز دس بیس ہوی فرخ تری ابرو سے — کون زندہ رہی ایسی ہون جو دو چار ابرو
اب مری قتل مین ہی کون سی دیر ای ناصر — مستعد وہ بت بیباک ہی طیار ابرو

ملازم راجہ بہرت پور حکیم وحید اللہ خان و حید والد حکیم سعید اللہ خان بن جانفزا الملک عبد اللہ خان قریشی

مین نی جس روز سی دیکہی ہین وہ خمدار ابرو — نخت کج سی مری حق مین ہوی تلوار ابرو

رخ ہی والفجر اکر زلف ہی واللیل ایماہ | سورہ نور ہین دونون طرحدار ابرو
فاقہ مستی مین ہر اک ماہ ہی ماہ رمضان | دیکھون ہر چاند مین تلوار ہین خمدار ابرو
یہ کمانین وہ ہین کہتی ہین جنہین تیر قضا | تان کر روز یہ کہتا ہی وہ خونخوار ابرو
خنجر و تیغ و کمان ہین پئ قتل عاشق | ہین جفا کار ستمگار دل آزار ابرو
اہل دین اُنہی ہین محراب در بیت اللہ | کیون نہ مسجود خلائق ہون یہ خمدار ابرو
ہو گیا ہی جو ہرن نشا ہر اک آہو کا | کیا تری آنکہون پہ دیکھی ہی مے خوار ابرو
دعوی دید رخ یار نکرنا عشقے | کہ رہا کرتی ہین کہینچی ہوی تلوار ابرو

رشید الدولہ ناصر الملک محمد جعفر علی خان بہادر عرف چھوٹی آغا ستم جنگ متخلص بہ رشید خلف رشید مظفر الدولہ
ظفر الملک محمد ذکی خان بہادر غالب جنگ نواسی محمد علی شاہ کی باشندہ لکھنؤ صاحب دیوان شاگرد مولوی

جب ہوا سامنا سینی کی ہوی یار ابرو | نوک نشتر کیطرح تیر ہین ای یار ابرو
حال کہتا نہین کچہ چین بہوین ہوتی کا | کیون چڑہاتی ہو مجہی دیکہہ کی ہر بار ابرو
جب نظر آتا ہی مجہ زار کو گردوی ہلال | سامنی آنکہون کی پہر جاتی ہین ای یار ابرو
بوسہ لیتی ہوی کسطرح نہو جان کا خوف | یار کی ہین صفت خنجر خونخوار ابرو
دو کمانی ہین کہ ہین نیچی یہ ای قاتل | ہمنی دیکہی نہین اسطرح کی نہار ابرو
بوسہ خنجر خونخوار لیا کرتا ہون | یاد آجاتی ہین جسدم تری ای یار ابرو
اِنکو خنجر کہون تلوار کہون یا ہین کمان | کیا کہون کیا ہین تری او بت خونخوار ابرو
کیون نہ زخمی کرین قلب و جگر عاشق کو | تیری مژگان ہین اگر تیر تو تلوار ابرو

چشم بد دور جو صحبت کا اثر ہو جاوی
صورت چشم سخنگو کریں گفتار ابرو

آپ کی چشم سخنگو جو دکھاوی اعجاز
تو زبان بن کی ابھی کرتی ہیں گفتار ابرو

جب نظر آگئی بس عید ہوئی محسن کو
عید کا چاند ہوئی ہیں تری ای یار ابرو

سید محتشم علی محتشم خلف سید ہاشم علی نواسی خواجہ حسن کے باشندۂ لکھنؤ شاگرد حکیم باقر علی چشم

رکھتی ہیں تیغ خراسان کی طرح خم ابرو
دیکھی کرتی ہیں کس کس کو یہ بیدم ابرو

خوف رہتا ہی یہی بوسہ پیشانی سے
ہر بن موسی اوگا دیں نہ کہیں سم ابرو

ہی کہٹک دل میں جدا روح دہلتی ہی جدا
نیش عقرب ہیں کہ موی رخ ضیغم ابرو

چار تلوار ین چلیں ہو گئی چورنگ قریب
میری اوسکی جو دم بوسہ ہوئی ضم ابرو

رات بھر صورت کا بوسے ہا ہوں بدخواب
سانپ بن بنکی ڈسی ہیں تری پیہم ابرو

کعبہ عشق کی محراب ہیں کیونکر یہ نہوں
قابل سجدۂ عشاق دو عالم ابرو

آنکھیں

سلطان ابن سلطان خاقان ابن خاقان ابو المنصور ناصر الدین سلطان العالم حضرت امجد علیشاہ اختر تخلص خلد اللہ ملکہ والی مسند السلطنت اختر نگر مشتہر بلکھنؤ بن جنت مکان امجد علیشاہ تمین دیوان تین مثنوی یا ان اور بہت سی تالیف اور تصنیف طبع ہو کی واسطی فیض عام کی حمت ہوئی ہین اوسکی مدح کی گنجایش نہین

نرگس کو کیا زہ دغا لون سی لڑی آنکھ
آنکھون نی نہین دیکھی ان آنکھون سی لڑی آنکھ

اسطرح سی آتی ہی کسی شعبدہ بازی
اب سامری سحر سی حضرت کی لڑی آنکھ

ٹکڑی ہوا پتھر کا جگر پاون نہ چھوٹے
ٹلتی نہین اوس جا بسی جہان اپنی لڑی آنکھ

شیرینیہ سخنوری شیخ امام بخش مرحوم ناسخ خلف الرشید شیخ خدا بخش ناجر لاہور

اپنی تری موتی کی لڑی سی جو لڑی آنکھ
توڑی گی اب ای جان نہ اشکونکی لڑی آنکھ

سودا جو تری زلف پہ ای جان ہی مجکو
ہر حلقہ زنجیر کی پڑتی ہی کڑی آنکھ

ہم گھوری ہی جائین گی تو ہر چند خفا ہو
ملنی کی نہین ایسی ہی اسوقت اڑی آنکھ

تار نظر اپنا جو برنگ رگ گل ہے
اوس غیرت گلزار پر آج اپنی پڑی آنکھ

آگی تری آنکھون کی چکاری ہی پری و
ہر چند کہ ہوتی ہی چکاری کی بڑی آنکھ

برسات پہ موقوف اگر بادہ کشی ہی
کہیئ تو لگا دی ابھی ساون کی جھڑی آنکھ

یہ روئی کہ شرمندہ کری ابر دی گھٹا کو
دیکھی جو نہ دم بھر تری مسی کی دھڑی آنکھ

دیکھا نظر بد سی اگر تجھکو کسی نے
تاسور کی مانند وہین اوسکی سڑی آنکھ

نرگس نہین گلگشت کو آیا ہی جو وہ گل
تعظیم کی خاطر ہی چمن کی یہ کھڑی آنکھ

خونبار جو زخمون کی طرح ہی یہ سزا ہی
اوس نرگس خونریز سی کیون جا کی لڑی آنکھ

نرگس کی طرح پنجہ مژگان سی نچھوڑے
ای جان تری ہاتھہ کی پائی جو چھڑی آنکھ

پھسلا ہی کیا پائی نگہ ساری بدن پر
ہی کیا ہی صفائی کہ کسی جا نہ گڑی آنکھ

ہون منتظر یار یہ ہی میرے تمنا
ہو آٹھہ پہر مین یہی نہ بند ایک گھڑی آنکھ

نظاری کی حسرت مین جو ہون کو مین مجنون
تاسخ بنی زنجیر کی ہر ایک کڑی آنکھ

سعادتخان ناصر ولد رسالت خان باشندہ بنگینہ مقیم لکھنؤ شاگرد محمد حسن خان چھوٹی مرزا مذنب مرثیہ گو

تہرا گیا مین اوسکی جو غصی سی پڑی آنکھ
ایسی کسی جلاد کی ہوگی نہ کڑی آنکھ

ہر گز نہ کری پہر گل سوسن کا نظارہ — ای حور جو دیکھی تری مسی کی دھڑی آنکھ
نالی جو ہوی کم تو ہوی شدت گریہ — صحت ہوی گر دلکو تو بیمار پڑی آنکھ
صورت جو تری صانع قدرت نی بنائی — یاقوت کی لب کہی تو نیلم کی جڑی آنکھ
ہی حسن خداداد کی اک یہ بھی کرامات — دکھلائی تری چھوٹی سی سن مین بڑی آنکھ
منظور تہا ای حور نہ دیکھون تجھی لیکن — انسان تو تہارہ نہ سکا جاہی پڑی آنکھ
دیکھا نہ کرو میری طرف آنکھ دبا کر — ناقص ہوا چہرہ جو ہوی چھوٹی بڑی آنکھ
ایک ایک سی دلچسپ ہی جو عضو بدن ہے — رہ رہ گئی پہرون مین جسپہ پڑی آنکھ
نظارہ کیا شوق نی اوس چشم کا جیسے — نرگس سی پڑی آنکھ نہ آہو سی پڑی آنکھ

مشتاق حسین مشتاق ولد قمر الدین حسین شاگرد اور مرید حضرت ظلسبحانی دہلی باشندہ اکبرآباد

اک پل بہی جو اوس شوخ پہ اپنی پڑی آنکھ — تا صبح نہ بستر پہ لگی ایک گہری آنکھ
برسات ہی وہ کام کی جسمین ہو محبوب — بیفائدہ آنسو کی لگاتی ہی جڑی آنکھ
بیٹہا جو شب ماہ مین وہ بام پہ مہرو — اوسکی رہی نظاری مین باہر نکلی کہڑی آنکھ
یاد دندان مین تری طفل گل اندام — اشکون سی سدا کہیلتی ہی گیند ترٹی آنکھ
خبر جنگ دل و جان مین نہین صلح کی صورت — کس شوخ ستمگر سی مری ہای لڑی آنکھ
پایا ہی ظفر ڈہونڈہ کی جو مرشد کامل — مشتاق بصارت مین تری ہی جمی پڑی آنکھ

سید آغا حسن ہوسوی امانت خلف میر آغا باشندہ لکہنو شاگرد میان دلگیر مرحوم

بی دیدون پہ اکثر بت قاتل کی پڑی آنکھ — جان باز لڑائی ہی جی پر نہ لڑی آنکھ

علی محمد خان بہادر کے باشندۂ لکھنؤ صاحب دیوان شاگرد مولوی محمد بخش شہید

سنگ در و ندان صنم سی جو لڑی آنکھ
دکھلائی لگی اشک مین موتی کی لڑی آنکھ

مژگان تو یہ بن جاتی ہین گل لخت دل آکر
پلکون کو بنا دیتی ہی پھولونکی چھڑی آنکھ

ثابت یہ ہوا جب گل نرگس نظر آیا
ای گل پی تعظیم چمن مین ہی کھڑی آنکھ

سمجھا کہ یہ مہتاب ہی یا مہر درخشان
میری جو کبھی اوس رخ انور سی لڑی آنکھ

آہو تو بہلا کیا ہی چکارا ہی چکارا
دنیا مین کسی کی بھی نہین تجھسی بڑی آنکھ

قاصد مری معشوق کا بس ایک پتا ہے
قد سرو سی بالا ہی تو آہو سی بڑی آنکھ

کیا ہی تری آنکھون کی تصور نی رولیا
گلشن مین جو میری گل نرگس پہ پڑی آنکھ

کہتا ہون عزیزاون سی جو ہوتی ہین خفا وہ
ڈالو نہ خدا کی لیی یہ مجھ پہ کڑی آنکھ

راجہ طالب علیخان عرف سلطان جان سلطان خلف الرشید خواجہ حسین علیخان بہادر
اور سلسلۂ اُنکی والدہ کی نسبکے خواجہ میر درد علیہ الرحمہ سی ملتا ہی رئیس عظیم آبادی کی صاحب دیوان

بی کہٹکی نہین رہتی مری ایک گھڑی آنکھ
ہی سوزن مژگان کی تصور مین کھڑی آنکھ

کس شعلۂ آتش سی مری آج لڑی آنکھ
جون شمع صفت رکھتی ہی اشکونکی لڑی آنکھ

پہچانتی ہین خوب اشارونکو تمہاری
ہی ہمکو یہی ان باتون مین واللہ بڑی آنکھ

ای طفل سرشک آگی قدم گہر سی نرکہنا
جنہجلا کی نہ ماری کہین مژگان کی چھڑی آنکھ

ہی اسکی تمنا یہی دیکھا کرین دونو
یہ پانکالا کہا ترا مسی کی ہی بڑی آنکھ

کہل جائی ابہی چشم فلک دیکھی جو آنسو
خاطر مین کہان لاتی ہی ساون کی جھڑی آنکھ

آہوی حرم کی لیے نیری سی فزون ہو
مژگان کی جو دکھلای کہیں اوسکو چھیڑی آنکھہ

کیا نرگس و غنچہ کو ہوا اوس گل سے تقابل
چھوٹا نہ دہن ہوئیگا ایسا نہ بڑی آنکھہ

تسخیر کیے شش جہت اک چشم زدن مین
وا رکھی جو اوس ترکنی دو چار گھڑی آنکھہ

نفرت ہی رہی اوسکو پریشان نظری سے
آئینی سی اک روز بھی اپنی نہ لڑی آنکھہ

بینائی نظارہ رہے دیدۂ باطن
کیا غم ہی بظاہر ہو نادر جو بڑی آنکھہ

تہانہ دار ضلع بندیل کھنڈ عبد الغفور خان شرر خلف نور محمد خان بوپی شاہ محمد خان کابلی کی باشندہ

اوس قامت دلچسپ پہ اپنی جو پڑی آنکھہ
سرکی نہ پھر اوس جا بھی کہ جس جا پہ گڑی آنکھہ

کس سیم بدن پر مرا ان روزون پڑی آنکھہ
سونی نہین دیتی ہی مجھی ایک گھڑی آنکھہ

ہان شرط لگانا نہ کہین گریہ سی میرے
شرمندہ کریگی تجھی ساون کی جھڑی آنکھہ

انسان تو کیا ہی بخدا ہوا بھی پانی
پتھر ہی مری بت کی اگر دیکھی کڑی آنکھہ

کیون غنچہ سوسن کو بھلا خار نہ سمجھے
گلشن مین نہ دیکھی جو دو مستی کی چڑھی آنکھہ

جلتی ہین تری عشق کی آتش مین وہ دنرات
جس حور و پری پر کہ شرر تیری پڑی آنکھہ

افصح الفصحا خواجہ وزیر وزیر خلف خواجہ فقیر باشندہ لکھنؤ صاحب دیوان شاگرد رشید شیخ امام بخش ناسخ

تیغ عریان پہ تمہاری جو پڑی میری آنکھہ
چشم جوہر سی اجی خوب لڑی میری آنکھہ

نہ ہٹی پیٹ پر اوسکی جو پڑی میری آنکھہ
بنگئی ناف شکم ایسی اڑی میری آنکھہ

اشک گلرنگ پروتی ہی مژہ مین کیا خوب
کیا بنا دیتی ہی پھولون کی چھڑی میری آنکھہ

تم رہی بام پہ یان لگ گئین آنکھین جھپکے سے
رات گنتی رہی ہر ایک کڑی میری آنکھہ

مصاحب خاص حضرت سلطانعالم فتح الدولہ بخشی الملک مرزا محمد رضا خان بہادر برق
خلف مرزا کاظم علی صایح باشندہ لکھنؤ صاحب دیوان شاگرد رشید شیخ امام بخش ناسخ

برق زنجیر پر اوسکی جو پڑی میرے آنکھہ — بنگئی رنگ سی سونی کی کڑی میری آنکھہ
جاکی اوس قاتل عالم سی لڑی میرے آنکھہ — کہیی رستم سی زیادہ ہی کڑی میری آنکھہ
اوسکی معمار سی کہتا ہی یہ ناظر اوسکا — کیون نہ روزن کی جگہہ تو بی جڑی میرے آنکھہ
مُنہ چھپانی کا مزا مین تمہین دکھلاونگا — دیکھنی کو جو کسی روز اڑی میری آنکھہ
روکی ای جان جہان دل سی نکالا جو غبار — خاک مین جوش کدورت سی گڑی میری آنکھہ
میکشو آیہ رحمت ہون غنیمت سمجھو — سال بہر روز لگاتی ہی جھڑی میری آنکھہ
آج کل ذوق ہی اوس حور کو میخواری کا — کیون شب و روز لگاتی نہ جھڑی میری آنکھہ
چشم پوشی نکر و مجھکو دکھادو صورت — آپ سی رکھتی ہی امید بڑی میری آنکھہ
گہر مین جو چاہیی اپنی وہ حکومت کیجے — کیا کیا تمنی جو رستی مین لڑی میری آنکھہ
تو اگر پاس نہو چار پہر رات ہی کیا — نہ لگی حشر تلک ایک گھڑی میری آنکھہ
نیند فرقت مین اوڑی نور کہان جین کہان — رہ گئی وقت پہ آخر کو چھڑی میری آنکھہ
کثرت دیدنی نیلم کو بنایا یاقوت — کیا اوڑا لیگئی مستی کی دھڑی میری آنکھہ
چشم خورشید کو دیکھا تو یہ ہنسکر بولے — چرخ مین صانع عالم نی جڑی میری آنکھہ
اوسکی وارفتہ رفتار کی گردش دیکھو — چال چلتی ہی زمانی سی گڑی میری آنکھہ
صاف داغون سی عیان وحشت دل ہی برق — میری ہر عضو مین صانع نی جڑی میری آنکھہ

۱۰۹

مرزا افتخار حسین ولد آغا محمد فیض بادی
لکھنؤ صاحب دیوان شاگرد خواجہ حیدر علی آتش

کیا دیکھون ای حضور وی بخشش کی آنکھہ
تنکس کی آنکھہ چھوٹی ہی حضرت کی آنکھہ
مین نکو دیکھتا ہون بخشش کی آنکھہ
تم بھی کیا کہوگی تو بہ عداوت کی آنکھہ
بھنی ہی بھی نظر نہین آتا سوای دوست
عالم کو دیکھتا ہون تو وحدت کی آنکھہ

بہتری آنکھہ ہی فتح سی خلعت کی دین یاد خوبی
دیکھا جو تاج کو ای کی دون نظر یاد وہ ای جنون
ظاہر مین ہو دل ہی باطن مین ہو حقارت کی آنکھہ
ادنی کو بھی نہ دیکھا حقارت کی آنکھہ
ای ہم تو دیکھتے ہین بخشش کی آنکھہ

تلوون کی نیچی ملتی نگلو اکی میری آنکھ — مجرم ہون دیکھکر تمہین غیبت کی آنکھ سی
بی وصل یار آنکھون مین اندھیر ہی جہان — کب سوجھتا ہی کشتۂ فرقت کی آنکھ سی
اپنا یہ حال ہی نظر آئی ہو تم جہان — رہ رہ گئی ہین دیکھکی حسرت کی آنکھ سی
بھولی سی ہی نظر نہین کرتی وہ اسلمی — ڈرتی ہین مبتلای مصیبت کی آنکھ سی
سن سن کی شوق بڑھ گیا سیر ہی جب شیر رو — دیکھون جو قبر شاہ ولایت کی آنکھ سی

اہل خطہ ولایت علی سرور خلف محمد جعفر مخمور پہلی شاگرد اپنی والد کی بعد خواجہ حیدر علی آتش کے

محفوظ ہی گزند عداوت کی آنکھ سے — جو دیکھتا ہی خلق کو رحمت کی آنکھ سی
لازم ہی حسن دلکش لیلی کو دیکھنا — قیس غریق بحر محبت کی آنکھ سے
تنہا نہین ہین رند فریفتۂ صنم — زاہد بھی دیکھتا ہی کرامت کی آنکھ سی
رخسار یار چشم سی ہی گو نہان مگر — دل دیکھتا ہی داغ محبت کی آنکھ سی
ظاہر ظہور جلوۂ پروردگار ہو — ہر بت کو دیکھیی جو حقیقت کی آنکھ سی
تریاق وصل گرنہ ملا ہی محال نیست — زہر نگاہ افعی فرقت کی آنکھ سے
فرہاد اپنی وقت کامین بھی ہون اے سرور — شیرین کو دیکھتا ہون محبت کی آنکھ سے

یہ مشاعرہ بیگا طوایف کی گھر مین تہا اوسکا تخلص شیرین ہی کنایہ اس مقطع کا باعث سرور حاضرین ہوا سعادت خان ناصر ولد رسالت خان باشندۂ نگینہ مقیم لکھنؤ پانچ دیوان ایک تذکرہ انکا ہی شاگرد مرزا محمد حسن عرف چھوٹی مرزا مذہب شیعہ کو

ہی سیر ممکنات حقیقت کی آنکھ سے — کثرت کو دیکھتا ہون مین وحدت کی آنکھ سی

پردا دوئی کا اوٹھ گیا وحدت کی آنکھ سے
دیکھا مجاز کو جو حقیقت کی آنکھ سے

فرزدی جو کوی سیکھی اوس آفت کی آنکھ سے
کاجل چرای مہر قیامت کی آنکھ سے

گرد ملال جھونک کی چشم امید مین
دنیا کی دید کیجیی حیرت کی آنکھ سے

کیا پیر ہو کی مصحف رخسار دیکھیے
عینک اوتر گئی ہی بصارت کی آنکھ سی

محفل مین بیٹھ کر یہ اشاری بھلی نہین
فتنی اوٹھین گی یار اس آفت کی آنکھ سی

تمنی رولا رولا کی یہ رسوا کیا ہمین
مانند اشک گر گئی خلقت کی آنکھ سی

موتی برس پڑی جو کبھی ہنسکی بات کے
بجلی چمک گئی جو اشارت کی آنکھ سی

پچتائی تم سی آنکھ لڑا کر ہم ای بتو
گنگا بہائی اشک ندامت کی آنکھ سی

احسان تنکی کا بھی نہ منظور کیجیے
جاتی نہین کہٹک یہ مروت کی آنکھ سی

ای بحر قلب و روح کی تسخیر سیکھ لے
الطاف کی زبان سی شفقت کی آنکھ سی

میر نواب موزون خلف میر بندہ علی باشندہ لکھنو صاحب دیوان شاگرد منشی مظفر علی اسیر

دیکھی وہ اک نظر جسی نفرت کی آنکھ سی
گر جای مثل اشک وہ خلقت کی آنکھ سے

شوخی سی محکو وہ تو دکھاتی ہین آینہ
مین اونکی شکل تکتا ہون حیرت کی آنکھ سی

جیسی ہوا ہی وہ صنم شعلہ رو دوچار
لڑتی ہی آنکھ مہر قیامت کی آنکھ سے

چشم امید کس سی ملانی مین ہم کہین
دیکھی جو یار عین عداوت کی آنکھ سی

ہرگز نہ پایا کوچہ دلدار کا مزا
دیکھی بہار گلشن جنت کی آنکھ سی

مجھ تیرہ روزگار سی ای لف مت اوٹھ جا
دیکھی ہین ظلمتین شب فرقت کی آنکھ سی

مرزا آغا نجف سعید ولد میرزا امیر بیگ باشندہ لکھنؤ شاگرد مقبول الدولہ مرزا مہدی قبول

تم دیکھتی ہو غیر کو الفت کی آنکھ سے	ہم تمکو دیکھتی ہین محبت کی آنکھ سے
وہ گلعذار آئی کبھی سیر باغ کو	نرگس چمن مین بنکے رہی حیرت کی آنکھ سی
گردش جو چشم یار کی صحرا مین آئی یاد	دیکھا کیا غزال کو نفرت کی آنکھ سے
ظاہر مین گالیان وہ ہمین دیتی ہین تو دین	باطن مین دیکھتی ہین محبت کی آنکھ سے
خوش چشم ہمنی تجھسا تو دیکھا نہین حسین	ای جان عین زیب ہی صورت آنکھ سے
جاتی ہی اوسکی کوچی مین آئی مری قضا	دیکھی فرا ہی سیر نہ جنت کی آنکھ سے
ہی یہ سعید عین عنایت کریم کی	روضے کی شاہ کی جو زیارت کی آنکھ سے

حکیم باقر علی حشم خلف حکیم مرزا احمد باشندہ لکھنؤ شاگرد امام بخش ناسخ

دیکھو حقیر کو نہ حقارت کی آنکھ سے	گر جاؤگی سب اہل مروت کی آنکھ سے
زنگوائی گا کوئی دوپٹہ گل انار	رینی ٹپک رہی ہی جراحت کی آنکھ سے
ناحق کسیکی آنکھین نکلوائیگا کیا	کیا ہنسکے آپ نی یہ اشارت کی آنکھ سے
ارمان ہی رہا کہ ادہر دیکھے کبھی	الفت کی چتونون سی محبت کی آنکھ سے
نرگس نی راز عشق چھپایا یہ چھپ سکا	پکڑا گیا یہ چور نقاہت کی آنکھ سے
یا بو تراب سرمہ صفت مس کری حشم	خاک آستانہ در دولت کی آنکھ سے

سید ابو تراب ثمر خلف شاہ مرزا خان باشندہ لکھنؤ شاگرد شیخ امانعلی سحر

مجکو جو دیکھتی ہو عداوت کی آنکھ سے	غیرون کو بھی نہ دیکھو محبت کی آنکھ سے

نظرون سنی اپنی سر فلک قصر گرگئے — دیکھین خرابیان جو عمارتکی آنکھ سے

آئینہ رکھکی سامنے جب دیکھتا ہی وہ — لگتا ہی عکس یار بھی حیرت کی آنکھ سی

بزم نشاط عیش مین کیون اشک دی شمع — آنسو گرین اہل مصیبت کی آنکھ سے

کیون ننگی معاش کا شاکی نہو شعور — دیکھی نہ اوسنی شکل فراغت کی آنکھ سے

رکھتی ہی مری حال سی کیون بیخبری آنکھ — بیمار محبت ہون کری چارہ گری آنکھ

جسنی نہ کبھی رخنہ دیوار سے جھانکا — سیکھے وہ کہان شیوہ بیداد گری آنکھ

رسوا تو کیا گریہ ہر وقت نے دل کو — ڈرہی کہین اپنی نہ کری پردہ دری آنکھ

پروانہ کہان اور کہان شمع تجلے — جلجائی کبھی تجسی تلائی جو پری آنکھ

وہ غیرت خورشید جو آتا ہی لب بام — دہشت سی اوٹھا سکتی نہین رہ گذری آنکھ

مہمان دم چند جو ہی طالب دیدار — بی نور ہی مانند چراغ سحری آنکھ

قاصد کی عوض مردمک چشم ہی جاوے — منظور کری دل کی جو پیغامبری آنکھ

ڈرتا ہون کہ ہو فتنہ خوابیدہ نہ بیدار — ملتا ہی اگر نیند مین وہ رشک پری آنکھ

جب طور کو تو دم مین کری خاک جلاکر — پھر دیکھ سکی کسکی تری جلوہ گری آنکھ

ہی میری کمانداری ابرو کا اشارا — آہو کی یہان طاق پہ رہتی ہی ہری آنکھ

جاتا ہی تری گہری سی شعور بدل آشوب — جس طرح سی رکھی طرف دیگری آنکھ

شاگرد منظیر منشی عبد البصیر صاحب مخلص ولد مولوی عبد الغنی باشندہ بلگرام مقیم لکھنو شاگرد میر زبیر صاحب

پر جای تری شعلہ رخ پر جو ذری آنکھ — پھر ماہ پہ ڈالی نہ کبھی کبک دری آنکھ

سرمہ جو لگایا ہی تو پھر چلکی چمن مین — دکھلائی اب گس شہلا کو ذری آنکھ
الفت کا طریقہ ہی زمانی سی نرالا — بان آتی ہین ہر نسی لڑانی سفری آنکھ
بندہ ہوائی دم قتل نہ جلاد سی پٹے — تلوار سی جھپکی نہ تو قاتل سی ڈری آنکھ
رو رو کی نہ رسوا کری دل دوست ہی اوسکا — دشمن کی بھی رکھی نہ رواپردہ دری آنکھ
روتا ہون ہوا یاد لب لعلین مین لہو مین — خونناب دل سی ہی عقیق جگری آنکھ
یون گور کا رہتا ہی مری دل مین تصور — منزل کی طرف رکھتی ہین جیسی سفری آنکھ
آتش نظر آتا نہین یہ ناف کا حلقہ — دکھلا رہی ہی یار کی نازک کمری آنکھ
خوب آگاہ ہی نظاری کی دستور سی آنکھ — یہ شگوفہ ہی لڑاتا شجر طور سے آنکھ
نہ دبی یار کی میری پری حور سی آنکھ — نہ کبھی ناز سی جھپکی نہ کبھی نور سی آنکھ
اثر عشق ہی پیری مین یہی اتنا باقی — دیکھ لیتی ہی حسینون کی طرف دور سی آنکھ
لالہ رو عشق مین تیری ہی یہی اپنی دعا — داغ دل کی نہ دبی مرہم کافور سی آنکھ
غم نہ کھا رزق کا گو کور ہو کو لنگ ہو تو — پھیر تا خواجہ نہین بندۂ مغرور سی آنکھ
کیا توقع ہو بھلا اتنی ہم آغوشی کی — پاس کب آئی وہ دکھلاتی ہین جو دور سی آنکھ
روز روشن سی ہی وشن رخ نورانی یار — فوق ظلمت مین ہی کہتی شب دیجور سی آنکھ
ڈر یہی ہی مجھی احول نکہین ہو جاؤ — ٹیڑھی رکھتی ہو بہت عاشق رنجور سی آنکھ
حشر کی روز وہ دیدار خدا دیکھین گے — نیچی ہوتی نہین جنکی کسی مغرور سی آنکھ
دار پر ہی مجھی کہنے دین تو انا الحق نہ کہون — سرخ ہر چند ہو میری مئی منصور سی آنکھ

خون ہو ہو کی ٹپکتی ہی سدا آنکھ سی
پردہ ناموس جب کا ہی اوسکا آنکھ
اوسکی آنکھ کی تعریف کری ہی
تیر کا پار ہی اوسکی آنکھ
ہی اوسکی آنکھ
ہی اوسکی آنکھ

رم آہو ہین عباس ہو چشم آہو | چشم بد دور وہ دکھلاتین اگر دور سی آنکھہ

نواب احمد حسن خان عرف چھبی صاحب جوش خلف نواب مقیم خان بن نواب محبت خان محبت بن
نواب جانفظ الملک حافظ رحمت خان صوبہ ارکٹہر باشندہ بریلی مقیم لکھنو شاگرد نواب ظفر یار بخان راسخ

رو برو مہر کی ہو سکتی نہین دور سی آنکھہ | غیر ممکن ہی لڑی اوس رخ پر نور سی آنکھہ
سرد مہری صنم سی یہ ہوئی ہی اندہی | ہوگی اچھی نہ کبھی مرحم کافور سے آنکھہ
جو برہنہ ہی اوسی جان کا خطر اکیا ہی | راہزن بھی نہ لڑائیگا کبھی غور سے آنکھہ
فرقت یار مین آنسو نہین تھمتے ہرگز | آج کل اپنی فزون ہوگئی ناسور سے آنکھہ
جوش بوسے کا سوال اوس سی جو کرتی ہین ہم | درجواب اوسکی دکھاتی ہین ہمین دور سی آنکھہ

ولہ

اوسنے پائی ہے جو غضب کی آنکھہ | اس سی پڑتی ہی اوسپہ سب کی آنکھہ
نزع مین دیکھہ شکل آئینہ | محو ہے تیرے جان بلب کی آنکھہ
بوسے کا جب سوال کرتا ہون | آپ دکھلاتے ہین غضب کی آنکھہ
شمع شاہد ہے پوچھہ لو ہمنے | شب فرقت مین بند کب کی آنکھہ
رخ محبوب صاف دیکھہ لیا | یاد مین اوسکے بند جب کی آنکھہ
تجھے گر کج نگاہ سے دیکھے | بھنگی ہو جائی بے ادب کی آنکھہ
آج ای جوش اوس پر یرو نے | ہمسے برگشتہ بے سبب کی آنکھہ

مہدی حسین خان آباد ولد غلام جعفر خان باشندہ لکھنو ہجر مین غزل کی انکا ایک دیوان ہی شاگرد ناسخ

پہلی ہی خوش نما تھی دہب ڈالے آنکھہ | یار سرمی نے کیا غضب کی آنکھہ

فرط الفت سے مین ہوا بیہوش
وصل مین اوسنے چار جب کی آنکھ

ای فروغ ابتو ہم نہین ڈرتے
لاکھ دکھلائے وہ غضب کی آنکھ

مولوی میر ناصر علی مرحوم نصیر ولد مولوی میر عبد الغنی باشندۂ لکھنو صاحب دیوان شاگرد ناسخ

کسکو دکھلائے ہو غضب کی آنکھ
بند یان ہو گئی ہی کب کی آنکھ

مردم چشم دلبران ہوسپند
چشم بد دور ہے غضب کی آنکھ

بولے بالین پہ چشم مار وشن
پھر تی دیکھی جو جان بلب کی آنکھ

نہین خط پر ہے مہر بادامے
کھلی ہی ای صنم طلب کے آنکھ

خاک گرد ملال مین ہو نصیر
ملتجی سرمۂ طرب کے آنکھ

آفتاب الدولہ خواجہ اسد بہادر قلق ولد خواجہ بہادر حسین فراق بن خواجہ مرزا خان
انکی باشندۂ لکھنو صاحب دیوان شاگرد رشید اور ہمشیرہ زادۂ خواجہ وزیر وزیر

خ روشن سے چار جب کے آنکھ
جھپکی آئینہ جلب کے آنکھ

فرض عین اوسکی دید ہے زاہد
پڑتی ہی جس صنم پہ رب کے آنکھ

وہ نظر باز ہین کہ لاکھون مین
تاک لیتے ہین اپنے ڈھب کی آنکھ

ابرو آفت کے بد بلا گیسو
قہر کی چتون اور غضب کے آنکھ

آفتاب اور ماہتاب نہین
دن کی وہ آنکھ ہی یہ شب کی آنکھ

نظر کم سے دیکھتا ہے ہمین
چشم حاسد ہے بولہب کی آنکھ

ابتو پردہ کر تو ای بے دید
بہ گئی اشک بے کب کی آنکھ

نقی علیخان عرف پیاری صاحب نقی ولد واجد علیخان بن سبحان علیخان کمبو باشندہ لکھنؤ صاحب دیوان مشاگرد فتح الدولہ مرزا محمد رضا خان بیتاب اور میر علی اوسط رشک

رونی سی تسکین ہوتی ہی فی الفور آنکھ	جسم بھر مین ہی فقط غم خوار آنکھ
بعد مرنکی جو آئی قبر پر	کہون مین ہم سنتی نامہ بار آنکھ
کروٹین کیا کیا بدلتی ہین پڑی	رات بھر لگتی نہین بی یار آنکھ
شب جدائی کی گئی ہی یا نہین	دیکھتی ہین کہون گر ہر بار آنکھ
وہ تو مایل غیر پر مایل ہوی	اب چرا جاتی ہین ہم بیمار آنکھ

واللہ کیا عضب کی ہی ای گلعذار آنکھ — پڑتی ہی تیری آنکھ پہ بی اختیار آنکھ
کہتی ہین صاف صاف کہ گھورینگی ہم تمہین — دکھلائین آپ غصی سی ہمکو ہزار آنکھ
ای جان کیا عجب ہی تری رخ کی دید تو — قمری سی سرو باغ جو لی مستعار آنکھ
عریان ہی تیری پنجہ مژگان مین فی الفقا — رکھتی نہین ہی سرمہ دنبالہ دار آنکھ
کیون تاکتی ہو تم دل وحشی خصال کو — ای جان کیا کری گی ہرن کا شکار آنکھ
گر جای گی زمین مین نجالت سی ای قمر — نرگس سے ہو گئی جو تمہاری دوچار آنکھ
زلفون کی یاد مین نہین آتی ہین اشک سرخ — دکھلا رہی ہی شام و شفق کی بہار آنکھ
مد نظر تو کر چکی مژگان یار کو — کیا بوئیگی اب اور مری حق مین خار آنکھ
کیا سیر ہو نقی یہ تماشای یار سے — میری طرح سی کرتی ہی اوس گل کو پیار آنکھ

امیر باتوقیر نواب عالیجاہ بہادر موسوی عرف منجھلی صاحب شیدا خلف نواب امیر الدولہ

اون نشیلی انکھڑیون کا جو تصور ہی مدام
دیدہ ہای نرگس مانند ہی خونبار آنکھ

نوک مژگان کو کہون کیونکر نہ پیکان تیر کا
سرخ ہی نشئی سی اوسکی صورت سوفار آنکھ

پتلیان موجود ہین کیونکر نہ مین کافر کہون
نشئی کا دورا نہین پھرتی ہی یہ زناز آنکھ

جنسی آنکھین لڑتی ہین چشمک انہین سی جا ملی
ہمسری او بید یداب ہرگز نہ اپنی مار آنکھ

پاؤن پڑنی کی تمنا مین تری سوتا نہین
نجت خفتہ ہی اگر صحبت کا تو بیدار آنکھ

نواب سید محمد خان مرحوم فرزند خلف نواب سراج الدولہ غیاث الدین خان بہادر نصرت جنگ
نواسی نواب نجف خان کی باشندہ لکھنؤ صاحب دیوان شاگرد رشید خواجہ حیدر علی آتش

بام پر آکی لڑاتی ہین سر بازار آنکھ
روزن در سی کبھی کرتی نہ تھی چوچار آنکھ

رات دن وا ہی مثال روزن دیوار آنکھ
پھوڑ ڈالی گا تو کیا ای انتظار یار آنکھ

غیر ممکن ہی جمال یار سی ہو مستفیض
خواب مین دیکھی مگر یہ دولت دیدار آنکھ

اوسکی کوچی سی اگر میرا جنازہ جائی گا
کھول دینگا جا کی زیر سایہ دیوار آنکھ

چشم پوشی پہلی کی تھی کیا سمجھ کر آپ نی
بیحیا ہو اب جو مجھ سی کرتی ہو ہر چار آنکھ

بانکی ٹیڑھی ہون کو ترا ابروی کج سید ہا کری
مار ڈالی تھی ندر ستونکو تری بیمار آنکھ

دوست دشمن کا نہین ہا پنڈ تیرا فیض عام
رکھتی ہین تیری کرم پر کافر و دیندار آنکھ

غش مین رہتا ہون پڑا اکثر کئی انکھو نچو سند
کھولنی دیتی نہین ہی حسرت دیدار آنکھ

ہی کہشکتی یار بن نظارہ گلزار سے
برگ گل کو جانتی ہی مثل نوک خار آنکھ

حسن کی طالب اگر وہ ہی تو ہو فی دی دلا
تجکو کیا مطلب ہی اپنی فعل کی مختار آنکھ

لیگئی چھین کی دل ساقی سر شار کی آنکھ
آگئی دیکھ جسی نرگس بیمار کی آنکھ

شاعر معروف میر حسن مرحوم حسن ولد میر غلام حسین ضاحک باشندہ شاہجہان آباد
مقیم لکھنؤ صاحب دیوان اور مثنوی بدر منیر شاگرد میر ضیاء الدین ضیا

مجھسی اب وہ نرہی اوسن بت عیار کی آنکھ
پھر گئی آہ زمانی کیطرح یار کی آنکھ

کس سی تو آنکھ ملاتا ہی نظر مین ہی مرے
مین سمجھتا ہون تری اب وہ نہین پیار کی آنکھ

تاکہ عبرت کرین اور غیر نہ دیکھین تجکو
جیمین آتا ہی نکلوائی دو چار کی آنکھ

یار اک پل بہی غافل ہو نظر سی میرے
جیسی بہاتی ہی مجھی اپنی طرحدار کی آنکھ

گریہ کرتا ہی حسن زیر درخت بادام
یاد آئی ہی وہی کیا کسی دلدار کی آنکھ

سعادتخان ناصر ولد رسالت خان باشندہ نگینہ مقیم لکھنؤ پانچ دیوان
ایک تذکرہ انکا ہی شاگرد مرزا محمد حسن عرف چھوٹی مرزا مذنب مرثیہ گو

دیکھ لیگی ہنر و عیب مری یار کی آنکھ
جنس کو خوب پرکہتی ہی خریدار کی آنکھ

رشک اغیار کو ہی وصلکی ہی یار کو شرم
مجھسی اب یار کی ملتی ہی نہ اغیار کی آنکھ

کینہ و مہر مذبذب ہی کوئی کیا سمجھی
کبھی غصی کی دکھاتی ہو کبھی پیار کی آنکھ

اوسکی آنکھونسی نہ دیوی کوئی نرگس کو مثال
تندرستی کی ہی یہ آنکھ وہ آزار تنی آنکھ

سختی حشر بہی آسان ہی پہاری ناصر
پڑگئی تجھ پہ اگر حیدر کرار کی آنکھ

آغا حسن آغا ولد مرزا امیر باشندہ لکھنؤ صاحب دیوان شاگرد میر ضیاء الدین ضیا
نظر پڑی ہی تری جبسی ٹکی آرمین آنکھ
لگی ہی رہتی ہی ای بت مری کو آرمین آنکھ

دیکھی جو تیری کاکل خمدار آنکھ سے
آہو نہ دیکھی پھر کبھی تاتار آنکھ سے

یوسف تمہاری سامنی بازار مین جوائے
دیکھین کبھی نہ اوسکو خریدار آنکھ سے

کیا وصل مین لکھین کی فرشتی بجز ثواب
مس کر رہا ہون مصحف رخسار آنکھ سے

کٹ کٹ گیا ہی تیغ سی تار نگہ مرا
جب دیکھی تیری ابروی خمدار آنکھ سی

یارب ندیم کی ہی یہی تجھ سے التجا
دیکھی مزار حیدر کرار آنکھ سے

مولوی محمد بخش شہید ولد شیخ خدا بخش خوشنویس اولاد مین محمد ابن ابی بکر رضی اللہ عنہ کے
باشندہ قصبہ سندیلہ مقیم لکھنؤ صاحب دیوان شاگرد رشید شیخ امام بخش ناسخ

نشا رسی لال لال جو دلبر کی آنکھ ہی
اشکون سی سرخ عاشق مضطر کی آنکھ ہی

کسدرجہ دلکش اور بت کافر کی آنکھ ہی
ہی سحر سامری کہ فسونگر کی آنکھ ہی

جلتا ہی تن بدن تری فرقت سی اسقدر
جو داغ جسم پر ہی سمندر کی آنکھ ہی

کسطرح فرش خاک پہ رکھی وہ اپنی پاؤن
ہر نقش پا ہی عاشق مضطر کی آنکھ ہی

دیکھا جسی تباہ کیا در بدر کیا
چشم زحل ہی یا کہ ستمگر کی آنکھ ہی

زیبا ہو سیل سرمہ مژہ ہو غزال کی
وحشی کمال ہی مری دلبر کی آنکھ ہی

ہوتا ہون دیکھ دیکھ کی مین قتیل ای شہید
کسدرجہ شعر گین مری دلبر کی آنکھ ہی

میر محمد واثق علی مرحوم نالان ولد میر ارزانی بہاری مقیم عظیم آباد صاحب دیوان شاگرد اشرف خان فغان

سو گئی طالع بیدار ہمارے یارب
یار بالین پہ جب آیا مری تب آنکھ لگی

گہر مین آئینی کی مانند سدا ای نالان
مین تو بیدار رہا کونسی شب آنکھ لگی

سید امام علی مرحوم صبا جبقران تخلص ولد ملک غلام حسین بلگرامی عبد نواب اصف الدولہ بہادر
وارد لکھنو دیوان انکا خوش سی مملو ہی اور نام انکا ہر شہر و دیار مین مشہور کو ہی ہے

چتون غضب سے بھری کی ہی ہمیشال آنکھ — چھوٹی سی سن مین اسکی بڑی چی چھنال آنکھ
سبزی کو پیکی کہتی ہی نجیا خضر ملے — نشا چڑھیگا ہوگی مری لال لال آنکھ
کہتی ہی نایکا کہ برا ہو بڑھاپے کا — پر بال پڑھ کی ہوگئی مجکو وبال آنکھ
بھروا نظر سی کسبی کے گر کر ہوا ذلیل — پائی نظر سی کیون نہ کری پایمال آنکھ
ہر جای مرد مار رہی ایک کی نہ پاس — صاحبقران سی کہدو نہ دولت پہ ڈال آنکھ

اقتدار الدولہ محتشم الملک مہدیعلیخان بہادر ضیغم جنگ حسن خلف مرزا امام الدین
بن نواب شجاع الدولہ بہادر باشندہ لکھنو صاحب دیوان شاگرد سعادتخان ناصر

لاکھ مین ایک ہی تمہاری آنکھ — ایسی دیکھی نہین پیاری آنکھ
شعر ہر جستہ ہین تری ابرو — لیون نہ اوسپر پڑی ہماری آنکھ
نیم وا چشم اک قیامت ہی — دیکھ سکتا ہی کون بیماری آنکھ
گل نرگس جو چشم پرواری — کیون نہ اوسپر ہو میری واری آنکھ
چلی اسپر فریب گس کیا — حسن نے دیکھی ہی تمہاری آنکھ

میر مہدی حسن فراغ ولد میر طالب علی باشندہ لکھنو استاد مرزا رفیع الدین حیدر عرف مجان

محو نظارہ ہی ای گل کیا فقط نرگس آنکھ — چشم بدور آپ پر پڑتی ہین کس کسکی آنکھ
مثل آئینہ ہوا حیران وہ ای آئینہ رو — پڑگئی تیری رخ شفاف پر جس جسکی آنکھ

در پہ تجکو دیکھتی ہی ای صنم ٹہرا گئی
پتلی حیرت سی بنی سد سکندر آنکھ مین

دیکھنی والا ہنون اوسکی عارض رنگین کا مین
کیا سمائی باغبان رنگ گل تر آنکھ مین

کیا ہی ای گل دامن نظارہ مین چبھنی لگی
ہوگئی مژگان بہی خارونکی برابر آنکھ مین

وزیر اعظم عالمگیر ثانی نواب اعتماد الملک غازی الدین خان مرحوم نظام خلف نواب
قمر الدین خان وزیر اعظم محمد شاہ بادشاہ اولاد مین حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی
علیہ الرحمہ کی قصیدہ مزار رفیع سوداکا انکی مدح مین ہی صبح ہوتی جوگئی آج مری آنکھ جہپک

دی خوشی نی دہن اگر در دل پر شک
باشندۂ دہلی صاحب دیوان فارسی ورہندے

آیا نہ کبہی خواب مین بہی وصل میسر
کیا جانتی کسوقت مری آنکھ لگی ہے

شیخ وزیر علی وزیر خلف معین الدین احمد خطیب بلگرام شاگرد داور خواہرزادہ منشی احمد علیخان
فارسیگو کی ملازم مظفر حسین خان کمبوکی ایک دیوان فارسی ایک دیوان ریختہ انکا ہے

سرمی کی یہ کہنچی نہین تحریر آنکھ مین
ہی نون کی لکہی ہوی تفسیر آنکھ مین

کیونکر سمائی اوس مین کسی اور کا خیال
گہر کر گیا ہی وہ بت بی پیر آنکھ مین

کیا دیکھتی ہو مردمک چشم یہ نہین
کہینچی ہی ہمنی یار کی تصویر آنکھ مین

جو دیکہ لی وہ نشاسی بیہوش ہوا ہی
ساقی یہ طرفہ ہی تری تاثیر آنکھ مین

برسون سی ٹکٹکی ہی شب و روز ای وزیر
کب نیند لائی ہی کہی تقدیر آنکھ مین

سید ابو تراب النسخ خلف سید اکرام علی باشندہ لکہنو شاگرد میر کلو عرش

ہی یہ تصور بت بی پیر آنکھ مین
پتلی کی شکل پہرتی ہی تصویر آنکھ

چاہ بابل جو یہ بھی اوسی اندہا کہنی — کہتا ہی سحر کی چشمی وہ مسیحا آنکھین

الفت چاہ زنخدان جو جھکاتی ہی کوئین — رو کی اک پل مین بہا دیتی ہین دریا آنکھین

دست رنگین کو جو دزدیدہ نظر سی دیکھین — منہدی کی چور کو سمجھین ید بیضا آنکھین

دام مین دانہ بھی ہی ایکی رہائی معلوم — کہتی ہین خال تہ زلف کا سودا آنکھین

میری گھر مین جو قدم رنجہ وہ فرمائین عزوج — فرش کی بدلی سہاؤن مین سراپا آنکھین

مرزا اکبر علی ساحل ولد میر باقر علی خویش منشی محمد حسن کی باشندہ دہلی شاگرد میر علی اوسطہ رشک

رات دن رہتی لگین محو تماشا آنکھین — کہین آفت نہ کرین پھر کوئی برپا آنکھین

ہمسری یار سی گلشن مین کیا کرتی ہی — کور ہو جائین تری نرگس شہلا آنکھین

ہر گھڑی یار پہ پڑتی ہی نظر خوف یہ ہے — کہین ایسا نہو کر دین مجھی سودا آنکھین

اتہام گل و نرگس ہی عبث ای گلچین — ہین کسی عاشق مہجور کی یہ دوا آنکھین

سیر دریا کا ارادہ ہو اگر ای یم حسن — ابہی رو کی بہا دیتی ہین دریا آنکھین

دیکھہ لیتی مری یوسف کو اگر خواب مین ہے — صاف یوسف سی پہر لیتی زلیخا آنکھین

تیری خوش چشمی کا شہرا جو گیا تا بفلک — ہی یقین دیکھنی آئین گی مسیحا آنکھین

شرمگین چشم اگر یار کی دیکھی ساحل — پھر و کہائی نہ کبھی نرگس شہلا آنکھین

خوشوقت علیخان خورشید باشندہ اکبرآباد نو وارد لکھنؤ پہلی شاگرد مرزا محمد رضا برق کی تہی بعد میر علی اوسطہ رشک کی ہوئی

دیکھتی ہین دہن یار کا نقشا آنکھین — آب حیوان کا لگا لیتی ہین چسکا آنکھین

ترچھی نظرون سی اشاری جو ہوا کرتی ہین — انہین باتون سی ہوا کرتی ہین سو آنکھین

لاکہہ منت کرون آنکھون سے لون قدموں سے — نہ اوٹہانا نہ اوٹہانا نہ اوٹہانا آنکھین

زندہ ہوں آون جو دکہلائی صورت اپنی — قبر مین ڈہونڈتی ہین تجکو مسیحا آنکھین

مردم دیدہ طوفان کی برائی امید — دیکہلین چلکی کہین روضہ آقا آنکھین

شیخ کاظم علی قدوائی قیس خلف شیخ وحدت علی باشندہ جگور پرگنہ نواب گنج توابع لکہنو صاحب دیوان شاگرد میر علی اوسط رشک

ہجر خوبان مین بہاتی ہین جو دریا آنکھین — کیا ہوئی تہین اسی دن کی لئی پیدا آنکھین

دشت غربت مین بہ کسطرح ہو طوفان انگیز — کثرت گریہ سی ہین غیرت دریا آنکھین

شعلہ رو یونکا تجسس اسی کیونکر نہ رہی — دل پر داغ ہی داغون سی ہرا پا آنکھین

خواہش دید ہی انکو نہ تمنای وصال — رکہتی ہین پیش نظر یار کا نقشا آنکھین

ترک کیونکر کرون نظارہ گلرو ناصح — کہ بناتی ہین مری بہر تماشا آنکھین

چہوڑ کر کوی محبت کو کہان جاؤن قیس — اور کوچی سی نہین میری شناسا آنکھین

مولف تذکرہ سید محسن علی محسن ولد سید شاہ حسین حقیقت شاگرد خواجہ وزیر وزیر اور میر علی اوسط رشک

نزع مین یہ نہین بی وجہ مری آنکھین — شاید آتا ہی وہ تکتی ہین جو رستا آنکھین

منتظر رہنی کی کچہ حد ہی کرین کیا آنکھین — وہ نہ آئی تو گئین دیکہہ کی رستا آنکھین

ہو یہ شرمندہ تری دیکہکی چتون دم رقص — ساز کی پردی سی ڈہکی ابہی ہرا آنکھین

دیکہنا آرزو دیدار سے کہتے ہین — کہولے ہین حلقہ آغوش تمنا آنکھین

ہوگئی ایک نگہ مین مجھی صحت حاصل
گرچہ بیمار ہین لیکن ہین مسیحا آنکھین

کسطرح طایر جان دام بلا سے نکلی
زلف پرپیچ ہی حلقون سی سیر آنکھین

تجسی ای جان کدورت نرہی گی باقی
روکی دہوئین گین غبار دل شیدا آنکھین

طوطیا خاک جواوس کوچی کی ہوے جارحیم
نکرین عذر کبھی ضعف بصر کا آنکھین

ارشاد عدشاہ سالک خلف محمد علی مرید شاہ افضل حسین عظیم آبادی باشندہ بھوپال حال
لکھنؤ مین برای سیر آئی بہت دن مقیم رہی میر ہادی علی بیخود سی انکو مشورہ شعر تہا

مجکو دکہلاتی ہین کیا نرگس شہلا آنکھین
دیکھہ ڈالین ہین میری آنکھون نی کیا کیا آنکھین

نرہون مین کبھی نظرون مین حسینونکی دلیل
چہوڑدین حسن پرستی کا جو لپکا آنکھین

محو خوبان کبھی کرتی ہین رولاتی ہین کبھی
آفتین لاتی ہین انسان پہ کیا کیا آنکھین

چند روزہ ہی بہار چمنستان جہان
کہول نرگس کیطرح بہر تماشا آنکھین

دور ہووی یرقان تیرا ہی او نرگس
گر دکہادی تجھی وہ رشک مسیحا آنکھین

ابر کیطرح جو مینہ آنسو ونکا برسادین
پاٹ دریا کا کرین دامن صحرا آنکھین

ایخدا تیری سوا کچھہ نہ نظر آئی مجھے
اپنی ہی نور سی کردی مری بینا آنکھین

اب کہلا حال پریشان نظری اسی مالک
رکہتی ہین گیسوی پرپیچ کا سودا آنکھین

حکیم سید محمد صادق عرف صادق مرزا صادق ولد حکیم سید محمد حسن خان نبیرہ سید
روشنعلیخان برادر نواب معتمد الدولہ بہادر باشندہ لکھنؤ مقیم کانپور شاگرد سید ہادی علی بیخود

بی سبب آٹہہ پہر رہتی نہین وا آنکھین
تاک آئین رخ پر نور کسیکا آنکھین

ہمراہ حوض چشم آنکھ
ای کہل جائین تری نرگس شہلا آنکھین
قدرت اللہ کی آئی ہی نظر ای صادق
کرتی ہین حسن بیان کا جو نظارا آنکھین
بعد اخا جان حضرت والد سید روشن علیخان
مرحوم برادر نواب معتمد الدولہ بہادر
مولد کانپور مسکن لکھنؤ شاگرد میر ہادی علی بیخود
دیکھلین تجھ سی خوبرو تنگ کسر کا آنکھین

بحر دیکھا ہوا دیدار کا پیاسا ہوا
چشم اچھی ہین تری ای ماہ جبین آنکھین

لکھنؤ مین تری ای ماہ جبین آنکھین
دیکھتی ہین چوکی ساتی تری چشم فسا آنکھین

او وہ یوسف ہی کی ای زلیخا آنکھین
ای وہ در تری ای زلیخا آنکھین

وصل ہی خوب نظاری رخ انور کی کرین — آج ہرگز نہ کرین کچھ غم فردا آنکھین
سرمژگان جو تجھی دیکھہ کی جھک جاتی ہین — سجدی کرتی ہین مری بت ترسا آنکھین
نہین ہیو ہمہ یہ دزدیدہ نگاہین ہر سو — کچھ نہ کچھ کرتی ہین غیرونسی شنا آنکھین
تو سراپا چمن حسن ہی ای رشک بہار — رخ ہی گل سرو ہی قد نرگس شہلا آنکھین
رشک اسی کہتی ہین آتا ہی تصور جو ترا — مردم چشم سی بہی کرتی ہین پروا آنکھین
خوب ہم دولت دیدار کسی دن لوٹین — ایک مدت سی یہ رکہتی ہین تمنا آنکھین
رخنہ انداز ہوئی حسرت دیدار ای ضبط — جہانکنی تا کنی سی ہوگئین سوا آنکھین

شیخ قادر علی موجد ولد شیخ چراغ علی باشندہ لکھنؤ صاحب دیوان شاگرد خواجہ وزیر وزیر

کیا کہون جوشش گریہ ہی ہین کیا کیا آنکھین — ابر مین نہر مین تالاب مین دریا آنکھین
نظر یک ہی دیکہا جو انہین کہنی لگے — ہو تو انسان مگر پائین فرشتا آنکھین
وعدہ وصل بانی ہی یقین ہو کیونکر — اجی پتیای جبہی پائی جواندہا آنکھین
آنکھین وا کر کی کرو بند تو پہیتے یہ کہون — گل نرگس تہین مگر ہوگئین غنچا آنکھین
دیدا بر و کی ہوس ہی تو خدا کی گہر مین — توڑ کر تا رنگہ باندہ دین چلا آنکھین
چہوڑنا اپنی نہ عادت وہ ستمگاری کی — صلح کی وقت بہی غمزی سی لڑانا آنکھین
دیدہ جوہر شمشیر نہ کیونکر گہوری — ڈالتی ہین تری تلوار پہ ڈورا آنکھین
گر تصور مین بہی آتی سی حیا ہو تمکو — کر لین دامان نگہ کا ابہی پردا آنکھین
حسرت دیدہی موجد انہین مجسن کیطرح — روکی سوتی ہین بہادیتی ہین دریا آنکھین

خود نما غیر ہی امداد نہ چاہین رخسار
کبھی مژگانکی زبان ہی نہون گویا آنکہین

خواب بخش کو مین جو دیکہی یہ کی بیدار ہوا
عقدہ دلکی طرح ہو نہ سکین وا آنکہین

ناتوان مین ہی وہ ای شک چمن گلشن مین
کبھی نرگس کو نہ یہولی سی کہا نا آنکہین

ای یم حسن گیا غسل کو تو جب پی دید
ہوئین دریا مین حبابونسی ہویدا آنکہین

دیدنی بزم خرابات جہان ہی ہیخود
کیجئی جام کی مانند ذرا وا آنکہین

کشتہ دید جو کرتی ہین کبھی چار آنکہین
لال موجاتی ہین غصی سی وہ خونخوار آنکہین

آفت عشق مین کرتی ہین گرفتار آنکہین
دو بلائین ہین مری جانکو ای یار آنکہین

حسرت دید مین اسقدر جمع ہوئین زار آنکہین
توڑ سکتی نہین اب آنسو نکا تار آنکہین

رو کی طوفان بپا کرتی ہین ہر بار آنکہین
آج کل نام دبوتی کو ہین طیار آنکہین

اسقدر دہ ہوندہتی ہین آنکہین تجہی او دیدہ
پائی نظارہ سی ہین مایل رفتار آنکہین

پہر گئین مثل مژہ کرکی ہمین شستہ دید
نم نہ سمجہی تہی کبھی جل و پنگی وہ خونخوار آنکہین

دم بدم حسرت دیدار یہی کہتے ہے
گہورتی خواب مین نہین ہوتین اگر چار آنکہین

شوق نظارہ مژگانکا ہوا پھر سو دا
لی چلین پہر طرف وادی پرخار آنکہین

دید بازیکا مزا لوٹ لیا خاطر خواہ
چکہ چکین چاشنی شربت دیدار آنکہین

دم نظارہ بہی جی بہر کی نہ دیکہا اونکو
دو کیا تیغ نگہ نی جو ہوئین چار آنکہین

آنکہ بدبینونکی پڑتی ہی مجہی خوف ہی یہ
پہر حرارہ نہ کہین لائین وہ بیمار آنکہین

یہ مثل وہ ہی ہدی آنکہ مئی ہونکی آگی
مجہسی کرتی ہین شکایت تیری یار آنکہین

ولہ

جواہر سنگھ جوہر خلف ای بخشاوہ سنگھ راقم برادر عم زادۂ ای صاحبرام قوم کایتھ باشندہ لکھنؤ
صاحب دیوان فارسی ریختہ فارسی مین شاگرد ناطق اردو مین خواجہ وزیر وزیر

پہیر لین ہو کی خفا کسلتی ای یار آنکھین
کیا کیا مینی ذرا مجھ سی کرو چار آنکھین

نقد دل چھین لیا جیسی ہو تین چار آنکھین
رہزنی قہر کی کرنی لگین ای یار آنکھین

اوس مسیحا سی جو ہو جائین کبھی چار آنکھین
کھولدی گل کی روش نرگس بیمار آنکھین

کون مانع ہی جو دیتی یہ نہین مژدہ وصل
ہین سنگھو تو کرین شوق سی گفتار آنکھین

تم وہ قاتل ہو کہ جلاد فلک ٹھہرائے
سرخ دیکھی جو دم نشاۂ خونخوار آنکھین

میری آنکھون مین اون آنکھونکی حیا پہرتی ہی
پہر دکھائی مجھی شرمای ہوی یار آنکھین

روبرو آپکی کیا یوسف مصری کی بساط
سربازار بچھاتی ہین خریدار آنکھین

دیکھتی پھر وہ لڑی اوس در دندان سی نگاہ
کیا عجب ابکی برس پھر ہون گہربار آنکھین

شرم سی گھر مین یہ ڈرتی ہین کہین کوی یکہ نلے
کہین پیدا نکرین در و زن دیوار آنکھین

آپ سی اپنا مداوا ابھی نہین ہو سکتا
کیسی عیسی ہو کہ جب دیکھو ہین بیمار آنکھین

تلخی ہجر تصور مین بھی آئی جو نظر
محو نظارہ کی کڑوا گئین ای یار آنکھین

دیکھی بعد فنا کیا یہ دکھائین جوہر
لیچلین ساتھ مری حسرت دیدار آنکھین

جانکی پرشاد میرخ تخلص ابن جگل کشور ساکن فرخ آباد وارد لکھنؤ شاگرد نواب عاشور علیخان بہادر

نظر آتی ہین اگر آپ کی بیمار آنکھین
کاوش غم سی یہان بھی ہین چھین خونبار آنکھین

نظر اتین جو ہمین یار کی بیمار آنکھین
ملک الموت نی لین آکی ہمین چار آنکھین

شوخ چشمی سی چکاروں نکو وہ ہمکاتی ہین — دیکھیو ہمسی ملانا نہ خبردار آنکھین
تاک لیتی ہین نظر باز ہین ہم بھی صاحب — دل چورایا ہی چوراتی ہو جوہر بار آنکھین
پیار سی دیکھتا ہون مین تو وہ فرماتی ہین — دیکھی دیکھی ہوتی ہین گنہگار آنکھین
چوم لین کیون نہ وہ آئینی مین آنکھین اپنے — لب مسیحائی کرین گی کہ ہین بیمار آنکھین
یہ مراد امن تر دامن گلچین ہو گا — رنگ لائین گی ابھی تو مری خونبار آنکھین
مرغ دل انسی کسی طرح نہین بچ سکتا — کہین شاہین شکاری سی ہین طیار آنکھین
چشم مخمور مین ساقی کی یہ کیفیت ہے — نشہ مستون کی دو بالا ہون جو ہون چار آنکھین
بن گیا پنجہ مژگان بھی مراد دست دعا — رکھتی ہین مہر بہت حسرت دیدار آنکھین

میر مہر علی الس خلف میر مستحسن خلیق مرثیہ گو بن میر حسن صاحب مثنوی ہر نہر باشندہ لکھنو شاگرد

اوسکی دیدار کی رہتی ہین بلا کار آنکھین — آشنا خواب سی کیا ہون ہی بیمار آنکھین
دیکھو دکھلاؤ خفا ہو کی نہ ہر بار آنکھین — اب کبھی بزم مین آؤن تو گنہگار آنکھین
نہ ملائی کوئی اوس ترک سنی نہار آنکھین — تیغ سی دو ہی کریگا جو ہوئین چار آنکھین
لو قسم وصل ہوا ہو جو کبھی ہمکو نصیب — اک نظر دیکھنی کی تو ہین گنہگار آنکھین
مر گئی جاگتی ہی جاگتی فرقت مین ترے — سو ہین اب چلکی بہت رہ چکین بیدار آنکھین
رخ روشن کو نہ دامن مین چھپاؤ رہتد — اب نظر بھر کی جو دیکھین تو گنہگار آنکھین
کبھی حیرت نہ گئی دیدۂ تصویر کی شکل — جبسی ہین عاشق آئینہ رخسار آنکھین
دیکھیو صاف مین کہتا ہون لڑائی ہو گی — آپ غیرون سی لڑائین گی جو ہر بار آنکھین

رشید الدولہ ناصر الملک محمد جعفر علیخان بہادر عرف چھوٹی آغا ستم جنگ قمر تخلص خلف ارشد
مظفر الدولہ ظفر الملک محمد ذکی علیخان بہادر غالب جنگ باشندہ لکھنو صاحب دیوان شاگرد مولوی محمد بخش شہید

نرگس ستمگر ہین تری وضع عیار آنکھین	دل ہی قلعہ مین نہین جیسی نوج مین چار آنکھین
کیا بیان کیجیے اوصاف تمہاری صاحب	ہو طرحدار نہ کیونکر ہون طرحدار آنکھین
جو سزا دیجیے ایجان روا ہی لیکن	میری تقصیر مین ہین یہ گنہگار آنکھین
انکو آہو کہون بادام کہون یا نرگس	سچ بتا کیا کہون کیا ہین تری دلدار آنکھین
مرض ہجر مرا خاک ہوا جی اوہین ہمارا	خود مسیحا ہوا جی اوہین ہمار آنکھین
باغ مین نرگس شہلا جو نظر آتی ہے	یاد آجاتی ہین مجکو تری مے خوار آنکھین
ایک دم بہر نہین ہوتی ہین فراموش مجھے	سامنی آنکھونکی پھرتی ہین تری یار آنکھین
دختر رز پہ مری آنکھ نہین پڑتی ہے	کیون دکھاتا ہی مجھی ساقی میخوار آنکھین
تیری آنکھین ہین کہ یہ سحر مجسم ہی صنم	دین و دنیا سی گئی جیسی ہوئین چار آنکھین
نہین معلوم کہ کیا سحر ہی چتون مین بھرا	جب قمر آنکھ ملی ہوگئین ہمار آنکھین

میر آغا حسن عرف میرن صاحب نامی تخلص ولد میر بندہ حیدر اولاد مین میر ابو متقی
خراسانی کی باشندہ لکھنو شاگرد نواب عاشور علیخان بہادر

لذت نشاسی واقف نہین ہمار آنکھین	چشم ساقی کو ہوئین دیکھہ کی سرشار آنکھین
دل چرا لیتی ہین دزدیدہ نگہ سی او ترک	جان نثار ونکی ہوئین دزدی آزار آنکھین
ساکن دشت ہی دیوانونکی صورت نامی	ٹون سی آہو وحشی ہی ہوئین چار آنکھین

کروگا آنکھ حیرانی کی سیکڑون شکوی
کبھی تو ہونگی مری اور اوسکی چار آنکھین

یہ جوش بیخودی غم سرور کا دل پہ ہے پہر
کہ شمع سان مری ظاہر مین اشکبار آنکھین

شیخ امانعلی سحر ولد محمد امین باشندہ لکھنؤ صاحب دیوان شاگرد رشید فخر الدولہ مرزا محمد رضا خان برق

لم نہین ابرو نہین یار کی آنکھین
دو کہان ہونگی تین چار آنکھین

وہ کہڑی ہے جہان مین نرگس کی
ایک پتلی ہی اور ہزار آنکھین

مشق اگر صاف ہو تصور کی
روز دیکھین نیا نکھار آنکھین

کیون تصور مین یار کو گھورا
واقعی ہین قصور دار آنکھین

وہی تیغ نظر کا عالم ہے
اڑ چکی ہین ہزار بار آنکھین

دیکھنا ہی وہ ہانکا بھی عالم
وار ہین گی تہ ہزار آنکھین

برق کی ہم ہین دیکھنی والی
ابر تر کی ہین یادگار آنکھین

نہین بچتی سحر لگی دل کی
پہر یہ کیسی ہین اشکبار آنکھین

محافظ دفتر کلکٹری ضلع آگرا و میر علی سجاد خلف میر حیدر علی باشندہ موضع کہڑا پرگنہ مایہ توابع ضلع مذکور صاحب دیوان شاگرد میر علی اوسط رشک

اوس سے نہین جیسی چار آنکھین
کسدرجہ ہین اشکبار آنکھین

صدقے تری قہر پہ لاکھون خوشقد
آنکھون پہ فدا ہزار آنکھین

گلرنگ مین آستین و دامن
دکھلاتی ہین کیا بہار آنکھین

دو دن مین یہ گت گئی محبت
کرتی نہین مجھسی چار آنکھین

[illegible]

آج کل ہی شرف کو چہ جانان حاصل
اپنی تلوونسی ملون تیون نگر آنکہین

سخت جان مہ ہون کہ دشمن ہی تماشائی ہی
بنگیا ہی ہمہ تن جوہر خنجر آنکہین

آتش عشق کی گرمی سی ہوی خشک آنسو
ایک قطرہ بہی نکلا نہ ہوئین تر آنکہین

کیا جمال آپ کو خالق نی عطا فرمایا
دید بازی سی ہماری ہین منع رآنکہین

منتظر شام سی ہون سنگ دلی خوب نہین
آو تہرا کی ہوی ہین مری تہر آنکہین

اور عالم مین نہین ہی کوی پامال نگاہ
جب نہ تب رہ زنکلتی ہین مہی پر آنکہین

تیر جہی نظرون سی نہ دیکہو مجہے مرجاونگا
او ستمگر نہون مشہور ستمگر آنکہین

ای رسول عربی ہی ہی اشرف کی دعا
اور امت سی نہ چہپکین دم محشر آنکہین

رای دولت رای شوق ولد رای شیو سنگہ باشندہ لکہنو محلہ اشرف آباد شاگرد منشی بندرابن لال زار

یاد وندان مین رہین جانب ختر آنکہین
کیا کہون بند ہوئین رات نہ دم بہر آنکہین

شوق دیدار سی از بسکہ ہین مضطر آنکہین
ہین کبہی گہر کی طرف اور کبہی ہر آنکہین

تہا زبس پیش نظر اوس رخ روشن کا خیال
ہم لڑاتی رہی خورشید سی دن بہر آنکہین

نہین معلوم ترے طالب دیدار کو آہ
خواب کیا چیز ہی لگ جاتی ہین کیونکر آنکہین

دیکہ لی شوق ذرا گلشن عالم کی بہار
بند ہو جائین گی اک روز مقرر آنکہین

مرزا محمد ذکی رشید ولد مرزا مہدی برادر زادہ مرزا حاجی قمر باشندہ لکہنو شاگرد مولوی محمد بخش شہید

سرمہ دیگر نہ دکہا مجکو ستمگر آنکہین
فرح کرتی ہین مہی پر ہی خنجر آنکہین

جیب چاکی ہی خجالت سی چمن مین نرگس
ابہی آکر جو دکہائی وہ گلتر آنکہین

جسنی دیکھا رگ جان چھد گئی مذبوح ہوا | واہ کس نوک کی ہین صورت نشتر آنکھین
ہجر تہا کل پر ہوا وصل کی تاریخ آئی شوق | آج کب ڈھوندین گی صیورت دلبر آنکھین

مرزا احسن مرحوم احسن دہلی مین داروغہ سرکار محمد یونس خواجہ سرا کی تہی لکھنؤ مین مرزا
حسن رضا خان جو نائب نواب اصف الدولہ کی تہی وفکی وفات مین بسبر کی اولاد مرزا عبد الرحمن خان اصلع یوسف

کل جو اوس شوخ نی سر کہ ہولڑائین آنکھین | برق نی ابر کی چادر مین چھپائین آنکھین
شوخ چشمی پہ گھمنڈ اپنی نہ کیجیو نرگس | آنکھین کہل جائین گی جب اوسنی کہا تیر آنکھین
دوس دون کسکو نہین اسمین کسی کی تقصیر | آفتین دل پہ مری میری ہی لائین آنکھین
ملگئی خاک مین ہم پر ہنسی اوس ظالم نے | نہ ملائین نہ ملائین نہ ملائین آنکھین
کل عجب طرح سی تڑپی تہا تری کوچی مین | دیکھ کر حال کو احسن کے بھر آئین آنکھین

درویش مشہور و معروف خواجہ حسن مغفور حسن خلف خواجہ ابراہیم نبیرہ خواجہ کمہاری علیہ الرحمہ
باشندہ لکھنؤ صاحب دیوان ہر مقطع مین نام معشوقہ مجازی کا دو معنی مین لاتی ہین شاگرد مرزا جعفر علی حسرت

اوسکی جب جوش سی مستی کی جہلک آئین آنکھین | شرم سی پھر نہ اوٹھائین یہ جہکائین آنکھین
جان بخشی کو نہ آیا وہ دم نزع حسن | اوسنی اسوقت مین بہی ہمسی چھپائین آنکھین

فاضل یکتا ہوسی مین مبتلا مولوی مظہر علی حضوری باشندہ دیوا جہانگیر آباد

کل جو غصی سی مجہی اوسنی دکہائین آنکھین | روتی روتی مری آشوب کر آئین آنکھین
ایک لمحہ بہی کبہی آنکھ نہ لگتی دیکھے | کیا برا وقت تہا جب تجہسی لگائین آنکھین

نواب محبت خان شہباز جنگ مرحوم محبت خلف حافظ الملک حافظ رحمت خان صوبہ دار

نظر مہر سی تنی جو ملائین آنکھین
ہمنی در گاہون مین چاندی کی جڑائین آنکھین

تیری خوش چشمی کا افسانہ سنا جب مین نے
حسرت دید مین باہر نکل آئین آنکھین

تیری آنکھونکا جو مین دیکھنی والا تہا صنم
حور جنت سی بہی مین نی نکلائین آنکھین

ہوکی بیہوش زمین پر مین گرا مثل کلیم
تیری جلوی کی ذرا تاب نہ لائین آنکھین

مول لی ہماری خدائی سی لڑائی ہمنے
دیکھئی آپ نی جسدنسی لڑائین آنکھین

میری یوسف نی جو دیدار دکہایا کامل
جوش رقت سی ہماری اوبل آئین آنکھین

نواب احمد حسن خان عرف اچہی صاحب جوش خلف نواب مقیم خان مقیم فارسی گو اولاد مین حافظ الملک
حافظ رحمت خان صاحب بہادر کے مقیم لکہنؤ صاحب دیوان شاگرد نواب ظفریاب خان راسخ

ہمسی اوس ترک نی جسوقت لڑائین آنکھین
زخم وہ دل پہ لگا بسکہ بہر آئین آنکھین

سیر کرنی جو گیا باغمین وہ رشک چمن
دیکہکر شرم سی نرگس کو جہکائین آنکھین

یہی منشا ہی لڑائی کا ہماری تیرے
سر بازار جو غیرونسی لڑائین آنکھین

گر پڑی دشت مین غش کہاکی ہزارون آہو
ایک صیاد نی جب اپنی کہائین آنکھین

زندگی جوش کی معلوم نہین ہوتی ہے
اتبو اوس قاتل عالم سی لڑائین آنکھین

مرزا علی بہادر خلف مرزا حاجی بیگ باشندۂ لکہنؤ صاحب دیوان شاگرد میر علی اوسط رشک

اوس سہی قدنی جو بگڑی نظر آئین آنکھین
ہوگیا حشر قیامت نی دکہائین آنکھین

شاخ صندل مین نمایان گل بادام ہوئی
ہمنی اوس نرگس سیہ سی جو لگائین آنکھین

کہینچی اس نقشی سی مجہ کشتۂ دیدار کی شکل
پہلی تصویر سی مانی نی بنائین آنکھین

باغ مین تو نی جو نرگس سی ملائین آنکھین
ہمنی اس رشک سی مرو کی سجائین آنکھین

دل جو ملجای تو ہی آنکھ ملانی کا مزا
اس سی کیا ہوتا ہی گر تمنی ملائین آنکھین

بعد مردن بہی کدورت نگئی دل سی ترے
کہ مری خاک سی بہی تو نی چرائین آنکھین

دو گھڑی بہی نرہا پاس ہمارے وہ بت
ہمنی تلوون کی تلی لاکہ بچہائین آنکھین

چاہئیی آدمی کو دیکہی بھلا اور برا
ای سپہر اس لیی خالق نی بنائین آنکھین

الحظہ نواب محمد باقر خان باقر خلف نواب ظہیر الدولہ غلام یحیی خان بہادر دستور اعظم
حضرت محمد علی شاہ بادشاہ باشندۂ لکھنؤ شاگرد خواجہ وزیر وزیر

غیر کی کہنی سی گو اوس نی چرائین آنکھین
ہوگئی صلح جو اکبار لڑائین آنکھین

شعلۂ رخسار ونکی جا جا کی کئی نظارے
ہمنی خود دیدہ و دانستہ جلائین آنکھین

طالب دید جو معمار صنم نے جانا
گل نرگس کی جگہ میری بنائین آنکھین

کشتۂ دیدۂ دلدار جو سمجہی مجکو
آہوون نی مری تربت پہ چرائین آنکھین

اپنی دیدار کی طالب سی نہو آزردہ
دیکہنی کی لیی خالق نی بنائین آنکھین

اور کیا تم سی کوئی یار توقع رکہے
ایک بوسی کی لیی تمنی جرائین آنکھین

بوسۂ چشم کبہی ہمنی جو مانگا باقر
یار نی چین بہ جبین ہو کی دکہائین آنکھین

نور الاسلام مرحوم منتظر خلف فیض علی شاہ عزیزون مین حضرت بدر علے
شاہ کے باشندۂ لکھنؤ صاحب دیوان شاگرد نامی غلام ہمدانی مصحفی

اور خوش چشم کی لگتی نہین پیاری آنکھین
ہمنی تو دیکہی ہین ای جان نہمارے آنکھین

چاہ اوس غیرت یوسف کی جو ہی دلکو مری
اشک سو تونکی طرح رکہتی ہین جاری آنکہین

مسکرا کر جسی دیکہا اوسنے تسخیر کیا
پتلیان سحر کی رکہتی ہین تمہاری آنکہین

نگہ یار سی کہلتا ہی مرا غنچۂ دل
رکہتی ہین کیا اثر باد بہاری آنکہین

ہی تصور جو کسی سرو روان کا مجکو
آبجور رکہتی ہین اسواسطے جاری آنکہین

اک نگہ مین کیا مجروح مری دلکو حنا
تیر ہین برچہی ہین یا تیری کٹاری آنکہین

نواب محمد حسن خان مشک خلف نواب محمد مرزا اولاد مین نواب شجاع الدولہ بہادر کے
باشندہ لکہنو شاگرد مرزا باقر ادراک مرثیہ گو اور ادراک شاگرد خواجہ وزیر وزیر کے ہین

کیون نہون ہمکو دل و جانسے پیاری آنکہین
چشمۂ نور ہین یہ دونو تمہاری آنکہین

دیدۂ دل مرا اوسوقت لہو روتا ہی
یاد جب آتی ہین ای جان تمہاری آنکہین

اسقدر روی کہ آخر کو تری قبر پہ مین
او مسیحا ہوئین بیمار ہماری آنکہین

زلف سنبل ہی دہن غنچہ ہی شمشاد ہی قد
نرگس خلد سی بہتر ہین تمہاری آنکہین

تیر مژگان کی لگی زخم ہزارون دلپر
لرگئین آنکہونسی جسوقت تمہاری آنکہین

پردی پڑجاتی ہین غفلت کی مری آنکہون پر
سحر کیا کرتی ہین ای جان تمہاری آنکہین

کہتی ہین تیوری بدلکر کہ ادہر کو دیکہو
مشک کیون رونی سی ہین رخ تمہاری آنکہین

سید آغا حسن امانت خلف میر آغا باشندہ لکہنو صاحب دیوان شاگرد میان دلگیر مرثیہ گو

جبسی دیکہی ہین صنم ہمنی تمہاری آنکہین
پہوٹ جائین جو لگین ہمسے وہین ہماری آنکہین

آنکہین ملنی لگی تلوونسی جو اونکی نرگس
بولا جنجلا کی قدم پرسی اوٹہاری آنکہین

اور ہی پیاری نظر آتی ہین پیاری آنکہین
نشہ مین چور ہین لو آج تمہاری آنکہین

ہمکہتان مانگ ہی شب زلف ہی پیاری آنکہین
رخ ہی چاند کا ٹکڑا تو ستاری آنکہین

تیری دانون کا تصور جو رہا پیش نظر
رات بہر آج مین گنتی ہین تاری آنکہین

کبہی بگڑے کبہی غمزے کبہی ناز کبہی
خوب سیکہی ہین لگاوٹ کی سکاری آنکہین

دیکہ کر صاحب خن ہمکو ہوئین قربان امانت
کس قدر ہین ہنر آموز ہماری آنکہین

ای قلق بالون پہ وہ ماہ خوبان جاتی ہین ستاری آنکہین

روتی روتی ہجر مین بی نور آنکھین ہوگئین
رفتہ رفتہ صورت نامہ آنکھین ہوگئین

ضعف سی طاقت نہین مینور آنکھین ہوگئین
دست و پا بیکار مین غم ور آنکھین ہوگئین

فرقت ساقی مین مژگان دار بست تاک مین
آنسو بنسی خوشہ انگور آنکھین ہوگئین

کن نشیلی انکھ یونسی لڑگئی گلشن مین آنکھ
بلبلون کی کیون مخمور آنکھین ہوگئین

تا رسان فرقت مین نالان ہی مرا تا رنگاہ
دیکھکر مطرب کا سہ تنبور آنکھین ہوگئین

دیکھکر مین گرپڑا غش کھاکی موسی کی طرح
میری خاطر اوسکی برق طور آنکھین ہوگئین

لوٹ لیتی ہین متاع دل ہر اک انسان کا
اس لیی رہزن تری مشہور آنکھین ہوگئین

خانہای چشم مین یہ سیم بر رہنی لگے
ہم فقیرونکی تو دی مقدور آنکھین ہوگئین

دیکھکر آنکھین تری پیدا ہوا آزار دید
مثل نرگس میری ہی بیحور آنکھین ہوگئین

صورت مژگان پھری ہتی ہین کیون مست ناز
حسن کی نشا رسی کیا مغرور آنکھین ہوگئین

شیشہ دل سنگ الفت کی کیا یان چور چور
نشہ می سی جو اوسکی چور آنکھین ہوگئین

تیر مژگان کی تصوری مشبک کر دیا
صاف مشکل خانہ زنبور آنکھین ہوگئین

ایسی کین تیغ نگہ لی نی نون خون ریزیان
قاتل عالم تری مشہور آنکھین ہوگئین

چہرہ اشہباز نظر کو جب مری صیاد نی
صید کی خاطر قلق عصفور آنکھین ہوگئین

فتح الدولہ بخشی الملک مرزا محمد رضا خان بہادر برق خلف مرزا ظلم علی صالح باشندہ لکھنو صاحب دیوان شاگرد

ای پری رو شکل رستم سور آنکھین ہوگئین
لڑکی تیری آنکھ سی مشہور آنکھین ہوگئین

جبسی دیکھا ہی تجھی ملتا نہین مرگ و دماغ
تیری آنکھونکی طرح مغرور آنکھین ہوگئین

پونچھون جو نجف کو کہون خونشابہ بہا کر
لاؤن ہین ابھی نذر عقیق یمن آنکھین

ہوتی نہ ولا شاہ ولایت کی جو دلمین
پاتا نہ مہ و مہر کی چرخ کہن آنکھین

دکہلا دو مجہی چہرۂ پرنور دم نزع
روشن کرو یا شاہ غریب الوطن آنکھین

رو رو کی غم شاہ مین ہر اشک کی بدلی
کیا جمع کیا کرتی ہین در عدن آنکھین

ظاہر ہی یہی ہر بن موسی کہ بنی دید
رکہتا ہی مرا شوق سی ہر عضو تن آنکھین

یا شاہ نجف ہی تری دیدار کا یہ شوق
پہرتی ہین سدا صورت چرخ کہن آنکھین

اس بلبل دلکو یہ تمنا ہی شب و روز
روضی سے ملون یا شہ گلگون کفن آنکھین

دکہلائی اپنا رخ پرنور خدارا
اب ہو مدہتی ہین یا شہ خیبر شکن آنکھین

دنرات دعائی حسن خستہ ہی یارب
دیکہین لحد پاک حسین و حسن آنکھین

سید محمد حسین گریان خلف سید حسین علی سوزان پوتی میر اکبر علی پرچہیت کی باشندہ لکھنؤ

غیرون سی لڑاتا ہی بہت گلبدن آنکھین
مجہسی بہی ذرا چار کرا و سیم تن آنکھین

منظور ہی اوسکی رخ روشن کا نظارا
ہون جسم پہ یارب عوض موی تن آنکھین

ہم آئی تو چلمن مین لگائی گل نرگس
در پردہ دکہاتا ہی وہ شوخ چمن آنکھین

یون تر چہی نگاہون سی مجہی دیکہ نہ او ترک
ابروئی کشیدہ سی کرین بانک پن آنکھین

تم سیر کو آؤ تو نہ پہولا وہ سمائی
لیکر گل نرگس سی بچہائی چمن آنکھین

یون وصل کی شب آنکھین چراتی ہین وہ ہمسے
شرماتی ہی مرا کرنی مین جیسی بہن آنکھین

آئینہ جو آگی ہی تو خود محو ہوا ہے
پہرون ہی اوٹہاتا نہین وہ بیسہتن آنکھین

فرزند خواندۂ شاہزادی صاحبہ سلطان بیگم صاحبہ سید نصر الدین عرف میر نواب نواب
ولد حکیم میر علی جان بن حکیم میر مہتاب خان باشندۂ دہلی مقیم بنارس شاگرد شیخ امام بخش ناسخ

نہین ہین نشاجرات سی وس قاتل کی آنکھین — دلا خون ریزی عاشق کا کرتی ہین خیال آنکھین
مری آنکھون مین کب تیری سی اکوئی سماتا ہی — تصور ہی ترا تیرا ہی کہتی ہین خیال آنکھین
مجھی جنت مین کب بھایا خرام ناز حور و نکا — وہان بھی دیکھنا چاہین گی دل مہوشکی چال آنکھین
تو اے خورشید رو جسدم سوار اسپ تازی ہو — ملی گھوڑی کی نعلون سی کرہلال آنکھین
تمنائی وصال یار ایسی ہی سبھی یارو — پس از مردن مین گی ڈھونڈتی ہی نرگس وصال آنکھین
ملے معشوق دلبر عاشقون کی آگی ہوتی ہین — مگر نواب اوسکی کہتی ہین نرگس کی بہال آنکھین

اجودھیا پرشاد سحر پسر رام دیال دیوان اعتماد الدولہ میر فضل علیخان باشندۂ
لکھنؤ شاگرد کپتان مقبول الدولہ مرزا مہدی قبول

سمایا جبسی کہ وہ نونہال آنکھون مین — رہا نہ سرو و چمن کا خیال آنکھون مین
خیال عارض گلرو مین شعلے اوٹھتی ہین — اوڑاتی رہتی ہین ہم غم سی بال آنکھون مین
تصور کمر یار مین ہین اشک رواں — کہٹک ہو کیون جو نہ پڑجای بال آنکھون مین
عجب ہی چشم فسون ساز یار کی گردش — پہرا ہی کرتی ہی آہو کی چال آنکھون مین
بساط غنچہ دکہائین جو تیری مردم چشم — بتائین شاطر گردون کو چال آنکھون مین
اسیر دیدۂ جانان ہین بسکی طایر دل — نہین یہ نشاہ کی ڈوری ہین جال آنکھون مین
نظر جو آئین گی حوریں بہشت مین پس مرگ — پہر یگا آپ کا حسن و جمال آنکھون مین

لڑگئین تم سی جو آنکھین ہوگئی یکبار صلح
کیجیی دو تین باتین چار آنکھین ہوگئین

کشتی می لیکی ای ساقی پہنچ بہر خدا
بی تہری محفل مین دریا بار آنکھین ہوگئین

ہی تصور بسکہ آنکھون مین خط رخسار کا
آئینی کیطرح جوہر دار آنکھین ہوگئین

ای بت کافر ہی بس بی عیب ذات اللہ کے
لب تیری عیسی ہوی بیمار آنکھین ہوگئین

بہ گئین بلکین برنگ خس مری اشکونکی ساتہ
ابتو نظرون مین گل بیخار آنکھین ہوگئین

میری پاونکی طرح پہیات اب گرد شین ہین
کسکی رفتار آنکھین ہوگئین

لخت دل یاقوت ہین آنسو ہین موتی آبدار
آؤ دیکھو جوہری بازار آنکھین ہوگئین

دو تو ہین چشم سخنگو گر نہین ہی اک دہن
چپ رہی قابل گفتار آنکھین ہوگئین

عشق نہان دیدہ گریان نی ظاہر کردیا
ہنسنی کی جاہی لب اظہار آنکھین ہوگئین

ابلق چشم صنم کس ناز سی گردش مین ہے
خوب کاوی ہوتی ہین ہموار آنکھین ہوگئین

ہر کسی نی آنکہ جب ڈالی گلوی صاف پر
ہنسکی فرمایا گلی کا ہار آنکھین ہوگئین

تول لیتی ہین سدا نظرون مین جنس حسن کو
پلہ میزان مری ای یار آنکھین ہوگئین

ہی تصور روز و شب کسکی طلائی رنگ کا
چشم نرگس کیطرح زر دار آنکھین ہوگئین

کہتی ہو سب دیکہتی ہین تیری نظر و نسی مجہی
سچ کہو اغیار کی بیکار آنکھین ہوگئین

ای خدا شاہد ہمارا تم وجہ اللہ ہے
جب نگہ کی بت پہ تجہی چار آنکھین ہوگئین

اپسا انکو بنایا عشق تیر یار نے
ہین سری تا نگہ سوفار آنکھین ہوگئین

پیش نرگس ہاتہ پہیلائی ہین شاخون نی درخت
کسکو دیکہین گی جواب کار آنکھین ہوگئین

جواہر سنگہ جوہر ولد بختاور سنگہ راقم باشندہ لکھنو صاحب دیوان ہندی و فارسی شاگرد خواجہ وزیر

اک پری ہی جب دو دن چار آنکھین ہوگئین
آٹہ آٹہ آنسو روئی کو طیار آنکھین ہوگئین

دلکو دوڑکری کیا جب چار آنکھین ہوگئین
باڑہ کا ڈورا نکہ تلوار آنکھین ہوگئین

نشاکی دورون نی کیفیت دکہائی رام کی
تم ہوئی بیہوش تو ہشیار آنکھین ہوگئین

جفتا ابرو ہی تمہاری طرح شوخی مین ہین طاق
تم ہوئی عیار تو عیار آنکھین ہوگئین

دید ظاہر کی رہی محتاج کب روشن ضمیر
چشم دل جب کہل گئی بیکار آنکھین ہوگئین

جام می جب دو چڑہائی سو جہنی دونی لگے
رند می آشام کی جب چار آنکھین ہوگئین

نشاکی عالم مین کیفیت کا دیکہا انقلاب
جام خالی ہوگئی سرشار آنکھین ہوگئین

آیہ ابرو کی رہتی ہی تلاوت رات دن
اب تو ای جوہر تری دیندار آنکھین ہوگئین

میر وزیر پور خلف میر بادشاہ باشندہ لکھنو صاحب دیوان شاگرد فتح الدولہ مرزا محمد رضا خان بہادر

دونو آنکھونسی جو تیری چار آنکھین ہوگئین
مثل نرگس اور بہی بیمار آنکھین ہوگئین

دلمین تنہا کیا کیا شکایت ہم کرین کی یار سی
بات تک نکلی نہ جسدم چار آنکھین ہوگئین

سچ ہی نور چشم کہو دیتا ہی نور آفتاب
دید روئی یار سی بیکار آنکھین ہوگئین

ہر کس و ناکس پہ کب اپنی بہلا پڑتی ہی آنکھ
تیری آنکھین دیکہکر ہشیار آنکھین ہوگئین

راتدن مینہ کیطرح آنکھونسی برساتا ہون اشک
غیرت ابر بہاری یار آنکھین ہوگئین

وہ نظر آتا ہی جب مین دیکہتا ہون جہانکر
ہی تماشا روزن دیوار آنکھین ہوگئین

جانسی مارا اوسی پہر کر نظر دیکہا جسے
بہر قتل عاشقان تلوار آنکھین ہوگئین

میری خواہش پا گیا نظر و نسی وہ بشر شناسر
دل کی مطلب کو لب اظہار آنکہین ہوگئین

اک نگہ سی لا کہ بیمار و نکو دیتا ہی شفا
کیا ہوا کر خود تری بیمار آنکہین ہوگئین

سچ مثل ہی اوٹ ہوتی ہی پڑ ابس دلمین کہوٹ
پیار دلمین آگیا جب چار آنکہین ہوگئین

سن لیا جسکو حسین بس دل ان لگائی ناک جہانک
سچ تو یہ ہی سخت بد اطوار آنکہین ہوگئین

زیست مین مثل ظفر مشتاق دیدار ہون
کچہ نہین پہر نہین جب کبار آنکہین ہوگئین

مرزا علی اکبر بیگ مرحوم مضطر خلف نصر اللہ بیگ بانشندہ لکہنو شاگرد قلندر بخش جرأت

زیر خنجر حسرت آگین دیکہکر میری نگاہ
رو دیا جلاد بی جب چار آنکہین ہوگئین

زایر کربلای معلی نواب اعلی جاہ بہادر عرف منجہلی صاحب تخلص شیدا خلف نواب دلیر الدولہ
محمد علیخان عرف آغا حیدر وطن بزرگو ننگا نیشاپور حال فیض آباد مقیم لکہنو صاحب دیوان شاگرد مرزا سرفراز علی

بکہینگی ای صنم تیری اگر انداز آنکہو نمین
کرینگی پتلیان آنکہونکی سو سو ناز آنکہو نمین

مقدر مین کسیکی غیر کا حصہ نہین ہوتا
نہ آئی کانونکی بدلی کبہی آواز آنکہو نمین

کبہی ماہ درخشان ہین کبہی مہر تجلا ہین
نئی شکلین دکہاتی ہین تری انداز آنکہو نمین

پکاری تو تو دین اعضا جواب اپنی دہن ہوکر
نہین تار نظر ہی رشتہ آواز آنکہو نمین

تصور تیرا آنکہو نمین ہی پر یہ بدگمانی ہی
نہون پلکین کہین ای یار وست انداز آنکہو نمین

عجب کیا ہی صنم گر پتلیان آنکہونکی یون اوٹین
تو وہ رشک مسیحا ہی کہ ہی اعجاز آنکہو نمین

لبونسی پہر کیا زندہ نگاہونسی جبی مارا
نئی ہی بات ہونٹہو نمین نیا انداز آنکہو نمین

عجب شیدا نہین ہو شوق دیدا پنا اگر ظاہر
کہ پلکونکی جگہ نکلین پر پرواز آنکہو نمین

آشفتہ

مسیحائی ملی ہونٹونکو یا یا سحر باتون نے
کرشمہ ہی بہو دمین اور ہی اعجاز آنکھونمین

ہماری پتلیونکو روندتا ہی وہ ٹاپونسے
عجب کاوش ہی پیہم تاہی سمند ناز آنکھونمین

تلاش ای یار باطن مین رہتی ہی ظاہر مین
کیا ہی دل مین گہر یا ای سراپا ناز آنکھونمین

لڑا رہتا ہی پردی ہی سراسر آنکھ کا پردہ
چلا آپردی پردی ای سراپا ناز آنکھونمین

صغیر اپنی نگاہونمین سمائی دوسرا کیونکر
مثال مردمک پیہم تاہی وہ طنّاز آنکھونمین

نواب الاجاہ عرف چھوٹی صاحب بہادر عاشق خلف نواب لیر الدولہ مرزا محمد علیخان
عرف آغا حیدر تخلص نیشاپوری فیضی آبادی مقیم لکھنو صاحب دیوان شاگرد مرزا سرفراز علی قادر

سنا ایسا سخن دیکھا نہ ایسا ناز آنکھونمین
کرامت ہی لبون مین آپ کی اعجاز آنکھونمین

کہلا مطلب نہ باتونسے نکا فرشتونپر بہی محفل مین
ہوی جب ہمسی اونسی گفتگوی راز آنکھونمین

غرور حسن تبہا جنکو وہ سب پانی سی پتلی ہین
پیی لیتا ہی سب محفل کو وہ دمساز آنکھونمین

بلا چاہ ذقن مین زہر خط مین سحر باتون مین
صفا رخسار مین اعجاز لب مین ناز آنکھونمین

نہین کچہ سوجہتا جز درخت زرستی مین عاشق کو
کہان باقی رہا زاہد کا اب اعزاز آنکھونمین

میر باقر علی اعزاز ولد میر اسد صبر باشندہ لکھنو شاگرد میر علی اوسط رشک

خدا جانی بتون نی پای کیا اعجاز آنکھونمین
نظر آتی ہین جب دیکھو نئی انداز آنکھونمین

خیال چشم جانان مین جو ہین رویا کیا کیا کچہ
تو دیکھا ابر دریا بار کا انداز آنکھونمین

ستاری کی الٰہی کچہ تا اگر درکار ہو تجھکو
نگہ کی تار رکھتی ہین تری دمساز آنکھونمین

تری چشم سیہ کیجہ کم نہ تہی ہم تیرہ بختون کو
جگہ سرمی کو دی بیکار ای طنّاز آنکھونمین

کیا ہی انی بادہ خوار آنکھون مین — نیند ہے یا خمار آنکھون مین

گریۂ رنج ہجر مین ہوئین سرخ — ہے خزان سے بہار آنکھون مین

ایک آئینہ رو کے فرقت سے — صاف آیا غبار آنکھون مین

ای کیا یاد چشم زلف مین نیند — رات کٹتی ہے یار آنکھون مین

کام پہ بال کا لگے کرنے — یاد مژگان یار آنکھون مین

دل مین آتا ہے پتلیون کی عوض — بر کہیے تصویر یار آنکھون مین

مہر ہے فرط رنج فرقت سے — دل مین درد انتظار آنکھون مین

مصنف قصہ جانعالم مرزا رجب علی بیگ سرور ولد مرزا صفر علی باشندۂ لکھنؤ ایک دیوان اور شغلۂ سلطانی ترجمہ شمشیر خانی اور شگوفۂ محبت انکا ہی شاگرد مرزا خانی نوازش

کیا غضب ہی کہ چار آنکھون مین — دل چراتا ہے یار آنکھون مین

چشم کیفی کے سرخ ڈورون سے — چہار ہی ہے بہار آنکھون مین

گر پڑا طفل اشک یہ مچلا — مین نے روکا ہزار آنکھون مین

نہین اوٹھتی ملک نزاکت سے — سرمہ ہوتا ہے بار آنکھون مین

اتنی چہانی ہے خاک تیری لیے — چہا رہا ہے غبار آنکھون مین

جسسے اپنا لقب ہوا ہی سرور — روز و شب ہے خمار آنکھون مین

سید محمود علی وصف خلف الرشید میر محمد حسن وطن بزرگونکا فیض آباد مقیم کانپور شاگرد میر

پہرتی ہے زلف یار آنکھونمین — پیچ کرتے ہین مار آنکھون مین

اپنی رنگ کی یکتا زبان اور نامی میر محمدی مغفور سوز ولد میر ضیاء الدین اولاد مین
حضرت قطب عالم گجراتی کی وطن بزرگونکا بخارا انکا مولد و مسکن دہلی عہد نواب صفدر جنگ
مین لکھنؤ مین آئی صاحب دیوان جو مضمون شعر مین ہوتا تہا اوسکی صورت بنا کی دکہادیتی تہی

کہپ گیا حسن یار آنکہون مین	کیا ہی پہولے بہار آنکہون مین
کٹ گئین انتظار مین راتین	ایک دو تین چار آنکہون مین

میر اکبر علی مرحوم اختر شاگرد قلندر بخش جرات

کہینچی سرمہ جو یار آنکہون مین	ہووی دونی بہار آنکہون مین
بزم مین کسکے رات جاگی تہی	ہی جو ابتک خمار آنکہون مین

اشرف علیخان مخاطب بکوکی خان مرحوم فغان دہلوی مقیم بنگالہ شاگرد قزلباشخان امید

رجا ہی جبسی کہ وہ گلعذار آنکہون مین	خزان ہووی ہی چمن کی بہار آنکہون مین

میر حسن مرحوم حسن ولد میر غلام حسین ضاحک باشندہ دہلی مقیم لکھنؤ صاحب دیوان شاگرد میر ضیاء الدین

نظر ہی وسکی حسن کر چکا ہون مثل سرشک	رہا نہین مرا کچہ اعتبار آنکہون مین

شیخ بہادر علی شجاعت ولد شیخ فتح علی عرف شیخ مداری باشندہ لکھنؤ صاحب دیوان شاگرد ناسخ

سمائی گیسو رخ کی بہار آنکہون مین	وہا ہی گردش لیل و نہار آنکہون مین
کسی ہی پسینا منظور یار آنکہون مین	جو سرمہ دیتی ہو تم بار بار آنکہون مین
سمارہا ہی کچون کا او بہار آنکہون مین	بہار حسن کی ہی یہ بہار آنکہون مین
ہرن کی آنکہ نہ ایسی ایسی حور کی آنکہ	ہی ایک آنکہ تمہاری ہزار آنکہون مین

پھر رہا ہی رخ رنگین نگار آنکھو نمین ہی خزان گلشن عالم کی بہار آنکھو نمین

کیا سمائی ہین دلا گیسوی یار آنکھو نمین روز روشن بھی ہی شب تار آنکھو نمین

سرمہ کب ہی تری ای شاہسوار آنکھو نمین خاکسار و نکی طرف سی ہی غبار آنکھو نمین

سرمہ آنکھون مین خمار آنکھو نمین پیار آنکھو نمین کیون نہ اون آنکھو نکو پہچانون ہزار آنکھو نمین

حسرت دید کر گئی مجھی اندہا اک دن جلکی گل کہاونگا ای شمع مزار آنکھو نمین

نیند آتی نہین پہلو مین کہی اوس گل کو کیا کہونگا ہی ہمارا تن زار آنکھو نمین

گھونٹ شربت کا ہی شاید کہ وہ شیرین کر ہی جاتا ہی ہر عاشق زار آنکھو نمین

بلکی خاک مین میرا تن زار ای بلبل باغ عالم کی گلونکی ہی یہ خار آنکھو نمین

دفن کر کر مجھی ویرانہ امانت کوئی اشک بہر لائی مگر شمع مزار آنکھو نمین

نوازش حسین خان عرف مرزا خانی نوازش ولد حسین علیخان باشندہ لکھنو صاحب دیوان ستارہ دیسوز

گو سبک ہو گیا وہ نور نظر آنکھو نمین کچھ نشیکا سا ہی اسپر بھی اثر آنکھو نمین

گر گیا آنکھ سی ہر چند وہ مانند سرشک پھر بھی آوی تو بھی اوسکا ہی گہر آنکھو نمین

وہ گئی دن جو بسر شب ہو ہم آغوشی مین ابتو کٹتی ہی مری چار پہر آنکھو نمین

دیکھو دیدی کی صفائی ہی چرانا آنکھین دل چورا کر وہ مرا شعبدہ گر آنکھو نمین

کیون نوازش وہ ہوا جائی تہو آہو را لون مرزی مین جو باندہ نظر آنکھو نمین

شیر شیشہ سخنوری شیخ امانبخش مغفور ناسخ خلف شیخ خدا بخش تاجر باشندہ لکھنو حال دیوان ستارہ دیسوز

بدلی پتلی کی ہی وہ نور نظر آنکھو نمین بنگیا تار نظر موی کمر آنکھو نمین

جناب شاہ غلام اعظم افضل خلف شاہ ابو المعالی عالی بن حضرت شاہ اجمل

اجمل صاحب دایرہ الہ آباد دو دیوان ایک مثنوی انکی مشہور عالم مین ہی شاگرد رشید شیخ امام بخش ناسخ

یہ شراری ہین کہ آتی ہین نظر آنکھون مین
ساتہ اشکون کی نہین بخت جگر آنکھون مین

پہرتی ہین آنکھین تری آٹہ پہر آنکھون مین
راتدن رہتا ہی آنکھونکو سفر آنکھون مین

دیکہ لیتا ہون کمر اور دہن کو ہر بار
ہی خدا داد بتونور نظر آنکھون مین

بال عنقا سی ہی باریک وہ کیا آئی نظر
گو پہرا کرتا ہی وہ موئی کمر آنکھون مین

آنکھین عکس رخ روشن سی ہوئی ہین پر نور
پتلیان بن گئین ہین شمع قمر آنکھون مین

نشہ کی ڈورونسی اور تیلیونسی وشن ہے
رکہتی ہین آپ بہم تیغ وسپر آنکھون مین

گیسو ورخ کا تصور جو رہا کرتا ہے
رہتی ہی آٹہ پہر شام وسحر آنکھون مین

شعلہ رو تیری تصور سی زبانین کہین
پتلیان آنسو ونسی کہتی ہین آنکھون مین

یہ غنی رنگ طلائی کی تصور نے کیا
خاک کیطرح سی بیقدر رہی آنکھون مین

آج اوس آشوب زمانی کا تصور پھرہے
ہای آشوب ہوا بار دگر آنکھون مین

روز ہم سیر پرستان کیا کرتے ہین
ان پریزادون کا رہتا ہی گذر آنکھون مین

پوچہتی کیا ہو جہان چاہیی ہمیی صاحب
آپ کی دل مین جگہ آپکا گہر آنکھون مین

ہی یقین نور بصارت ہو زیادہ افضل
سرمہ خاک مدینہ لگی گر آنکھون مین

حکیم وحید اللہ خان وحید ولد حکیم سعید اللہ خان بن حاذق الملک حکیم عبد اللہ خان

باشندہ بداؤن ملازم راجہ پھرت پور صاحب دیوان

شام کی خط سی چلتی ہی شفق کی سرخی — کہل کیا سرمی کی ڈوڑی سی نشا آنکھو نمین
دل کا خون کرکی چراتی ہو نگاہین ہمسے — چوریان کرتی ہو ایجان بہلا آنکھو نمین
نشا عشق کی لہرونکی دوبالا ہی ترنگ — کہ بسی رہتی ہی وہ زلف دوتا آنکھو نمین
دلکشی کو ہین تری شوخ نگاہین جادو — اثر سرمۂ تسخیر ہی کیا آنکھون مین
اب سبب کیا ہی جو کانٹا سا کہٹکتا ہی دلی — یہ وہی دل ہی جو رہتا تہا سدا آنکھون مین

نواب احمد علیخان بہادر رضوان فرزند نواب نجابت علیخان بہادر نواسی
نواب مظفر جنگ بہادر مسند آرای فرخ آباد شاگرد رشید سید اسمعیل حسین میر

تیرا جلوہ ہی جو ای ماہ لقا آنکھو نمین — چشم خورشید سی افزون ہی ضیا آنکھو نمین
کیون نہو جای ہر انگشت مژہ فندق بند — پہرتی ہی مہندی ست نگارین کی حنا آنکھو نمین
آئنہ خانہ بنا خانۂ چشم عاشق — تیری چہری کی سمائی جو صفا آنکھو نمین
بیحجاب آپ مری خواب مین ای جب سے — دیکہی ایک بہی پروانہ رہا آنکھو نمین
اوس شہ کشور خوبی کو جو دیکہا ہمنے — بن گیا طائر نظارہ ہما آنکھو نمین
چادر ماہ بنا ہی مرا دامان نظر — رات دن رہتا ہی وہ ماہ لقا آنکھو نمین
موج بوی گل فردوس ہی ہر موج شرشک — پہر گیی کس گل خوبی کی ہوا آنکھو نمین
سنبل تر کو خجل کرتی ہی موج یم اشک — جسسی پہرتی ہی تری زلف سا آنکھو نمین
سامنی رہتا ہی اوس حور کا کوچہ رضوان — باغ جنت کی سمائی ہی فضا آنکھو نمین

طالب علیخان طالب ولد دلاور علیخان باشندہ قصبہ نولا ضلع بانس بریلی شاگرد سید اسمعیل حسین میر

جب تصور رخ گلگون کا بندہا آنکھون مین — خار ہر گل ہوا ای باد صبا آنکھون مین

ہاتہ مین شیشہ ہو آغوش تمنا مین وہ مست — نشہ بادہ عشرت ہو دلا آنکھون مین

شیشہ ٹوٹا تو برابر ہی مرا دل ٹوٹا — ٹہیس ساغر کو لگی درد ہوا آنکھون مین

طائر دلکو ہوا تار نگہ صورت دام — زلف کی پیچ سی نکلا تو پہنسا آنکھون مین

وا رہی دیدہ ساغر کیطرح خواب مین بہی — شوق نظارہ ساقی جو رہا آنکھون مین

ند کہا روز سیہ مجکو خدارا ای حور — مان کہنا مرا سرمہ نہ لگا آنکھون مین

ہم اگر جائین تقی پیش ضریح شہ دین — کہینچین سرمہ کی عوض خاک شفا آنکھون مین

میر اکبر علی عرف میر سنگی مغفور رنگین باشندہ لکھنو صاحب دیوان شاگرد مرزا رفیع

نمی ہی مردمک کی جلوہ گر تصویر آنکھون مین — رہا کرتا ہی ہر دم وہ بت بی پیر آنکھون مین

برنگ طایر بسمل نہ کیونکر ہر گہڑی تڑپے — ہو جبکہ تیر ترچھ سی مرغ دل نخچیر آنکھون مین

تری آنکھونکی یہ دوڑی نہین ہین خ اقلمی تر — مگر لکھی ہی میری قتل کی تحریر آنکھون مین

دکہا جا آنکر صورت خدا کی واسطے اپنی — تری عاشق کا دم آیا بت بی پیر آنکھون مین

تصور مین ترے یارت جب ہوئی حاصل ہمین رنگین — لگائی ہمنی خاک مرقد شبیر آنکھون مین

مرزا محمد صفر حسین بیخبر ولد مرزا علی حسین خان مو اسی آغا مرزا چکلہ دار لکھنو شاگرد خواجہ وزیر وزیر

پہرا کرتی ہی اوس سرو کی جو تصویر آنکھون مین — زیادہ دیدہ اختر سی ہی تنویر آنکھون مین

تصور جلوہ گر ہی اوس کمان ابرو کی مژگانکا — نگہ کیطرح سی ہنی لگا یہ تیر آنکھون مین

میری آنکہین تہی گویا صورت چشم سخن گو ہون — اگر آئی خیال یار خوش تقریر آنکھون مین

ہماری آنکھین تپ ہجر سی یہ جلتی ہین — جگر کی تکڑی ہوئی ہین کباب آنکھو نمین
مجھی جو روئی عرقناک یار کا ہی خیال — بہری ہین اشک بہ رنگ گلاب آنکھو نمین
جو دل ہی شیشہ تو آنسو ہی ہین برنگ مے — ہواہی عالم جام شراب آنکھو نمین
وہ شوخ چشم جو کل سی نظر نہین آیا — غضب ہی پتلیونکو اضطراب آنکھو نمین
یہ موج زن ہی یم اشک ہجر جانا نمین — کہ آسمان ہی شکل حباب آنکھو نمین
سپند دانہ پروین کو مین کرون کیونکر — دئی ہی سرمہ مرا ماہتاب آنکھو نمین

میر بسم اللہ تخلص شاعر خلف میر نور وز علی ملازم راجہ نواب علیخان باشندہ لکھنو صاحب دیوان شاگرد رشید کرامت علیخان فرخ

نہ سرمہ دی صنم بی حجاب آنکھو نمین — خدا کا نور ہی ان لاجواب آنکھو نمین
دم آرہا ہی مثال حباب آنکھو نمین — کیا ہی روح نی اب پا تراب آنکھو نمین
نظر پڑا ہی ترا جبسی چہرہ روشن — ہواہی ذرہ سی کم آفتاب آنکھو نمین
ہماری چشم سی کیا ابر تر مقابل ہو — ہر ایک پردہ ہی رشک سحاب آنکھو نمین
ہی مرغ دل کی اسیری کی واسطی گلدام — نہین ہین نشار کی دوڑی حباب آنکھو نمین
جو دیکھی بہر کی نظر تیرا روی غیرت مہر — بہرائی نرگس شہلا کی آب آنکھو نمین
جسی نہین ہی مروت وہ آدمی ہی نہین — بشر کو چاہیی شاعر حجاب آنکھو نمین

درویش باکمال حاجی شیخ غلام قطب الدین مغفور مصیب ولد حاجی شیخ محمد فاخر بن شاہ خوب اللہ الہ آبادی صاحب دیوان فارسی اور ریختہ کہ معظمہ مین بعد ادای حج راہی ملک بقا ہوئی

علم عروض سی ماہر میر محمد حسین مرحوم **کلیم** اکثر رسالی شیخ محی الدین عربی علیہ الرحمہ کی زبان اردو ترجمہ کرکے سہل اونکو کردیا ہے باشندہ دہلی صاحب دیوان شاگرد میر تقی میر

درازی شب ہجران مو زلف یار کلیم
تو مجھی پوچھ کہ کاٹی ہی رات آنکھونمین

شیخ فرحت اللہ مرحوم **فرحت** مولد انکا فرخ آباد بسبب فاقت بہادر علیخان دارو غہ ناظم بنگالہ مسکن مرشد اباد صاحب دیوان شاگرد سراج الدین علیخان آرزو

جون اشک گرا ہون مین کو یار کی آنکھونسی
لیکن مجھی دیکھی ہی وہ پیار کی آنکھونسی

میر حمایت علی مرحوم **مجنون** باشندہ مرشد آباد شاگرد شاہ قدرت اللہ قدرت

ڈر ناہی مناسب تہا دلدار کی آنکھونسی
مارا نہ مجھی آخر کس پیار کی آنکھونسی

میر ابو الحسن مرحوم **وحشت** باشندہ شاہجہان آباد

کرونگا اس دل دیوانہ کی تدبیر آنکھونسی
لگی ہی بہنے موج اشک کی زنجیر آنکھونسی

خوش نویس علم جفر اور رمل کی مشاق عبد اللہ خان مخاطب بہ مشتاق علیخان مرحوم **مشتاق** قوم افغان یوسف زئی ولد نواب سیف الدولہ مہوسی کی ہوس مین مبتلا شعرای پای تخت دہلی مین دی نظیر

رنگ کیون سبز ہی چہرہ کا تری ای مشتاق
کسنی دیکہا ہی تجھی ہر بہری آنکھون سے

میر فرزند علی مرحوم **موزون** باشندہ سا سیانہ شاگرد میر شمس الدین فقیر

حسن اور عشق کی کیا خوب گل افشانی ہے
پہول جہڑتی ہین تری منہ سی مری آنکھونسی

سید محمد خان مرحوم **ایمان** تخلص باشندہ حیدر آباد دکہن

می گلگون کا جسدم بزم مین ساغر چمکتا ہی
ٹپک پڑتا ہی خون دل مرا ایمان آنکھون سے

سید ہدایت علیخان مرحوم عاشق باشندۂ دہلی احمد شاہ درانی کی باعث سی جب
انقلاب دہلی مین ہوا یہ مرشد آباد مین مقیم ہوی دیوان ریختہ اور فارسی انسی یادگار ہی

بی دیکھی تری ایسی ہین متصل آنکہین | بی نور ہوئین نور نظر تجھسی ہی آنکہین

شاعر زمانہ ماضی تمنا تخلص باشندۂ دہلی اور کچھ حال اون کا معلوم نہوا

نرگستان کی تماشی سلیمی سی شوق نہین | آج دیکھی ہین تمنای تمہاری آنکہین

خادم قدم شریف دہلی میر محمد یار عرف میر کلو مرحوم خاکسار شاگرد حضرت مرزا جانجانان مظہر علیہ الرحمہ

مرے باغبان کا یہ دیکھو سلیقہ | کہ نرگس کو بویا نہ بوئین یہ آنکہین

شاہ مبارک مرحوم آبرو فرزند نومین محمد غوث گوالیاری کی باشندۂ لکھنؤ صاحب دیوان شاگرد سراج الدین علیخان

فجر اوٹہ خوابسی گلشنمین جب تمنی ملی انکہیان | گئین مند شرم سی گس کی پیاری جن کالی آنکہیان

شاعر زمانہ ماضی ہمعصر ولی ہر کارہ اخبار بادشاہی غلامی نام باشندہ دہلی

سرخ لالی ہین نشی پیچ جو ڈوری انکہیان | دل خمی پہ لگاتی ہین ٹکوری انکہیان

ملک الشعرا خاقانی ہند محمد ابراہیم ذوق شاگرد حضرت ظل الٰہی بادشاہ دہلی صاحب دیوان

دنبالی ہی سرمی کی دہوان ہین تری انکہین | کہہ بیٹہین نہ کچہ سیف زبان ہین تری انکہین

سلیمان خان مرحوم سلیمان باشندۂ دہلی مقیم عظیم آباد شاگرد اشرف خان فغان

یہی دنا ہی تو کیونکر رہی کا نور آنکہونکا | الٰہی یہ کہین یہی دور ہونا سو آنکہونکا

جہکی جاتی ہین آنکہین آج نرگس کے گلستان مین | چمن مین ذکر تہا شاید تری مخمور آنکہونکا

نظر آئی حنابندی مجہی کس گل کی ہاتہونکی | کہ اشک سرخ سی کاسہ ہوا معمور آنکہونکا

شعور اوسنی کہا ہی منع گر محفلین رونیکو | بجا لاؤنگا مین ارشاد تا مقدور آنکہونسی

شیخ پیر بخش سرور خلف حکیم حیات اللہ قلاش باشندہ کاکوری مقیم لکھنؤ صاحب دیوان شاگرد مصحفی

ہوا پنہان جو اوسکا چہرۂ پر نور آنکہونسی | یہان تک روی عاشق ہوگئی مجبور آنکہونسی
مجھی جنت کو لیچلتی تو مین گروہ نہوینگا | نہ دیکہونگا نہ دیکہونگا مین روی حور آنکہونسی
سدا چشم تصور سی ہم اوسکو دیکہ لیتی ہین | وہ دل سی ہی بہت نزدیک گو ہی دور آنکہونسی
نگاہین دیکہنا سنگین محل کی رہنی والون کے | ہمارا شیشۂ دل کر چلی ہین چور آنکہونسی
لیا اغیار نی اوس نرگس بیمار کا بوسہ | ندیکہا تہا سو دیکہا ای دل رنجور آنکہونسی
کہڑا ہی کون یہ رشک پری خلوت گر ایمان | ذرا تو سر اوتہا کر دیکہ ای سرور آنکہونسی

واردۂ سرکار فقیر محمد خان سالہ دار منور خان خافل ولد صلابت خان باشندۂ لکھنؤ صاحب دیوان شاگرد مصحفی

عبث وہ شر مگین رہتا ہی اب مستور آنکہونسی | تہ روتی روتی یان جا تار ہا ہی نور آنکہونسی
کیا ہی مینی طی اک گام مین راہ حقیقت کو | قدم میری نگاہین شبلی و منصور آنکہونسی
مین اوسکی کاوش مژگانکی صدقی ایک ہی پہین | بنا یا دلکو میری خانۂ زنبور آنکہونسی
نظر آئین ہین جیسی یار کی دست حنا بستہ | لہو رہتا ہی جاری صورت ناسور آنکہونسی
نکل وائین نہین آنکہین اگر نظارہ بازونکی | تو نرگس وان ہوا ہی اوسکا کیون معمور آنکہونسی
جمی ہین برسر مژگان یہ میری اشک کے قطری | نجل موجی نہ کیونکر خوشۂ انگور آنکہونسی
ندیکہین اوسکی جانب قہر قی مرتی ہمتوای خافل | کرین کیا بس نہین اپنا کہ ہین معذور آنکہونسی

قاضی محمد صادق خان اختر ولد قاضی محمد بعل باشندۂ ہگلی توابع صوبہ بنگالہ ہمیشہ عہدۂ

رقیب فی تجھی کیا جانی کیا ہی سمجھایا
جو مجھ سی پھیر لین ای میری مھربان آنکھین

نظر پڑا نہ کوی تجھسا دوسرا سفاک
لڑائین ہمنی ہی جاکر کہان کہان آنکھین

خدا کی اسطی آجاو دم نکلتا ہے
چراو مجھسی ای عیسی ی ان آنکھین

دکھای شوق نظارہ فی سیکڑون کو جی
لیی پھیرین مجھی ای دل کہان کہان آنکھین

نہ آیا رحم دم احتضار قاتل کو
پھرا کی رہ گیا کیا کیا مین نیم جان آنکھین

خدا کی فضل سی ای شرق ایکدن ہمکو
دکھائین کی درشا ہنشہ زمان آنکھین

مرثیہ کوئی مین طاق صف آرای اور مضمون چیزی مین شہر آفاق مرزا سلامت علی دبیر ولد
مرزا غلام حسین متعلقان مرزا آغا جان کاغذفروش باشندہ لکھنو ارشد تلامذہ مظفر حسین ضمیر مرثیہ گو

ہر عضو مین سر بلند گو آنکھین ہین
گر فرش کی ہی کمی تو لو آنکھین ہین

کس کس کی بزیر پا بچھاؤن مین دبیر
ہمچشم بہت ہین اور دو آنکھین ہین

مرزا محمد عباس نجد ولد مرزا حید رباشندہ لکھنو صاحب دیوان شاگرد میر ضمیر

وہ محو ہوا جسنی ذرا چار کی آنکھین
کس سحر کی ہین اوسنت عیار کی آنکھین

قاصد مری جانب سی زبانی یہی کہنا
ہین منتظر دید گنہگار کی آنکھین

للہ خبر آن کی لے مرتا ہی عاشق
چہت سی ہین لگین اب تی بیمار کی آنکھین

دیکھا نہ کبھی آنکھ اوٹھا کر بھی ادھر کو
ہمسنی کبھی چار ہوئین یار کی آنکھین

جوہر تری جانباز کی کہل جائین گی قاتل
کہل جائین گی قاتل تری تلوار کی آنکھین

معلوم نہین اسنی خطا کیا ہوی صاحب
کیون مجسی پھیری ہین سرکار کی آنکھین

ای شک تجلی اسی دیدار دکھادی
موسی کی طرح رکھتی ہی شوق ارنی آنکھ

یہ جنبش مژگان نہین فرقت مین کسیکی
کرتی ہی شب و روز مگر سینہ زنی آنکھ

مجروح کیا طائر دل تیر نگہ سے
لو سیکھ گئی شیوہ ناوک فگنی آنکھ

مژگان یہ نہین پٹ سی ہین یا ون نکالے
چل نکلی ہین سیکھی ہی فن تیر زنی آنکھ

ہرگز نہ قمر آنکھ حسینو سے لڑاؤ
ہمچشمون مین ہوگی سبب خندہ زنی آنکھ

احمد علی مرحوم نسبت تخلص ریختی گو باشندہ لکھنو صاحب دیوان

جبسی اوسپر مری پڑی ہی آنکھ
تب سے انا یہ دکھ رہی ہی آنکھ

ہر کسی سے جو بل یہ کرتے ہے
کسی بانکی سے کیا لڑی ہی آنکھ

واہ کیا کہنا ہے ترا چمپا
تیری تو آنکھ نرگسے ہے آنکھ

جی ہر اک کا لبھا ہی لیتی ہے
تیری کیا کوئی موہنی ہے آنکھ

ای دوگانا وہ اگلی آنکھ نہین
مجھ سے تیری یہ پھر گئی ہے آنکھ

ای دوا شور کیون مچاتی ہے
ابھی نسبت کی تو لگی ہے آنکھ

میر ہادیعلی بیخود خلف میر ناصر علی سحر میدار بری براون باشندہ لکھنو صاحب دیوان شاگرد

جب تب مجھ پہ نئی کرتی ہین بیداد آنکھین
ستم ایجاد ہین تیری ستم ایجاد آنکھین

ہوتین جس روز سی محو ستم ایجاد آنکھین
وار ہا کرتی ہین مثل لب فریاد آنکھین

حسرت دید مین رہتی ہی پریشان نظری
دھوندتی ہین تجھی او بانئی بیداد آنکھین

بی سبب پنجہ مژگان کو نہین ہی جنبش
کچھ اشاری سی مجھی کرتی ہین ارشاد آنکھین

کیسا کیسا یہ پر کترتی ہین شب فرقت مین ۔۔۔ رخ روشن کو تری کرتی ہین جب یاد آنکھین

سخت جانی کی مری جی بسی کہلی ہین جو ہجر ۔۔۔ کیا دکہاتا ہی مجہی خنجر فولاد آنکھین

لیکی جاتا ہی چمن مین جو کسی روز قفس ۔۔۔ بلبل زار کی سی دیتا ہی صیاد آنکھین

خواہ حق ہین یہ نہین خواہ بتونکو گہورین ۔۔۔ کچہ نہین قید ہر انسان کی ہین آزاد آنکھین

آب تیشہ ہی جو ہی اشک ہمارا ای یار ۔۔۔ سنگ خارا ہی مرا دل تو ہین فرہاد آنکھین

مجہ سی لاغر کی لئی اور یہ بہاری زنجیر ۔۔۔ دیکہ کیا پہوٹ گئین ہین تری جلاد آنکھین

رخ روشن سے تری دون جو ارم کو تشبیہ ۔۔۔ صاف بن جائین گل گلشن شداد آنکھین

انہین آنکہونسی مہر کی آنکہین ہین خجل ۔۔۔ دیکہتی شان خدا ہین یہ خداداد آنکھین

اشک گوہر ہین تو ہین لخت جگر لعل حضور ۔۔۔ مفت کرتی ہین یہ دولت مری باد آنکھین

خلق الله الشیخ الٰہی بخش عشقی خلف شیخ محمد بخش باشندہ کانپور صاحب دیوان شائع کردہ میر علی اوسط

سحر چتون ہی نگہ قہر ہی جادو آنکھین ۔۔۔ دم نکل جائیگا دکہلائیگا جب تو آنکھین

وحشی چشم ہون گر فرش کا اجای خیال ۔۔۔ آکی صحرا مین بچہائین ابہی آہو آنکھین

ای پری ہوتی مری مزہ کیون نہ ہنین تار نگاہ ۔۔۔ رہتی ہین آپہر جانب گیسو آنکھین

دیکہی ان چہ کو تو آئینہ بہی ششدر ہو جاے ۔۔۔ دہن و زلف و لب و عارض و ابرو آنکھین

تیری آنکہونکی نظار یکی ہوی یہ حسرت ۔۔۔ مثل نرگس ہمہ تن بن گئی آہو آنکھین

کہون اک دام بلا مین ہین پہنسی دو آہو ۔۔۔ اکر آجائین ہوا سی تہ گیسو آنکھین

خانہ چشم مین موجود ہی پتلی کے طرح ۔۔۔ کیون اوسی ڈہونڈہتی پہرتی ہین ہر سو آنکھین

چمن مین جاکے جو ای گل لڑائی تو آنکھین — کرین نہ نرگس و بادام روبرو آنکھین
شب فراق مین یہ اشک خون نہین روتین — بہاتی ہین دل صد چاک کا لہو آنکھین
دلا یہ حال ہی بکی خدا پر ستو نکا — جو دل ہی دیر کی جانب تو قبلہ رو آنکھین
جو ہم بغل ہو وہ خورشید رو تو جل جلکر — ملائین مجسی رقیب سیاہ رو آنکھین
چہار یار پیمبر کو ربع مسکون مین — ہمیشہ ڈہوندتی ہین اپنی چار سو آنکھین
یہ بہولکر بہی نہ روئین کبہی رقیبون مین — بچایا چاہین اگر اپنی آبرو آنکھین
شب وصال ملی جائین اوسکی تلووں سے — ہماری کہتی ہین ای دل ایسے آرزو آنکھین
ہم ای صنم عوض استخوان خدا کی قسم — سگ رقیب کو دیدین ابہی تو آنکھین
وہ ماہرو جو کری شبکو آنی کا وعدہ — بچہائی عاشق ناشاد کو بچو آنکھین
دل رقیب سیہ رو کی آرزو بر آئے — مری طرف سی جو پہیری وہ تند خو آنکھین
بتونکو گہور لیا خوب ای ولی ابتو — خدا کی دید کی رکہتی ہین آرزو آنکھین

محمد مرزا انس خلف علی مرزا باشندہ فیض آباد مقیم لکہنؤ صاحب دیوان شاگرد رشید شیخ امام بخش ناسخ

دفور اشک سی ہین رشک آبجو آنکھین — بچائیو مری پروردگار تو آنکھین
دکہانہ برق سی ای ابر ہمکو تو آنکھین — شب فراق ہی برسائین گی لہو آنکھین
بتون کی عشق مین کہوتین آبرو آنکھین — مری کریم نہ دیتا جو مجکو تو آنکھین
شب فراق ہین تا صبح خون برسا با — ہزار شکر ہوئین ابتو سرخرو آنکھین
شراب آتش محلول ہجر یار مین ہے — نظر کرین نہ کبہی جانب سبو آنکھین

گنہ کی خوف سی روئین اگر لہو آنکھین — خدا کے سامنے ہو جائین سرخرو آنکھین

ٹرپا کرتی ہین ہر اک سی چار سو آنکھین — خدا بچائی ہوتنکی ہین جنگجو آنکھین

بجای اشک دم گریہ می ٹپکتی ہی — فراق ساقی مہوش مین ہین سبو آنکھین

ہوی یہ تار نظر جمع بن گئی سیلی — گلی کا ہار ہوئین دیکھکر گلو آنکھین

کیا سوال جو بوسی کا گرم جوشی مین — یہ لطف ہی کہ دکھاتا ہی شعلہ رو آنکھین

گلا کٹی تو یہی دم کی بات آئی صدا — دکھاتی جاؤ ذرا دیکھ لین گلو آنکھین

گرا یا شیشہ و ساغر کو میری نظر دسے — دکھا کی ساقی میخوش نی گلو آنکھین

ہزار آبلی پای نگہ مین پڑ جائین — کرین تلاش مین اتنی تو جستجو آنکھین

یہ ہی صفای رخ یار جب نگاہ پڑی — یہ بہسل کی پای نگہ آئین تا گلو آنکھین

ہما کا دانت مری ہڈیون پہ بیٹھ بیٹھ ہے — بجائیو سگ جانان دکھا کی تو آنکھین

بہشت کیا یہ سمجھتی ہین تیری کوچی کو — بہار ہین ہین جو رو روکی آبجو آنکھین

قریب چشم سخنگو مژہ جو دیکھی کہا — زبان تیغ سی کرتی ہین گفتگو آنکھین

کسیکی دست حنائی پہ کیون پسین دم دید — یہی سزا ہی کہ رویا کرین لہو آنکھین

جہوئین جو پنجہ مژگان سی مصحف رخ کو — یہ چاہیی ہی کرین اشک سی وضو آنکھین

ہوا ہی تیغ نگہ سی یہ پارہ پارہ دل — کرینگی سوزن مژگان سی کیا رفو آنکھین

نگاہ پاک سی کرتی ہین دید اور امید — یہ پاکباز ہین رہتی ہین با وضو آنکھین

خجل ہوا سی لگی چہپنی زیر دامن موج — جو دیکھی اپنی دم گریہ آبجو آنکھین

سرکوزا نوسی اوٹھاو صل مین مرده کیسا | آج تو چارہون ای فتنۂ عالم آنکھین
غیر کیا دوست بہی ہوتا نہین مشکل مین شریک | پھر گئین وقت اجل دیکھہ کی ہیدم آنکھین
پست ہوتا نہین اعلی کبہی ہمجنس کی ساتھ | اونچی ہین عضو قدم سی قدم آدم آنکھین
گہورتی ہین نگہ قہر سی عاشق کی طرف | آج ہین قاتل بیرحم کی برہم آنکھین
پاک دامانئ جانان سی ہون گریان تسلیم | اشک عیسی ہین مری حضرت مریم آنکھین

شاعر نامور اپنی وقت کی استاد شاہ نصیر الدین عرف میان کلو نصیر سجاد نشین شاہ صدر
ولد شاہ غریب آخر عمر مین حسب طلب دیوان چندو لال کی حیدرآباد دکہن گئی وہین وفات پائی

ہی دل کی پہپہولونسی ہمارا ہمہ تن چشم | نظارۂ ساقی کو ہی مینا ہمہ تن چشم
تو وہ چمن آرا ہی کہ ہر دستہ نرگس | دیکہی ہی ترا بن کی تماشا ہمہ تن چشم
ای تیر فگن ہم تری ہاتہونکی ہین قربان | تو دی کی طرح محکو بنایا ہمہ تن چشم
کل کہانی دی تن پر کہ دکہانیکو تماشا | جون سرو چراغان مین بنو یا ہمہ تن چشم
مرقع کو اولٹ منہ سی جو کرتا ہی تو باتین | اب مین ہمہ تن گوش بنو یا ہمہ تن چشم
کیا اونسی ہو صیاد مجہی چشم رہائے | حلقون سی بنا دام یہ ترا ہمہ تن چشم
ای شک قمر شبکو کہان نکلی ہین ناری | نظاری کو تیری ہی فلک کا ہمہ تن چشم
دیکہو نکا تصور مین نصیر او سکو شب و روز | دل صورت آئینہ ہی اپنا ہمہ تن چشم

وجیہ الدین وجیہ برادر نواب حسام الدولہ

خون دل بسکہ رہا آنکی جم چشمون مین | پانی پانی ہوا خجلت سی ہین پنجہ مژگون مین

میر جبّار علی مرحوم بسمل رئیس چنار گڑھ صاحب دیوان

بہلا کس چشم پر دریای خون مین ڈوبا باتونی اپنا خانمان چشم

نظیر تخلص شاگرد مرزا رفیع السودا باشندہ بنارس

تا ایک نظر دیکھی تجھی ای مہ تابان رہتا ہی سدا مہر درخشان ہمہ تن چشم

طالب العلم غلام جیلانی مرحوم رفعت پہلی تخلص بیدم تہا باشندہ پیلی بہیت حافظہ ایسا درست تہا کہ قصیدہ تمام ایکبار کی سنی مین یاد ہوجاتا تہا شاگرد مولوی قدرت اللہ شوق

بہتی ہی زور شور سی نیی مدام چشم اک بحر ہی عظیم کہ جسکا ہی نام چشم

میر سجاد مرحوم سجاد ولد میر محمد اعظم جدانکی میر منشی دارالانشا شاہی کی تہی باشندہ اکبرآباد حال

ایک دل کہتا ہون جو چاہی سو لیجائی او ہے خواہ زلفین خواہ ابرو خواہ مژگان جو دیجیے

میر غلام حسین مرحوم شورش خواہرزادہ ملا وحید صاحب دیوان مع قصاید شاگرد میر محمد باقر حزیں

ابر رو تا ہی تو بہی روای چشم اسمین جو ہونی ہو سو ہوای چشم

شاعر معروف میان دلگیر مرثیہ گو جنکو لال نام پہلی طرب تخلص تہا قوم کایتہ سکسینہ مشرف باسلام

ہوی دیوان اپنا موتی جہیل مین ڈبو دیا مرثیہ کوئی اختیار کی پہلی شاگرد مرزا خانی نوازش کی بعد ناسخ

کسکو دکہاؤن مین یہ بہلا ماجرای چشم ناسور بن گئی ہین عزیزو بجای چشم

باتین تری سنا کرین اور دیکہین تیری شکل وہ مدعای گوش ہی یہ مدعای چشم

آئی طرب ترا جو وہ خوش چشم باغمین نرگس کی دستی کیجیو تو بہی خدای چشم

سعادت خان ناصر خلف شاکر خان

شیخ امداد علی بحر ولد شیخ امام بخش خان باشندہ لکھنو صاحب دیوان شاگرد رشید امام بخش ناسخ

قوس ابرو کی حمایت سی ہین بل پر بلکین
تو توڑ کرتی ہین جو تیرون کی برابر بلکین

دانت آری کیطرح رکھتی ہین مجھپر بلکین
کاٹ ڈالین گی مری دل کا صنوبر بلکین

خوش نگاہونکو جلاتی ہین وہ ابرو بلکین
چشم حورا کی بجھا دیتی ہین تیور بلکین

ایک دن مجکو پہنسائین گی مقرر بلکین
انکہ صیاد ہین ٹٹی ہین ستمگر بلکین

ارزو ہی کہ مین اس حور کی لکھون تعریف
کاغذ آنکھونکی سفیدی ہو تو مسطر بلکین

مرض منتظری سی یہ نقاہت ہی مجھی
تل ہی پتلی کو گران آنکہ کو دوبھر بلکین

کس طرح عشق مین دل کھولکی رونا ہی کوئی
مین سینی مین نہایا جو ہوئین تر بلکین

کیون نگاہونکی تلی آپہ پہر پہرتی ہین
مثل تار نظر آنکھون مین کرین گھر بلکین

یار کی میٹھی نگاہون سی یہ معلوم ہوا
نقل بادام ہین آنکھین نی شکر بلکین

سامری کی بہی یہان آنکہ جھپکتی دیکھی
پتلیان سحر کی پتلی ہین فسون گر بلکین

رات بہر ڈہونڈہتی ہین خوابمین آنکھین اوسکو
کف افسوس ملا کرتی ہین دن بہر بلکین

تو وہ بی دید ہی جسوقت پہری تیری نظر
تل بہر آنکھین نکرین رحم نہ جوبہر بلکین

جسم انسان مین نہین حسن سی خالی کوئی جگہ
دانت نرگین دہن آنکھ کا زیور بلکین

محتسب نشہ مین اولٹی ہوئی آنکھین لیکے
پتلیان میری نہ باہر ہین نہ اندر بلکین

نہ میسر ہو جو دیدار تمہارا صاحب
آنکھ ڈھیلی سی بری کوڑی سی بدتر بلکین

خانہ چشم ہمارا قفس خالی ہی
طایر خواب کو فرقت مین ہین شہپر بلکین

طالب العلمی کے زمانہ مین ایک دن شیخ امداد علی بحر کے گھر پر گئے تو دیکھا کہ وہ اور منشی امیر احمد صاحب مرثیہ پڑہ رہے ہین اور بہت سے شاگرد بیٹہے ہین اسوقت یہ غزل پڑہی گئی تہی

آتش عشق سی جلتی ہین یہ آنکھین اپنی
بہتی پانی مین ہین صفت بال سمندر بلکین

بوسش پر اشک کا طوفان چڑہا آتا ہی
کشتی چشم کو ہو جاتی ہین لنگر بلکین

غم گذری کی جھلک نہین مشتاق کی آنکھ
حسرت دید مین وا رہتی ہین شب بہر بلکین

داستان غم کی بیان کرتی ہین آنکھین تر
قصہ کربہ عاشق کی ہین دفتر بلکین

دونون آنکھین نمی سبہا نہین پیہم بہتی
کیسل مرغ دل وحشی کا سمجھا دانہ

اوسکی دونون آنکھون کی تصویر مین جو مین نے کہینچی تہی یہ غزل لکہی

قوس ابرو مین ہین آنکھین تیر بلکین
نوک مژگان ہین یا نشتر بلکین

طاق نسیان کی قفلی ہین ہماری آنکھین
ہین تو یہ بند مگر در بلکین

عضو عضو آپ کا ہی میری لہو کا پیاسا
برچھیان آنکھین لگاتی ہین تو خنجر پلکین

سوزش عشق سی جلتی ہین یہ آنکھین اپنی
پنجشاخی کیطرح پھنکتی ہین شب بھر پلکین

جلسی آنکھون سی چھپا وہ رخ روشن سایل
کف افسوس ملا کرتی ہین دن بھر پلکین

مصباحی حضرت سلطان العلم تدبیر الدولہ منشی مظفر علی اسیر خلف میر مدد علی والد ماجد حضرت عباس علیہ السلام
کے باشندۂ قصبہ امیتھی مقیم لکھنؤ صاحب دیوان فارسی و پختہ شاگرد رشید غلام ہمدانی مصحفی

ایسی برگشتہ ہین کیون مثل مقدر پلکین
دلمین آئین مری آنکھون مین کیون کر ہین پلکین

ٹکٹکی بندہ گئی رخسارۂ قاتل کیطرف
واہ ری شوق نہ جھپکین تہ خنجر پلکین

ڈوپٹی وقت تو تنکی کا سہارا ہو جای
دیکھلون نزع مین یا خالق اکبر پلکین

ضبط اسرار محبت ہی یہ منظور نظر
ہو لہو خشک جو ہون آنسو ونہی تر پلکین

کر دیا صورت غربال مشبک سینہ
خاک چھنوائین گی عاشق ہی مقدر پلکین

یہی جلنا ہی جو آنکھون کا حرارت کی سبب
جل ہی جائین گی نہین بال سمندر پلکین

قتل عشاق مین کیا عذر نزاکت ہی تمہین
تیغ کیطرح نہین رکھتی ہین لنگر پلکین

خون کا نام نہین میری تن لاغر مین
نوک کی لیتی ہین کیا صورت نشتر پلکین

بعد مردن نہ رہی مجکو کفن کی خواہش
منہ چھپانی کو ہین اشک کی چادر پلکین

کیا ترقی ہی تمہی حسن کے ماشا اللہ
قد سی ہی زلف سوا زلف سی تر بتر پلکین

خواب مین ہاتھ لگی دولت بیدار اسیر
کہ ہوئین شانۂ گیسوی سمنبر پلکین

میر نواب موزون ولد سید علی باشندۂ لکھنؤ صاحب دیوان شاگرد منشی مظفر علی اسیر

محقق علم شعر زایر کربلای معلی میر علی اوسط رشک ولد میر سلمان باشندہ
فیض آباد مقیم لکھنؤ تین دیوان ایک لغت ہندی انکا ہی شاگرد شیخ امام بخش ناسخ

روزن اگر آنکھین ہین تو در کار ہین پلکین — بی ساختہ خار سر دیوار ہین پلکین
قربان بھوونکا ہون کمانون سی نہین کام — تیرون سی غرض کیا مجھی در کار ہین پلکین
دم بھر نہین آرام رسانی اوسی منظور — خونریز نگاہین ہین تو خونخوار ہین پلکین
کانٹون مین تلین ایسی جواہر ہین وہ آنکھین — پھولون سی لڑین ایسی سر خار ہین پلکین
دنرات یہان خوف ورجا مد نظر ہی — دلدار ہین آنکھین تو دل آزار ہین پلکین
خالی نہین اہل نظر ارباب خلش سے — آنکھونکو جو دیکھا تو گہان یار ہین پلکین
کیونکر نہون قتال نگاہون کی اشاری — آنکھین ہین سیم پیشہ جفا کار ہین پلکین
ای شک گل آنکھونکی ملاحت سی ہی ثابت — کیونکر نہ رہین گرد نمکخوار ہین پلکین
آنکھون نہین اگر ہی صفت دلبری ای شک — دل چھیدنی کی واسطے ملیار ہین پلکین

میر مہدی مرحوم جنون خلف میر عباس عرف میر مغل باشندہ فیض آباد وارد کانپور شاگرد میر علی

اوس گلکی محبت مین جو خونبار ہین پلکین — انروزون مری غیرت گلزار ہین پلکین
چشم بت سفاک کی اوصاف کہون کیا — اللہ ری نزاکت کہ اوسی بار ہین پلکین
تا مردم دیدہ کو کوئی غیر نہ دیکھے — چلمن یہ پڑی ہی نہین ای یار ہین پلکین
خنجر کبھی عاشق کی لئی تیر کبھے ہین — یہ مردم دیدہ کی تو ہتیار ہین پلکین
اکدن نہ تمہاری گل بازی کو اوٹھایا — کچھ کام نہ آئین مری بیکار ہین پلکین

[illegible] ہین پلکین
[illegible] ہین پلکین
[illegible] ہین پلکین

جارو ب کش قصر گل رشک ارم ہون — جہاڑو کی لیئی حور و نکی در کار ہین پلکین
انکہین جو ملین تلوون سی کہنی لگا وہ گل — چبھتی ہین مری پاؤن مین کیا خار ہین پلکین
نسبت ہی تری چہری سی کیا شمس و قمر کو — زلفین ہین ترے انکہین ہین تیغ ای یار ہین پلکین
ای مہر وش انگیا مین ہین نرگس کی بنی پہول — اب بدلی کرن کی انہین در کار ہین پلکین
اوڑ جائین دہوئین عشق مزہ مین تو بجا ہی — ای بت تری مو اللہ دہوان دار ہین پلکین
ہر روز جلاتا ہون کہ اوسکو نہ نظر ہو — باقی میری اب آنکہون مین دو چار ہین پلکین
انکہون مین سما جاتا ہون مثل نگہ چشم — وہ زار ہون مجہسی مری طیار ہین پلکین
ہولی مین گلال انپہ پڑا ہی نہ یہ سمجہو — خون دل عشقی سی یہ گلنار ہین پلکین

مولف تذکرہ سید محسن علی محسن ولد شاہ حسین حقیقت مولد و مسکن لکھنو شاگرد خواجہ وزیر وزیر اورنگ

جلتی ہین حسین کیا ہی طرحدار ہین پلکین — اوس طور کی شعلی کی دہوان دار ہین پلکین
انکہونکی طرح لڑنی کو طیار ہین پلکین — ای آفت جان کیا تری خونخوار ہین پلکین
میٹہی تری نظرون نی رولایا ہی جو مجکو — اشکونکی عوض آج شکر بار ہین پلکین
تم جاؤ جو گلشن مین تو جہاڑین وشونکو — اسواسطے نرگس کو بہی در کار ہین پلکین
کیون فاش کیا راز محبت یہ سزا ہی — منصور تو آنسو ہین مری دار ہین پلکین
حیران ہون کیون دیدہ و دانستہ ہین خاموش — ہین شکل زبان قابل گفتار ہین پلکین
چبہ جاتی ہین یہ پای نگہ مین دم گلگشت — ای گل چمن رخ مین تری خار ہین پلکین
کیا اشک کی دانون سی بنا لیتی ہین سبحہ — دیکہ او بت بیدین مری دین دار ہین پلکین

مثال دون گل بادام ہی جو آنکھون کو
کھون سے رنگ گل بادام ہین یہ رخسار مژہ

یہ جلتی ہین تری فرقت مین شعلہ رو آنکھین
زبانہ شمع کا بن بن گئی ہین تار مژہ

بہی گا خون رگ سنگ سرمہ ہی پل مین
کہ نیشتر سی کہین تیز تر ہین خار مژہ

لگا کی کہتی ہین سرمہ وہ ناز سی دیکھو
سیاہ تاب ہوئی تیغ آبدار مژہ

بنائین اشک کی دانون سی سبحہ کیا دم کر
پہنچ سکین گی نہ کوتاہ ہین یہہ تار مژہ

نہین ہین کم رگ خواب گران راحت سی
نہ رنج دی کی سبک ہون نظر مین تار مژہ

ہی اوسکی غلس پہ تیر شہاب کا دہوکا
یہ گرمیون پہ ہی وہ برق شعلہ بار مژہ

پلک جہپکتی ہی تو آنکہ کہل نہین سکتی
یہ ناتوان کو تمہاری گران ہی تار مژہ

عجب بہار ہی قطرات اشک خونی سی
اجی ہی دید کی قابل یہ لالہ زار مژہ

جو میٹھی نظرون سی دیکھو تو جان شیرین ہے
چہری ہی شہد کی یہ نیش دلفگار مژہ

ملا کی منہ مری منہ سی کرو جو چار آنکھین
فدا ہون آنکھون پہ آنکھین مژہ نثار مژہ

خلش پہ اپکی رگ سنگ سرمہ پستی ہی
وہ کون دل ہی نہین جسکو عشق خار مژہ

وہ اپنی چشم کی گردش دکہا کی کہتی ہین
فسان سی تیز ہوئی تیغ آبدار مژہ

جو اونکی آنکھون پہ صدقی کرون گل نرگس
تو شاخ نرگس شہلا کرون نثار مژہ

وہ اپنی جان کا ہوتا ہی دشمن ای محسن
جو دیکہہ بہال کی ہوتا ہی دوستدار مژہ

ناسخ

شیرینیشہ سخنوری شیخ امام بخش ناسخ خلف شیخ خدا بخش تاجر باشندہ لکہنو مین دیوان اردو کا

منظور وقت مرگ یہی تازہ داغ ہو — آئی جو بوی زلف گرہ گیر ناک مین

میر جان مرحوم ذاکر خلف میر فخرالدین ماہر شاگرد اپنے والد ماجد کی باشندہ لکھنؤ تمام دیوان

کرتا ہی اوسکی آگی جو تقریر ناک مین — دیتا ہی اوسکی شوخ وہین تیز ناک مین
ہر ایک پوچھتا ہی یہ کتنی کو مول لے — دم آگیا ہی لیکی تو شمشیر ناک مین
چہینک آگی گھس نجای کہین مغز مین تری — ای چلبلی نہ ڈال تو قتگیر ناک مین
کی مین گانا بہتونکا ہمنی سنا ولی — مطرب پسر یہ گاتا ہی تصویر ناک مین
دانا ہوا جو ناک مین اوس طفل نے کہا — فلفل کی ہی لگانی کی تدبیر ناک مین
ہر دم توڑا مہار کو جاتا تہا اس لیے — بغدی شتر کی ڈالی ہی نخچیر ناک مین
نکسیر پھوٹتی نہین ہر دم رقیب کی — بر عکس اوسکی ہی یہ بوا سیر ناک مین
سرسام دفع ہونی کی خاطر سنا یہ ہے — ڈالی ہی بزکالیکی ہر اک شیر ناک مین
ہوتا ہی جنکو نزلہ تو ذاکر سنا ہے یہ — سمجھی مین ناس لینا وہ اکسیر ناک مین

دیہی کلکٹر اتاوا کلب حسین خان بہادر نادر خلف نواب احترام الدولہ دبیر الملک کلب علیخان بہادر رئیس بنارس کئی دیوان مع قصاید اور مرثیہ اور ایک تذکرہ صولت ادری طبع زاد انکا ہی شاگرد ناسخ

جب طلائی حلقہ اوس کافر کی پہنا ناک مین — دم ہر ایک خود بین کا خود بینی سی آیا ناک مین
دونون کانونپر کمان شق القمر کا کیون نہو — ہی اثر انگشت پیغمبر کا پیدا ناک مین
کہکشان کی پاس نکلا ہی حمل یہ چرخ پر — یا کہ ہی خال سیہ وان جلوا افزا ناک مین
جسطرح ہای دو چشمی کا ہو شوشہ خوشنما — ہی بلاق اسطرح سی ای طفل زیبا ناک مین

کیون مزاج آشفتہ ہی ایجان کیون ہو بدماغ
عنبر گیسو کی شاید بہر گئی بو ناک مین

کیون جلاتی ہو اسی رونا پڑی کا آپکو
جای کا دو دل عشاق گیسو ناک مین

سنبل جنت نہ کیونکر اوسکو ای عشقی کہون
مر گیا جب مین تو آئی بو ی گیسو ناک مین

مولف تذکرہ سید محسن علی محسن ولد شاہ حسین حقیقت وطن بزرگوں کا خوست مولد و مسکن لکھنو شاکر دا

گر سمائی وصل کی شب بو ی گیسو ناک مین
مثل شبو بی یقین پیدا ہو خوشبو ناک مین

دل جلا کر پوچھتا ہی یار گرمی دیکھنا
آرہی ہی کچھ کباب خام کی بو ناک مین

ایکدم فرصت نہین ملتی ہی وہ ایسی لبھی
دم ہمارا لائی ہین کسمد رجہ آنسو ناک مین

واہ ری تاثیر مارا ہی ہین کس پیچ سی
زہر افعی بن کی آئی بو ی گیسو ناک مین

ہو گئی دیوانی تجھپر بھولی خود بینی حسین
کیل کیا پہنی پریرو پٹرہ کی جادو ناک مین

بادہ خواری اس آئی گی نہ زاہد کو کبھی
می جو لی منہ مین تو آئی ہو گی لہو ناک مین

روتی زبان کاٹ پڑی گر عکس تو وہ او رچلی
نک جڑاؤ کیل کا بن جا ہی جگنو ناک مین

جان شیرین دی چھٹی کا دو دیاد آیا مجھی
کوہ کن کا لائی دم فرہاد ش جو ناک مین

آتش رنگ حنا سی نقش پا جلتا ہی کیا
ای پری آتا ہی دود نقش جادو ناک مین

تیغ عریان بنکی ہر دم قتل کرتی ہی مجھے
آگئی صفاک کیا تاثیر ابرو ناک مین

مین تو کیا پریان بنتی ہونکی ہر ک پر جان دیز
آپ آنکھو نکی طرح رکھتی ہین جادو ناک مین

مشک کو سونکھا جو تمنی یہ خوشی اوسکو ہوی
آئی خوشبو لیطرح سی روح آہو ناک مین

خود فروشی یار اگر دکھلای جنس حسن رخ
کیا عجب ہی نتہ کا حلقہ ہو ترازو ناک مین

گلہ خط شعاعی مین نہان ہو خورشید
نہین ممکن خط شکین مین تون پنہان عاض

دست گلچین مین ہو جسطرح سی گی گلکا
یون نمایان ہی تیرے مژگان عاض

جسطرح سے ہو گیا ن تیرے مژگان عاض
رقص مین یون نظر آیا تہ دامان عاض

جلوہ فرما مہ کنعان ہی ہر کنعان مین
نہین ای ماہ سے چاہ زنخدان عاض

نی زلیخان کیون نہ وای مشک چین آہو بہار
نی مکلف ہی گل و مغفرت گلعذاران عاض

دہم ہر چند دہ پر کار آتش ہے ہوا
ای تصور مین ترا نقش شب ہجران عاض

روز نور و ز چمن ہی بش مہ رخ ہی نور
ذوالفقار اردی تجوب ہی فرقان عاض

شاخ گل کی عکس ہی بجائی مین ہی
صاف دریا کو بنا ہی گلستان عاض

وہ بھیو کا شب تاریک مین جاتا ہی اگر — آئنہ خانی مین کرتا ہی چراغان عارض
نہین معلوم کہ حوروں کی بھی ہون یا کہ نہون — مگر ایسی نہین کہتا کوئی انسان عارض
ہون مین حیران ہی کیونکر شب گیسو موجود — ہین مری ماہ کی خورشید درخشان عارض
کیون نہ دن رات کراہا مین کروں ای ناسخ — ہوگیا ہی مرض عشق حسینان عارض

ملازم راجہ بہرت پور حکیم وحید اللہ خان و حید خلف حکیم سعید اللہ خان بن حاذق الملک عبد اللہ خان باشندہ بدایون

کیون چھپاتا ہی صنم تو تہ دامان عارض — پارۂ نور ہین یہ کب ہوئی پنہان عارض
کیون دکھاتی ہو مجھی آیینہ سکتی مین عبث — یارو دکھلادو کہین سی وہ درخشان عارض
ہمنی بوسہ جو لیا اسمین گنہ کیا ٹھہرا — اہل اسلام ہون لاریب ہین قرآن عارض
چاک ہو مثل گمان دیکھ لی دامان نگاہ — ہمکو دکھلائی اگر وہ مہ تابان عارض
صفحہ دل پہ مری سانپ سی لوٹی ہین وحید — ڈھانپ لیتی ہی جو وہ زلف پریشان عارض

مولوی کرامت علی مرحوم تاریخ گو اظہر ولد امانت علی باشندہ شیخپور توابع فرخ آباد وارد لکھنو صاحب دیوان شاگرد نصیر مرحوم

مذ کہا رشک قمر تو عرق افشان عارض — چشمۂ مہر یہ لاوین گی یہ طوفان عارض
نہ تو مہتاب ہین نہ مہر درخشان عارض — رحل یہ خط ہی ترا اوسپہ ہین قرآن عارض
جیسی قرآن مہ سبز غلاف مخمل — یون خط سبز ہین تیری ہین یہ پنہان عارض
جای اشک اب گل مہتاب یہان چہڑتی ہین — ایسی دیکھی ہین تری ای مہ تابان عارض
ترم اس درجہ ہی اوس آیینہ رو کو اظہر — ہمنی دیکھی تو چھپائی تہ دامان عارض

نواب حسام الدولہ حافظ الملک محمد نقی علیخان بہادر نصیر جنگ حسام خلف نواب مہدیعلیخان کی اور

صاحب دیوان شاگرد نصیر مرحوم علی باشندہ لکھنؤ

زلف ترا ہی چین بہ زلف پریشان عارض — آپہ لا ہین کہین بلای شب ہجران عارض
ہوگیا ہی ترس کون مہ تابان عارض — رات ہر تا سی گئی چاند ہی عاشق کیطرح
ہوگیا ہی مرض عشق حسینان عارض — تم نہ کہا دو تو بہ زلف پریشان عارض
خط بطبیعس ہی خط خال ہی مہر بطبیعس — زلف اور خال مین ہی ہی قرآن عارض
عارض حسن پر اتنا نہین لازم ہی غدر — ہون اگر چاند سی ای مہ تابان عارض
زلف ہندو کیطرح چومی پرستش کیلئے — فلک حسن ہی تو فہم درخشان عارض
بیچ ہی مین ہی پردا ہی رہا عاشق سی — رقص مین ہی نظر آئی تہ دامان عارض

کفر و اسلام سی ہی حسن بتان کی ترکیب | زلف ہندو ہی جو کافر تو مسلمان عارض
تو جو ہو بزم مین پھر شمع کی حاجت کیا ہے | کیا ہی روشن ہین تری ای مہ تابان عارض
روبرو کامل خستہ کی اوٹھائی جو نقاب | ہوگیا آئینہ ساں دیکھ کے حیران عارض

شیخ علی حسین جویا ولد شیخ فتح علی بسبب قرابت آقو صاحب قدسیہ محل عظیم ابادسی وارد لکھنؤ ہوئے
اوس زمانمین انکا اور قادر علیخان کا دور دورہ ہوا چندی کانپور مین مقیم رہی اب وطن کو گئی صاحب دیوان شاگرد رشک

پوتھی ہین ای بت چالاک کہ قرآن عارض | دیکھا کرتی ہین جو ہندو و مسلمان عارض
اب نہ پائین گی شفا آئین مسیحا بھی اگر | ہوگیا درد غم دوری جانان عارض
در و یاقوت و گل و سنبل و نرگس ای گل | ہین تری گیسو و چشم و لب و دندان عارض
ٹکڑی ٹکڑی ہوا بھی مثل کتان ای مہ رو | دیکھنی پائی اگر مہر درخشان عارض
کیا صفائی ہی ٹھہرتی نہین چشم مردم | ای پری آئینی کو کرتی ہین حیران عارض
مثل بلبل ہی ہوس دیکھنی کی پریون کو | رشک گل ہین تری ای رشک سلیمان عارض
اپنی جویا کی کہین او مسیحائی کو | درد و اندوہ بہت ہی شہ مردان عارض

تہانہ دار کرنیل گنج ضلع کانپور سعادت خان ولد جہانخان ساکن اعظم گڈھ مقیم کانپور شاگرد رشک

ہنسکی چھیڑون اوسی دکھلاتی جو جانان عارض | دیکھہ تیری نہین ایسی گل خندان عارض
آنکھ ڈالی نہ کسی گل پہ کبھی گلشن مین | دیکھہ پائی جو تری بلبل نالان عارض
چھپ گئی صبح وطن زلف جو کھولی تم نے | ہی غضب آئی تہ شام غریبان عارض
ہین پری نام خدا تیری پری رخسارے | چوم لین آنکھون سی دیکھین جو مسلمان عارض

وطن بزرگونکا مدینہ منورہ بعد دہلی انکا مسکن لکھنؤ صاحب دیوان شاکرد غلام ہمدانی مصحفی

دیکھی کر مرغ چمن اوسکی بہار عارض	لالہ و گلکو کری لاکی نثار عارض
نصب آئینی مری قبر مین کرنا پس مرگ	جانی تا وہ بہی یہ تہا حاشق زار عارض
حیف ہی ہمتو نظر ایک جہلک کو ترسین	آئنہ لوئی سدا اوسکی بہار عارض

قلم معاصرین

علم تکسیر مین یکتا افصح الفصحا خواجہ وزیر ولد خواجہ فقیر باشندہ لکھنؤ صاحب دیوان ارشد

سبزۂ خط سی بڑہا اور وقار عارض	خضر آباد ہوا نام دیار عارض
کیا ہی دلچسپ ہوی یار بہار عارض	کہ نگہ بیٹہ رہی جاکے کنار عارض
او جوان خط سیہ ہو گا یہ پیری مین سفید	صبح ہو جائیگی اکدن شب تار عارض
ای گلو کرتی ہو کیا حسن دو روزہ پہ غرور	عارضی ہی چمن رخ مین بہار عارض
دولت حسن پہ یہ خاک اوڑا رہی ہی	غازہ عارض پہ ہی ایوا غبار عارض
اوس رخ صاف پہ کیا روی مخطط رکہون	پہول ہی کانون مین چبہ جائینگی خار عارض
صاف ہو آینہ سان پہر خط مشکین مٹ جای	پہر حلب ہو مرے اللہ نثار عارض
ہی کہان خط سیہ صدمی سہی اوسکی مین کبود	سایۂ زلف نزاکت سی ہی بار عارض
موجۂ نکہت گل ہی سے پئے بلبل گلدام	عندلیب دل نالان ہی شکار عارض
گال پر گال ذرا رکہکی تماشا دیکہو	اپنا رخسار یہ ہی عاشق زار عارض
کری قالب کو تہی شوق ہم آغوشی مین	وا ابہی شکل مہ نو ہو کنار عارض

برج میزان ہی شرف رکھتی ہین تیری ابرو
پایہ ماہ مین تلتا ہے وقار عارض

کہہ رہی ہین ارنی طالب دیدار تمام
یدبیضا سی نکلتا نہین کار عارض

پوچھتا کیا ہی محوس مری محبوب کا رنگ
دیکھلی چھوڑ کے تابی نہ غبار عارض

ہاتہ کب آتی ہین خسار گل اندامون کے
گم نہین سونی کی چڑیا سی شکار عارض

خوبرویونکو خدا نی یہ دیا ہے رتبہ
ہی خداوند حلب آئنہ دار عارض

دہوپ افروختہ رو کر کی اوسی زرد ہوے
تپ چڑہی مہر کو اوٹہا جو بخار عارض

بحر صروف محبت ہمہ تن یاسی ہی
کان مشتاق سخن آنکہ دوچار عارض

مصاحب حضرت سلطان العالم ننشی میر مظفر علی اسیر خلف میر مدد علی سید علوی اولاد مین حضرت عباس
علیہ السلام کی باشندہ قصبہ ایٹہی صاحب دیوان فارسی و ریختہ اور عشق نامہ شاگرد رشید علامہ حمدانی مصحفی

ہوسکی آینہ کیا خاک دوچار عارض
ماہ و خورشید بہی ہین آینہ دار عارض

زلف کا بوجہ اوٹہی اوسکی کمر سی کیونکر
عکس مشکان بہی نزاکت سی ہین بار عارض

سنبلہ گیسو و نیر قوس قزح ابرو پر
ماہ قربان جبین مہر نثار عارض

عندلیبون کی طرح کیون نہون نالان عاشق
نو بہار چمنستان ہے بہار عارض

وہ حسین ہو کہ ہین معشوق بہی عاشق پیر
شمع پروانی کی صورت ہی نثار عارض

پہلو ماہ مین سب کہتی ہین تارا چمکا
جلوہ گر خال نہین ہے یہ کنار عارض

گرمی جسم نی دیوانہ بنا یا ہی مجہے
ہوش آئی جو اوتر جائی بخار عارض

تیغ ابرو کی دکہا کر اوسی چو رنگ کرو
بی ادب آینہ ہوتا ہے دو چار عارض

ہی جمال تری ای ماہ مبارک طلعت
ہی تری زلف پہ موقوف بہار عارض

ہی تری زلف پہ موقوف بہار عارض
ہی جمال تری ای ماہ مبارک طلعت

خطا کی آپ تو ار حسن دوانہ ہوگا
ابرو سی کا تصور ہی بار عارض

مشکون فرط نزاکت سی ہوا جاتا ہی
لچ کل ای گل مین ہی خار عارض

شاہ مشتاق مین لیتی ہین خراج بوسہ
شکل سوداے ہوی اوسکی شمار عارض

ای شمعی سی کیا شمع فی شبستان پیدا
اور دو روز ہے تہا ن بہار عارض

ہی تری زلف کا ہر خط مشکین سے ہوا کم ترو قار عارض
ای تری زلف پہ موقوف بہار عارض

ہی تری زلف پہ موقوف بہار عارض
ای تری زلف کا ہر خط مشکین سے ہوا کم ترو قار عارض

ایک بوسہ ہمین دے دیجیے ای حصار عارض
اور دو روز ہے تہا ن بہار عارض

ای شمعی سی کیا شمع فی شبستان پیدا
شکل سوداے ہوی اوسکی شمار عارض

شاہ مشتاق مین لیتی ہین خراج بوسہ
لچ کل ای گل مین ہی خار عارض

مشکون فرط نزاکت سی ہوا جاتا ہی
ابرو سی کا تصور ہی بار عارض

خطا کی آپ تو ار حسن دوانہ ہوگا
ہی جمال تری ای ماہ مبارک طلعت

ہی تری زلف پہ موقوف بہار عارض

مشعلِ مہ کو کیا پیر فلک نی روشن
رات اونچا یہ ہوا شعلہ نار عارض

جل گئی اوسنی جو بوسی ہین ہنسی ہنسی کے
آج غیرون پہ گری برق شرار عارض

بیخود اوس عارض تابانکا جو آتا ہی خیال
انکھین کرتی ہین دُر اشک نثار عارض

شیخ فضل احمد کیف ولد شیخ اکبر علی باشندہ لکھنؤ صاحب دیوان شاگرد میر وزیر صبا

کون دیکھی گا اب ای یار بہار عارض
خط سی مسدود ہوئی راہ دیار عارض

دور رد در خطِ مشکین ہی خدا خیر کرے
دیکھیی گہٹتی ہی کیونکر شب تار عارض

وہ یہ کہتی ہین خدائی جنہین آنکھین دی ہین
سرمہ طور سی بہتر ہی غبار عارض

سایہ خورشید پرستونکی ہوا ہون محشور
کون مجھسا ہی بھلا عاشق زار عارض

تا زلیخا جو کوئی اوسکی خبر پہنچاتا
پونہچتی دامنِ یوسف سی غبار عارض

روبرو یار کی شیرین نی کہا عذر اسی
مین لبون پر ہون فدا تو ہو نثار عارض

نگہ عاشقِ مشتاق پہنچ جاتی ہی
لاکہ گہونگہٹ کو کری یا حصار عارض

آہ کہینچی ہی جگر سے تو ملے ہین بوسی
ہمنی شمشیر سی چہنیا ہی دیار عارض

یا علی رجعتِ خورشید کا مشتاق ہو مین
یار پہر آکی دکہا جای بہار عارض

کیف سی شخص کو دیتی ہو ہزارون بوسے
مفت تم کہوتی ہو ای یار وقار عارض

میر نواب موزون خلف میر بندہ علی باشندہ لکھنؤ صاحب دیوان شاگرد منشی میر مظفر علی اسیر

تم جو دکہلاد و گلستا نمین بہار عارض
گلِ خورشید بنی آئنہ دار عارض

کیونکہ دیکہی کوئی اوس گل کی بہار عارض
ہون سکندر سی جہان اینہ دار عارض

کشورِ حسن مین کیا خوب ہی یہ لیل و نہار
روز عارض ہی تو خط آئینہ دارِ عارض

رشک سی داغ دل ماہ یہ ہی آج تلک
ہو گیا تھا کہین اکبار دو چار عارض

سرو بہی قامتِ موزون کا تری بندہ ہی
گل فقط زر سی نہین باج گذار عارض

مضطرب کیون نہ پہرین گرد سرِ جانان ہم
دل ہی قربانِ جبین جان ہی نثارِ عارض

عبد الکریم خان حنا ولد سرور خان باشندہ لکھنو صاحب دیوان شاگرد میر وزیر علیا

خط نکلنی سی ہوئی اور بہارِ عارض
لی اوڑا حسن کو پر بنکی غبارِ عارض

طوطیِ خط سی خزان ہی چمنِ روئے نگار
طائرِ رنگ پریدہ ہی بہارِ عارض

جلوہ نور خدا حسن رخِ جانان ہی
کم نہین وادیِ ایمن سے دیارِ عارض

روزِ روشن کو کیا شام سوادِ خط نے
ظلمت آباد ہوئی صبح بہارِ عارض

خواب سی اوٹہ کی کفدست جو دیکہی وہ حسین
پنجہ مہر ہی آئینہ دارِ عارض

بڑہگیا زخم جگر دیدِ رخِ نو خط سے
بن گیا مرہم نگار غبارِ عارض

وہ بیان گلشن مین جو آیا انہین آرایش کا
بنگیا شاہد گل آئینہ دارِ عارض

عاشقِ زار ہون مین خال و خطِ جانان کا
نقش ہی لپہ مری نقش و نگارِ عارض

بوسہ دی صنم ہی سبب مرگ حنا
صورتِ برق شرر بار ہی نارِ عارض

شیخ ببر مرحوم فنا بہکیت اپنی فن مین شہرہ آفاق خلف شیخ طاہر باشندہ لکھنو

ظاہر اگو خط اور نس ہوا خارِ عارض
پر حقیقت مین دو بالا ہی وقارِ عارض

شکر للہ کہ ہوا شکرِ خط سی آباد
ایک عرصی سی تہا ویران دیارِ عارض

ای ولی مالی وہ بہار کا گلشن گلزار عارض

ہمچو نی نالہ کشان گشتہ ام از بیخودی
نوائے ہمدم خان بیخود

ماہ صحرا ہی سی تو مون عاشق زار عارض

بیخ نی روپ کیا صحرا مین
ظہیر

ظلمتی نون کہوئی ای جان بہا عارض

زلف جانان پہ لٹا و دونگا مین تا رحشن — مہ و خورشید کرونگا مین نثار عارض
روبرو آتی ہی تیری وسی غش آتا ہی — آینہ ہو نہین سکتا ہی دوچار عارض
رشک لرزنگ ہو ہر صفحہ دیوان اپنا — جو شش کر کچہ بہی لکھون نقش و نگار عارض

مصحح مطبع مصطفائی میر ناصر علی مرحوم **نصیر** ولد میر عبد العلی باشندہ لکھنو صاحب دیوان شاگرد شیخ امام بخش ناسخ

شام خط سی ہی ہم صبح بہار عارض — منقلب ہوتی نہین لیل و نہار عارض
قرب نیک اختر و نکا دیتا ہی سرکش کو نجات — کب پسینی سی بجہی شعلۂ نار عارض
جا بجا ئب خط مشکین ہی پسینی مین عیان — روشن انجم سی ہوی ہی شب تار عارض
حاشیہ ہی خط ریحان سی گلستان پہ رقم — سبزۂ خط سی نہین ہی یہ بہار عارض
ہم ہوی جامی سی ہر نا اوٹہی رخ سی نقاب — قطع پیراہن ہستی ہی شعار عارض
آتشین چہری پہ کب ہین یہ نشان چیچک کے — دو دخط مین نظر آتی ہین شرار عارض
خط صفائی کا جو آیا ہوا معلوم نہین — کہ غبار اوٹہنی کا باعث ہی غبار عارض
خط کی آنی پہ یہی اندیشہ وہ کرتی ہین **نصیر** — صبح ہو جای ہے اکہیے شب تار عارض

مہدی حسین خان **آباد** خلف غلام جعفر خان باشندہ لکھنو ہر بحر مین غزلین کہی انکا ایک دیوان ہی شاگرد ناسخ

کل ہی بیقدر نظر مین ہی وقار عارض — ہم وہ بلبل ہین کہ تکتی ہین بہار عارض
گرم ای غیرت خورشید ہی نار عارض — نہ جلا دی کہین آئینہ شرار عارض
دہوم گر رخ کی صفائی کی وہان پہنچی گی — آئینہ کیا ہی طلب ہو گا نثار عارض
ہم محبت کبہی کرتے نہ مثال بلبل — عارضی جانتی گر رنگ بہار عارض

رشک خورشید فلک غیرت ماہ و انجم
جان و تن کیون نہ کرون اپنا نثار عارض

ننگ و ناموس ہی کیا کام رہا ہمکو حکیم
ایک مدت سی ہوی عاشق زار عارض

رام چرن گرداب اور رحال لونہارہ

بہا گیا بیل گلشن وہ پیارا عارض
گل سے بہتر ہی کہین یار تمہارا عارض

گل رعنا کیطرح ہوتی ہین وہ سرخ سفید
کبھی چھوتی ہین جو اوس گل کا قصار عارض

ہنس کی وہ شوخ یہ کہتا ہی کہ منہ بنواؤ
کبھی ڈھوکی سی جو چھوتا ہون دوبارا عارض

دسترس جب نہوا جان پہ ہم کھیل گئے
چھولیا دست تصور سے تمہارا عارض

بوسہ دینا نہین گرداب شب وصل مین وہ
کہات پر آنکی کرتا ہے کنارا عارض

مرزا مہدی فاقب ولد مرزا انور علی بیگ شاگرد نواب محسن الدولہ بہادر باشندہ لکھنو شاگرد ناسخ

ہوگیا بار نگہ سے ترا نیلا عارض
کسنی دیکھا ہی بتا دی کوئی ایسا عارض

کسنی بوسی لیئی کیون آج ہوا مرجھائی ہوی
گل افسردہ کی صورت ہی تمہارا عارض

شجر طور جو قامت ہی تو رخ شعلۂ طور
ای بتو نور خدا کا ہی تمہارا عارض

شکل الفت نظر آتی ہی صفائی کی سبب
صورت آینہ غماز ہی تیرا عارض

زلف ہی رات تو ہی عقد ثریا افشان
چاند پیشانی اگر ہی تو ستارا عارض

کرون نظارۂ رخسار تو ہو دفع مرض
میری حق مین ابہی ہوجای مسیحا عارض

ذکر بوسی کا جو آیا تو پڑا گال پہ نیل
ماکنا ظلم ہوا تاب نہ لایا عارض

تحقق علم شعر میر علی اوسطہ رشک و امیر سلمان باشندہ لکھنو تین دیوان ایک نعت انکا ہی شاگرد شیخ امام بخش ناسخ

طبیعت اپنی نہین مانتی کسی صورت
کبود ہو گئی بوسون سی گو تمھاری گال

گلوری منہ مین ہی تو رنگ پان ہی صاف عیان
نگینہ شجری ہین پری تمھاری گال

نکسطرح سی کہون آسمان حسن تمھی
چکور خط ہی تو ہین چاند تیری پیاری گال

کہو تو کون سی ہی بات پر تمھین غصہ
کہ لال ہو گئی ہو جہ ایسی پیاری گال

شب وصال مین ای موج بخت جاگی ہین
وہ سو گئی مری چھاتی پہ کہ کی باری گال

تہانہ دار ضلع کانپور شرف الدین حسین خان شرف ولد شہاب الدین حسین باشندہ علیگڈہ شاگرد رشک

کسی حسین کی ایسی نہین پیاری گال
کہ جیسی غیرت خورشید ہین تمہاری گال

ہمیشہ رہتی ہین کیون انپہ ناک زلفونکی
خزینہ زر کی نہین ہین اگر تمہاری گال

نہین ہی گردش ایام سی مجھی کچہ کام
یہ زلفین شام ہین اور صبح ہین تمہاری گال

مری سی سوئی گالون پہ گال رکھکر آپ
ذرا ہی کم نہین گل تکیہ ہی ہماری گال

نہین ہی شام غریبی کو میری صبح وطن
چمکتی ہین گسیوون مین اس لئی تمہاری گال

لئی جو بوسی شرف تونی پر گئی ہین نیل
نہین کہا تا کسی کو حیا کی ماری گال

شیخ الٰہی بخش عشقی خلف شیخ محمد بخش باشندہ کانپور صاحب دیوان شاگرد میر علی اوسط رشک

جو بوسی دوگی مجھی تم دکھا کی پیاری گال
یقین ہی گھس نہین ہین جانیکی کچہ تمہاری گال

ہی میری آنکھون کی پتلی کا عکس خال نہین
بشکل آئینہ شفاف ہین تمہاری گال

قمر تری رخ روشن پہ ہو بلا گردان
تری جذار پہ خورشید اپنی واری گال

بلند قامت موزون کہین ہی طوبی سی
گل بہشت سی خوش رنگ ہین تمہاری گال

بس اور کیا کروں اوس کل کا وصف ای محسن | گلونکو خاہلی ایسی ہیں ایسی پیاری گال

ہونٹہ

شاعر نامی ہمہ گو میر انشاء اللہ خان مرحوم انشا ولد میر ماشاء اللہ خان مصدر باشندہ لکھنو
ایک دیوان فارسی ایک دیوان ریختہ ایک دیوان ریختی ایک دیوان بی نقطہ انسی یادگار ہے

پہر تو کہہ پہر کی دم سرد مری ہونٹہ نچوس | ہان وہ کسطرح کہ بی در دمری ہونٹہ نچوس
قہر ہی لعل مسی زیب سی تیری کہنا | رنگ یاقوت ہی یان گر دمری ہونٹہ نچوس
رہ نصیحت نہو پر وہ تو ذرا پھوڑنی دی | دیکہہ یہ جاگہہ ہی بی پر دمری ہونٹہ نچوس
مجکو حیران نکر دا دتری دہشت سے | دیکہہ رخسار ہوی زرد مری ہونٹہ نچوس
صدقے اس ناز کی انشا سی یہ کہنا چلبی | چوٹ لگتی ہی ہوا در دمری ہونٹہ نچوس

مولوی محمد بخش شہید ولد شیخ خدا بخش خوشنویس ولادت میں محمد بن ابی بکر رضی اللہ عنہ کی
باشندہ قصبہ سندیلہ مقیم لکھنو صاحب دیوان شاگرد رشید شیخ امام بخش ناسخ

بوسی کی بیان مین جو مجہی یاد آئی ہونٹہ | بی اختیار منہ سی یہ نکلا کہ ہائی ہونٹہ
کسدرجہ چوسنی مین ملین ہین حلاوتین | صانع نی تیری شہد و شکر سی بنائی ہونٹہ
کیونکر پڑہون آج دعای ہلال مین | مانند ماہ نو مجہی اوسنی دکہائی ہونٹہ
غنچہ حیا سی پہر نہ چمن مین شگفتہ ہو | گلبرگ سی کبہی جو تری دیکہ پائی ہونٹہ
عشق لب نگار مین کاٹی ہی یونہین عمر | کہ کاٹ کہای چوسی کبہی گہ چہائی ہونٹہ

آفتاب الدولہ خواجہ سید **قلق** خلف خواجہ بہادر حسین فراق بن خواجہ مرزا خان انکی باشندہ لکھنو

روز سخنست جوہری بازار جب کہلا ۔۔۔ ہیری کی دانت لعل کی ظالم نی پائی ہونٹہ
سب برگ گل زمین پہ کتر کی گرادی ۔۔۔ بلبل نی باغ مین جو تری دیکہ پائی ہونٹہ
کیا ذوق بوسہ ہی کہ صنم پہول پہولکر ۔۔۔ سو بار ہمنی آتش رخ سی جلائی ہونٹہ
آیا اگر خیال قدم بوس یار کا ۔۔۔ پہرون نہ مینی نقش قدم سی اوٹہائی ہونٹہ
مین جان بلب ہو اجو کہا اوسنی وصل مین ۔۔۔ کیا کاٹتا ہی سنگدلی سی پرائی ہونٹہ
ایسا عمل پڑہون کہ مری ہونٹہ جب ملین ۔۔۔ خود بوسہ دینی کو وہ مری پاس لائی ہونٹہ
یون ابتو بوسہ شوق سی ہمان مین کی نہیں ۔۔۔ مسی لگاکی یار نی مجکو دکہائی ہونٹہ
لوگون مین ہونٹہ چوم لئی ہمنی کیا کیا ۔۔۔ غصی سی کیون نہ دانت تلی وہ دبائی ہونٹہ
آب حیات بن گئی ناسخ شراب صاف ۔۔۔ جب اوسنی جام آب سی اپنی لگائی ہونٹہ

ولہ

ہونٹہ رکہنی دے جان ہونٹہو نپہ ۔۔۔ آئی ہے میری جان ہونٹہو نپہ
ترس مین تجہ سی کچہ نہوگا حال ۔۔۔ رکہدی ای جان کان ہونٹہو نپہ
بوسہ لب سے یہ ہوا شیرین ۔۔۔ پہیرتا ہون زبان ہونٹہو نپہ
دانتو نپہ ہے بہار مسے کے ۔۔۔ رنگ لایا ہے پان ہونٹہو نپہ
بوسی کی آرزو مین ناسخ کے ۔۔۔ جان آئی ہی جان ہونٹہو نپہ

خواجہ بادشاہ سفیر خلف اکبر اور شاگرد رشید خواجہ وزیر وزیر باشندہ لکنہو

تیرا نام آیا جان ہونٹہو نپہ ۔۔۔ آگئی میری جان ہونٹہو نپہ
دیکہ لین گی جو برگ گل سے لب ۔۔۔ بلبلین دینگے جان ہونٹہو نپہ

بجہادی پاس ابھی فخر کی وہ اکدم ہین | تمھاری تیغ جور کہدی زبان ہونٹھو پر

مرزا محمد رضا معجز ولد مرزا اکبر علی باشندہ لکھنو صاحب دیوان شاگرد محمد علیخان مسیحا اور خواجہ زر

رہین منہ مین اگر پیارسے ہونٹھ | کیا ہی لوٹین مزی ہماری ہونٹھ
تیری ہونٹھون کا دل مین ہیاں نہین | شیشی مین ای پری اوتاری ہونٹھ
دیکھنی سے وہ نیلی ہوتے ہین | کرنے دیتے نہین نظاری ہونٹھ
کیون نہ شیرین کلام کہلائین | چوستی تہی کبھی تمہاری ہونٹھ
بوسہ پایا تو دم مین دم آیا | آبحیوان ہین کیا تمہاری ہونٹھ
سخن گرم جب سے گئے تمنے | ہوے اک بات مین شراری ہونٹھ
دانت اونکی ہین قطرہ شبنم | لب گلبرگ ہین جو پیاری ہونٹھ
دم تقریر پھول جھڑتی ہین | شاخ گلبن ہین کیا تمہاری ہونٹھ
اونکی باتون سی جی اوٹھی مردے | لب عیسی ہین پیاری پیاری ہونٹھ
بات کی تمنے جی اوٹھا معجز | لب معجز نما ہین پیاری ہونٹھ

مرزا علی حسین کیوان ولد مین آغا توکل کی خواہر زادی رفیق الدولہ بہادر کی باشندہ لکھنو صاحب دیوان

بوسہ لینی مین چپکی دلبر ہونٹھ | ہین حلاوت مین رشک شکر ہونٹھ
جان بلب اون لبونکی یاد مین ہون | دیکھی کب دکہائی دلبر ہونٹھ
دہن تنگ شکل غنچہ ہے | رگ گل سے ہین ای سمن بر ہونٹھ
وہ مزی مین ہین تلخ یہ شیرین | برگ گل سے کہین ہین بہتر ہونٹھ

ہم چوسکر چہرائین کی لاکہون فریب سے
لاکہا جائین لاکہ وہ ہمسی چہپاکی ہنوٹہ

مرجان بنایا گوہر دندان کو عکس سے
کیا رنگ لائی ہین بت رنگین ادا کی ہنوٹہ

پہپتی کہون کہ دام مین یہ بولتا ہی لال
باتین کرو دوپٹی سی گرتم چہپاکی ہنوٹہ

خرمن مین گلکی برق تبسم لگاتی آگ
دکہلائی چمن مین اگر مسکرا کی ہنوٹہ

مردی جلانا بہول گئی اپنی پڑ گئے
پہڑکا دیا مسیح کو تنے ہلا کی ہنوٹہ

شیرین لبی کی خوب مزی لوٹتی ہین آپ
بی وجہ باتین کرتی نہین ہین چپاکی ہنوٹہ

قاتل تو اوسی پوچہ مری ارزوی قتل
گویا زبان تیغ کو کردی ہلا کی ہنوٹہ

پہلائین کیون نہ پاؤن وہ بوسی کی دینی ہین
چہوڑین گی پہر نہ بای حنائی کو پاکی ہنوٹہ

گرم اسقدر سخن نہ شرارت سی کیجیے
پچتائیگا آپ کسی دن جلا کے ہنوٹہ

ہم وہ مسیح ہین تجہی موسی بنائین گے
کہتا ہی وہ شریر زبان سی ہلا کی ہنوٹہ

تم حال پوچہو اپنے ہوا خواہ کا اگر
پیدا ابہی ہون موج سی جانی صبا کی ہنوٹہ

محسن جفائین سہتا ہی کرتا نہین گلا
گویا کہ سیدی ہین تری باوفا کی ہنوٹہ

لب دوسرا ترا جو نہوتا مثال لب
وہ تہا لاجواب مصرع رنگین لال لب

ہی اور تل سے اوج پہ حسن جمال لب
تارا ہی صبح عید کا خال ہلال لب

کسکو ملا ہی اوس دہن تنگ کا نشان
یہ وہم ہی جو ہمکو ہوا ہی خیال لب

کرتی نہین ہو فرط نزاکت سی تم سخن
گویا دہن پہ مہر خموشی ہی خال لب

رس پی رہا ہی یہ لب شیرین کا آپکی
پہپتی کہون بنا ہی شکر خورہ خال لب

مر کر بہی ذکر ہی لب شیرین یار کا — منکر نکیر سے ہی جواب و سوال لب
دلمین خیال لائی ہنسنے کا یار کی — شیشے مین بند کیجیی برق جمال لب
اتر ینگی پار بحر غم و رنج و درد سے — ہاتہ آگئی ہی کشتی تیغ ہلال لب
آیا نہ دام فکر مین ہر چند کی تلاش — عنقا ہوا ہی طائر مضمون خال لب
اس قافیی کی فکر مین خاموش ہو گیا — قفل دہن ہوا مجہی مضمون خال لب
ساحل غزل کی فکر ہی اشنائی راہ مین — ہی اس سفر مین ساتہ عروس حما ل لب

سید علی جان قابل ولد میر فضل علی عرف میر متہن باشندہ عظیم آباد بسبب قرابت شیخ فتح علی
دارو غہ نواب قدسیہ محل لکہنؤ مین آئی بعد چندی مقیم کانپور ہوی راہ کربلا علی مین گوشہ نشین
گو رہوی صاحب دیوان بلند گویون مین سب سی اونچی شاگرد میر علی اوسط رشک

آنکہون مین پہر رہا ہی خیال جمال لب — کیا دامن فلک کی دہنک ہی ہلال لب
ورد زبان ہی یاد گریبان مین خال لب — گنٹہی پہ پڑہ رہا ہون دعائی ہلال لب
یاد دہن مین حلقہ اہل سخن ملا — مثل نگینہ باتین جڑینگا خیال لب
ٹکہڑی کی اونکی طالب دیدار آنکہین ہین — تیغ نظر نی کہولی زبان سوال لب
کیا میٹہی باتین غنچہ دہن نی چمک کی ہین — چنتا رہا نبات عروس جمال لب
ہونٹہون کی یاد لیس ہے دیوانہ کرنی پر — قوس قزح سی ہی خیال لب
منہ چوم لون حضور کا نشا رہین دیکہکر — لون دختر زکی ہاتہ سی جام ہلال لب
نالی کئی ہین دیکہ کی تل تیری ہونٹہ کی — ہکی بنا تفنگ کی اک ایک خال لب

زینت کی ہو گیا ہی دلکو ن حال لب
مشق ہوی ہی اپنی شام ہلال لب
لبی اون مینی بوسی لب یار کے لیے
بم اگلا ہی قابل طوق ہلال لب
باتون مین تری چلنی ہی بہنی عدم کو ہم
راہ فنا ہی جادہ تیغ ہلال لب
دانتون نی اپنی ہونٹہ دبای ہین نا رسے
سلک گہر ہی شیشہ شمع جمال لب

غنی احمد غنی خلف ابو محمد عیش باشندہ جاجمو مقیم کانپور شاگرد میر علی اوسط رشک

حیرت دکھا رہا ہی یہ تیرا خیال لب
آئینی مین نظر نہین آتا ہلال لب

دل اپنا کوچۂ رم آہو سا بن گیا
وحشت دکھا رہا ہی یہ تیرا خیال لب

کیونکر کہون نہ اوسکو سراپا ہی نور کا
لب ہی اگر ہلال تو تارا ہی خال لب

کہا یہ جو تو نی پان تو ثابت ہوا مجھے
گویا شفق مین آگیا تیرا ہلال لب

شوکت کی فیض سی ہوی فکر غنی رسا
موزون کی ہین شعر بہت حسب حال لب

غلام علیخان مرحوم آزاد

کیا دہوان دہار اس مسی سی اوسکی تجی پر لب
دل جلون کا ہی یہ دود آہ دامنگیر لب

حکیم یار علی مرحوم شفا دہلوی ہمعصر میان ولی کی یا اونسے پہلی کے شاعر ہین

جون ڈانک دنیی سی تی دونا کہلی یاقوت
چمکا ہی رنگ پانسی شہرہ تری لبان کا

منشی شیخ ظہور محمد ظہور ولد منشی اسمعیل عرف منشی نہال بن حافظ محمد صالح تاریخ تولد انکی نام مین ہی صاحب دیوان اور مثنوی ظہور عشق شاگرد غلام ہمدانی مصحفی

مزا ایسا ملا بوسے کا مجکو
رہا مین مرتے دم تک چاٹتا لب

میر ولی محمد مرحوم نظیر مشاہیر شعرای اکبر آباد جوگی نامہ وکوڑی نامہ وغیرہ ہی انکا دیوان ملا اور عالم میز

جب کہلے اوس معجز آرا کی لب
بند ہوے حضرت عیسا کی لب

عشق مین اوس گوہر نایاب کے
آج تلک خشک ہین دریا کی لب

لعل بہی ہو رشک سے یاقوت زرد
دیکہی اگر اوس دریکتا کے لب

کاش دسکی ایک بوسہ سہ لب سی ہون کامیاب
قند و نبات دونو ہین جسکی غلام لب

جلتا ہی آج سوز جگر سی یقین کا دل
یا د نسیم کچھ تو سنا دی پیام لب

مہاراجہ بلوان سنگہ بہادر راجہ خلف الرشید راجہ چیت سنگہ راجہ بنارس مقیم اکبرآباد صاحب دیوان

کچھ مزا دیگی جو بوسی کی حلاوت لب پر
جان دم مرگ رہی گی کئی ساعت لب پر

ہای کس منہ سی کرین یار سی بوسی کا سوال
رہتی ہی آٹہ پہر مہر قناعت لب پر

اوسنی عیسی سی شمار اکیا میری خون کا
تازسی رکہلی جو انگشت شہادت لب پر

غمزہ و عشوہ اس انداز کا دیکہا نہ سنا
شوخی آنکہون مین ہی ظاہر ہی شرارت لب پر

دل پہ صدمہ ہو کہ ہو جانپہ اذیت راجہ
آنی پائی نہ مگر حرف شکایت لب پر

شیخ قادر علی موجد خلف چراغ علی باشندہ لکہنو صاحب دیوان شاگرد خواجہ وزیر وزیر

موجہ آب خضر سی کہین بہتر لب ہی
مصحف رو مین تری آیت کوثر لب ہے

کسطرح کہیی ترا برگ گل تر لب ہی
سخت با تو نسی یقین ہوتا ہی تہر لب ہے

فیض عاشق ہوی جنبش جو ذرا اوسکو ہوی
اجی مبتلا وہ عیسی ہی کہ خنجر لب ہے

میٹہی نظر نسی نہ دیکہا کرین کیونکر عاشق
رشک شیرین ہی وہ بت قند مکرر لب ہے

دہن زخم دہن ہوگا جو بوسے لونگا
باڑہ گر موج تبسم ہی تو خنجر لب ہے

موج می بن گئی ہی میری زبان ای ساقی
ہون وہ میخوار کہ میرا لب ساغر لب ہے

دیجیی موج تبسم کو رگ گل سی مثال
گریہ کہیی کہ ترا برگ گلنر لب ہے

ہاتہ ہون گردن مینا مین تری ای ساقی
بیخودی مین ہے مرا جام کی لب پر لب ہے

سعادتخان ناصر ولد رسالت خان باشندہ بنگینہ مقیم لکھنو پانچ دیوان یکتہ کرہ انکا شاگرد ہے

اہی تو دو دو کی ٹوٹی نہین تمہاری دانت	نہ انکو پیس کی گھٹی کرو ہماری دانت
خلال کیا نہین رشتی کی انمین گنجایش	تمام گوہر ناسفتہ ہین تمہاری دانت
نہین یہ وصف جو گوہر ہی دو انہین تشبیہ	کہ ہین وہ سلک گہر ہی کہین یہ ہاری دانت
اگر نہین ہی یہ نعم البدل تو پھر کیا ہے	مسور ہی دانت ہوی گر پڑی جو ہاری دانت
وہ سنگ پست تہا ناصر کہ اوسکی لاشی کو	ہا تو کیا کسی کتی نی بہی ماری دانت

اشرف خان مرحوم خان تخلص ولد محمد علیخان باشندہ لکھنو صاحب دیوان شاگرد غلام ہمدانی مصحفی اور مثل پسر محمد پناہ آتش باز بہت شاگرد دانوں کی اس شہر مین

کہلا تینگی کوئی ہیرا یہ پیاری پیاری دانت	بنا ینگی مجہی فیروزہ آپ ہماری دانت
وہ لب ہین تیری تصدق مین لب زبانی کی	وہ دانت ہین تری جسپر جہان فی واری دانت
تری جدائی مین کسدن نہین کیا افسوس	ہماری لب کی عدو ہی رہی ہماری دانت
بتونکی چاہ گئی ہو برا ضعیفے کا	او دہر تو پک گئی بال اور او دہر ہاری دانت
دہن کی عشق نی خاموش کر دیا مجکو	کہلی نہ صورت تصویر غم کی ماری دانت
سناون پانسی کالی اوسی یہ جی مین ہے	کہ حصی مین ہین گلوریکی وہ پیاری دانت
وہ برق حسن ظرافت سی جنس پڑا جسدم	تو بجلی کہنی لگی یہ کہ واہ واری دانت
نمود صورت بسم اللہ اونسی ہی ای خان	کرین نہ شیخ سی پہر کسطرح اشاری دانت

زایر کربلای معلی چودہری حسام علی ولد چودہری سعادت علی باشندہ سلیم پور پرگنہ گوسائین گنج توابع لکھنو

بنائی صانع قدرت نی او سکی عرشکی تاری
بچا تہا نور تہوڑا سا جو لون پر نور دانتونسی

روانہ ہونگی سب یاران خوبی وقت پیری مین
رہی گی شب کی شب بزم دہن معمور دانتونسی

سوال بوسہ بزم غیر مین جسدم مین کرتا ہون
زبان کو دابتا ہی وہ بت مغرور دانتونسی

شب یلدا مین ہمکو کوکب خشان نظر آئی
دہائی تو نی جب لف سیہ ای حور دانتونسی

جو نیلم ریخین مسی کی ہین یہ ہیری کی دہان مین
دہن درج جواہر ہی بت مغرور دانتونسی

وہ حسن خندہ دندان نما جسدن دکہاتی مین
چہپک جاتی ہی عشقی چشم برق طور دانتونسی

سید فرزند علی صفدر ولد سید امیر حیدر باشندہ فرخ آباد صاحب دیوان شاگرد سید اسمعیل حسین میر

ای ماہ اسقدر مین تری ابدار دانت
حسرت سی پستی ہین در شاہوار دانت

گلشن مین تو دکہائی جو ای گلعذار دانت
کہٹی ہر ایک انار کی ہون بار بار دانت

دو چار پہول توڑینگی بلبل ضرور ہم
گلہای باغ پر رہی تیرا ہزار دانت

باطن مین صاف ہیری کی کہنیان ہین قتل کو
ظاہر مین ریزی قند کی ہین ای نگار دانت

ہنسنا کہانکا منہ سی ہی بولنا خ وصل مین
ہونٹہو نسی ہونٹہو نہی ملی در کنار دانت

دانتون سی تو نی زلف دہائی غضب کیا
ای شکارہ بن گئی دندان مار دانت

باتین بنت کی طرح چمکتی ہین آپ کی
گویا ستاری بن گئی ای گلعذار دانت

ہوتا ہی وقت صبح ستارونکو کب قیام
پیری مین کسطرح سی ہین پایدار دانت

مین نی کیا اوگال کا تمسی سوال کب
کیون پان کہاکی پستی ہو بار بار دانت

دنیا کی دن پہرین جو وہ یوسف سوا ہو
ہو جای صاف ابلق ایام چار دانت

مثل سخن کہین نہ نکل آئین منہ سے یہ
چپھو کر تری زبان ہین بہت بیقرار دانت

کثرت سی بی شراب تو کیا منہ کی کہائی ہے
گرتی ہین میکشون کی طرح بار بار دانت

مرنی کی بعد پوچھی کوی خاک کہائین کے
رکہتی ہین کیون حریص میان مزار دانت

میکش وہ ہون جو دانت گرین غم ذرا نہو
بن جائین قطرہ ہای می خوشگوار دانت

آئینہ عذار کی بل بی صفائیان
باہر سی خط کیطرح نظر آی یار دانت

پیری مین بی قصور چلی ساتہ چہوڑکر
تارونسی باندہی کہ ہین تقصیروار دانت

کب آرزو بغیر مشیت حصول ہو
دانتون پسینا آی تو ہون آبدار دانت

اوس شک گل کی دانت سی محسن نہ مثال ل
شبنم سی منہ مین غنچی کی ہین مستعار دانت

زبان

میر حسن مرحوم ولد میر غلام حسین ضاحک باشندہ دہلی مقیم لکہنو دیوان ریختہ مع تین مثنوی کہ ایک اون مین بدر منیر ہی انسے یادگار ہی شاگرد میر ضیاء الدین ضیا

یہ طرفہ ترکہ تیرے سنبہلتی نہین زبان
اور تیری سامنی مری چلتی نہین زبان

میرا تو دل جلا تری باتون ہی شمع رو
تو بہی تو دیکہ کیا تری چلتی نہین زبان

کل عہد کچہ کیا تہا دیا قول آج کچہ
پہر کہیو تو کہ میری بدلتی نہین زبان

سر گرم سوز عشق رہی ہی یہ مثل شمع
تن گہل گیا ہی اور پگہلتی نہین زبان

سو سو طرح سی کرتا ہون تقریر پر مین حسن
عہدہ نہی حال دلی نکلتی نہین زبان

آغا مہدی الم ولد آغا مرزا باشندہ لکہنو صاحب دیوان شاگرد نواب عاشور علیخان بہادر

ای بت خدا گواه ہی لیتا ترا ہی نام
قابو مین وقت نزع بہی ہوتی اگر زبان

وہ بی زبان ہین ہم کہ تمہاری دہن کی طرح
آتی نہین ہی منہ مین ہمارے نظر زبان

کہتی ہی لف یار کی کیا کیا کہانیان
کس کس مزے سی کرتی ہی باتین مسبر زبان

عشقی عبث نہین ہی خم شاہد کی بات ہیت
میرا بتون کی دل مین بناتی ہی گھر زبان

غنی احمد غنی خلف ابو محمد عیش باشندہ جاجمئہ متعلقہ کانپور شاگرد میر علی اوسط

چہوٹی ہی گالیون پہ ترے کسقدر زبان
چہوٹی سی منہ مین ہی یہ بڑی فتنہ گر زبان

اوڑجائین مثل ہوش نوا سنجیان تمام
گلشن مین بلبلون کو دکہادون اگر زبان

دیکہون اگر تجہی مری آنکہین نکال لی
باتین کرون جو تجسی تو میری کتر زبان

رطب اللسان ہون مین ترے ابرو کی وصف مین
آب زبان تیغ سی رکہتا ہون تر زبان

باتون کی پہول بن کی جہڑین صحن باغ مین
وہ رشک گل ہلائی جو زیر شجر زبان

کیسا سوال ہو نہین رکتی جواب مین
دی ای غنی خدا نی مجہی بیخطر زبان

زائر کربلای معلی محقق علم شعر میر علی اوسط رشک ولد میر سلمان باشندہ لکہنؤ مین دیوان ایک لغت

بیجا نہین ہی سحر بیان ہی اگر زبان
وصف کلام یار مین رہتا ہون تر زبان

مداح اوس جناب کا ہون جسکی مدح مین
اکثر بنا کیی ورق ہر شجر زبان

ہونٹہون کی مدح ہی کبہی دانتون کی مدح ہے
ٹہہری کلید مخزن لعل و گہر زبان

رکہون زبان بند کہان تک جواب مین
اتنی نہ کہول ای بت بیداد گر زبان

باتون سی روشنی ہی شبستان دہر کو
مانند شمع رکہتی ہین اہل ہنر زبان

جای زبان جو ہو تی دہن مین زبان شمع — کرتی بیان شورش داغ جگر زبان
منظور ہی ثنا در دندان یار کی — دہونی کو مجکو چاہیے آب گہر زبان
دامان دشت چاک گریبان کاہی گواہ — کانٹی ہین ذکر آبلہ پا مین تر زبان
شام شب وصال صنم سی یہ ہے دعا — ہو خشک یا خدا تری مرغ سحر زبان
چاہا کبہی جو سوز نہان کو عیان کرون — مثل زبان شمع ہوی شعلہ ور زبان
ظالم کو اپنی مال سی پہونچی نہ فائدہ — شمشیر کی نہ آب سی اپنی ہو تر زبان
لب کہولتی ہین وصف بت گلبدن مین ہم — بلبل خدا کی واسطی اب بند کر زبان
شیدا اگرچہ سینہ ہی گنجینہ ہنر — لیکن کلید ہے پی گنج ہنر زبان

تہانہ دار ضلع کانپور شرف الدین حسین شرف ولد شہاب الدین حسین باشندہ علی گڈہ شاگرد رشک

رکہتا ہی ایسی تلی وہ رشک قمر زبان — پوشیدہ ہی نگاہ سی مثل کمر زبان
وہ لذتین ملی ہین زبان کو زبان سے — ور ذر زبان ہی ہجر مین آہون ہو زبان
مجکو قسم ہی گیسو و روی مسیح کی — گویا ہی تیری مدح مین شام و سحر زبان
یہ سبز پیرہن نہین فانوس شمع ہی — ہی شمع جسم شمع کی لو ہی اگر زبان
کیا کیا نہ موشگافیونکی فکر ہی مجھے — جیسی بیان کرتی ہی وصف کمر زبان
اوس گل کا نام لینی کی قابل نہو کبہے — بلبل گلاب عطر سی دہوئی اگر زبان
مانگی دعا مگر نہ ملی لب سی لب کبہے — اللہ کری کہ لال ہو یہ بی اثر زبان
تیغ کلام سی دل حاسد دو نیم ہے — ہی مثل ذوالفقار مری تیز تر زبان

دو پھول ہین گلاب کی یا دو نون کان ہین — گلبرگ ہین کہ ہونٹ ہین غنچہ ہی یا دہن
تقسیم جزو لا یتجزا محال ہے — اوس بت کا ای فلاسفہ ہی معجزا دہن
مجکو یہ بات تیری کمر بند سی کہلے — معدوم ہی کمر سے زیادہ ترا دہن
جب خالق زبان و دہن کی صفت نہین — کس کام کی زبان ہی کس کام کا دہن
بوسی نہین دیئی لب و دندان صاف کی — لعل و گوہر سی تو نی مرا بھر دیا دہن
نام دہن سی جب نے دہن کا پتا لگا — لفظ دہن کی نقطی کو سمجھا ترا دہن
کسکی صفت ہو کس سی یہ ہی وجہ خاموشی — ہمکو ملی زبان نہ تجکو ملا دہن
مدح دہان تنگ بتا مین کہلا رہے — وہ رشک کو ضرور نہین ایخدا دہن

تہانہ دار ضلع کانپور شرف الدین حسین شرف ولد شہاب الدین حسین باشندہ علی گڈھ شاگرد میر علی

مثل کمر نظر نہین آتا ترا دہن — ایجان اوسکی وصف مین کہو لو نمین کیا دہن
رخسار پای پھول سی اور ہاتہ شاخ گل — لب پنکھڑی گلاب کی غنچہ ملا دہن
گیسو دراز بال سے باریک تر کمر — تنکی مین بال کی ہے گرہ آپکا دہن
دندان سحر ہین لب مسی آلودہ مثل شام — شام و سحر کو کہتا ہی کیا ایک جا دہن
کیا تنکیی دہن ہی کہ ہر ایک دیکہکر — کہنے لگا اسی نہ خدا نے دیا دہن
کیونکر زبان چوسنی سی دل نہ زندہ ہو — آب حیات سی ہی لبا لب ترا دہن
دین لذتین زبان کو زبان کی لعاب نے — بہر خدا دہن سی شرف کی ملا دہن

صادق الولا شیخ الٰہی بخش عشقی ولد شیخ محمد بخش باشندہ کانپور صاحب دیوان شاگرد میر علی اوسط

پیچ ہی پیچ ہے کمر ہی کا — زلف ہی زلف ہے کمر ہی کا
مو بمو تو گرہ ہے بینی کا — سلسلہ ہے کمر ہی کا
چشمہ باشندہ گانپور شاگرد خواجہ وزیر وزیر اور شیخ محسن علی محسن ولد شاہ چشمہ
دانتون کی پری ہو تو نون سے بہر دیا دہن — ای ہے حسن کی مدن سے ترا دہن
کس درجہ مجکو تنگ کیا ہے یہ غنی — غنچی کو دیکہتا تہا کہ یاد آگیا دہن

نکلا نہین ہے خط یہ ہوا ہی ہجوم مور — تم جانتی ہین تنگ شکر ہی ترا دہن
لیا دہان یار کی کوزہ نبات کا — شیرین ہوا ہوا وسکی دہن کی ہوا دہن
ہونٹون کی ہی ہی ہ

میری نالی بسکل آتا تہا کبہی لبمین جو رحم
رو ئی اب کہنی لگا ہی وہ ستمگر کان مین

جب تب باتین سناتا ہی وہ مجکو سخت سخت
سر کی ہولی ہی جنون لگتی ہین پتہر کان مین

ہوگیا جوگی وہ قاتل پر ہی خونریزی وہی
بولی مندرون کی پڑی رہتی ہین چکر کان مین

بنگیا ہی ہر گل پر دا ہماری کان کا
آج باتین کر گیا ہی وہ گلتر کان مین

کیا معاذ اللہ میری آہ آتشناک ہی
آگ لگ اوٹہتی ہی سنتی کی برابر کان مین

جو کوئی سونگہی وہ سمجہی عطر کی یہ سینک ہی
کوئی تنکا پہیر لی گر وہ سمن بر کان مین

کور ہون آنکہونکو وہ صورت نظر آتی نہین
کر بہی ہون آتی نہین آواز دلبر کان مین

عشق گیسو مین مری نالی جو سنتا ہی کوئی
جاتی ہی آواز بن جاتی ہی اژدر کان مین

اپنی کہتا ہی و زن غیر کی سنتا نہین
رکہلی ہنکارا ذان او نگلی نہ کینکر کان مین

جبسی ہی اکسیر خاک کوچہ جانانکی دہوم
چہپ رہا ہی شرم سی کبریت احمر کان مین

یا علی ہو جان نا سنج کی نہ کیون تسبیر شار
تم ہی ہو رکن رکین ایمان کی ارکان مین

شاعر نامی میان یحیی مان عرف قلندر بخش جرات خلف حافظ مان باشندہ دہلی مقیم لکہنو صاحب دیوان

شکل گل سونگہی ہین رات ایسی ہی ہو باسکی کان
کہائین الماس خنہین دیکہہ کی الماس کی کان

گو وہ مردہ سا پڑا ہی ابہی جی اوٹہتا ہی
مژدہ وصل جو پہنچی تری بی آس کی کان

نیک بد کی ہو خبر کیا جو یہ ہو جائین اصم
ہین خبردار بڑی اپنی چپے رہس کی کان

دل اوٹہائی علم آہ بدر دشہدا
پہونچی یہ عرض مری حضرت عباس کی کان

کہی جشن او سکو اگر مرگ بہی انبوہ مین ہو
خضر رہ پاؤن تو پہنچاؤن یہ الیاس کی کان

مرہم زنگار کی تاثیر پیدا ہو صرور — دیکھون چشم زخم سی اونکا جو بند اکھائیگا

جبسی گوشی ہوی غیر و نسی کچہ سنتی نہین — کونسا انچہر نہین معلوم پہونکا کانمین

راست کہتا ہون نہین کچہ فرق آئینگی بلا — ہوگی خم کہتی ہی کچہ زلف چلیپا کانمین

لین گی اس فقری سی بوسہ جان جائی یارسے — عرض کرنا ہی ہمین کچہ ای مسیحا کانمین

المدد ای ضعف ایسا کر تو کاہیدہ بدن — وہ پری رکہلی سمجہ کر مجکو ننکا کان مین

زلف پیچان یار کو کردی کی برہم ڈر یہ ہی — یہ سیہ رو دیکہی پہو کیسگی کیا کیا کان مین

تو جو دہوی مست رنگین مین جو رو دن وشت مین — لعل پیدا بحر مین موتی ہون پیدا کان مین

کیون نہ روشن ہو شب تاریک زلف عنبرین — شمع کی لو سی سوالو کا ہی شعلا کان مین

دام گیسو مین اوبجہی سی یہی ڈر ہی مجہے — لگ نجائی بالی کی مچہلیکا کانٹا کان مین

دیکہکر قطری عرق کی صاف دہوکا ہو گیا — مین یہ سمجہا ہی یہ جہالا موتیونکا کان مین

صبح تک شک شعاع مہر تابان بن گیا — شام کو اوس ماہ نی پہنا جو بالا کان مین

جلگیا ہی دیکہکر تیری جڑاؤ بجلیان — کیون نہ پوشیدہ خجالت سی ہو سبزہ کانمین

رشک سی ہین ہاہی بی آب رنگین انگلیان — جبسی پہنا آپ نی ایجان چہلا کان مین

حلقی بالون کی بہنور قطری پسینی کی حباب — مچہلیون کو ہی مہیا لطف دریا کان مین

روح آئی یہ دل مردہ ہمارا جی اوٹھا — کیا صدای قم ہوا ہی نام مسیحا کان مین

بلبلین افیون کہا کہا کر مرینگی باغ مین — ای گلنر پہول لالی کا جو رکہا کان مین

حسن کا تکمو تکبر ہی تو مجکو عشق کا — ہی مثل سچ پہو نکب جاتا ہی قرشتا کان مین

وہ تو سنتی ہی نہین ہم کیون کرین خالی دماغ
بہر دیا ہی ان بتون کی کیا خدایا کان مین

واہ کیا تاثیر ہی اونکی سنہری رنگ کی
ہو گیا سبزا پہنتی ہے سنہرا کان مین

دیکھ لی بالی کی مچھلی آپکا اعجاز حسن
زندہ کر دو دم مین پہنوای مسیحا کان مین

پیچ کرنا عاشقونسی تمکو گر آتا نہین
زلف کی لٹ یار کچھ کہدیگی لٹکا کان مین

آینہ ظاہر مین خود بینی سکھاتا ہی تمہین
بل کی لو کہتی ہی یہ زلف چلیپا کان مین

معجزونسی سبزہ رنگون کی تعجب کچھ نہین
سبز ہو جای اگر سونیکا پتا کان مین

بنگیا ہی عکس خال گوش دلبر مردمک
کانکا موتی نہ کیون ہو چشم بینا کان مین

حال اگر رونی کا میری گوش زد ہو جائیگا
حلقہ گرداب بنجائی گا بالا کان مین

سبزۂ نوخیز ہی اعجاز مین مانند خضر
عکس خط نی کر دیا موتی کو سبزا کان مین

لب سنین گی وہ بہلا ہم تیرہ بختونکی صدا
دی ہای دہای اونگا نیلہ ڈورا کا نہین

ہون وہ منگیش جب ہوا پیدا تو آواز اذان
بنکی آئی قلقل مینا کا نالا کان مین

عکس لعل لب سی اوسکی لا مقابل کر کی یہ
جوہری جو لعل ہو اچھی سی اچھا کان مین

کاش اونسی ہم نہ کہتی اپنی بیتابی کا حال
بہر دیا ہی اضطراب دل نی پارا کان مین

شور ای کان ملاحت سنکی تیری حسن کا
لعل کی بدلی نمک ہوتا ہی پیدا کان مین

گر صدا سنکر تری ہو جائی اوسکو شوق دید
آنکھ کا میری ابھی اجائی پردا کان مین

رشتۂ گوہر بنی کیجی جو ڈورا سی خلال
ہو رگ گل کا گمان رکھیو تنکا کان مین

زلف مشکین کھولدی تو نی جوابی عنبر سارا
کانکا تل بنگیا ہی مشک نافا کان مین

موتی سی بہ رہی ہین جو آنسو فراق مین
دلکو لگی ہی گوش صنم کی گہر کے لو

دریا ہین آپ حسن کا گرداب ناف ہے
رشک صدف ہین کان بنی ہی گہر کی لو

باقی طپش سی وغن خون جگر نہین
گل ہی چراغ داغ دل پرشرر کی لو

لو صبح شام ہوگئی اندہیر ہوگیا
زلفون مین چھپ گئی مری شمع قمر کی لو

مرنیکا خوف ضعف سی ہر لحظہ ہی مسیح
ہم بنگئی شباب مین شمع سحر کی لو

میر بہادر علی عرف میر نصاحب فلک خلف میر اکبر علی باشندہ لکھنؤ صاحب دیوان شاگرد فتح الدولہ

بھڑکی جو میری شعلہ داغ جگر کے لو
ڈر کر سفید ہوگئی شمع قمر کی لو

وحشت مین یہ لگی مجھی اوس سیمبر کی لو
چمکائی داغ سرنی ہر اک موی سر کی لو

روشن ہی آپکا بدن طولا کمال مین
ہاتھون کی انگلیان ہین چراغ ہنر کی لو

خاشاک آشیانہ ہی اک مشت پر نہین
پھونکی کہین نہ آتش گاہ ہائی تر کی لو

آواز پائی یار پہ ایسی لگی ہین کان
صایم بہی اسطرح نہ لگاتی گجر کی لو

کچھ شک نہین کہ زین ہون گنہگار بال بال
ہر ایک موی جسم ہی نار سقر کی لو

کیا اعتبار ہستی ناپایدار کا
یہ دم کی روشنی ہی چراغ سحر کی لو

زیور کی احتیاج نہین اوسکو کانمین
گوہر سی کم نہین مری رشک قمر کی لو

رونا فروغ بزم شہید انمین ہو مجھے
ہو زخم کی چراغ مین تیغ دوسر کی لو

بھڑکی کبہی جو آتش رنگ حنائی یار
ہر اک انا ملہ سی اوٹہی ہاتہ بہر کی لو

کیونکہ ہماری پاس رہی گا تمام رات
ایگل تجہی چراغ جلی سی ہی گہر کی لو

کہتا ہی دل مجھی یہ پریشان دیکھکر
سودائیون کی طرح لگی ہی کدہر کی لو

آنکھون مین پھر رہا ہی جو نور رخ حبیب
شکل شعاع مہر ہی شمع نظر کے لو

کیا بال یہ صنم مین یقین ہی خدا ملی
دل سی لگی رہی ہی جو بشر کو اودھر کی لو

پہنچی فراق مین کرۂ نار تک نصیر
مجہ سوختہ نصیب کی سوز جگر کی لو

مولوی امام الدین اوج باشندۂ قصبہ پہانی توابع لکھنو شاگرد نواب عاشور علیخان صاحب

دل کو لگی ہی اوس بت نازک کمر کی لو
ای اوج دم بدم ہی عدم کی سفر کی لو

مرقد نصیب ہم ہوی جاتی ہی یار کے
پروانہ لائی موت کا شمع سحر کی لو

شب کو نگاہ گرم سی دیکہا جو یار نے
ہر اک مژہ ہوی ہمین نار سقر کی لو

اک ماہ وش کی گیسوی شبگون کی ہجر مین
تیرہ نہ کیون ہو صبح مین شمع سحر کی لو

ای اوج اوسکو جان وسیلہ نجات کا
دلکو لگی ہی تیری جو خیر البشر کے لو

پنڈت تن ناتہ دریا خلف پنڈت امرناتہ شعلہ جو دیوان سجا نعلیخان کمبوہ کے تہی باشندہ

ہی گوش گل کی یا کہ چراغ قمر کی لو
اللہ جانی دلکو لگی تہی کدہر کے لو

نادیدی ہین رقیب نہ دیکہا کرو انہین
نظر آکہین نجای یہ شمع نظر کی لو

دریا دلون سی ڈرتی ہین روشن ضمیر بہی
تہرای کیون نہ پانی مین شمع قمر کی لو

دردان زخم پانی چراتی ہین کیون عبث
کم ہووی کی نہ آتش داغ جگر کی لو

ہی روشنی شمع مگر شعلہ نہین
اندہا ہی وہ جو باندہی کوئی چشم تر کی لو

کہیچون جو آہ سرد تو ٹہنڈہی ہوون دو زخمین
دریا کی آگی پانی ہی نار سقر کی لو

عشقی کو غم نہین شب تاریک ہجر کا | شمع فلک ہی مشعل داغ جگر کی لو

مولف تذکرہ سید محسن علی محسن ولد سید شاہ حسین حقیقت وطن بزرگ گوکا خوشت مولد و مسکن لکھنؤ شاگرد

ہی قرب زلف گوش بت سیمبر کی لو | یا ہی چراغ شام مین شمع سحر کی لو
پیری کا لطف یا دجوانی سے منکیا | وا ہان شب سی بجھ گئی شمع سحر کی لو
یہ کس چراغ حسن کی نظاری کی لیی | پروانہ بن کی اوڑ گئی شمع نظر کی لو
مثل چراغ جلتی ہین آنکھین جو ہجر مین | اب ہی نگاہ گرم مری چشم تر کی لو
سمجھی پیام موت کو بہی ہم پیام یار | ایسی لگی ہوی تہی ہمین نامہ بر کی لو
بجلی کو بجلی بالی کو شعلہ بنا دیا | کب گوش گل فی پائی ہی ایسی اثر کی لو
وعدہ کر و جو آئینہ رخ دکہانے کا | پہر دلکو سال پہر رہی ماہ صفر کی لو
تم جہانکنی مین کرتی جو مجہ پر نگاہ گرم | بنتی چراغ روزن دیوار و در کی لو
پر تو نی تیری سرو چراغان بنا دیا | ہر شاخ شعلہ زا نظر آئی شجر کی لو
زاد سفر کا عین سفر مین رہی خیال | دلکو لگی رہی جو اودہر کے سفر کی لو
محسن جکو راوس کا ہو پروانہ چاہیی | لو اوسکی کان کی ہی چراغ قمر کی لو

منہ

مرزا سرفراز علی مرحوم قادر خلف مرزا ہیگا جو دار و مہ میر علی مرثیہ خوانکی تہی شندہ لکھنؤ صاحب دیوان

جلوا افروز نئی رنگ سی ہر جا ہی وہ رخ | چشم ہفتاد دو ملت کا تماشا ہی وہ رخ
مثل یعقوب بصارت دہی اعما ہی وہ رخ | یوسف گرمی بازار زلیخا ہی وہ رخ

خیرگی چشم کو ہو جسکی دم نظارہ
چرخ پر مہر ہی بالای زمین پاہی وہ رخ

بخت خفتہ مری بیدار ہون قادر کا ہے
خواب مین بہی نظر آجای تمناہی وہ رخ

سخنور عالی خواجہ علی مرحوم آتش خلف خواجہ علی بخش باشندہ لکہنو صاحب دیوان شاگرد غلام ہمدانی مصحفی

قدرت حق ہی صباحت سی تماشا ہی وہ رخ
خال مشکین دل فرعون ید بیضا ہی وہ رخ

نور جو اوس مین ہی خورشید مین وہ نور کہان
یہ اگر حسن کا چشمہ ہی تو دریا ہی وہ رخ

پہوئی وہ آنکہ جو دیکہی نگہ بدسی اوسے
آینی سی دل عارف کی مصفا ہی وہ رخ

بزم عالم ہی توجہ سے اوسکی آباد
شہر ویران ہی اگر جانب صحرا ہی وہ رخ

سام نی چشم فسونگر کی فسون سازی سے
لب جان بخشس کی ہوئی سحر سیحا ہی وہ رخ

دم نظارہ لڑی مرتی ہین عاشق اوسپر
دولت حسن کی پیش آنی سی یہ ہی وہ رخ

گل غلط لالہ غلط سرو غلط ماہ غلط
کوئی ثانی نہین لاثانی ہی یکتا ہی وہ رخ

کونسا اوسمین تکلف نہین پاتی ہر چند
نہ مرصع نہ مذہب نہ مطلا ہی وہ رخ

خال ہندو ہین پرستش کی لیی آئی ہین
پتلیان آنکہون کی وہ بت ہین کلیسا ہی وہ رخ

کونسا دل ہی جو دیوانہ نہین ہی اوسکا
خط شبرنگ سی سرمایہ سودا ہی وہ رخ

تا کجا شرح کرون حسن کی اوسکی آتش
مہر ہی ماہ ہی جو کچہ ہی تماشا ہی وہ رخ

حسام الدولہ فقیر محمد خان رسالہ دار گویا ولد بلند خان قوم آفریدی باشندہ کول ہار مقیم لکہنو صاحب دیوان شاگرد خواجہ وزیر وزیر

نظر آیا نہ کسیکو کبہی عنقا ہی وہ رخ
سچ بتاؤ کہ کسنی کبہی دیکہا ہی وہ رخ

آنکھہ ٹھہری تو بیان کیجیی کچہ اوسکا وصف
آج تک یہ نہین معلوم کہ کیسا ہی وہ رخ

دونی ہوتی ہی چمک چاند کی ہالی مین فراق
کا نمین بالا ہی تو اوسی دو بالا ہی وہ رخ

منصف چتار گڑہ مرزا حاتم علی بیگ مہر ولد مرزا فیض علی بن برکن الدولہ مرزا مراد علیخان
باشندہ لکھنؤ مقیم اکبرآباد ایک دیوان ریختہ ایک سالہ نیچہ مہر انکا ہی شاگرد رشید ناسخ

شعلہ طور ہی نہ برق تجلا ہی وہ رخ
مہر اللہ کی قدرت کا تماشا ہی وہ رخ

شہر ویران ہوی جنگل بسی دیوانہ سی
باعث کثرت آبادی صحرا ہی وہ رخ

تن بی روح مین روح آتی ہی دیکہی سی اوسے
منہ پہ عیسی کی مین کہدون کہ مسیحا ہی وہ رخ

مسی ملنی سی ہوا غنچہ سوسن دہن
می گلگوں سے گل لالہ حمرا ہی وہ رخ

شبکو جسنی کہی دیکہا نہو روشن خورشید
ریگہ لی متصل زلف چلیپا ہی وہ رخ

شمع کیونکر نہ جلی کیون نہ قبا گل پہاڑے
رشک ہی حور کو ہی تونی تو پایا ہی وہ رخ

مہر معشوق ہی اور صبح امید عاشق
حیرت یوسف و تسکین زلیخا ہی وہ رخ

موج ہی چین جبین اور ذقن ہی گرداب
صدف در ہی دہن حسن کا دریا ہی وہ رخ

اسقدر باغ مین جو گل کی لتی نالان ہے
تونی بلبل ابہی شاید نہین دیکہا ہی وہ رخ

شمع کو شعلی کو مشعل کو مہ و مہر کو مہر
یہ فروغ اوسکی ہی پرتو سی ہی ایسا ہی وہ رخ

فرمان نویس سلطانی خوشنویس لاثانی لالہ جیسکہ رائی مقبول ولد چنی لال وطن بنارس گوکنکا
مراد آباد مقیم لکھنؤ محلہ نوبستہ صاحب دیوان شاگرد منشی میڈو لال زار

دیکہنی پاؤن اگر اوس گل بیخار کا رخ
تا دم مرگ نہ دیکہون کسی گلزار کا رخ

سامنی آجاتی وہ آینہ رو احمد اگر | قصر مضمون مین کرون تعمیر روئی آینہ

شاعر نامی یحیی مان عرف میان قلندر بخش مرحوم جرات ولد حافظ مان باشندہ دہلی مقیم لکھنو صاحب دیوان شاگرد مرزا جعفر علی حسرت

کچہ منہ سی دو کہ تکتی ہین ہم بار بار منہ | ورنہ تمہارا نام نہ لین گے نہار منہ
ای شنگ گل کہین ترا عاشق ہو مجکو لوگ | مت ہو خفا ہزار ہین باتین ہزار منہ
منہ پیٹ پیٹ لینی کی جا ہی کہ لیکی دل | بیٹہا ہی کیا چہپا وہ تغافل شعار منہ
پہوڑا ہی دل کا وہ کہ نہ اچہا ہوا کبہی | یار و اگرچہ او سنی کہتی لاکہ بار منہ
بوسہ طلب کرون تو وہ دکہلای آینہ | یعنی کہ اپنا دیکہہ تو ای بیوقار منہ
او سنی لگائی زخم تو اب ہی مقام شکر | کہنی کو وصف یار ہوی بیشمار منہ
جب اوٹہ کی وہ جلا ہی تو جرات ہم اور دل | کیا رہگئی ہین کہو لکی بی اختیار منہ

شاعر نامی غلام ہمدانی مرحوم مصحفی ولد ولی محمد باشندہ امروہہ آٹہ دیوان پختہ ایک دیوان فارسی و تذکرہ شعرای پختہ گو کی ایک تذکرہ شعرای فارسی گو کا انسی یادگار شاگرد مانی

لحد مین کہول نہ ای ہمنشین ہمارا منہ | کہ یار دید کی قابل نہین ہمارا منہ
ہزار حرف شکایت بہری ہین ای فریاد | خدا کو مان نہ کہلوا کہین ہمارا منہ
ہوی ہی دشمن جان اپنی آشنا تی حرف | سیہ کری ہی برنگ نگین ہمارا منہ
اگر ہم آئینہ بنکر بہی جاتین او نکی حضور | نہ دیکہی وہ نگہہ شرمگین ہمارا منہ
جب اونکا مصحفی ہم بوسہ وڑ کو لیلین | تمی نہ کیون دل محنت قرین ہمارا منہ

جواب تک بھی نہین یار مہربان منہ مین
یہ خاموشی ہی کہ گویا نہین زبان منہ مین

حلاوتین سخن بر زبان نی دین مجکو
شکر فروش ہوتی گرد کاروان منہ مین

ابھی سوال ہی جواب مزار باقی ہے
نڈال آبلی آہ شرر فشان منہ مین

نہ نکلی حسرت دل طول عرض مطلب سی
تمام رات رہا دامن بیان منہ مین

لحاظ شرط ابھی تک زبان رکھتا ہوں
کہی نجائی جو آئی حسرتان منہ مین

ادب سی شکوہ قاتل زبان پہ لا نسکی
لبون پہ زمزمہ شکر الامان منہ مین

پس فنا ہوئی حاصل سعادت ابدی
لکھی ہی آج سگ یار استخوان منہ مین

بسان آسیا گردش ہی بخت کوہر دم
پہنچنی دیگانہ دانا ہی آسمان منہ مین

رہا نہ صدمۂ فرقت سی بات کی قابل
عوض کلام کی ہی نالہ و فغان منہ مین

جو کچھ گذرتی ہی کہتی نہین ہون صاحب حال
لگائی قفل خموشی ہین رازدان منہ مین

حدیث وحشت دل سی بہک ہی ہی زبان
بناؤن رشتۂ تقریر بیزبان منہ مین

کچھ ایسی آپ کو بہانی ہی لذت انکار
نہین کی جا کبھی آتا نہین ہی ہان منہ مین

وہ آبدار کہی شعر تو نی ای اشرف
بہرین گہر تو عجب کیا ہی قدردان منہ مین

تسنیخ مہدی فرکی ولد شیخ کرامت علی بزرگ اُنکی شیخ زادی لکھنو کی انکا مسکن مراد آباد
عہد دولت حضرت سلطان عالم مین بواسطہ قطب الملک مخاطب بہ ملک الشعرا ہوی صاحب دیوان

بیطرح چڑہنی نگاہی نگہ یار کی منہ
موت شاید ہی دل زار کی تلوار کی منہ

جا بجا چرچی ہوی جب ہوی ہمسی دو چار
کھل گیا راز پڑی بات جو دو چار کی منہ

الملقطہ عبد الرحیم مرحوم رعنا ولد خواجہ سخی تاجر پشمینہ
باشندہ لکھنؤ مقیم کانپور شاگرد غلام ہمدانی مصحفی

دی بوسہ گر اوس طفل پہ زادی کی منہ پر
تو رنگ کچہ آوی دل ناشاد کی منہ پر

ہی مصحفی استاد ترا شوق سی رعنا
پڑہ اپنی غزل جا کی ہر استاد کی منہ پر

لالہ ٹیکا رام تسلی ولد بخشی کوپال رای برادر خورد بخشی بہولا نا شاگرد غلام ہمدانی مصحفی

کیا منہ جو چڑہی کوئی تری تیر کی منہ پر
یہ ہم تہی گلا رکہدیا شمشیر کی منہ پر

جیسی تری تصویر لکہی کلک قضا نی
وہ حسن نہ دیکہا کسی تصویر کی منہ پر

جانی دی تسلی تو نہ کر فکر سخن کے
پہبتا ہی سخن مصحفی و میر کے منہ پر

حکیم محمد مومن خان مومن مشاہیر شعرای دہلی دیوان فارسی اور ریختہ اور کئی مثنویان
قصہ غم اور شکایت ستم قول غمین اور تلف آتشین انسی یادگارین اور دہلی مین شاگردانکی مشاہیر

چل پر سے ہٹ نہ مجکو دکہلا منہ
اے شب ہجر تیرا کالا منہ

دشمنون سے بگڑ گیئے تو بہی
دیکہتی ہے مجہے بنایا منہ

بات پوری بہی منہ سی کب نکلی
آپ نی گالیون پہ کہولا منہ

ہو گیا راز عشق بے پردہ
اوس نے پردہ سی جو نکالا منہ

جب کہا یار کو دکہا صورت
ہنسکی بولا کہ دیکہ اپنا منہ

فرنگ اسود نہین ہی چشم بتان
بوسہ مومن طلب کری کیا منہ

مولف تذکرہ سید محسن علی محسن ولد سید شاہ حسین حقیقت وطن رگوکا خوست مولد و مسکن لکھنؤ

بنگئی صاف دلہن تیغ تری او قاتل
خازۂ خون شہیدان جو لگا یا منہ پر

مجہسی بگڑی گی جو بنواوگی حجام سی خط
ہاتہ کا ٹونکا اگر ہاتہ لگا یا منہ پر

بوسہ مانگا تو وہ کہتی ہین کہ منہ دیکہو
بہولی سی ذگر نہ ایسا کبہی لانا منہ پر

گرد کلفت مری کس وز کسی نی دہوئی
ایک آنسو بہی نہ بہکر کبہی آیا منہ پر

کیون گلی ملتی ہو الفت ہی یہ منہ دیکہی کی
صاف ہم کہتی ہین ای آینہ سیما منہ پر

زلف واللیل کا آیہ ہی جو ای ماہ عرب
خط بہی ہی صلی علی نور کا آیا منہ پر

شربت وصل کی بدلی جو دیا ہمکو جواب
مردنی پہر گئی ای رشک مسیحا منہ پر

غم فرقت مجہی شادی کی برابر ہو جاے
باندہ دی آنسو و نکا تار جو سہرا منہ پر

اونکی تعریف مذمت سی ہی بہتر محسن
پیٹہ پیچہی جو برا کہتے ہین اچہا منہ پر

گلا

مرزا اعظم بیگ مرحوم اعظم باشندۂ شاہجہان آباد

چہپتا ہی کوی شمع صفت سوز دل اپنا
سر کاٹی اگر تو ہو نمودار گلی سے

سخنور نامی غلام ہمدانی مرحوم مصحفی ولد ولی محمد باشندۂ امروہہ مقیم لکہنؤ آٹہ دیوان بخیتہ
ایک دیوان فارسی دو تذکری شعرای اردو کی ایک تذکرہ شعرای فارسی کا انسی یادگار ہی

عاشق کو تری چاہی کیا ہار گلی مین
ہاتہون کی تین ڈال دی ای یار گلی مین

ای مصحفی کیا تجکو کہین اہل عرب
تسبیح گلی مین ہی نہ زنار گلی مین

شیر بیشۂ سخنوری شیخ امام بخش مغفور ناسخ خلف شیخ خدا بخش تاجر باشندۂ لکہنؤ تین دیوان

لپٹی ہی وہان زلف گرہگیر گلی مین
یان بہی تو کئی من کی ہی زنجیر گلی مین

دیوانہ کیا ہی تری صورت نی پریرو
ہو طوق کی بدلی تری تصویر گلی مین

آواز سنا کر مجہے بیہوش بنایا
کب شیشہ می کی ہی یہ تاثیر گلی مین

اسرار نہان آتی ہین یعنی سی زبان پر
اب سد سکندر کرون تعمیر گلے مین

ایجان کوئی اپنا گلا ٹ مری گا
لٹکا ؤ نہ یون ناز سے شمشیر گلے مین

تلوار نزاکت سی وہان کہنچ نہین سکتے
اٹکا ہی یہان نالہ تکبیر گلے مین

خبر خاک دریار دوا دو نہ طبیبو
واللہ اٹک جائیگی اکسیر گلے مین

لاغر ہون مین ایسا کہ تری کانکی بالی
ہو جاتی ہی جسم طوق گلوگیر گلے مین

سر کٹنی سی ہم مست نہ چپہون گے کہی سا تے
شیشی کی طرح قوت تقریر گلے مین

احباب سی مانگون مین اگر نزع مین پانی
ٹپکا تین نہ آب دم شمشیر گلے مین

اوس زلف کی اوصاف زبان تک نہین آتی
ہر بار اوبجہ جاتی ہی تقریر گلے مین

گردن کا یہ دورا بہی نزاکت کو گران ہے
زنار عبث ہی بت بی پیر گلے مین

ہی ضبط مجہی آہ کا جو عشق مزہ مین
رہتی ہی ہمیشہ خلش تیر گلے مین

محفل تہ و بالا ہو ای طفل مغنے
جائی رگ گردن ہی بم زیر گلے مین

صیاد یہ تیری دم خنجر کی ہین مشتاق
دم رکہتی ہین صحراؤنکی نخچیر گلے مین

کیا قصر بناتا ہی توای ظلم کی بانی
لٹکا تین گی اک روز یہ تعمیر گلے مین

اس مرتبہ لاغر ہون کہ ہو پاؤن مین ہی آبڑی
پہنون مین اگر حلقہ زنجیر گلے مین

دیوان ہی مرا تاج ہی اوی مصحف رخ کی
قرآن کی چوٹی پر کہ تو یہ نقش گلی مین

کر دی ہی ہوا آواز تری مردہ نوازندہ
ہستی صور اسرافیل کی تاثیر گلی مین

گردان مزا دیہائی گئی انتوی ناکن
منت کی ہی کیا پہنچ جو زنجیر گلی مین

بیہودہ ہی خواب بول تو آتی ہی کہ شنا در
ابتو گوی باسنے نہین تقریر گلی مین

عبد الکریم خان صاحب دیوان شاگرد میر وزیر علیخان صاحب ولد میر وزیر علیخان صاحب مرحوم

سودائی ہون مین الفت گیسوی صنم کا — زیبا ہی مری واسطے زنجیر گلی مین
وان گردن نازک مین ہی تعویذ کا ڈورا — یان رشتۂ الفت کی ہی زنجیر گلی مین
خواہش وہ حنا کی ہی جو ہی خوں کی آمیش ناسخ — پھانسی ہو وہی زلف گرہگیر گلی مین

میر حسن عسکری عرف میر کلو عرش پہلی زار تخلص تھا خلف میر تقی میر باشندۂ لکھنو صاحب دیوان شاگرد امام بخش ناسخ

کیا وصف مزہ کرتی ہی تاثیر گلے مین — پڑجاتی ہین کانٹی دم تقریر گلے مین
گردن کا مری ہار ترا عشق ہی جیسے — ہیکل ہی تری اوبت بی پیر گلی مین
سینی پہ شبیہ صنم اک کھینچ دی مانے — ہو داغ کی جا جاندسی تصویر گلے مین
سمجھون الف اوّل تکبیر دم قتل — دم بھر بہی جو رہ جای ترا تیر گلی مین
جل جائین جو پہنین دل پر داغ کی تصویر — مجمر کی عوض مردم کشمیر گلے مین
یاد آتی ہی کچھ انعی گیسو کی جو دعوت — طفلی مین اٹکتا تہا مری شیر گلی مین
جوہر کیطرح خون کی چھینٹین بہی نچوڑ مین — ای عرش یہ ہی الفت شمشیر گلی مین

نواب خواجہ نورالدین خان عرف سانولی صاحب شفیق خلف نواب احمد بخش خان بہادر مہتاب

عرش و رون مین نواب امیر الملک کی باشندۂ موضع کدورا ضلع کالپی صاحب دیوان شاگرد امجد علی قلق

واں ہار جو پہولونکی ہین تصویر گلی مین — یان موج ہوا ہو گئی زنجیر گلے مین
آب دم شمشیر سی بہی کم نہ ہوی پیاس — کیا پر گئی کانٹی دم تکبیر گلی مین
ڈر سی تری ایجان گلا گھونٹتا ہی اپنا — یون بند گئی نالۂ شبگیر گلے مین
دیوانہ جو تیرا ہون مین ای طفل مغنی — یان ساز کی تارونکی ہی زنجیر گلی مین

ہوگی اثر رنگ طلائی سے طلائی — نقری کی جو تم پہنوگی زنجیر گلی مین

لہراتا ہی ایک سانپ سا چھاتی پہ ہماری — لپٹاؤ نہ تم زلف گرہگیر گلے مین

اخکر کہو کس کافر بدکیش کی ہی یاد — اٹکا ہی جو یون نعرہ تکبیر گلی مین

وحید الدین خان عرف خدا بخش خان فرد تخلص ولد محسن خان باشندہ دربھنگا متعلقہ صوبہ بہار مقیم کانپور مشغل علی خان غم اور بابو خان دستار بند اوس شہر مین بہت شاگرد

اونکی ہین اور خود استاد یکا دم مارتی ہین یہ صاحب دیوان شاگرد غلام ہمدانی مصحفی

سودا تی نہین یہی جو زنجیر گلے مین — ہی طوق غم زلف گرہگیر گلی مین

نکلی ہی خط سبز کی تحریر گلی مین — تقریر سی تحریر ہی تقریر گلے مین

شاعر کو اپنی تمام غزل پر ناز ہی خصوص اس مطلع پر فرماتی ہین کہ ناسخ کی جواب مین یہ مطلع لکہا ہی

کیا زلف مسلسل کے گرہ ہوگئی آہین — اک آہ سی کہنچ آتی ہی زنجیر گلے مین

بیتاب ہون مین تشنگی نزع مین قاتل — ٹپکا دی تو آب دم شمشیر گلے مین

کس شب نہ پڑی آبلی یان سوز درونسی — کس صبح کو چہڑکی نہ طباشیر گلی مین

ہی ختم نزاکت کہ برنگ رگ گلبرگ — تقریر نظر آتی ہے تحریر گلے مین

آسیب پری ہوتا ہی جب سیم برونکو — تعویذ ہین کرتے تری تصویر گلی مین

ہر عاشق و معشوق اسیر ای نظر فرد — یان پاون مین بیڑی ہی وہان زنجیر گلی مین

صادق الولا شیخ آلہی بخش عشقی خلف شیخ محمد بخش باشندہ کانپور صاحب دیوان شاگرد میر علی اوسطہ شکیب

رکہتا ہی وہ بت حسن خدا داد گلی مین — ہی جلوہ خورشید پریزاد گلی مین

بیحال کردیا مجھی گانی نے آپ کے
لے ہی بلا کی قہر کا کھٹکا گلی مین ہے

ہوتا ہی سبکو دیکھکی دھوکا ہلال کا
چاندی کا طوق تو نی جو پہنا گلی مین ہے

فلفل ضرور چاہیے کافور کے لیے
زیبا ہی ای صبیح جو ساگلی مین ہے

رنگت سی اوسکی جسم مصفا کی ہی یہ رنگ
زنار پر گمان ہی کلاوا گلی مین ہے

ناہید سن جولی ترا گانا ہوا آب آب
ہی موج بحر نور کہ لہرا گلی مین ہے

خال گلو دکھاؤ تو پہلے سنے کہون
یوسف ہو تم یہ چشم زلیخا گلی مین ہے

محسن قدا ہین اک بت کافر ادا جیسی ہم
قران کی بدلی شکل چلیپا گلی مین ہے

گردن

شیر بیشہ سخنوری شیخ امام بخش مرحوم ناسخ خلف شیخ خدا بخش وطن بزرگونکا لاہور انکا مولد و مسکن لکھنؤ تین دیوان ایک ترجمہ حدیث مفصل ایک مولد شریف رسول مختار اور ایک احوال مولد علی مرتضی

کیونکر تری آگی نہ جھوکی حور کی گردن
بجلی کی کمر شعلے کا منہ نور کی گردن

مستی مین جو گستاخ ہوا قتل ہوا مین
ہی خون مرا بادۂ انگور کی گردن

قربان تری آنکھ پہ ہی دیدہ ساغر
گردن پہ فدا شیشۂ بلور کی گردن

شیشی مین نہین بادۂ گلرنگ پری ہے
یہ گردن مینا ہی نہین حور کی گردن

گردن کشی اس نشاۂ فانی مین پری ہے
شیشی کی بھی ہم مستون نی دور کی گردن

قربان ہون تجھپر نہین کرتا مجھی کیون قتل
مشتاق ہی کبسی دم ساطور کی گردن

جلاد فلک بہر خدا تیغ سحر سے
اب کاٹ ہماری شب دیجور کی گردن

مصدر دیوان فارسی اور دیوان ریختی اور دیوان بی نقطہ اور دریائی لطافت

توڑو نکا خم بادہ انگور کے گردن — رکھدو نکا وہان کاٹ کی اک حور کی گردن
خود دار نبی تکمل الف ہای انا الحق — نت چاہئی ہی اک نئی منصور کی گردن
اچھلی ہوی ورزش سی تری ڈنڈ پہ مجھلے — ہی نام خدا جیسے سقنقور کی گردن
یون پنجہ مژگان مین پڑا ہی یہ مرا دل — جون چنگل شہباز مین عصفور کی گردن
تب عالم مستی مین مزا ہو کہ پڑی ہو — گردن پہ مری اوس بت مغرور کی گردن
ای مست یہ کیا قہر ہی خشت سر خم سی — کیون تو نی صراحی کی بہلا چور کی گردن

شیخ محمد خلیل مرحوم باشندہ لکھنو شاگرد غلام ہمدانی مصحفی

محفل مین تری شمع نئی موم کی مریم — پگھلی پڑی ہی اوسکی وہ کافور کی گردن
ای دیو سفید سحری کاش تو توڑی — اک مکی سے تو خور کشب دیجور کی گردن
حاسد تو ہی کیا چیز کری قصد جو افشا — تو توڑ دی جھٹ بلعم باعور کی گردن

خم کیونکہ ہو ایسی بت مغرور کی گردن — خم کردی جو اک بات مین جمہور کی گردن
جب آگی تری شمع نی سر اپنا اوٹھایا — گلگیر نے تب اوسکی وہین دور کی گردن
سو تیغ لئی نکلی ہی اک ہاتہ مین خورشید — تا کاٹی جو دیکھی شب دیجور کی گردن
مین وہ سخن آرائی شہنشاہ جہان ہون — رعشہ مری ہیبت سی ہو فغفور کی گردن
ہی تیغ مری مصرع کی اسطور کی کتی — اک وار مین سو ٹکڑی کرون سور کی گردن

مرزا حیدر علی مرحوم گرم باشندہ لکھنو کہن کیطرف کئی تہی ہانسی ای ہی ملک بقا ہوی شاگرد مصحفی

دیکھی جو طریقہ تری حشمت کا سلیمان | جہک جای وہین قیصر و فغفور کی گردن

فکر معاصرین واسطے تذکرے کے

ڈپٹی کلکٹر ضلع اٹاوہ کلب حسین خان بہادر **نادر** خلف احترام الدولہ دبیر الملک نواب کلب علی خان بہادر باشندۂ بنارس دیوان یکتہ مع قصائد و مثنوی وغیرہ و ایک تذکرہ شعرا کا بھی لکھا ہی اگر شیخ امانجش ناسخ

زانو پہ دھری ہو بت مغرور کی گردن | اور ہاتہ مین ہو شیشۂ بلور کی گردن
زاہد تی کیا سنگ در یار پہ سجدہ | آخر کو فرو ہو گئی مغرور کے گردن
کیا وصف تری حسن خداداد کی لکہون | چہرہ تو ہی انسان کا پر حور کی گردن
ہی صاف عیان پانکی سرخی جو گلو سے | شیشی کی صراحی کہون یا نور کی گردن
مطرب یہ غزل بزم مین گائی تو یقین ہے | بس وجد مین ہلنی لگی طنبور کی گردن
نادر وہ غزل تو نی پڑہی بزم سخن مین | تحسین کو جسکی سلہے جمہور کی گردن

حکیم وحید اللہ خان وحید خلف حکیم سعید اللہ خان بن جاذق الملک حکیم عبد الصمد خان ملازم راجہ بہرت پور

یاد آئی صراحی سی جو اوس حور کی گردن | تو اوٹہی مئی ہجر کی مخمور کے گردن
گر آپ کی مرضی ہی اسی بات پہ ٹہری | کٹوانی غرض ہمنی بہی منظور کی گردن
گو تیری طرف سی کوئی باتین بہی سنا دی | جنبش نہ کری پر تری رنجور کی گردن
بی شبہہ وحید اوس در حیدر کا گدا ہے | جہک جای جہان قیصر و فغفور کی گردن

راجہ طالب علیخان عرف سلطانجان **سلطان** ولد خواجہ حسین علیخان رئیس عظیم آباد صاحب دیوان

خالق نی بنائی یہ تری نور کی گردن | جہک جای جسی دیکہنی ہی طور کی گردن

شیخ پیرنجش مسرور ولد حکیم حیات اللہ فلاش باشندہ کاکوری مقیم لکھنؤ صاحب دیوان شاگرد غلام ہمدانی مصحفی

ہو نہ یہ جرم کہین اونکی وبال گردن
گردن شیشہ سی دین ہین جو بتال گردن

شوق سی پہیر گلی پر مری خنجر ظالم
سر دیا عشق مین اب کیا ہی ملال گردن

مدد بخت رسا ہو تو پہنچ جائین وہان
ورنہ یہ ہاتہ کہان اور وصال گردن

باندہ جوڑی کو وہ یون نازسی بولی مسرور
اتنو یہ جعد بہی ہی ہمکو وبال گردن

شیخ بدلی کیوان باشندہ بلگرام شاگرد ڈپٹی نزاکت حسین خان ناظر

کیون مقید نہ سن مین ہو ہماری گردن
زلف پیچان مین جو لٹہی ہی تمہاری گردن

گو وہ منکر ہو پہ قاتل کو مین پہچانتا ہون
میری نظر و نمین چرچا ہی تمہاری گردن

قلقل شیشہ یہ میخانی مین دیتا ہی صدا
میری گردن سی تو بہتر ہی تمہاری گردن

رای جسونت رای عرف کاکا جی پروانہ خلف راجہ مینی بہادر باشندہ لکھنؤ شاگرد سرکیسو دیوانہ

جو گذری عاشق حیرانکی وہ شمشیر گردنسی
نہ نکلی خون ذرا جون پیکر تصویر گردنسی

بہلی لگتی ہی کانون کی تینین آواز قلقل کی
کری ہی شیشہ می زوری تقریر گردنسی

ہلا گر زیر خنجر سر تو مست ہو سرگران قاتل
گنہ اس مین نہین میرا ہوی تقصیر گردنسی

سدا ہی جام می شرمندہ چشم مست سی تیری
صراحی بہی خجل ہی اس تری تصویر گردنسی

چلایا کسنی بیدردی سی پروانہ کو محفل مین
جدا کرتا ہی نت سر شمع کا گلگیر گردنسی

سید آغا حسن رضوی امانت ولد میر آغا باشندہ لکھنؤ صاحب دیوان شاگرد میان دلگیر مرثیہ گو

ایسی دیکہی نہین پر نور بشر کی گردن
غیرت مہر ہی اوس شاک قمر کی گردن

کافر عشق بنایا ہی خدا نے مجکو
اسی بتور کہتے ہی زنار سی رشتا کردن

حلقی زلفون کی نہ کیون منظر ہون محسن
انہین پہندون مین ہی منظور پہنانا کردن

دوش

ہمعصر مرزا رفیع السودا ابقا اللہ بقا ولد حافظ سیف اللہ باشندہ دہلی مقیم لکھنو صاحب دیوان

برکہتا ہی یون وہ زلف سیہ فام دوش پر
صیاد جسطرح سی دہرین دام دوش پر

اکدن ملا جو شیخ تو پہر میکشون کی سات
سر پر لئی پہر یکا سبو جام دوش پر

ہی دلمین گہر کو شہر سی صحرا مین لی چلین
اوٹہوا کی آنسو دنسی در و بام دوش پر

وہ زشت بخت ہون کہ ملایک کو ہی مرے
لکہنی کا پیش آئی جو کچہ کام دوش پر

نیکی مری تو نام بدون کی کرین رقم
زشتی لکہین بدونکی مری نام دوش پر

ڈالا نہ بار عشق زمین پر بقا نی یار
سر سے اگر گرا تو لیا تہام دوش پر

مرزا محمد جان نالان ولد مرزا مہدیعلیخان صوبہ دار بانس بریلی باشندہ لکھنو شاگرد لالہ مہوجی

عاشق مزاج کہتی ہین طفلی سی مجکو لوگ
آتا نہ تہا کبہی مجہے آرام دوش پر

شاعر نامی شیخ غلام ہمدانی مرحوم مصحفی ولد شیخ ولی محمد باشندہ امروہہ مقیم لکھنو آنہ دیوان ریختہ ایک دیوان فارسی تذکری شعرای ریختہ گو کی اور ایک تذکرہ فارسی کا انسی یادگار رہی شاگرد مان

حلقہ کمان کا رکہہ نہ گل اندام دوش پر
کافی ہے تجکو زلف کا اک دام دوش پر

وہ طفل گریہ ناک ہی اپنا دل حزین
جسکو بغل مین چین نہ آرام دوش پر

ہی جیمین ایسا جن کوی تسخیر کیجیے
لائی اوٹہا جو اوسکا در و بام دوش پر

مہتاب و آفتاب نہین ساقیا عیان
گردون فی رکھلیے ہین یہ دو جام دوش پر

سرگشتگی نصیب مین طفلی سے ہی مجھے
پھرتی تہی لیکی سب سحر و شام دوش پر

آباد کچھ شباب مین بیتاب ہم نہین
طفلی مین ہی نہ آیا تھا آرام دوش پر

راجہ طالب جلنخان عرف سلطانجان سلطان ولد خواجہ حسین علیخان وطن اجداد بخارا
بعد ازان شاہجہان آباد اب انکا مولد و مسکن عظیم آباد ہی الدھا جہ انکی غیزون مین حضرت خواجہ میر درد

خالی نہین وہ زلف سیہ فام دوش پر
دورا ہی اوسکی تیغ کا ہی دام دوش پر

شافی سی کب تمہاری مرا شانہ ملگیا
رکھتے ہو بی سبب کا یہ الزام دوش پر

وہ مست ہون کہ مجکو جگاتا ہی ہر سحر
ہاتہ اپنا رکہکی ساقی گلفام دوش پر

معراج مین خدا نی رکہا ہاتہ جس جگہ
سمجھو وہان علی نے رکہا گام دوش پر

افتادگی پسند یہ طفلی سی تہی مجھی
آیا نہ ایکدم کبہی آرام دوش پر

سلطان رہی نصیب کہ اب سیر باغ مین
ہی بار بار دست دل آرام دوش پر

شیر بیشۂ سخن شیخ امام بخش ناسخ خلف الرشید شیخ خدا بخش تاجر باشندۂ لاہور مقیم لکھنؤ مین

گنتا ہون سر کو بوجہ مین ناکام دوش پر
رکھتا ہی جیسی تیغ گل اندام دوش پر

جالی کی آستین نہین ای نازنین تری
عاشق کی مرغ دل کو ہی یہ دام دوش پر

تو وہ حسین ہی دیکہ لی گر طفل ہی تجھے
کودیمین چین ای نہ آرام دوش پر

ای ہیکشو نزاکت ساقی کو دیکھنا
لاتا ہی رکھکی مثل سبو جام دوش پر

پاس حرم نہ چاہیی ای پنجۂ جنون
بار گران ہی جامۂ احرام دوش پر

اس مرحلی مین خانہ بدوشی ضرور ہے — گہر اپنی واسطی کرون تعمیر دوش پر
اوس گل کی باس عنبر ستان مین ہی بھار — گلزار ہی دوشالہ کشمیر دوش پر
نامسخ نہ کسطرح ہو دو بالا علی کی قدر — جسدم چڑہای مالک تقدیر دوش پر

افصح الفصحا خواجہ وزیر وزیر خلف خواجہ فقیر باشندہ لکھنؤ صاحب دیوان شاگرد رشید شیخ امام بخش

کرتی ہو باتین رکھکی جو شمشیر دوش پر — سیکھی زبان تیغ نہ تقریر دوش پر
ای ماہ ہی یہ زلف گرہگیر دوش پر — یا مجہ سیاہ بخت کی تصویر دوش پر
قاتل فی کب یہ رکھی ہی شمشیر دوش پر — ہی ابروی خمیدہ کی تصویر دوش پر
آئی گی بڑہ کی پاؤن تلک کاکل دراز — رہنی نہ دیگی اب اوسی تقدیر دوش پر
طفلی کی باتین آتی ہین پیری مین ہمکو یاد — ٹہیادن تہی وہ جو کرتی تہی تقریر دوش پر
یان تک کہنچا ہی ضعف کہ ماتہو نکو ہی گران — پہرتا ہون رکھکی یار کی تصویر دوش پر
قاتل فی میری بعد کئی ترک اپنی ظلم — خنجر نہ ہی کمر مین نہ شمشیر دوش پر
ساقی مرا بنای مکان تو ہر ایک مست — لیجائی خشت خم پی تعمیر دوش پر
تمثیل دون جو یار کی زلف رسا سی مین — چڑہ جای میری پاؤن کی زنجیر دوش پر
دوش سحر پہ آئی نظر آفتاب حشر — اوس طفل کو چڑہا ہی اگر پیر دوش پر
کیا سر چڑہا کی اوسکو بگارا ہی یار نے — بل کر رہی ہی زلف گرہگیر دوش پر
جا تین کی اوڑ کی تیری طرف وہ ہدف ہین ہم — پر بنگیا جو آکی لگا تیر دوش پر
گہر کر کیسکی دل مین نہ بیہودہ خاک چہان — مٹی اوٹہا نہ تو پی تعمیر دوش پر

ایا ہی سیر باغ کو صیاد ہمصفیر — رکھی ہی دام زلف گرہگیر دوش پر
مین کیا کہ دیکھ کاتب اعمال ہی تجھے — حیران ہون شکل طاہر تصویر دوش پر
سنتی ہین شفق کو کہ ایون درہمن شیر — لائی اوٹھا بحالت تعبیر دوش پر

عبداللہ خان مہر ولد محمد مصطفی خان صاحب مطبع مصطفائی باشندہ لکھنؤ
صاحب دیوان ارشد تلامذہ اصغر علیخان نسیم دہلوی

حلقہ نہین ہی زلف کا جانانہ دوش پر — ہی یہ شراب حسن کا پیمانہ دوش پر
بل کھا رہی ہین گیسوی جانانہ دوش پر — کرتی ہین سانپ بازی مستانہ دوش پر
ساقی حواس باختہ آیا حضور یار — خم بر ہمن شیشہ ہاتھ مین پیمانہ دوش پر
ہر شہر ہی منگاتی ہین سب مثل خط شوق — جاتا ہی منزلون مرا افسانہ دوش پر
لاشہ مرا تڑپ کی لحد مین سمائی گا — لیجائینگی نہ ہمت مردانہ دوش پر
یہ شوق سنگساری طفلان شہر تہا — پتھر لیی پھرا ترا دیوانہ دوش پر
دل عاشقونکی حلقہ گیسو مین قید ہین — ہم مجرمونکا ہی یہ سیہ خانہ دوش پر
دیکھی اگر پرستش رندان بادہ خوار — می لائی ہر برہمن بتخانہ دوش پر
دیوانی لوگ ہوگئی زلفونکی دید سے — تمنی بنایا خوب پریخانہ دوش پر
عریانیئ بدن ہی مجھی پوستین لباس — رکھا نہ مینی خلعت شاہانہ دوش پر
وہ بادہ کش ہین ہم کہ بجائی خم شراب — رکھتی ہین ساق ساقی مستانہ دوش پر
اوقات مغمون فی عمارت پہ کی جو صرف — کیا لیتی جائینگی یہی کاشانہ دوش پر

وہ سست بخت ہون کہ نہ تا گوش یار جائے
ٹکرا کی گر پڑی مرا افسانہ دوش پر

عاشق سی بل کیا تو بخوبی سزا ملے
لٹکی ہوی ہی گیسوی جانانہ دوش پر

کان نزاکت اوسکو امانت کہی ہی کیون
ہو عکس در گوش سی جب دانہ دوش پر

صادق الولا شیخ الٰہی بخش عشقی ولد شیخ محمد بخش باشندہ کانپور صاحب دیوان شاگرد میر علی اوسط رشک

بتا ای قاتل عالم یہ ہی تلوار کاندہی پر
عیان ہی یا کہ عکس ابروی خمدار کاندہی پر

وبال قتل عالم پڑ گیا ہی یہ نہین کا کل
ہوی ضحاک کی مانند پیدا مار کاندہی پر

وہ سو جاتی ہین تو بہی طائر دل چھت نہین سکتا
کہلی رہتی ہی چشم دام زلف یار کاندہی پر

چڑہی کچی گہڑی کی محتسب کو بہی خطرا کیا
لئی پہرہی سبوی می سرشار کاندہی پر

غضب نیرنگ عکس عارض رنگین نی دکہلایا
سنہرا تہا دوپٹہ ہو گیا گلنار کاندہی پر

نہ چہوڑوگی کسیکو ربع مسکون مین یہ شیدہ ہون
وہ دن ہی کونسا جاتی نہین دو چار کاندہی پر

نظر ائی جبسی اقرار یکتائی کیا اوسنی
مگر لام بلا ہی لام زلف یار کاندہی پر

مسخر کیون نہ اک عالم ہو اس حسن و نزاکت کا
پڑی ہین نقش دام زلف ای دلدار کاندہی پر

چہڑا دیتی ہین جبکی جوہر اوس آئینہ تن کی
نظر آتی ہین دو تلوارین جسبدم چار کاندہی پر

خدا کی خوف سی کیا محتسب کا در زیادہ ہے
خم می رکہہ کی نکلین گے سر بازار کاندہی پر

گل رخسار رنگین کا پڑی پر تو جو اقلیم تل
سرو ہی کا نبی مالا گلونکا ہار کاندہی پر

خدا شاہد ہی مین سمجہا کہ شیشی کا مالا ہے
جو دیکہی اوبت نازک تری زنار کاندہی پر

بلا کا بانک پن ہی اور چلی کیونکر نہ وہ قاتل
پری کی پر سہی ہرگز کم نہین تلوار کاندہی پر

آستین پر ہو فانوس کا دہو کا کیونکر
شمع روشن جو وہ باز دہی تو شعلا شانہ

صاف ہی ہر شجر گل ہے عرو سانہ بہار
ق
ہر چمن باغ مین عشرت کا بنا کا شانہ

دولہہ گلچین ہے نبات آج چنی جاتی ہے
پہول مصری ہی سر شاخ دولہن کا شانہ

بل کی لیکی تری لف او سی ہی ہی مشک چمن
بن کی آئی گا جو کنگہی کے شجر کا شانہ

او سکا رتبہ نہو کسطرح دو بالا محسن
پایا بت توڑنی کو جسنے نبی کا شانہ

خاتمہ

سلطان ابن سلطان شاہ سخنوران حضرت سلطان العالم محمد امجد علی شاہ بادشاہ خلد اللہ ملکہ اختر تخلص فرمانروای اختر نگر مشتہر بلکھنو خلف الرشید جنت مکان محمد امجد علی شاہ بادشاہ تمین دیوان تمین مثنوی اور بہت تالیف و تصنیف طبع ہو کی واسطی فیض عام کی تقسیم ہوئی ہین کیا اونکی مدح کی گنجایش اس مختصر مین نہین

آبرو میری ہی ابروی خمدار کے ہاتہ
صاف کرتی ہین مری جسم پہ تلوار کی ہاتہ

عشوہ و غمزہ و انداز و ادا نے مارا
ناتوان ایک یہ چورنگ ہوا چار کی ہاتہ

عشق سی قدر بڑہی حسن کی ای جان جہان
حسن یوسف کا رہا مول خریدار کی ہاتہ

پاک طینت نہ کبہی زرد مضا مین ہونگے
ہنگڑی سنی نہ بچین گی کسی خونخوار کی ہاتہ

زر سپاہی سی جو کرتا نہین دنیا مین عزیز
مرد سپچی ہین پہر اوسی سردار کی ہاتہ

عشق اشعار سی ہون مورد اندوہ و الم
بندہ گئی فکر مضا مین سی گنہگار کی ہاتہ

بزم مین آج غزل اپنی سناؤن اختر
شعرا مین مری عزت رہی اشعار کی ہاتہ

اشرف علیخان عرف کوکی خانم حرم فغان کوکہ احمد شاہ بادشاہ غازی آخر عمر مین

رخ زیبا نہ دکھایا کہ رین ہر ایک کو آپ
قدر اوس شی کی نہین جو گئی دو چار کی ہاتہ

کام جسکا ہی تعلق ہی اوسی سے رکہنا
پاؤن کی طرح سی زیبا نہین قتار کی ہاتہ

وعدۂ وصل کی شادی سی فنا دم ہوگا
قتل کرہاتہ پہ اپنی نہ صنم مار کے ہاتہ

نہ جلائی نہ توگاڑی کوئی ہمکو آتش
مردہ اپنا نہ پڑی کافر و دیندار کی ہاتہ

نواب سپہر علیخان اعجاز خلف نواب سخاوت علیخان بن نواب شجاع الدولہ بہادر شہدہ
لکہنؤ صاحب دیوان شاگرد شیخ امانجش ناسخ

کیونکر افسوس کروں ہاتہ پہ مین مار کی ہاتہ
مرنا جینا ہی مرا اک بت عیار کی ہاتہ

عاشقون نی جو لکہی خط تو یہ رک کر بولی
اب نظر آتی ہین کٹتی مجہی دو چار کی ہاتہ

سرمہ سا ہوگئی اک خلق کی دل پس کر
چمن بزم مین مہندی جو لگی یار کی ہاتہ

اونکی اعجاز سی اعجاز بہی پایگا نجات
کشتی اعجاز کی ہی حیدر کرار کی ہاتہ

میر ہادی علی بیخود ولد میر ناصر علی سحر رمیدا ربریلوی براون باشندہ لکہنؤ صاحب دیوان شاگرد خواجہ وزیر

ہاتہ پائی مین کڑی پڑنی لگی یار کی ہاتہ
اب وہ چتون کی لگاوٹ ہی وہ پیار کی ہاتہ

طوق کی بدلی یہ ای وحشت دل حسرت سے
میری گردن مین حمایل ہون مری یار کی ہاتہ

زلف پر پیچ سی الفت ہی ملی کچہ تعذیر
اسی رسی مین بندہین تیری گنہگار کی ہاتہ

مہندی پاؤن مین ملی وعدہ کی شب خی سی
کیا نہ آنی کا بہانہ یہ لگا یار کی ہاتہ

انکیا سلوانیکو بہیجی تو یہ کہلا بہیجا
بہیجنا اسکو کسی محرم اسرار کی ہاتہ

قتل کی بعد بہی سہما ا بہی دم باقی ہی
بدگمانی سی لگائی گئی تلوار کی ہاتہ

کاش خود باندہی وہ شوخ اپنی گنہگار کی ہاتہ
ہاتہ سی اوسکی کسی ڈہب تے ملین یار کی ہاتہ

اوسی انداز ہم آغوشی ہی نکلا تب سہے
روز محشر جو کہلی تیری گنہگار کی ہاتہ

اوسکی عارض پہ نہین مصحفی یہ زلف سیاہ
مہر فی روز کو پیچا ہی شب تار کی ہاتہ

بہت سی بحر محبت مین ہمنی ماری ہاتہ
لگا نہ ساحل مقصود پر ہماری ہاتہ

جو کچہ کہ چاہو کرو اختیار باقی ہی
بکی ہین ابتو مری جان ہم تمہاری ہاتہ

جنون مین گرچہ گریبان سیکڑون پہاڑے
پہ تو وہی جامہ دریدنی میری ہاری ہاتہ

ادا کفک کی جو دیکہی تو مصحفی نے ہین
تمہاری ہاتہون پہ حور و پری کی واری ہاتہ

عنایت علیخان فروغ ولد قادر علیخان بسر خواندہ آنوہ صاحبمحل باشندہ عظیم آباد مقیم کانپور شاگرد

کیا خوش ادا بنائی ہین حق نی تمہاری ہاتہ
کرتی بوقت رقص مین کیا کیا اشاری ہاتہ

رنگ حنا سی کیا ہی چمکتی ہین دست یار
گویا دہلی ہین نور کی سانجی ہین ساری ہاتہ

آنا ضرور فاتحہ خوانی کو قبر پر
عزت ہماری بعد فنا ہی تمہاری ہاتہ

مجہ سی شب وصال بہی انکار ہی اوسے
کہتا ہی میری پاون سی تو رکہ کناری ہاتہ

وعدہ وفا نہ ایک بہی اوسنی کیا فروغ
ہر چند وصل کی لیے سو بار ماری ہاتہ

مخدوم بخش وحشت ولد شیخ خدا بخش باشندہ کانپور شاگرد اسکول ماستر شیخ احمد علی کامل

جسد نسی ہمنی دیکہی ہین ای مہ تمہاری ہاتہ
اوٹہتی نہین ہین ضعف کی ماری ہماری ہاتہ

دریای عشق مین تری دل ڈوب ہی گیا
ہر چند پار اوترنیکو لاکہون ہی ماری ہاتہ

تیری پسند ہون تو پیاری بہار ہے
کہا کہا کی گل بنائی ہین گلدستی ساری ہاتہ

فصل گلمین مجھی پہنائی ہی لاکر زنجر
جلد کٹ جائین الٰہی کہین صیاد کی ہاتہ

گف رنگین کی لکیرین نہین گلدام سی کم
پہانس لین گی دل بلبل مری صیاد کی ہاتہ

مدد ای غیرت الفت نہین دیکہا جاتا
غیر کی ہاتہ مین ہی وس ستم ایجاد کی ہاتہ

پاون مین جو دبائی تو نزاکت سی کہا
کسقدر سخت ہین گویا کہ ہین فولاد کی ہاتہ

اس مین شیرینی تری کچہ شان کم ہو جاتے
چوم لیتی لب شیرین سی جو فرہاد کی ہاتہ

کو اسیر قفس و دام نہین ہین ای دل
برشتۂ طائر جان ہی وسی صیاد کی ہاتہ

پاون پہلاتی ہین کیا کیا مری اطفال شک
جیسی ہاتہون مین نہین طفل پریزاد کی ہاتہ

بعد مرنی کی بہی یہ شوق ہم آغوشی ہی
نکلی پڑتی ہین کفن سی تری ناشاد کی ہاتہ

نشتر رشک سی کیونکر رگ جان ہو نہ فگار
مس کرین دست حنائی تری فصاد کی ہاتہ

خامۂ سحر سی کی نہر مضامین جاری
چشمۂ بحر کرم ہین مگر استاد کی ہاتہ

سعادتخان ناصر ولد رسالت خان باشندۂ گنیہ مقیم لکہنو پانچ دیوان ایک تذکرہ انکا ہی
شاگرد مرزا محمد حسن عرف چھوٹی مرزا مذنب مرثیہ گو اور مذنب شاگرد مرزا رفیع السودا

حور کی ہاتہ مین ایسی نہ پریزاد کی ہاتہ
دم پہڑک جاتا ہی دیکہ اوسکو صیاد کی ہاتہ

اوسنی آپ اپنی غلامی کا لکہا ہی سرخط
یار کی پاس کئی رکہی ہین شمشاد کی ہاتہ

ہی مزا خانہ بدوشی کا مجہی او صیاد
بیچنا مجکو کسی مرد آزاد کی ہاتہ

اور کیا زخم گلو سی کوی دریا بہتا
بی حنا سرخ ہوی وس ستم ایجاد کی ہاتہ

ہی یہ احسان تری سلسلۂ گیسو کا
دور رہتی ہین قدم سی مری صیاد کی ہاتہ

بی غیر دل سکین نہ مری زینہار ہاتہ — ضعف بدن سی ہو گئی ہین پشت خار ہاتہ
دیکھی جو سرخ پوش تجھی یار رشک سی — ملتی پہری چمن کی روش پر بھار ہاتہ
اوس بت کو دیکھتی ہی ہوا دل اسیر عشق — پتہر کی نیچی دب گئی بی اختیار ہاتہ
ہی ساق پا مین شمع سر طور کی چمک — دست کلیم سی ی روشن ہین یار ہاتہ
کڑیان حسین بند کی پہندی ہین جال کے — کہیلگا مرغ رنگ حنا کا شکار ہاتہ
سونر ورون یہ ہی کف افسوس جب ملی — پتہر کی طرح سی لگی دینی شرار ہاتہ
آیا جو روز وصل شب ہجر کا خیال — سینی مین دل اوچھلنی لگا چار چار ہاتہ
کردی گدا کو شاہ جو منظور ہو تجھے — دینی کی ای کریم تری ہین عزار ہاتہ
گل قند قین ہین ونر دخنا موتیا کی پہول — گلدستہ جان ہین تری ای نگار ہاتہ
ہر طرح مل رہیگا پس مرگ ای خلیل — دس گز کفن گزی کا زمین تین چار ہاتہ

دارونغہ توپخانہ مصاحب خاص حضرت سلطان عالم کیتان ہوا الدولہ مرزا مہدی علیخان بہادر قبول

خلف واقف فقہ واصول مولوی محمد مرزا اولاد مین حضرت مالک اشتر رضی اللہ عنہ کی باشندہ کنہیا صاحب دیوان شاگرد

گل سی ہوا ہین رخ تری او نگار ہاتہ — دکہلا رہی ہین مجکو چمن کی بہار ہاتہ
دون جای سرمہ آنکہ مین گا کی میل سی — گر آی پای یار کا میری غبار ہاتہ
مجہ سی دو چار ہو تو زبردست وہ نہو — جانان نہین رقیب سی یہ رو کی چار ہاتہ
کس شعلہ رو کی ملنی کی حسرت ہی اشک ن — پہلای ہی چمن مین جو اپنی چنار ہاتہ
ای منعموں غرور سخاوت نہ چاہیی — دو ہاتہ ہین تمہاری خدا کی ہزار ہاتہ

ہو رزق کوہ مین تو وہ دی کی چارہا ہے
رکھتا ہی دینی کو مرا خالق ہزار ہا ہے

انفعال بی شمار مین کب ہوا دائی شکر
سودائی سبحی کی ہین کری کیا شمار ہا ہے

کیا کاسۂ حباب سی ہا تہ آیا موج کو
پہیلا کسیکی آگی نہ تو بار بار ہا ہے

فرمایا سر فراز تو ہو جاؤ بی حجاب
جہنکو نہ سینی پر سے مرا بار بار ہا ہے

فقیر آزاد مشرب **تجلی** تخلص مشہور شاہ تجلی باشندۂ حیدرآباد دکہن

دامن کا کسکی عکس پڑا ہی کہ چرخ تک
پہیلا رہا ہی سرو لب جوئی بار ہا ہے

اشرف حسین **شاغل** خلف الرشید اور شاگرد کاشف علی کاشف باشندۂ لکہنو مقیم کانپور

نازک جو تیرا حد سے زیادہ ہی یار ہا ہے
رنگ حنا کا کیونکہ اونہائی کا بار ہا ہے

محرم گلابی ساقی میکش کی دیکہکر
کیا دوڑنی لگا مرا دقت خمار ہا ہے

کل کہائی ہین فراق مین تیری جمہائی نگاہ
گلدستہ بن گیا ہی مرا داغدار ہا ہے

کہتا ہی وہ کہ وصل کا ہونا محال ہے
کیون جوڑتا ہی آگی مری بار بار ہا ہے

شاغل غم مصیبت دنیا فضول ہی
دینی کی ہین خدائی جہان کی ہزار ہا ہے

اسکول ماسٹر کانپور شیخ احمد علی **کامل** ولد شیخ عنایت محمد اولاد مین حضرت شاہ پیر محمد علیہ الرحمہ لکہنوی صاحب

محرم کا بند یہی نہ لگا زنیہار ہا ہے
دوڑائی ہمنی وصل کی شب لاکہ بار ہا ہے

شرم اسکو کہتی ہین کہ نہ کہولا نقاب کو
ہمنی شب وصال مین جوڑی ہزار ہا ہے

تہدی لگا گی باغ مین آیا ہی وہ صنم
دکہلا رہی ہین نام خدا کیا بہار ہا ہے

کیا خاک ہو رفو کہ گریبان کی طرف
پہیلی ہی ا ہو رہتی ہین لیل و نہار ہا ہے

دیکھی جو سرخ سرخ تری ای نگار ہاتہ — پہیلا دی چنار نی بی اختیار ہاتہ

سبزہ ہی می ہی اور شب ماہتاب ہے — وہ گل نہین تو ملتی ہین ہم بار بار ہاتہ

ای یار تیری دست حنائی کو دیکھکر — خوبان مصر کاٹتی بی اختیار ہاتہ

ہمکو لپٹ کی سونی کی خواہ وسکی سانہ ہے — مرنی پہ بہی نہ پہیلین گی زیر مزار ہاتہ

یوسف کا سیر باغ سی جب دل تگفتہ ہو — ہوا وسکی ہاتہ مین ترا ای گلعذار ہاتہ

لالہ کنہیا لال تاثیر ولد کیول کشن باشندہ فرخ آباد شاگرد سید اسمعیل حسین مین

تیری گلی مین پڑ نہ سکی ایکبار ہاتہ — شاخ خزان رسیدہ ہین ای گلعذار ہاتہ

خنجر سی دل کی سیکڑون ٹکڑی جو کر دی — میرا کلیجہ بڑہ گیا ای گل ہزار ہاتہ

کہجلائی اوسکی پٹہ مری سامنی قریب — اللہ خشک ہو صفت پست خار ہاتہ

بہڑکی ہوی ہی آتش داغ جنون کمال — رکہنا نہ میری نعش پہ ای گلعذار ہاتہ

ہاتہون کو ناچ مین جو مکر راوٹہائی — دریای حسن آپکا بڑہ جای چار ہاتہ

تاثیر کوئی دامن قاتل نہ چہو سکا — دوڑائی بسملون نی عبث بار بار ہاتہ

الہلختہ ظفر علی ظفر ولد مولوی کرامت علی تاجر باشندہ لکہنؤ محلہ حاطہ خانسامان شاگرد منشی مظفر علی اسیر

صحرا مین کیسی کیسی بڑہاتی ہین خار ہاتہ — جوش جنون مین ایک ہی دامن ہزار ہاتہ

منت کرون مین پاؤن پڑون موسی اوسکی کون — آئی جو ایکدن وہ تغافل شعار ہاتہ

کشتہ ہون ابرو ونکا جو باور نہ ہو تمہین — کہدون مین رکہکی تیغ کی قبضی پہ مار ہاتہ

جو موج بحر عشق مین ہی تیغ تیز ہے — پیراک خاک سیر سکین اس مین چار ہاتہ

پونہچی حیف اوس گل رعنا کی ہاتہ تک — ہر چند خشک ہو کی ہوی پشت خار ہاتہ
اوڑتی رہین جنون مین گریبان کی دھجیان — بیکار ہون نہ ای مری پروردگار ہاتہ
حد ادب سی پڑہتی ہین کیا کیا شب وصال — کہوئین گی ایک روز مرا اعتبار ہاتہ
اسد رجہ رقون برق تبسم کی یاد مین — رومال ابر تر ہو بنین آبشار ہاتہ
جبسی چہپاوہ دامن شمشیر بی پناہ — ہر دم ہین بسملون کی طرح بیقرار ہاتہ
اوٹہی عروس حسن دین رونمایان — افشان چہڑائی ہمنی بنی زرنگار ہاتہ
غافل محل رہین کی نہ یہ جامہ زیبیان — دو گز زمین ملی کی کفن تین چار ہاتہ
ای عشق کیا جلا کو ہون کتہیان نصیب — سرکار حسن یار مین ہون بیشکار ہاتہ

مصاحب خاص حضرت سلطان العالم فتح الدولہ بخشی الملک مرزا محمد رضا خان بہادر برق
خلف مرزا کاظم علی صالح باشندہ لکھنو صاحب دیوان شاگرد رشید شیخ امام بخش ناسخ

خط شعاع مہر مین صاف اوس قمر کی ہاتہ — زرین بدن ہی رنگ طلائی ہی زر کی ہاتہ
پچتا رہا ہون ہاتہ پہ ای جان بہر کی ہاتہ — ممکن نہین کہ جان بچی اور سر کی ہاتہ
حسرت رہی کہ دام مین عنقا کو لائی — مشتاق ہین ازل سی تمہاری کمر کی ہاتہ
لایا ہی خط یار قدم پر نثار ہون — آنکہون سی کیون لگاون نہ مین نامہ بر کی ہاتہ
ہر وار پر ملال دل و درد سر گیا — دیکہی نہین آنکہ سی ایسی اثر کی ہاتہ
دل چسپ ہی یہ جسم کہ چہولون جو صبح شام — سر جای پر رہا نسی کبہی پہر نہ سر کی ہاتہ
پنجی تمہاری پنجۂ مژگان سی کم نہین — اللہ فی بنائین ہین خط نظر کے ہاتہ

دبیائی توابع ضلع بلند شہر شاگرد شیخ فدا حسین فدا کی فدا شاگرد مصطفی خان شیفتہ کے

بھجوا دون سر کو کات کی سیغا مبر کی ہاتہ
ایذا نہ پائین قتل مین تا فتنہ گر کی ہاتہ

سیب ذقن کی بوسی جو اوس حور نی دی
دنیا مین سیب خلد یہ آئی بشر کی ہاتہ

اوس بت کی زلف و رخ کی بلا مین لیا کرین
پیدا ہون کاش چرخ پہ شمس و قمر کی ہاتہ

مین جی اوٹھا جو ہاتہ اوٹھایا طلب
اوس بتکو کیا خدا نی دی ہین اثر کی ہاتہ

یہ جان لی کہ جان ہی جائی گی ہاتہ سی
دم بھر ہی تیری گرمی سینی سی سر کی ہاتہ

وہ زور میری پنجہ وحشت مین ہی جنون
چاہون تو توڑ ڈالون ابھی شیر نر کی ہاتہ

زینت سی کب ہی حسن خدا داد کو غرض
زیور کی پا ہی بند نہین سیم بر کی ہاتہ

ہمت کچہ اور شی ہی سنجایہ نہین ضرور
ہون دستگاہ فیض ہر اک اہل زر کی ہاتہ

عباس علیخان بیتاب ولد نواب عبد العلی خان بن غلام محمد خان بن نواب فیض اللہ خان کا مرید

آخر فریب کہا کی کیا اوسنی مجکو قتل
ہمنی کہا تہا ہمسی اوٹھائینگی مر کی ہاتہ

محمد امیر الدین آزاد باشندہ بریلی شاگرد میر غلام علی عشرت

لوگ کہتی ہین کہ ہلتی نہین تصویر کی ہاتہ
سر تلک جاتی ہین کیون عاشق دلگیر کی ہاتہ

وصل لبر نہوا سیکڑون تدبیرین کین
سچ کہا ہی کہ ہر ایک کام ہی تقدیر کی ہاتہ

بن چھوئی پاؤن نچھوئینگا اسی سر کی قسم
آپ جس روز لگی عاشق دلگیر کی ہاتہ

جذب الفت سی گر آجائی جنازہ پی وہ شوخ
بھر پا بوس نکالون مین کفن چیر کی ہاتہ

وقت آخر نکہین ہاہین گلی مین ڈالی
باندہ دو پہلی سی ہستو جب تعذیر کی ہاتہ

واشد اس عقدی کی ہرگز نہین تدبیر کی ہاتہ
بیچ ڈالین کی اسی اوس بت بی پیر کی ہاتہ

اسکی تاثیر سی وہ دنکو جوائی تو سبنے
اب تو عزت ہی فقط نالۂ شبگیر کی ہاتہ

زیست سی ہاتہ کو دہو بیٹہا ولیکن تو بہی
نہ کہنچی مانی سی جانان تری تصویر کی ہاتہ

نہین کچہ دغدغہ جرم و معاصی دل کو
مغفرت حشر مین نادر کی ہی شبیر کی ہاتہ

حکیم محمد مومن خان مومن متخلص شاعر ہی صاحب دیوان ہندی و فارسی

تکلیف سی جون پنجۂ گل لال ہوا ہاتہ
نازک ہی وہ بس چہوڑ دی ہی رنگ حنا ہاتہ

ہی دست مری نبض کی تف سی ید بیضا
یہ معجزۂ تازہ مسیحا کی لگا ہاتہ

ہنگام وداع آہ گلا کاٹ رہی ہی
کیا کہینچتی دامن کو تری کام مین تہا ہاتہ

رکہی جو دل و چشم پر اوسنے نہین سکتی
قربان نزاکت کی ہون کیا پاؤن مین کیا ہاتہ

ہونی ندیا چاک گریبان کفن کو
یارون نی کئی دفن مری تن سی جدا ہاتہ

جیسا مجہی آرام تری ہاتہ سے آیا
اللہ کری یون ترا سینہ مرا ہاتہ

بیٹہا کف افسوس ملیگا پس کشتن
غیر و لنسی بہی ظالم تو مری ہاتہ اوٹہا ہاتہ

ہم اور یہ بدعت طپش دل کی سبب سے
مومن مری سینی پہ رہی بعد فنا ہاتہ

خوش نویس خفی و جلی شیخ اشرف علی اشرف ولد شیخ مظہر علی باشندۂ مصطفی آباد عرف کسمنڈی

مقیم لکہنؤ صاحب دیوان شاگرد اصغر علی خان نسیم دہلوی

مشاطہ نہ لیجائیو تا زلف سا ہاتہ
کہتا ہون مین ہو جائین گی محبوبن ملا ہاتہ

دل کی رہی دل ہی مین کیا ضعف نی پامال
کیا قہری اوٹہتا ہی نہین بہر دعا ہاتہ

لکھنؤ صاحب دیوان شاگرد امام بخش ناسخ

شمع کو دور سے ہیں تیر سی یہ سیخ کباب ہاتھ — حضرت موسی کی کب پائی تھی یہ راق ہاتھ
دامن اپنا ہو و یا دامان کو طور ہو — دہجیان کر ڈالنی مین ہین مشاق ہاتھ
ای سکندر آئینی پر ہاتھ سبقت لیگئی — سو کی اوٹھ کر دیکھ لیتا ہی وہ سیمین ساق ہاتھ
یار کی کندنسی گالونکی شنا جب لکھین ہم — قاصدا آجا دین تھوڑی سی سیاہی اوراق ہاتھ
کیون صبر و عقل و جان و دین و دل کو لوی عشق — لوٹنی سی کب اوٹھاتی ہین یہلا قضا ق ہاتھ
تر ہی صاحب کی نگاہین اپنی نظر مین سیدھی ہین — خلق سی کیونکر اوٹھائین صاحب اخلاق ہاتھ
ہاتھ مین مہدی لگا کر جب چھڑائی آپنی — شاخ مرجان بنگئی ای یوسف آفاق ہاتھ
جامہ صبح قیامت کی اگر پرزی اوڑھائین — تہک سکین کیونکر جنون اسکام مین یہ طاق ہاتھ
میری ہونٹون کو لبونکی چومنی کا شوق ہی — ہین تری منہ کی بلائین لینی کی مشتاق ہاتھ
حاجت دو گز زمین کل ہوگی تجکو قبر — کو تری کشور کشا آج آگیا آفاق ہاتھ
افعی کاکل نی کاٹا زہر اثر اب کر گیا — فائدہ کیوان نہوا جای گر تریاق ہاتھ

راجہ طالب علیخان عرف سلطان جان سلطان ولد خواجہ حسین علیخان نسبت مادری انکا سلسلہ حضرت خواجہ میر درد علیہ الرحمہ سی ملتا ہی وطن بزرگونکا بخارا بعد دہلی مقیم عظیم آباد صاحب

پردہ اوٹھا کی اوسنی جو اپنی دکھای آج — مل مل کی ہاتھ اپنی کہا ہای ہای ہاتھ
صیاد کی ہی قبضی مین بی بس ہماری جان — ہی اختیار ا بتو ہمارا پرای ہاتھ
آئی مری مشام مین عطر حنا کی بو — ملکر حنا جو یار نی اپنی سنگھای ہاتھ

لگا یا میںنی جو شب لف پر شکن مین ہاتھ | شمیم مشک لگی گلشن ختن مین ہاتھ
یہ شاخ نور ہی یا شمع ہی تہ فانوس | نہان ہین یا مری دلبر کی پیرہن مین ہاتھ
تمام عمر تو جامہ دری مین گذری ہے | قرار سی رہین کیونکر مری کفن مین ہاتھ
تری بلائین نہ لین پاؤن بھی نہین دابے | یہ ہم سمجھتی ہین بیکار رہین مین ہاتھ
تسلی دل بلبل ہوی ہی ای قدسی | ہوی ہین قطع جو صیاد کی چمن مین ہاتھ

لالہ شنکر لال ذرہ قوم کایتہ باشندہ لکھنو شاگرد میر علی اوسط رشک

مہدیسی رنگ لائی ہین رشک چمن کی ہاتھ | پونہچی ہین یاسمن کی گل نارون کی ہاتھ
قامت ہی سرو لالہ ہی رخ نرگس انکھین ہین | نسرین کی ساعد اور گل یاسمن کی ہاتھ
اس سبز خط نی تیری غریب الوطن کیا | یہ خط ہین بلکہ بھیجین گے اہل وطن کی ہاتھ
کیونکر نہ سونپی ہو جہانگیر یون سی شوق | آتی ہین زر سی ورمین وس سمتن کی ہاتھ
زہرا و مصطفی و علی و حسن حسین | ای ذرہ مغفرت ہی انہین پنجتن کی ہاتھ

مرزا حسن عسکری نبیرہ ولد مرزا مظفر علی بیگ عرف آغا جان باشندہ لکھنو شاگرد مرزا لحانی

کس حسن کی ہین اوس بت پیمان شکن کی ہاتھ | ہیری کی ہی کلائی عقیق یمن کی ہاتھ
عالم مین اوسکی تیغ نگہ سی نہین پناہ | میدان قتل گاہی ہی وسی تیغزن کی ہاتھ
سینہ ہمارا ناوک مژگان سی چھن گیا | چور نگ دل ہوا ہی تری بانکپن کی ہاتھ
کسطرح ہم نہ دست تاسف سد ملین | آئی نہ ہاتھ اوس بت پیمان شکن کی ہاتھ
پروانون کی جلانی سی کیا فایدہ اوسے | جز خاک خاک آتا ہی شمع لگن کی ہاتھ

یحییٰ ان عرف میان قلندر بخش جرات ولد حافظ مان باشندۂ دہلی مقیم لکھنؤ صاحب دیوان شاگرد مرزا جعفر

ندیکھو نبض مری آہ مت لگاؤ ہاتھ — طبیبو تم مری جینی سے اب اوٹھاؤ ہاتھ
ملون ہون ہاتھ یہ کہنا کسیکا کر کی مین یاد — رہی نہ مجھ سے یہ گرمی ہی جی ہٹاؤ ہاتھ
قلق مجھی دل مضطر کا ماری ڈالی ہے — جو پیاری جھوٹ سمجھتی ہو تم تولاؤ ہاتھ
مین اوسکی پاؤن تلک کیونکھ دست رس پاؤن — کہ جنبی یہ نہ کہا ہو کہیے دباؤ ہاتھ
جب اوسکو دیکھون تو کہتا ہون دانت پیچکی مین — بڑا مزا ہو جو پیاری تم اپنی آؤ ہاتھ
قریب مرگ ہمن تو پاس آ نکر بیٹھو — نہ دور سی مجھے تلوار کی دکھاؤ ہاتھ
وہ رشک گل نہین آیگا ہاتھ حضرت دل — عبث تم اپنا نہ کہا کہا کی گل سجاؤ ہاتھ
شب وصال مین وحشی سا دیکھ مجکو وہ شوخ — کہی ہی دیکھو بس آگی نہ تم بڑہاؤ ہاتھ
تمہاری ہاتھ نہ آیا ہون مین نہ آؤن گا — مری بلا سی جو تم کاٹ کاٹ کہاؤ ہاتھ
کہان ہی مجکو یہ جرات کہ تمکو جانی ندون — پر اس رکہائی سی مجھ سنی تم چہڑاؤ ہاتھ

سید مبارک علی مبارک باشندۂ آگرہ آباد شاگرد شاہ غلام اعظم افضل

اوسکی زلفون تلک رسا ہے ہاتھ — اندلون حد سے بڑہ گیا ہے ہاتھ
جذب الفت کہین نہ کہینچے اوسے — کاہ زلفین تو کہربا ہی ہاتھ
پنجہ مہر سے ہون ہم پنجہ — یار کے ہاتھ مین مرا ہے ہاتھ
عشق سنگین دلونکا ہی ناصح — اپنا پتہر تلے دبا ہے ہاتھ
غم خون ریزی مبارک ہے — دیکھو قاتل کا بی خفا ہے ہاتھ

پڑتا ہی پاؤن اوسن بت کافر کی بار بار
کیا برہمن کو موہ لیا ہی دکہا کی ہاتہ

ساعر قبل زمانہ میان ولی سید قمر علی سراج تخلص باشندہ حیدرآباد دکن صاحب دیوان

مدت سی کم ہوا دل بیگانہ ای سراج
شاید کہ جا پڑا ہی کسی آشنا کی ہاتہ

شیخ مہدی زکی بسبب مراعت قطب الدولہ حضرت سلطان العالم فی انکو خطاب ملک الشعرائی کا دیا خلف شیخ کرامت علی شیخزادہ لکہنؤ مقیم مرادآباد صاحب دیوان

انصاف عشق ہی بت رنگین ادا کی ہاتہ
ہو جای دل کا خون تو باندہی حنا کی ہاتہ

آئی گا ہاتہ یا نہین دامن نگار کا
پوچہین منجمون سی یہی ہم دکہا کی ہاتہ

کہنی لگی بس آگی بڑہو گی تو قہر ہی
چٹ چٹ بلائین لین جو ہین تمنی بڑہا کی ہاتہ

یہ رشک لکو آی کہ ہو جای خون خشک
چہولی حنا جو اوسن بت رنگین ادا کی ہاتہ

شرما کی طپش کہا کی خفا ہو کی ہس پڑی
پاؤن پہ مین گرا جو بدکو لگا کی ہاتہ

کیا چہو لیا ہی چوری سی بائی نگار کو
دل مین ہی چوم لیجیی دزدحنا کی ہاتہ

ہین نور دلبری مین زبردستیان ری
دل چہینتا ہی ہاتہ سی ظالم ملا کی ہاتہ

دل بڑہگیا کہ بزم مین اپنی ہوے نمود
دل لیلیا جو ہاتہ مین اوسنی بڑہا کی ہاتہ

کیا خاک منہ دکہائین کی واں جا کی ری کی
محشر کی دن ہی شرم ہماری خدا کی ہاتہ

حکیم لاثانی اخبار نویس سلطانی محمد علیخان مسیحا ولد مصطفی خان باشندہ لکہنو
صاحب دیوان شاگرد شیخ امام بخش ناسخ

ہر دم دعائین مانگتی ہین ہم اوٹہا کی ہاتہ
دکہلائی پہر خدا صنم مہ لقا کی ہاتہ

رکھہ تو دیا ہی شربت قاتل کی پاون پر ۔۔۔ ہی آبرو مگر مری تنہا خدا کے ہاتہ

نواب ظفر یاب خان راسخ خلف ملا میان اولاد مین حافظ الملک نواب حافظ رحمت خان
بہادر کی باشندہ بریلی مقیم لکہنؤ صاحب دیوان شاگرد رشید نواب منصور خان مہر

کہتا ہی مجہہ مریض کو عیسی لگا کی ہاتہ ۔۔۔ عزت ہی اس علاج مین اپنی خدا کی ہاتہ
نیوری چڑہا کی رہگئی تم کیون اوٹہا کی ہاتہ ۔۔۔ چہوٹا ہی نیمچہ تو لگا و بڑہا کے ہاتہ
سرمانیا دیا تری آنکہون کی عشق نی ۔۔۔ ہڈی ہماری آئی نہ کوئی ہما کے ہاتہ
وہ بوی زلف لائی ہی اور یہ جواب خط ۔۔۔ قاصد کی پاون چومئی پیک صبا کے ہاتہ
ماہی سی ماہ تک تہ و بالا کرین گی یہ ۔۔۔ نالون کی پاون بڑہ گئی آہ رسا کی ہاتہ
دست سوال اوٹہاتی ہین ہر ہر قدم پہ آج ۔۔۔ لیتی نہ تہی سلام جو کل تک اوٹہا کی ہاتہ
دیگا وہ رزق شرط ہی جسنی دیا دہان ۔۔۔ بندی کو صبر ہو تو ہین لاکہون خدا کی ہاتہ
دریای حسن اور بہی دو ہاتہ بڑہ گیا ۔۔۔ انگڑائی اوسنی نشا مین جب بی اوٹہا کی ہاتہ
اعدا ہون اپنی آتش حسرت سی جلکی خاک ۔۔۔ جب تک کی اعتدال ہی آب و ہوا کی ہاتہ
راسخ دعا یہ کیجیی دن رات صبح و شام ۔۔۔ مسجد مین بیٹہ قبلی کے جانب اوٹہا کی ہاتہ

نواب خواجہ نور الدین خان عرف سانولی صاحب شفیق خلف نواب احمد بخش خان بہادر جتاب
عزیزون مین نواب امیر الملک باشندہ کدورا متصل کالپی شاگرد رشید میر امجد علی خلق

گلدستی بن گئی ہین مری داغ کہا کی ہاتہ ۔۔۔ آئی ہین اوسکی کوچی سی کیا گل کہلا کی ہاتہ
پر توسی اوسکی مانگ مین سیندور پہر گیا ۔۔۔ سر پر حنائی رکہا جو اوسنی اوٹہا کی ہاتہ

پردی مین دست یار کی کرتی ہی لکا خطا
یہ طرز قتل ایا ہی اچھا حنا کے ہاتھ
ہاتھ آیا بارہا دل مضطر مگر قلق
پھر جذب عشق نی دہین پھیجا صبا کی ہاتھ

افصح الفصحا خواجہ وزیر وزیر ولد خواجہ فقیر باشندۂ لکھنو صاحب دیوان ارشد تلامذۂ شیخ امام بخش ناسخ

شوخی تو دیکھو کہتی ہین اپنی چھپا کی ہاتھ
ہین آج دست غیب تری آشنا کی ہاتھ
اس مین ہی کیا گناہ نہ بگڑو ہتا کی ہاتھ
ہین مصحف عذار پہ مجھ پارسا کی ہاتھ
آپہونچی صبح اپنا گریبان پھاڑ کر
مانگون دعا جو مین شب فرقت اوٹھا کی ہاتھ
چھوتا ہی خط سبز کو کیا غیر زرد رو
قسمت سی کاہ لگ گئی ہی کہربا کی ہاتھ
پہونچای بدیان سگ دلدار تک مری
لیجای چونچ مین جو نہین ہین ہما کی ہاتھ
صیاد پر اوڑاتا ہی بلبل کے نوچ کر
ای تیغ شاخ گل تو عوض لی اوڑا کی ہاتھ
محشر مین میرا ہاتھ گریبان ہی آپ کا
دامن سی اپنی جاتی ہو میرا چھڑا کی ہاتھ
کہتا ہی دل مرا کف رنگین پہ پر کہکی یار
کیا مال مفت آیا ہی درد حنا کی ہاتھ
چاہی اگر خدا تو ہر ایک عیب ہو ہنر
موسی کو دی ید بیضا جلا کی ہاتھ
اولٹی جو آستین تو اک صف اولٹ گئی
تیغ برہنہ ہو گئی اوس دلربا کی ہاتھ
ہی آرزو ی قتل اجی دم نہ دو مجھی
چھوٹا ہی نیچہ تو لگاؤ بڑھا کے ہاتھ
دیکھو تو کیا ہی دست نگر تمکو کر دیا
کس نازسی وہ کہتی ہین مجکو دکھا کی ہاتھ
مین بادہ کش فقیر ہون محروم خم کی خیر
ساقی ادہر بھی ایک پیالہ بڑھا کی ہاتھ
تیری دہن کی مجھ سی مضامین بندہ سکی
جاتی رہی ہین غیب کی مضمون آ کی ہاتھ

جان برہو کوئی عاشق جان باز لسطرح
بازو ہین اس غضب کی تم ہین بلا کی ہاتہ

زور جنون سی عادت آزادگی رہی
ٹہری نہ ہتکڑی ہین تری ہتکڑا کی ہاتہ

خود رفتگی ہوی مجہی سامان ہجر ہین
دل ہاتہ سی گیا جو گئی تم چہڑا کی ہاتہ

اشرف غریق بحر گناہ عظیم ہین
محشر ہین آبرو ہی ہماری خدا کی ہاتہ

صادق الولا شیخ آلہی بخش عشقی ولد شیخ محمد بخش باشندہ کانپور صاحب دیوان شاگرد میر علی اوسط

بیٹہی صنم کہ بسی برہمن اوٹہا کی ہاتہ
اوس بت نی بت بنا دیا اپنی کہا کی ہاتہ

گر دیکہ لین گی اوس مہ گلگون قبا کی ہاتہ
حورین بلائین لین گی ارمہی بڑہا کی ہاتہ

سایل اوسی سی کیون نہون جب اوسی ٹہلا کی ہاتہ
وصل و فراق و عیش و الم ہی خدا کی ہاتہ

کہنی سی انگلون کی قدم ڈگمگاتی ہین
ہی آبروی عشق بتان اب خدا کی ہاتہ

اک دل تہا وہ بہی دیکی ہم آزاد ہوگئی
سودا ہوا کی تری زلف دوتا کی ہاتہ

کہینچی ہے کیا ہی زلف کی نقشی کو واہ وا
ای مانی خیال تری ہین بلا کی ہاتہ

لایا جو غیر خط طلب ہم ہوی فنا
گویا ہمین بلایا تہا پیک قضا کی ہاتہ

ابرو کی تیغ کی جو صفت کرتی ہین حضور
جوہر ہوی اسکی دیکہی مجہ پر لگا کی ہاتہ

رنگ حنا ہی فرط نزاکت سی بارہی
اوٹہتی نہین ہین اوس بت رنگین ادا کی ہاتہ

ساقی کو ہمسی ضد ہی ندی گا ہمین شراب
کیون آبرو گہٹائی اپنی بڑہا کی ہاتہ

ہوگا نہ پیش پنجۂ رنگین اوسی فروغ
سو بار اگر ملائین گی موسی حنا کی ہاتہ

آفت ہی پور پور مری رشک ماہ کی
بازو ستم کی قہر کی شانی بلا کی ہاتہ

آنکھون پہ کیون ملکت رکھین مرتضا کی ہاتھ — عالم کی دستگیر ہین دست خدا کی ہاتھ
تاری بنا کی سر پہ رکھا آسمان نے — ذری کچھ آگئی جو تری نقش پا کی ہاتھ
دھوکا ہر ایک گل کو ہوا پشت خار کا — مجھ زار نی جو پیٹھ پہ رکھا بڑھا کی ہاتھ
اوس گلبدن کو خط مرا پونہچا سکی کبھی — ہین اصل مین نہ پاؤن نہ بادصبا کی ہاتھ
شاخون پہ دست رس ہو تو پہل جا سکین کہان — بوسہ ذقن کا لیتا ہون قلبوبین پا کی ہاتھ
رہنا قدم کا زہد مین ثابت محال ہے — کانون پہ لوگ رکھتی ہین گھر مین خدا کی ہاتھ
رکھی چمن مین پاؤن جو وہ بادشاہ حسن — شاخین گلون کا نذر کرین زر بڑھا کی ہاتھ
ہو دست رس جو خونکو مری دست یار تک — پابند ہون نہ پھر کبھی رنگ حنا کی ہاتھ
چو منزلی نی اونکو چڑھایا ہی زور پر — نیچہ کرین نہ مہر فلک سی بڑھا کی ہاتھ
رنگ حنا جو رقص مین ہوتا ہی شعلہ زن — کیا دستیون سی جلتی ہین اوس مہ لقا کی ہاتھ
دولت خدا پرست لٹائین جو فقر کے — پہلائین بادشاہ بہی آگی گدا کی ہاتھ
سونجی سزا وہ زلف کی چھونی پہ دور کے — بہیجی ختن مین کاٹ کی اہل خطا کی ہاتھ
دریا پہ آشناون مین وہ جای آبرو — چہیتا لگائی مری منہ پر بڑھا کی ہاتھ
عزت کی در سی لغزش امانت ہی پاؤن مین — عزت مری ہی عشق بتان مین خدا کی ہاتھ

سید حسن لطافت خلف الرشید اور شاگرد سید آغا حسن امانت باشندہ لکھنو صاحب دیوان

غرقی سے ہون عیان جو مری لربا کی ہاتھ — نکلین حسین جہان کی بغل مین چھپا کی ہاتھ
پایا جو مینی بل کبھی ابروی یار مین — جان حزین پہ پڑ گئی تیغ قضا کے ہاتھ

واللہ مہدی ملکی تو محشر بپا کیا — دل بیستی ہین اوس بت رنگین ادا کی ہاتہ
محشر کو تشنگی کا عبادت عبث ہی غم — کوثر تو ہی علی و شہ کربلا کی ہاتہ

اسلام علی ریاضت ولد عبداللہ شاگرد اور خانہ زاد سید آغا حسن امانت

آئی نظر نہ اوس صنم مہ لقا کی ہاتہ — کب کی دعا نہ جانب قبلہ اوٹہا کی ہاتہ
حسرتسی پسکی ہوگیا دل میرا پایمال — اوس شوخنی دکہائی جو مہدی لگا کی ہاتہ
محفل مین خون رقیب کا حسرتسی گہت کیا — مینہی اوسی گلی جو لگایا بڑہا کی ہاتہ
دیکہی جو نبض عشق کا بیمار بچ گیا — ای غیرت مسیح تری ہین شفا کی ہاتہ
دو چار قتل ہوئین گی اک آن مین دلا — تلوار وہ جو میان سی لیگا بڑہا کی ہاتہ
پابند صبر رہ نہ ریاضت ہونا امید — عقدہ ہی دل کا ناخن شکلکشا کی ہاتہ

سید کلب علی نجابت ولد سید حسن علی باشندہ لکہنو شاگرد سید آغا حسن امانت

جبسی چلی گئی وہ حنائی دکہا کی ہاتہ — ہمم زندگی سے بیٹہہ رہی ہین اوٹہا کی ہاتہ
امین رقیب کہتی ہین بیساختہ وہین — دینی ہین بد دعا جو وہ ہمکو اوٹہا کی ہاتہ
موجونپہ صاف پنجہ مرجانکا شک ہوا — دریا مین دہوی اوسنی جو مہدی لگا کی ہاتہ
ابرو کی مہ غیر اجازت جو مین لکہون — تلوار سی قلم نکرین کیون وہ آکی ہاتہ
جاگین مری نصیب سر دست ای فلک — دیکہون جو شکو خوابمین اوس بیوفا کی ہاتہ
بیٹہی ہین دیر سی تری دوری مین ساقیا — ہمکو بہی ایک جام عطا کر بڑہا کی ہاتہ
بیداد سی بتون کی ہراسان نہو دلا — انصاف تیرا حشر کی دن ہی خدا کی ہاتہ

بوسہ جو مانگتا ہون تو انداز و ناز سے | مجکو دکھاتی ہین وہ انگوٹھا ہلا کی ہاتہ
پالا پڑا ہی قلزم عالم مین عشق سی | ہی آبرو ہماری اصالت خدا کی ہاتہ

محمد حسن خان صحتؔ ولد حکیم غلام عباس نواسی محمد یار خان وکیل کی باشندہ لکھنؤ شاگرد سید آغا حسن امانت

ای دل نہ مضطرب ہجے دعا کر اوٹھا کی ہاتہ | پہنچیگا رزق لاکہ ہین تیری خدا کی ہاتہ
کیونکر بتان دہر بلا مین نہ لین سدا | اللہ نی بنای ہین اوسکی بلا کی ہاتہ
محفل مین رہ گئی کف افسوس ملکی ہم | پردی مین یار نی جو چہپائی دکہا کی ہاتہ
یکدست زاہدونکی قضا ہر نماز ہو | گر دیکہ پائین اوس بت رنگین ادا کی ہاتہ
اب تو معاف کر دو خدا کی قسم صنم | پہونچا سزا کو صحف رخ کو لگا کی ہاتہ
لاتی ہی روز نکہت گل صحن باغ سی | کنج قفس مین زیست ہی اپنی صبا کی ہاتہ
سودای زلف یار کا بازار گرم ہی | ہم جان بیچ ڈالین گی اگدن قضا کی ہاتہ
بیٹہا نہ ایکدن مری پہلو مین وہ صنم | کیا کیا دعائین کین نہ خدا سی اوٹہا کی ہاتہ
جتنا جلایا جای جلا دل کو ای صنم | ہی میرا تیرا فیصلہ اگدن خدا کی ہاتہ
بیماری فراق سی صحتؔ کو ہو نجات | رشک مسیح اپنی لگا دی شفا کی ہاتہ

پنڈت شیو پرشاد ناظمؔ ولد پنڈت نانک چند باشندہ لکھنؤ شاگرد سید آغا حسن امانت

مانی نی جیب بنای دلربا کی ہاتہ | نازان ہوا خود آنکہو نسی اپنی لگا کی ہاتہ
تکری کیا قلق سی گریبان کو غیر نے | دامن لیا جو یار کا مین نی پٹرا کی ہاتہ
پانی مین آگ لگ گئی اوٹہنی لگا دہوان | دہوئی جو اوسنی نہر مین مہدی لگا کی ہاتہ

گر بد دعا تو شوق سی مجکو اوٹھا کی ہاتہ — عزت مری ہی ای بت کافر خدا کی ہاتہ

ملتا ہون رو کی خون کف افسوس رات دن — دکھلا دی ای خدا بت رنگین ادا کی ہاتہ

اختر مری نصیب کا ہو جا ہی آفتاب — پاؤن جو اپنی ہاتہ مین اوس مہ لقا کی ہاتہ

مہدیسی پہلی نقرئی سونی کی ہو گئی — ای سیم تن عجب ہین تری کیمیا کی ہاتہ

فرقت رکہا ہی بزم امانت مین ہمنی پاؤن — چومی نہ کسطرح سی سخن پروزا کی ہاتہ

پنڈت کشمیری گانگا پرشاد رحمت ولد پنڈت لال باشندہ لکہنؤ شاگرد سید آغا حسن امانت

ہم رند کسطرح نہ دعا دین اوٹھا کی ہاتہ — دیتا ہی جام مینی کو ساقی بڑہا کی ہاتہ

آنکہون سی اپنی پنجۂ خورشید گر گیا — جس روز آگئی نظر اوس مہ لقا کی ہاتہ

ملتا ہون غم سی مین کف افسوس ہاہ مین — چلتی ہین سانہ غیر کی جب سے ملا کی ہاتہ

ای غیرت مسیح ترا عشق لی گا جان — ہی موت میری اس مرض لادوا کی ہاتہ

رحمت خوشی سی پاؤن نہ پہیلاؤن کسطرح — دیکہون گلی مین اپنی جو اوس مہ لقا کی ہاتہ

پنڈت کشمیری باس کرن عرف ناتہو جی مروت ولد پنڈت بستی رام دہنی باشندہ لکہنؤ شاگرد امانت

مشکلکشا نہ کیونکہ ہون مشکلکشا کی ہاتہ — مشہور ہین جہان مین حیدر خدا کی ہاتہ

جب مجہ پہ چہوڑ لیتی ہین تیغ جفا کی ہاتہ — دیتی ہین خون بہا وہ حنائی دکہا کی ہاتہ

اوس بت شکن کا ہون مین زمانی مین معتقد — توڑی ہین جسنی لات کی گہر مین خدا کی ہاتہ

تڑپی مثال ماہیی بی آب تا بہ حشر — دریا جو دیکہہ پای مری آشنا کی ہاتہ

دل ہاتہون ہاتہ یوسف ثانی منی لی لیا — آیا نہ خاک بہی سجہے بازار جا کی ہاتہ

ای عیش ہم عبث کف افسوس ملتی ہی — کب ہاتہ دیگا وہ بت بی پیر ہاتہ مین

خواجہ بادشاہ سفیر خلف اکبر اور شاگرد خواجہ وزیر وزیر باشندہ لکہنؤ صاحب دیوان ہی

لی ہی جو اونکی زلف گرہگیر ہاتہ مین — اس جیم پر پہنہائی ہی زنجیر ہاتہ مین

وحشت مین ہی دماغ مرا آسمان پر — کیا آگئی ہی عرش کی زنجیر ہاتہ مین

دیوانہ مجکو آپ نی اچہا کیا کہا — لیلو نگا ابتو زلف کی زنجیر ہاتہ مین

مثل خطوط دست جدا ہو نہ عمر بہر — لیلون اگر مین یار کے تصویر ہاتہ مین

بی جہیڑی دست یار مین بالان ہی ال مرا — نغمہ سرا ہی مثل مزامیر ہاتہ مین

ہوتا ہی صاف پنجہ خورشید کا گمان — ای شک ماہ ایسی ہی تنویر ہاتہ مین

وہ سحر کر کہ طایر رنگ حنا ترا — طوطی کیطرح سی کری تقریر ہاتہ مین

دست جنون نی اوسکو بہی ٹکڑی اوڑا دیا — ہی مثل جیب طوق گلوگیر ہاتہ مین

کوتوال ہو با متعلقہ بوندیل کہنڈ احمد نور خان اخگر ولد نور محمد خان باشندہ رام پور صاحب دیوان

کیا میری ہیم تن کی ہی تاثیر ہاتہ مین — مٹی چولی ابہی تو ہوا کسیر ہاتہ مین

کیونکر ہمارا عقدۂ دل وا کسی سے ہو — آتی نہین ہی زلف گرہگیر ہاتہ مین

یہ فیض نور ہی کہ اگر وہ ذرا چہوتی — روشن ہو شمع سان ابہی گلگیر ہاتہ مین

خارش گلی ہین شوق شہادت سی کیون نہو — عریان جو دیکہون مین تری شمشیر ہاتہ مین

وحشت اگر یہی ہی تو پہنائین گی عزیز — مرنی کی بعد بہی مری زنجیر ہاتہ مین

کیا خاک ناتوانی مین خط اوسکو لکہ سکون — باقی نہین ہی قدرت تحریر ہاتہ مین

ای بت ہی تیری قبضی مین اعجاز عیسوی
اغلب ہی بول اوٹہی مری تصویر ہاتہ مین

چٹکی بجاکی عاشق بیجان کو جان دی
کیا ہی لب مسیح کی تاثیر ہاتہ مین

ای محو کسکو خوف ہی روز نخ کی آگ کا
محشر مین ہوگا دامن شبیر ہاتہ مین

شیخ باقر علی چیر کمین تخلص باشندہ قصبۂ دولی توابع لکہنؤ واسطی تحصیل معاش کی تمام زبان

ہگدی اگرچہ وہ بت بی پیر ہاتہ مین
لی گو کا بوسہ عاشق دلگیر ہاتہ مین

اس دہج سی شیخ پہرتی ہین گلیون مین شہر کے
بوتل بغل مین می کی ہی خنجر بکف ہاتہ مین

ازبسکہ اوسکی زلف کا بگنی مین ہی خیال
پاخانی ہین ہی پاونکی زنجیر ہاتہ مین

کیا حال مجہ بگوڑی کا ہمدم ہو پوچہی
گہیل پری کی رہتی ہی تصویر ہاتہ مین

رستم کا خوف سی وہین پیشاب ہو خطا
عریان جو دیکہی یار کی شمشیر ہاتہ مین

خوف صنم سی اب یہ زمیدار بگتی ہین
دیتی ہین پیشگی زر جاگیر ہاتہ مین

رکہتا ہون گو کیطرح سی اسواسطی چہپا
دیکہی نہ غیر تا ترے تصویر ہاتہ مین

چیر کمین شوق زیب ہی پاخانی ہین اوسی
ہگنی مین لی ہی زلف گرہگیر ہاتہ مین

خواجہ فیض الدین عرف حیدر جان شائق ولد خواجہ خلیل الدین باشندہ ڈہاکہ وارد دہلی شاگرد

مت لی خدا کی واسطے نخچیر ہاتہ مین
دلکو ہماری پہلو سے لی چیر ہاتہ مین

سودا ہی اوسکی کاکل بیجان کا سر مین آہ
ہو زلف یار کی مری زنجیر ہاتہ مین

سررشتہ دار رجسٹری ضلع الہ آباد مرزا مغل بیگ مرحوم فریاد ولد مرزا علی نقی بیگ

دو دیوان انسی یادگار ہین ایک دیوان مین تمام غزلین ہین شعر کی ہین شاگرد امام بخش ناسخ

بہر گئی ہی ایسی اپنی تپ محرقی ای جنون — بہن بہن گئی ہین دانہ زنجیر ہاتہ مین
شنیدا بقول حضرت ناسخ بروز حشر — ہوگی رکاب حضرت شبیر ہاتہ مین

رشن لال ولد اتا ولد مہتاب رای قوم کایتہ باشندہ لکہنؤ شاگرد نواب علیشور علیخان بہادر

آئی نہین جو زلف گرہگیر ہاتہ مین — سودائیو لیمیٹ لو زنجیر ہاتہ مین
کہدو رجہ راستی یہ ہی صیاد کا مزاج — کہینچی اگر کمان تو ہو تیر ہاتہ مین
دیکہی بغیر چین مجہے ایکدم نہین — رہتی ہی رات دن تری تصویر ہاتہ مین
سوز تپ فراق کا اللہ ری اثر — بنجائی آگ لون جو طبا شیر ہاتہ مین
آہن کو مس کو جو کیا بنگیا طلا — ایسی ہی میری یار کی تاثیر ہاتہ مین
وانا کی دلمین وصل کی شب ہوس ہے — آئی نہ پاؤن اوبت بی پیر ہاتہ مین

واجد علی خان واجد باشندہ لکہنؤ شاگرد صغیر علیخان نسیم دہلوی

خنجر نظر پڑا کبہی شمشیر ہاتہ مین — رکہتا ہی کچہ نہ کچہ بت بی پیر ہاتہ مین
دیوانگی مین بہی مری ایجاد کم نہین — پہنا ہی طوق پاؤن مین زنجیر ہاتہ مین
لی ہین بلائین سر سی قدم تک جو یار کی — ہی ہر لکیر نور کی تحریر ہاتہ مین
سو سو طرح سی ہمی پریشانیان سہین — آئی نہ آہ زلف گرہگیر ہاتہ مین
کرتی ہی شمع محفل جانان مین سرکشی — واجد اوٹہاؤ ہی کہین گلگیر ہاتہ مین

سید محمد رضا مرحوم قدس تخلص ولد سید علی مرزا داماد نواب صمصام الدولہ سید اسد علیخان بہادر
شمشیر جنگ کی باشندہ فیض آباد مقیم لکہنؤ صاحب دیوان شاگرد شیخ امام بخش ناسخ

بیڑی کی مدد ہوا ہی ہوا میں پانیری — دروازہ صنم کی ہوا نجیر ہاتھ میں

اوترا مرا بخار جو تو نی بدن چھوا — تعویذ کی لکیر ہین تحریر ہاتھ میں

ہی پنہلیو نکو آتش رنگ حنا میں حین — واللہ کیا ہی رکھتی ہو تاثیر ہاتھ میں

دو ٹکڑی چاند اشارہ انگشت سی کیا — کیا تمکو اور چاہیے شمشیر ہاتھ میں

کرتی ہی مجکو قتل تری ہچولونکی چھیڑی — کیا دشمنی ہی تجھکو فرشتہ شمشیر ہاتھ میں

بی حکم میں ہو آپکو چھولون یہ کیا مجال — ایسی کہان ہی طاقت تقصیر ہاتھ میں

ناسخ میں جبکہ عرصۂ محشر میں جاؤنگا — ہوگی رکاب حضرت شبیر ہاتھ میں

چاک کرنی کی نہین پاتا ہون طاقت ہاتھ میں — ہی گریبان در بدری جوش وحشت ہاتھ میں

صبح اوٹھ کر کیون ندیکھی ہاتھ جائی آئینہ — یہ مسلمانی ہی نظر آتی ہی صورت ہاتھ میں

وہ چلی جاتی ہین لیکن مین ہلا سکتا نہین — ضعف سی جنبش نہین ہے بہر اشارت ہاتھ میں

یاد کرتا ہون کسی کی مصحف رخسار کو — زاہد اسمصحف نہین ہے بہر تلاوت ہاتھ میں

سمجھین شاخ سرو پر سب خانہ کا آشیان — طائر دلکو جو لی وہ سرو قامت ہاتھ میں

دیکھ پائی دست جانان کی تجلی کر کلیم — روشنی ہو جائی مثل داغ حسرت ہاتھ میں

تیغ قاتل نی علم کی گال اوسنی چھو لیا — ہی زیادہ رستم دستان سی جرات ہاتھ میں

پونچہ کر آنسو بنایا ہمنے ٹکڑا ابر کا — جب لیا رومال وقت جوش رقت ہاتھ میں

ہاتھ اوسکی چوم لیتا ہون توقع کیا کہتا ہی وہ — ہین لکیرین کیوئی یا لکھی ہی آیت ہاتھ میں

کیا فروغ حسن ہی چھولون اگر اوسکا بدن — پنجہ خورشید کی ہو جائی حالت ہاتھ میں

برادر حقیقی شفق کہ حال اونکا تحریر ہو چکا ہی صاحب دیوان شاگرد امجد علی قلق

واہ کیا ہی نور ہی ای مہر طلعت ہاتھ مین
ہی ید بیضا تہمین مہدی کی رنگت ہاتھ مین

کسطرح سہلاؤن مین پائی حنائی یار کی
دم نہین ہے ناتوانی کی بدولت ہاتھ مین

سایہ برگ گل نسرین بہی دشوار ہے
ہی فزون رگہای گل سی بنہی کانٹے ہاتھ مین

اوسکی منہ پر کاکل مشکین نی کیا کیا بل کیا
لی لیا شانہ جو مینی بی اجازت ہاتھ مین

ہی یقین شاخ صنوبر مین لگا ہی بہول یہ
آرسی ہر گز نہین ای سرو قامت ہاتھ مین

ہجر مین مثل قلق مین رہا ہون ای شفق
دیکہ خط عمر کی اسنے طولانی ہاتھ مین

سرشتہ دار چہٹری آلہ آباد مرزا مغل بیگ مرحوم فرہاد ولد مرزا نقی بیگ صاحب دیوان شاگرد ناسخ

آینہ کیا لی بہلا وہ ماہ طلعت ہاتھ مین
دیکہتا ہی آینہ سان اپنی صورت ہاتھ مین

خون ہوگا عاشقونکا اسمین شک اصلا نہین
رنگ لائی ہی حنا مہدی کی رنگت ہاتھ مین

مس کیا مینی جو اوسکی مصحف رخسار کو
آیا گویا صفحہ آیات رحمت ہاتھ مین

میری داغ دلکو بہڑکاتا ہی چہو چہو کر سدا
ہی عجب اوسس طفل بدخو کی شرارت ہاتھ مین

ساقیا مین کیا کرون تیری مئی خوشرنگ کو
بادہ عرفان سی ہی یار جام محبت ہاتھ مین

شیر بیشہ سخنوری شیخ امام بخش ناسخ ولد شیخ خدا بخش تاجر لاہوری مقیم لکہنؤ دیوان تہمیز

بنتی ہین چاندی کی چہلی حلقہ زر ہاتھ مین
ملتی ہین جا بجا حنا اکسیر لب ہاتھ مین

بد نصیب ایسا محیط عشق مین ممکن نہین
ابلی بن جائین مین لی لون جو گوہر ہاتھ مین

تیری در پر یون کہڑا رہتا ہون مین ارنحیف
حلقہ در ہی گلی مین بازوی در ہاتھ مین

دشت غم مین دور تاہی ہاتہ ہر دم شوق سے
ہی ہماری پاؤن کی مانند چکر ہاتہ مین

حشر مین تجکو ضرر کیا نامہ اعمال سے
مدح حیدر کا جو ای ناسخ ہی دفتر ہاتہ مین

شاعر بی نظیر عبد البصیر حضور ولد عبد الغنی باشندہ بلگرام شاگرد میر وزیر صبا

شورش الفت نی بخشی ہی یہ جوہر ہاتہ مین
آبلی پر پر کی بن جاتی ہین گوہر ہاتہ مین

جانجان تم کیون لئی پہرتی ہو خنجر ہاتہ مین
لیتی ہین رشک چمن گلدستہ اکثر ہاتہ مین

زندگی کا لطف یہ ہی کرتی ہون گلشن کی سیر
شیشہ می ہو بغل مین دست دلبر ہاتہ مین

استخوان کا ہاتہ کی شانہ بناؤن مین اہی
آئی گر اس پیچ سی گیسوی دلبر ہاتہ مین

آپ کی دست حنائی نی لگا دی دلمین آگ
کیا جلائی کو مری لائی تہی اخگر ہاتہ مین

لعل لب کی عکس سی یاقوت فورا ہو گیا
اوس بہو کی نی جو دیکہا لیکی گوہر ہاتہ مین

ہو گیا مجکو یقین آیا شفق مین آفتاب
ملکی مہدی جب لیا ساقی نی ساغر ہاتہ مین

وار تیغ ناز کی مجہ پر کیے جسدم حضور
لی لیین قاتل کی بلائین دو ذکر ہر ہاتہ مین

میر حسین علی شوکت باشندہ دہلی

ہین اگر طالع رسا سر کی نوای جوشن جنون
اوسکی دروازیکا آجاتا ہی پہرہ ہاتہ مین

جسکی ابرو کا اشارا ہی کری عالم کو قتل
اوس ستمگر کی بلا لیتی ہے خنجر ہاتہ مین

شیخ مہدی ذکی حضرت سلطان عالم کی عہد مین ملک الشعرا ہوی و الشیخ کرامت علی شیخزادہ لکہنو

شورش وحشت ہو اور دامان دلبر ہاتہ مین
پاؤن مین بیڑی ہو اور زلف معنبر ہاتہ مین

واہ واصل علی رتبہ جناب پاک کا
جانور اعجاز سے بنتی ہین پہرہ ہاتہ مین

آبلی بنجائین جسدم آئین گوہر ہاتہ مین — ہوکی خون بہجای لون گرلعل احمر ہاتہ مین
عالم ہستی مین دیکہی گلشن جنت کی سیر — آئنہ لیوی اگر وہ حور پیکر ہاتہ مین
دستگیری سی بری کہتی ہی استغنای دل — کہینچ لون مین ہاتہ کوئی ہاتہ لی گر ہاتہ مین
ذوق ہی اوسکو خود آرائی سی خود بینی ہی شوق — آئنہ زانو پہ ہی زلف معنبر ہاتہ مین
کہیل تہا طفلی مین اعجاز مسیحائی کبھی — گونچتی دیکہا ہی مٹی کا کبوتر ہاتہ مین
بادہ عشرت تہی دستون کی قسمت مین کہان — اشک خون سی بہر گیا آیا جو ساغر ہاتہ مین
فوج حسرت گور کی منزل تلک ہمراہ ہی — گولیی جاتا نہین ہی کچہ سکندر ہاتہ مین
غیر سودائی جنون بازار ہستی مین نہین — کی گدائی ہمنی لیکر کاسۂ سر ہاتہ مین
یار کی تصویر سی ہی دیدۂ و دل کو سرور — رات بہر سینی پہ ہم رکہتی ہین ون بہر ہاتہ مین
سادی کاریگی ین پہلی بنا ہر انگشت کی — دست قدرت نی بنایا خوب پور ہاتہ مین
کب مصور سی کہنچی تصویر عنقای دہن — ہوش اوڑ جائین اگر لی خامۂ پر ہاتہ مین
گنجفہ ہستی کا اپنی شوق سی ابتر کرین — بازی شمشیر وہ رکہتی ہین ہم سر ہاتہ مین
بوسہ بازی رہ گئی چوپڑ اولٹ دی ای شعور — یار سی تکرار پانسی پر رہی ہر ہاتہ مین

وحید الدین خان عرف خدا بخش خان فرزند ولد محسن خان قوم یوسف زئی ساکن دربھنگا تابع صوبہ بہار مقیم کانپور علم پیشہ مولوی گہری کا دم مارتی ہین شاعرون مین اپنی تین سب سی اونچا جانتی ہین صاحب دیوان شاگرد مصحفی

دل جو کر لیتی ہین بت سب کا مسخر ہاتہ مین — ہین ہتہیلی کی لکیرین یا کہ منتر ہاتہ مین
مرتبہ تجکو شہادت کا مبارک ہو ولا — آج قاتل آیا ہی مہدی لگا کر ہاتہ مین

ابرو سی خون خلق کری کیون نہ چشم یار
دیتا ہی کوئی مست کی تلوار ہاتہ مین

کیونکر نہ دست بستہ رہون پیش چشم یار
رکہتا ضرور ہی دل بیمار ہاتہ مین

ای ضعف دست و پا مین ہلاؤن جنون مین کیا
دامن ہی الجہا پاؤن مین اور تا رہاتہ مین

جونا خنونسی عقدہ مشکل کو وا کرین
یان ایسی انگلیان نہین درکار ہاتہ مین

یہ لاغری ہی دیکہی جو تونے بعض ای طبیب
آجای جا بی نبض تن زار ہاتہ مین

بازار کسقدر مری یوسف کا گرم ہی
ملاتی ہین نقد عمر خریدار ہاتہ مین

شانہ نہ کہینچ زلف مین مشاطہ بار بار
اک روز کاٹ کہائیگا یہ مار ہاتہ مین

سید کہنی نہ طالب اکسیر ہون جوائی
خاک مزار حیدر کرار ہاتہ مین

امیر علیخان ہلال ولد تراب خان باشندہ لکہنو صاحب دیوان صاحب مشاعرہ شاگرد میر علی اوسط

دل تیرا کیون نہ لیوین ہم ای یار ہاتہ مین
شیشہ ہمیشہ کہتی ہین مے خوار ہاتہ مین

بیمار ہون مین نرگس جادوی یار کا
رکہون عصای نرگس بیمار ہاتہ مین

کرتا ہون یاد مصحف رخسار پانچ وقت
رکہتا ہون پنجسورہ حوای یار ہاتہ مین

تیری بلا مین لینی کو بس دوڑ ی جاتی ہین
ہوجاتی ہی یہ تیزی رفتار ہاتہ مین

دوران سر کی لکہتا ہون جب گذشت کچہ
پہرتا ہی خامہ صورت پرکار ہاتہ مین

لاغر ہون ای صنم مجہی پہنا نہ ہتکڑی
اپنی گلی کی باندہ دی زنار ہاتہ مین

سر کو جو ایک ہاتہ مین تن سی اوڑا دیا
چورنگ تن کو کیجہی دوچار ہاتہ مین

پہر زی اوڑاؤن گا مین گریبان کیطرح
ایا کبہی جو دامن کہسار ہاتہ مین

تیری ماتھی کی گری افشان ہمارے ہاتھ مین — آسمان سی ٹوٹ کر آئی ستاری ہاتھ مین
کر گئی تاثیر وحشت کی اشاری ہاتھ مین — چلتی ہی نبض غزالی اب ہماری ہاتھ مین
جان پر جائی بجاؤ ایک چٹکی تم اگر — طایر رنگ حنا بولی تمہاری ہاتھ مین
اوس پری پیکر نی بہی ہاتھو نہین پہنا شوق سے — شوق سی اب ہتکڑی ڈالو ہماری ہاتھ مین
طائر رنگ حنا پر ہو گمان سرخاب کا — تم ملو مہدی جو دریا کی کناری ہاتھ مین
خون ناحق کی گواہی گر طلب اوسی کرون — طایر رنگ حنا حق حق پکاری ہاتھ مین
ہتکڑی کی ٹکڑی ٹکڑی فرط جنبش سی ہوئے — قوت بازو ہوا رعشہ ہماری ہاتھ مین
صاف خود بینی دکہا جائیگی اعجاز کلیم — آئنہ ہوگا ید بیضا تمہاری ہاتھ مین
چور یونسی دیکہ لیتی ہین تجہی نظارہ باز — کرتی ہین زر دہ حنا تیری نظاری ہاتھ مین
آستین مین گر توکل کی یہ پوشیدہ رہا — ہوگا دست غیب کا عالم ہماری ہاتھ مین
لکہنؤ سی تا نجف پر ہتی ہوی جائین منیر — دفتر تعریف حیدر ہو ہماری ہاتھ مین

میر وزیر صبا ولد مرزا بندہ علی پسر خواندہ اور ہمشیرہ زادہ میر اشرف علی باشندہ لکہنؤ صاحب

لی یار فی جو زلف سیہ فام ہاتھ مین — رنگ حنا ہوا شفق شام ہاتھ مین
اک شہسوار حسن سی ہی وصل رات دن — یان ہی عنان ابلق ایام ہاتھ مین
مجہ بادہ کش کو بہی ہین پہونچا مری کریم — حورین جہان کہڑی ہین لئی جام ہاتھ مین
تڑپی ہین اسقدر پس دیوار یار ہم — سو بار آگیا ہی لب بام ہاتھ مین
کہتا ہی ذبح کر کے وہ ترک ایک دو کو نو — رکہیو نہ نام چار کو صمصام ہاتھ مین

یاد مین اوسکے سرخوبی کی جو مین گریان ہا — دامن دریا بنا اشکون سے دامن ہا ہ مین

جام مے بجای عکس چشم میگون سی ابھی — لی جو پانی کا کٹورا یا مہ پرفن ہا تہ مین

جسم نورانی کا اللہ ری خروغ اوس ماہ کا — ہالۂ مہ نقرئی چوری گئی بن ہا تہ مین

اندلون اوس ماہ خوبی کی ہی جوبن پہ بہار — رنگ مہندی کا نہین پھولا ابھی جوبن ہا تہ مین

لالہ رویونکی یہانتک کہائی ہین چہلونکی گل — بیخزان پھولا ہوا ہی مری گلشن ہا تہ مین

کیون نہو مرغ دل عاشق کباب ای شعلہ رو — آتش رنگ حنا رہتی ہی روشن ہا تہ مین

کب تلک عشق بتان یاد خدا بھی ہی ضرور — ابتو ہی مالی کی جا شیدا کی سمن ہا تہ مین

سررشتہ دار پرمٹ کانپور پنڈت مسندر لال آنجہانی بسمل تخلص ٹیکارام وطن بن رگوں کا
کشمیر باشندۂ لکھنؤ صاحب دیوان شاگرد شیخ امام بخش ناسخ

یہ نہین ناقوس ای طفل برہمن ہا تہ مین — کر رہا ہی مرغ دل اپنا یہ شیون ہا تہ مین

جو مین وابستہ وہ ہین قید علائق سی بری — دیکہ تو آتا نہین صرصر کا دامن ہا تہ مین

گوری گوری انگلیان یون شبکو آتی ہین نظر — مشعلین ہین کافور کی گویا کہ روشن ہا تہ مین

آیینی سی بھی کہین شفاف تیرا ہا تہ ہی — آرسی پہنی ہی کیون ای شوخ پرفن ہا تہ مین

ہی یقین واللہ ای بسمل ٹیکرجی اوٹھون — ہا تہ آجای جو اونکا بعد مردن ہا تہ مین

نواب امین الدولہ سید آغا علیخان بہادر مرحوم مخلص بہ خلف اکبر نواب معتمد الدولہ بہادر شمشیر جنگ
مولد انکا لکھنؤ مسکن کانپور کربلای معلی مدفن صاحب دیوان شاگرد رشید میر علی اوسط رشک

ساقی کا ساری رات ہا ہا تہ ہا تہ مین — ساغر بھی اوسکی ہا تہ کی تہا ساتہ ہا تہ مین

اوس مری شک چمن کو ہی میخوارئی ذوق
شاخ گل کیطرح ہی گل کا پیالا ہاتہ مین

ہجر کی کیونکر پریشانی یہ جانان دور ہو
وصل کی شب ہی ترے لف چلیپا ہاتہ مین

مرزا کریم بیگ شفا ولد مرزا انور علی باشندۂ لکھنؤ شاگرد فتح الدولہ مرزا محمد ضابرق

کاٹ کر سر میرا قاتل نی اوٹہایا ہاتہ مین
شکر ہی ٹر پا نہ سر پہونچا نہ صدما ہاتہ مین

چہونجائی دست نازک آتش رخسار سی
خوف ہی ڈر ہی نہ پڑجائی پہپہولا ہاتہ مین

آرزو ہی حشر مین اسطرح اوٹہون اہدا
جام می منہ سی لگا ہوا و شیشا ہاتہ مین

دور ساقی پہر ہو برپا میکدی آباد ہون
جام پہر منہ سی لگائین پہر ہو شیشا ہاتہ مین

شرم کہتی ہین اسی بیٹہی جہجک کر سرنگون
آگیا کل شبکو جو اونکا دوپٹا ہاتہ مین

وان پہپہولا آگ کا تہا خان مان اختر ہوا
وان ید بیضا تہا یان نکلا ہی تارا ہاتہ مین

دست جانان مین جو دیکہا خال لب پہیتی کہر
سحر کہتی ہین اسی تار اوتارا ہاتہ مین

شعلۂ رنگ حنا سی جل کی پروانا ہوا
اوسنی قاصد سی لیا جسوقت نامہ ہاتہ مین

چہولیا جسکو وہ عاشق جان و دلسی ہوگیا
ای شفا تعویذ حب صانع نی لکہا ہاتہ مین

میر بسم اللہ شاعر تخلص ولد میر نوروز علی باشندۂ لکھنؤ صاحب دیوان شاگرد کرامت علیخان

ناز کی سی صدمۂ جانکاہ پہونچا ہاتہ مین
پہنا اوس گلرو نی جو پہولونکا گجرا ہاتہ مین

ہر گہڑی تلوار کو قاتل نہ چمکا ہاتہ مین
سر لئی پہرتا ہون مین دستی اپنا ہاتہ مین

ہاتہ خالی آئی ہین سب ہاتہ خالی جائینگے
لای تہی کیا ہاتہ مین لیجائینگی کیا ہاتہ مین

می پرستو دیکہنا ساقی کی عکس نور سی
چشمۂ خورشید ہی یا جام صہبا ہاتہ مین

ہی سر و دست اوسکی فرقتمین یہی تسکین کی تکلیف — ای مصور کھینچ دی تو اوسکا نقشا ہاتہ مین
عشق مین اک رشک شیرین کی ہوی ہین یہ فقیر — بدلی پیراگی کی یان رہتا ہی میشا ہاتہ مین
دیکھنا اپنی گریبان کیطرح پرزے کیا — آیا مجہ وحشی کی جب دامان صحرا ہاتہ مین
سمجہونگا اوس حور کا خط آیا صحیت مبعد گ — نامۂ اعمال جب دیگا فرشتا ہاتہ مین

عبدالکریم خان حنا ولد سرور خان باشندۂ لکہنو صاحب دیوان شاگرد میر صبا

زلف جانان مثل غبان لی جو موسا ہاتہ مین — ہوید بیضا بزنگ داغ سودا ہاتہ مین
صاف طینت کو نہین موج کسافت سی گزند — دخل کیا آئی کبہی دامان دریا ہاتہ مین
خوف محشر ہمکو ساقی میکشی کی سایہ ہی — پنجۂ خورشید کی صورت ہی عنقا ہاتہ مین
لی جو اپنی ہاتہ مین وہ عیسی دوران تفنگ — طوطی شیرین زبان بنجای طوطا ہاتہ مین
عشق چشم یار مین شاید کہ نرگس ہی فقیر — خاک سی لیکر نکلتی ہی پیالا ہاتہ مین
ذکر اوسکی نرگس مخمور کا کرتی ہین مسم — دانۂ انگور کا رکہتی ہین کنٹہا ہاتہ مین
حشر مین کیا عید ہو مجکو فرشتی دین اگر — نامۂ اعمال کی جا اوسکا نقشا ہاتہ مین
وصل کی شب مجہسی ور اوس بت سے بگڑیگی ضرور — بہنی ہی وہ جنگجو جہگڑیکا چہلا ہاتہ مین
ہی اثر اکسیر کا دست حنائی مین تری — جام زر بنتا ہی تانبی کا کنوڑا ہاتہ مین
جبسی اوس یوسف لقا کو دل دیا ہی اے حنا — سورۂ یوسف زبان پر ہی زلیخا ہاتہ مین
ولہ
تاک مین آیا ہی دم اک بیوفا کی ہاتہ سی — ہو کہین مشکل مری آسان قضا کی ہاتہ سی
مارڈالیگی مقرر الفت گیسوے یار — غیر ممکن ہی رہائی اس بلا کی ہاتہ سے

نواب سرفراز الدولہ مرزا ابو طالب خان بہادر **شرف** خلف نواب میر الدولہ
مرزا ابو الحسنخان نواسی محمد علی شاہ بادشاہ کے صاحب دیوان باشندہ لکھنؤ

وحشتِ دل کا دکھاؤنگا تماشا ہاتھ سے
چاک کر ڈالونگا مین دامان صحرا ہاتھ سے

کیجئے مہدی لگا کر خون ہمارا ہاتھ سے
آج قاتل دیکھیے رنگین تماشا ہاتھ سے

مثل مجنون کیون نہ آنکھو پر مری دے پردہ مین
جب اولٹ دی پردۂ محمل وہ لیلا ہاتھ سے

جب تپِ غم کا نہ ای خورشید رو چارہ ہوا
نبض میری چھوڑ کر بھاگا مسیحا ہاتھ سے

صورتِ شانہ پریشان اور دل ہونگا
چھٹ گئی جب وصل مین زلف چلیپا ہاتھ سے

عکسِ خطِ سبزِ صورتِ طوطی وہ گویا ہو گیا
اوس مسیحائی جو آئینہ اوٹھایا ہاتھ سے

یار خود رنگین ادائی سی ہوا بیہوش آ
لیلیا رخِ حنائی صاف چھلاہا ہاتھ سے

حیف ہی لبنای یوسف نسبھی ای شرف
پایا کیا یوسف سی بھائیکو جو کھویا ہاتھ سے

الٰہی بخش خان **معروف** باشندۂ شاہجہان اباد

چھٹ گئی اوسکی تمامی کی جو انگیا ہاتھ سے
ہاتھ ملتا ہون گئی سونی کی چڑیا ہاتھ سی

میر مہدی مرحوم **حزین** ولد میر عباس عرف میر مغل باشندۂ فیض اباد شاگرد رشک

یہ کہی دیتی ہین ہم ہمکو نہ کہونا ہاتھ سے
پھر نہین ملتا ہی جو جاتا ہی شیدا ہاتھ سی

کیا نزاکت ہی کہ بل موی میان مین پڑ گیا
جب اوٹھائی یار نی زلف چلیپا ہاتھ سے

چشم کی خانی مین جب آیا تصور یار کا
خود اوٹھایا مردم دیدہ نی پردا ہاتھ سے

بیمدد دستِ رس میرا ہوا ہی یار بے
طی کروں کیونکر نہ اوسکی گھر کا رستا ہاتھ سے

نواب ناصر جنگ بہادر آرائی فرخ آباد سید اسمعیل حسین منیر انکی ملازمتی اور انکی اصلی تخلص آل رائے

سلجھا نہ گیسوی خمدار ہاتہ سے	جاتی رہین گی مفت خریدار ہاتہ سی
لاکھون مین قبضہ کیجئی ابروی یار پر	کیون معرکی مین چھوڑئی تلوار ہاتہ سی
ہو دست رسن جو آئینی کی طرح ای پری	رکھون نہ جام شربت دیدار ہاتہ سی
اچھا نہین ہی دامن محشر کا پھیلنا	چھوڑو نہ پانچی دم رفتار ہاتہ سی
پیکر شراب رکھہ دل عاشق نہ ہاتہ مین	شیشہ گری نہ اوبت میخوار ہاتہ سی
شاخ نبات صاف ہنین اپنی انگلیان	چھولون جو اوسکا لعل شکربار ہاتہ سی
جلدی خبر لی اپنی ظفر کی ادا ای مسیح	جاتا رہی نہ عاشق بیمار ہاتہ سی

مرزا آغا نجف سعید ولد مرزا امیر بیگ باشندہ لکھنؤ شاگرد کپتان مفصل الدولہ مرزا مہدی قبول

چھوٹی کب اوسکی ابروئی خمدار ہاتہ سی	ہم سو رہین نہ چھوڑین گی تلوار ہاتہ سی
ساقی خم شراب مین جب تک شراب ہی	دامن ترا نچھوڑین گی میخوار ہاتہ سی
ہی آر بھار گریبان تو اک طرف	دامن مین ہی بچیگا نہ اکتار ہاتہ سی
جو بوالہوس ہین انمین نہ ہمکو ملائی	انصاف کو نہ دیجئی زنہار ہاتہ سی
پہونچی نجف مین تو تو خوشا بخت ای سعید	مس کر مزار حیدر کرار ہاتہ سی

مولوی فرحت علی امید ولد غلام شاہ باشندہ غازیپور شاگرد ڈپٹی کلب حسین خان بہادر نادر

چھو جو لی زلف بت بی پیر اپنی ہاتہ سی	ڈالی اپنی پاؤن مین زنجیر اپنی ہاتہ سی
ہاتہ خالی دیکھہ کر قاتل کو شوق ذبح سی	نذر کو بہلائین گی ہم شمشیر اپنی ہاتہ سی

سینۂ دل کو ابھی کہدو نشانی کی غرض
گر لگائی وہ ستمگر تیر اپنی ہاتھ سے

جوشِ وحشت یہ ہوا مجنون کو عشقِ زلف مین
آج توڑی اوسنی پہرِ زنجیر اپنی ہاتھ سے

خاکِ پا تیری جو ہاتھ آجائی اوسیمین بدن
تو مہوس پہیکدی اکسیر اپنی ہاتھ سے

شکل اسمین کسکی ہی سچ مچ بتا افسوس تو
کیون نہین رکہتا ہی تو تصویر اپنی ہاتھ سے

پنڈت دینا ناتہ جوہر ولد پنڈت دیبی پرشاد عرف سالیای باشندۂ لکھنؤ شاگرد آغا عشق اصفہانی

قتل کرا و قاتل بی پیر اپنی ہاتھ سے
غیر کو دیتا ہی کیون شمشیر اپنی ہاتھ سے

زلف چہوکر اوس بت کافر کی قیدی ہم ہوئے
پا ی دل مین پڑ گئی زنجیر اپنی ہاتھ سے

جب تلک ہوتی نہین تقدیر ای جوہر بہم
بن نہین پڑتی کوئی تدبیر اپنی ہاتھ سے

صاحب مثنوی بدمنیر حسن مرحوم حسن ولد میر غلام حسین ضاحک باشندۂ دہلی مقیم فیض آباد
اور لکھنؤ صاحب دیوان شاگرد میر ضیاء الدین ضیا

جو ہوا ہم پر ستم ایجاد تیری ہاتھ سے
کیا کرین اب آہ ہم فریاد تیری ہاتھ سے

ورد دل بہی ہی تجہی سہی اور تو بہی مان بہی ہے
داد تیری ہاتھ سی بیداد تیری ہاتھ سے

غیر سی شکر رنجی کایت کچہ نہین دلکو کہ ہے
شاد تیری ہاتھ سی ناشاد تیری ہاتھ سے

دی بہلاوا تجکو تیری ہاتھ پر بوسہ دیا
اُس مزی سی جیتی ہمنی یاد تیری ہاتھ سے

سب گنہگار محبت تیری جان کندہ مین ہین
کاش مر کر ہو حسن آزاد تیری ہاتھ سے

نواب مرزا اتقی خان بہادر مغفور ہوش خلف نواب مرزا علی جان بن نواب سالار جنگ باشندۂ
لکھنؤ صاحب دیوان بیلی مجنون کی مضمون کی کوئی غزل انکی خالی نہین شاگرد غلام ہمدانی مصحفی

تونی اوس محبوب پر مارا ہی جنگل ای نظیر — کوئی بچتا ہی اری اوستاد تیری ہاتہ ہی

محمد عیسی مرحوم تنہا باشندہ لکھنو صاحب دیوان شاگرد نامی غلام ہمدانی مصحفی

گرچہ اک عالم پہ ہی بیداد تیری ہاتہ ہی — وہ نکر جو مین کرون فریاد تیری ہاتہ ہی
کچہ نہین شکوہ مجہی ہر آن ہر دم شکر ہے — شاد ہون مین یا کہ ہون ناشاد تیری ہاتہ ہے
اوس گلی مین ہی نہ رہنی پای ای باد صبا — مشت خاک اپنی ہوئی برباد تیری ہاتہ ہی
پہر ہمین سوئی چمن شوق اسیری لی گیا — جب ہوی صیاد ہم آزاد تیری ہاتہ ہی
کم کوئی دیکہا ہی ہمنی تجہسا تنہا سنگ عشق — اوسکا فریادی ہی تو فریاد تیری ہاتہ ہی

زائر کربلای معلی نواب جلال الدولہ مہدی علیخان بہادر شجاعت جنگ مغفور مہدی تخلص خلف نواب یمین الدولہ نواب سعادت علیخان بہادر مسند آرای لکھنو صاحب دیوان

اب ستم ہونی لگی ایجاد تیری ہاتہ ہے — کرتی ہین خرد و کلان فریاد تیری ہاتہ ہے
کچہ ہی رس آیا بجہی ای عشق ہی یہ کیا غضب — گہر بسی لاکہون ہوئی برباد تیری ہاتہ ہے

شاعر معروف مرزا جعفر علی مرحوم حسرت ولد ابوالخیر باشندہ دہلی مقیم لکھنو صاحب دیوان شاگرد

اب تو یہ دل اک بت نا آشنا کی ہاتہ ہے — اوسکی ہاتہون چہوٹنا اسکا خدا کی ہاتہ ہے
ہر بہانی موت ہی منتی ہین پیاری مثل — سو اجل میری تری جور و جفا کی ہاتہ ہے
میری اس مشکل کی آسانی ہو کس صورتسی ہاے — کچہ تری شمشیر کی اور کچہ قضا کی ہاتہ ہے
ہمنشین جیتی بچین گی ہم نہ اوسکی لف سے — ایک دل رکہی تہی ہم سو بہی بلا کی ہاتہ ہے
تجہسی رخصت ہو چلا جیون نجیون دیکہیو — یار اب حسرت کا ملنا پہر خدا کی ہاتہ ہے

یہ دل سوزان لیا تہا کسکا قاتل ہاتہ مین — جو نکل آیا ہی اب ننہا سا اک تل ہاتہ مین

مرزا علی محمد آرزو ولد مرزا ابو جعفر تحصیلدار اودیہ ضلع کانپور باشندہ لکہنو حال ساکن اعظم گڑہ

وہ ہاتہ آئی میری نہ ہیہات ہاتہ مین — رہ گئے جسے معاند بد ذات ہاتہ مین

زاہد مین نوجوان ہون بہلا کسطرح نہ لون — دی جام می جو پیر خرابات ہاتہ مین

ٹکڑی مرے جگر کی کہا اوسنے دیکہکر — لائی ہو کیا مرے لیی سوغات ہاتہ مین

زندونکو مارتا ہی جلاتا ہے مردونکو — پیدا یہ اوسنے کی ہی نئی بات ہاتہ مین

ای آرزو جو ہوا جو اوسی ہاتہ کٹ گیا — میری عمل کی ہی یہ مکافات ہاتہ مین

لالہ نرائن داس **توقیر** ولد لالہ یہوبخش باشندہ فرخ اباد شاگرد سید اسمٰعیل حسین منیر

آئینی سے بہی ہی وہ چند صفا ہاتہون مین — منہ نظر آتا ہی ای ماہ لقا ہاتہون مین

سحر عید سی بہتر ہی صفا ہاتہون مین — شفق صبح ہوا رنگ حنا ہاتہون مین

سلطنت ملتی ہی چوتا ہی جسے وہ مہ حسن — طایر رنگ حنا ہی کہ ہما ہاتہون مین

غش ہوا حسنی تری مہدیکی رنگ دیکہی — شعلہ طور بنا رنگ حنا ہاتہون مین

سلسلہ وحشت کاکل کا مری ہاتہ آیا — آگیا یار کا گیسوے رسا ہاتہون مین

الفت ساعد زرین کی جو بیماری ہے — ہر رگ نبض ہوئی تار طلا ہاتہون مین

ہم یہ سمجہی کہ تری وردد حنا کی ہی کمند — تو نی جب زلف مسلسل کو لیا ہاتہون مین

سونا چہلون کا گلا جاتا ہی ای شعلہ مزاج — گرمیان اور دکہاتی ہی حنا ہاتہون مین

عرق چہرہ دلدار کو پونچہا **توقیر** — ہمنی عطر گل فردوس ملا ہاتہون مین

بازو

نواب امین الدولہ سید آغا علیخان فیروز جنگ مہر خلف اکبر نواب معتمد الدولہ سید آغا بہادر ضیغم جنگ باشندہ لکھنو مقیم کانپور صاحب دیوان شاعر در رشید میر علی وسطر شک

روکی دوانسو جو لو بچھی ہنی فرقتین رہے — بن گیا رومال بر برشکالی ہاتہ مین
دست انور مین تری یہ ہی اثر اوخوش جمال — ہر ثمر آتی ہی بنتا ہی جمالی ہاتہ مین
حلقہ گیسو مین ہی جلوہ رخ گلرنگ کا — یالئی ہی کالکا پہولونکی ڈالی ہاتہ مین
ہاتہ اگر دیکہی مسخر ہو برہمن ای بتو — ہین لکیرین نقش اسمای جمالی ہاتہ مین
تیرہ بختی کا اثر کہتی ہین ای منعم اسی — کملی بنجای جولون ومال شالی ہاتہ مین
چٹکیون مین کیون اوڑاتی ہو بتاؤ کیا کہا — دی گیا تہا مین تو دل ولاو بالی ہاتہ مین
ناتوان ہون پیکیڑی کی جا ہو بالا پاؤن مین — چاہیی ہی ہتکڑی کی بدلی بالی ہاتہ مین
مہدی ملکر لی جو وہ بیخوار طرفہ گل کہلی — پہول گل مہدی کا ہو می کی پیالی ہاتہ مین
دست نگین سی چہوا جسکو جلا مثل حنا — یہ حنا تاثیر رکہتی ہی نرالی ہاتہ مین
ہم وہ عیش ہین خدا والی گر آجای محتسب — شیر بنجای شراب پر تکالی ہاتہ مین
کیون فقیرون پر نہ کہلجای طلسمات جہان — لوح سی کچہ کم نہین جام سفالی ہاتہ مین
ہاتہ رکہکر نازسی ای شوخ بستر پر نہ بیٹہہ — ڈر ہی چٹکی لی نہ تصویر نہالی ہاتہ مین
یہ تماشا ہو نیا دیکہی جو وہ شک مسیح — بہول جای چوکڑی نبض غزالی ہاتہ مین
ملکی مہدی ہستی مین کیون وہ ای محسن ہمین — ہی حنا کا رنگ رنگ ہمتالی ہاتہ مین

بازو

سید محسن علی محسن ولد سید شاہ حسین حقیقت وطن بزرگوں کا خوست مولد و مسکن مولف لکھنؤ شاگرد

پڑا جو پائی نگہ بار بار بازو پر
چل کی نیل ہوا آشکار بازو پر

نگینی پارۂ دل کی جو نورتن مین جڑین
طرح طرح کی ہو پیدا بہار بازو پر

بناہی دستۂ گل آستین کی پہونسی
خزان جسی نہین ہی وہ بہار بازو پر

وہ امتحان تو کرین اپنے ور بازو کا
یہ جان نثار ہی روکیگا وار بازو پر

جو پہونچین سر تری چوکہٹ پہ ہم یہ گل ہولی
لہو کی چہینٹون سی ہولالہ زار بازو پر

یہ نازکی ہی ہوا در داونکی شانی مین
کبہی نظر جو پڑی ایکبار بازو پر

تری فراق مین ہر عضو گہل گیا ایسا
کہ صرف رہگیا مچہلی کا خار بازو پر

اگر یہ نور کا شعلہ نہین تو پہر کیا ہے
نگہ ٹہرتی نہین ای نگار بازو پر

نہ اسکو مچہلی سمجہیے یہ دل ہی عاشق کا
اسی سبب سی ہی اسکو قرار بار و پر

کہین نظر نہ لگی انڈویان پہنسی سے
مچہی کو آج تو صدقے اوتا و بازو پر

کبہی جو سو گیی سر کہکی ناز سی بولی
یہ مچہلی چبہتی ہی گویا ہی خار بازو پر

نہین ہین لال یہ مہندی تمہارے انگیا کی
ہوای خون کسیکا سوار بازو پر

یہ روشنی ہی جواہر نگار اکی کے
نثار شمع ہے پروانہ وار بازو پر

کہنیان

امیر علیخان ہلال ولد تراب خان باشندۂ لکھنؤ صاحب دیوان شاگرد رشید میر علی اوسط رشک

تا وقت صبح شام سی چلتی ہین کہنیان
کیا کیا شب وصال مین کہلتی ہین کہنیان

ملایم ہاتھ یہ پتھر تری دل کی طرح ہوگی — خدا ہی ڈر نہ رکھ شغل ایسے ظلم انشا کلائیکا

یہ میرا حال پہنچا ہی مسیحا تیری فرقت مین — ملی کیا نبض ہی مشوار ہاتھ انا کلائیکا

تصور ساعد پرنور کا ایسا مسلط ہی — کہ گویا ملک دل پر ہوگیا قبضا کلائیکا

سراسر موی گیسوس تمنا پر نبی حلقی — اگر ہو دسترس نہ بجائین ہم لچھا کلائیکا

تہ دامان ابر ای ماہ شمع برق روشن ہے — نہین ہی یہ میان آستین جلوا کلائیکا

چھپی گی کب بہ نگ برق اگر ہو لاکھ پردی مین — چھپانا آستین مین ہی صنم ہیجا کلائیکا

بتون کی ہاتھ سی دم ناک مین آہ عشقی کا — نہ عاشق کوئی انسان ہو خداوندا کلائیکا

مہدی حسین خان آباد خلف غلام جعفر خان باشندہ لکھنؤ ہر بحر مین غزل کی انکا ایک دیوان شاگرد ہی ناسخ

مانند شاخ گل ہین ہماری کلائیان — کہائی ہین ایسی گل کہ ہین بھاری کلائیان

یہ ناتوان ہین عشق کمر مین ہم ای طبیب — مانند نبض گم ہین ہماری کلائیان

پریون کو ہمنی نقد دل انعام مین دیا — اوس حور کی جو لیکی سواری کل آیان

شرمای شاخ گل ہی یہ کہائی ہین ہمنی گر — پہولی پہلی ہین خوب ہماری کلائیان

عالم مین دوسرا نہین سفاک آپسا — رنگین لہو سی ہتی ہین ساری کلائیان

وہ پہول توڑتی ہین تو کہتی ہین بلبلین — دکہ جائین گی حضور کی پیاری کلائیان

ایذا یہ چوڑیون کی نہی سی پہونچی ہے — ہو ہوگئین ہین لال تمہاری کلائیان

آباد اس غزل کو بنایا ہی آئنہ — باندہی ہین تو نی صاف یہ ساری کلائیان

تصدق حسین خان متصدق ولد قاسم علیخان باشندہ لکھنؤ شاگرد مولوی محمد یحیی تشنہ

عاشق پہ بہر قتل نہ تلوار کھینچیے
دل مین سنان غم سی ہوا خم ای سرور

ڈرہی کہ دیکھ بجائین تمہاری کلائیان
دیکھین ہین جبسی یار کی پیاری کلائیان

سید آغا علیخان بدر خلف میر عباس ستوستری باشندہ لکھنؤ شاگرد مولوی محمد بخش شہید

غیرون کی ہاتہ مین ہین تمہاری کلائیان
مین شاخ گل سی باغمین کہتا ہون بارہا
قاتل نی قتل کر کی مجہی ناز سی کہا
پروانہ شمع طور یہی ہی جنکی حسن پر
ای بدر ہاتہ ایسی مضامین نہ آئین گے

بنضعین چہٹین ہین دیکہو ہماری کلائیان
میری ہی دلربا کی ہین پیاری کلائیان
ناحق لہو مین بہر گئین سلری کلائیان
ایسی ہین گوری گوری تمہاری کلائیان
کیا خوب تو نی باندہی ہین ساری کلائیان

مرزا محمد زکی رشید ولد مرزا مہدی اولاد مین منشی مرزا جعفر کی باشندہ لکھنؤ شاگرد مولوی

حورون کی ایسی ہونگی نہ پیاری کلائیان
بلبل کی دل سی شاخ گل تر اوتر گئی
قاتل نی قتل کر کی مجہی اسطرح کہا
ساقط نہ کسطرح مری نضعین مین رہی
مطلق فراق مین نہ کل آئی مجہی رشید

نازک بہت ہین یار تمہاری کلائیان
ای گل تری جو دیکہی ہین پیاری کلائیان
ناحق بہرین لہو سی ہماری کلائیان
غیرون کی ہاتہ مین ہین تمہاری کلائیان
گردن مین تہین جو اوسکی نہ پیاری کلائیان

شیخ قادر علی موجد خلف شیخ چراغ علی باشندہ لکھنؤ صاحب دیوان شاگرد خواجہ وزیر

موسی کہین جو دیکہ لین اونکی کلائیان
پنجہ تمہارا پنجہ خورشید ہے اگر

ہین رشک شمع طور یہ گوری کلائیان
نور بیاض صبح ہین گوری کلائیان

مرزا عباس سمیر خلف مرزا بندہ حسن عزیز دن مین مجمل حسین خان کی پابستہ لکھنؤ شاگرد مہدی حسین خان

کس درجہ صاف صاف ہین اونکی کلائیان
سو حصی ہین بلور سی اچھی کلائیان

رنگ حنا کا بار نہ ہاتھون سی اوڑہ سکا
ہو ہو گئی ہین یار کی نیلی کلائیان

رنگت مین رخ کو فوق ہی گلہای باغ پر
بہتر ہین شاخ گل سی وہ پتلی کلائیان

پہنچی کا شوق آگی نہ تہا تمکو اس قدر
ہوتی نہ تہین قیمون سی اتنی کلائیان

پہنچی تمہاری حسن کو کب مہر آسمان
ایسی بنائی ہاتہ نہ ایسی کلائیان

مژگان ہین تیر تیغ بہوین خال رخ سپر
چہریان ہین انگلیان تو سروہی کلائیان

کنگن چمکتی ہین جو دم رقص ہاتہون کے
ہین اہل بزم کی لیئے بجلی کلائیان

گجری نہ پہنو ہاتہون مین ہو لونگی الصنیم
لچکین نہ بار گل سی تمہاری کلائیان

ای سیر دخل کیا ہی ذرا موشگافیون مین کہی
وہ ہاتہ لال لال وہ گوری کلائیان

مؤلف بندہ سید محسن علی محسن ولد سید شاہ حسین حقیقت باشندہ لکھنؤ شاگرد خواجہ وزیر وزیر اور رشک

گلی کا ہار ہوگا دیکھکر جلوا کلائی کا
لپٹ جائیگا گجری کی طرح شیدا کلائیگا

رہی کبتک مرا دل محو رنج خانہ بربادی
بسا دی ہاتہ سی اسکو یہ ہی شیدا کلائیگا

جو عریان ہوتی مثل تیغ خونریز اسکو سمجہتے
نیام آستین نی رکہ لیا پردا کلائیگا

گل تر کو جو دیکہا ہم کف رنگین تیری سمجہی
ہوا ہر شاخ گل پر باغ مین دہوکا کلائیگا

نہین گجرا یہنایا ہی تجہی صیاد زینت نے
بہت مشکل ہی اس گلدام سی چہٹنا کلائیگا

وہ شوخ محو زینت بال سلجہانی مین جب دیکہا
سمٹ کر زلف پیچان بن گئی بیچہا کلائیگا

دست رنگین کو نہ اوسکی حنا پہونچی — ایسی پائیگا کہان پنجۂ مرجان پہونچی
مرتی ہی ہول گئی کافر و دیندار مجھی — گیر پہونچی نہ لحد پر نہ مسلمان پہونچی
مین وہ مجنون ہون اوٹہایا جو قدم جانب دشت — پیشوائی کے لئی خار مغیلان پہونچی
پوچہتا کیا ہی لب و نرف کی دیوانون کو — کچہ ختن پہونچی تو کچہ شہر بدخشان پہونچی
باب نگزار ارم روی کتابی ہے ترا — اِس گلستان کو نہ سعدی کی گلستان پہونچی
لو سلجہتی نہین شانہ کہی جاون کب تک — ابتو شل ہوگئی انی لف پریشان پہونچی
مین وہ کشتی ہون تلاطم سی اگر بچ جاؤن — غرق کرنی کو نوح کا طوفان پہونچی
گور اندہیری ہی نہ تکیہ نہ بچہونا نہ چراغ — پہونچی منزل پہ مگر بی سر و سامان پہونچی
نہ امانت کی ہوی کونسی مشکل آسان — جب لیا نام مدد کو شہ مردان پہونچی

سید حسن ہوسوی **لطافت** خلف اکبر اور شاگرد سید آغا حسن امانت باشندہ لکھنو

ہم جو زنجیر پہنکر سوی زندان پہونچی — غل مچاتی ہوی اطفال دبستان پہونچی
جمکہتا روز حسینو نکار ہا کرتا ہے — ای پریرو مری کہر کو نہ پرستان پہونچی
کف افسوس ملی حشر تلک حسرت سے — دیکہہ لی آپکی گر پنجۂ مرجان پہونچی
چاہ مین کرنی چلی غم سی **لطافت** اغیار — ہاتہ اپنی جو سوی چاہ زنخدان پہونچی

صادق الولا شیخ آلہی بخش **عشقی** خلف شیخ محمد بخش باشندہ کانپور صاحب دیوان شاگرد میر علی

دست اغیار مین دیکہا جو تمہارا پہونچا — رشک سی لب پہ دم عاشق شیدا پہونچا
کیا نشانی پہ مرا تیر دعا کا پہونچا — یارب الین پہ دم نزع قضا را پہونچا

تاب گجری کی پہنی کی بہلا ہوگیونکر — کہین نازک ہی رگ گل ہی ہی اونکا پہونچا
کیا صباحت ہی کہ یہ چاند ہی وہ ہالہ ہی — نہین پہنچی ہین ہی اوس ماہ لقا کا پونچا
ہاتہ ہین بانک ہی اوس میں خوبی کی نہیز — موجۂ آب خضر ہی وہ مصفا پہونچا
دیکہکر غش سروست آئی نکیون عاشق کو — صاف ہی صاعقہ طور کا شعلا پہونچا
دل کا مطلب نکل آئیگا تیرا ای محسن — اوسکی پہنچی یہ اگر ہاتہ ذرا جا پہونچا

تہیلیان

سعادتخان ناصر ولد رسالت خان باشندۂ نگینہ مقیم لکہنو پانچ دیوان ایک انتخاب
انکا ہی شاگرد مرزا محمد حسن عرف چہوٹی مرزا مذنب مرثیہ گو

اوس برق طور کی ہین تماشا ہتہیلیان — شمعین کلائیان ید بیضا ہتہیلیان
بیکار ایک بال سی ہوتا ہی آئنہ — اوسکی لکیرون پر ہین مصفا ہتہیلیان
دو رنگ ہین عیان کف دست نگار سی — دز دحنا سی ہین گل رعنا ہتہیلیان
چمکا رہا ہی پنجہ زرین کو آفتاب — ای غیرت مسیح دکہانا ہتہیلیان
نظارہ اونکا کرتا ہے تازہ نگاہ کو — گویا ہین برگ نخل تمنا ہتہیلیان
ہر چند ہی جواب مگر لاجواب ہین — دو ہین مگر ہین یار کی یکتا ہتہیلیان
رنگ حنا سی پنجہ خورشید ہاتہ ہین — موجونسی انگلیون کی ہین دریا ہتہیلیان
ناصر جنا وہ ملتی ہین ٹہنڈک کی واسطے — یان اشک گرم سی ہین پہپولا ہتہیلیان

مرزا محمد حسن سیف ولد مرزا علی جان اعظم فارسی گو بن مرزا محمد فاخر مکین باشندۂ

انگلیان

اپنی طرز مین نادر مصاحب نواب سعادت علیخان بہادر میر انشاء اللہ خان مرحوم **انشا** خلف میر ماشاء اللہ خان مصدر باشندہ دہلی مقیم لکھنو ایک دیوان فارسی ایک ہندی مع قصائد و مثنوی

دیکھہ اوسکی پڑی خاتم یاقوت مین انگلی — ماروت نی کی دیدۂ ہاروت مین انگلی
یون ہی تری بنصر پہ حنا جلسی کی تر ہو — داؤد کی خون سر جالوت مین انگلی
ای شیخ تری مونچہ پہ وسمہ وہ لگائی — جو شخص کہ سیڑی دہن حوت مین انگلی
آلودہ ہوئی نور سی جسوقت کہ ڈوبی — جراح کی خون دل مہموت مین انگلی
ناسوت کی عالم مین نئی سیر ہم **انشا** — کرتی ہین نہنگاف در ناسوت مین انگلی

سخنور نامی شیخ غلام ہمدانی مرحوم **مصحفی** ولد شیخ ولیمحمد باشندۂ امروہہ مقیم لکھنو آٹھہ دیوان

زہرا کی جب آئی کف ہاروت مین انگلی — کی رشک نی جا دیدۂ ہاروت مین انگلی
بن دودانگو بہی کیطرح چوسی ہی کودک — رکھتی ہی تصرف عجب اک قوت مین انگلی
مہدی کی یہ چہلی نہین لو پرون پہ بنائے — ہی اوسکی ہر اک حلقہ یاقوت مین انگلی

کہتا ہی ملکی مثل حنا وہ لہو مرا — کیا خوب رنگ لائین ہین اپنی ہتھیلیان
رکھتی ہی ہاتہ سورش دل سرد ہوگئی — کافور سی بنی ہین وہ گوری ہتھیلیان
آواز تالیون کی تری سم سی کم نہین — کانون نی بہی سنی نہین ایسی ہتھیلیان
جو ہی لکیر وہ رگ سنگ بلور ہے — رکھتی ہین ایسا جوہر ذاتی ہتھیلیان
محسن کہو کوتاہ جو ملتی ہو بار بار — کیا یاد آگئی ہین کسیکی ہتھیلیان

سرشتہ دار پرمٹ کانپور پنڈت سندر لال آنجہانی **بسمل** تخلص خلف بخشی
بیکارام باشندہ لکھنؤ صاحب دیوان شاگرد شیخ امام بخش ناسخ

سرخ اگر مہدی سی ہین اوس فشنگر کی انگلیان — خون دل سی ہین مجھ خونین جگر کی انگلیان
پنجہ مرجان ہی کیا دست حنائی کی حضور — یہ بشر کی انگلیان ہین وہ شجر کی انگلیان
دانتونکی نیچی دبائین انگلیان اغیار نے — ہین جو چیکانی لگا اوس سیمبر کی انگلیان
لکھتی ہین وصف لب شیرین تو شیرین دہنی کے — خامہ ہی شاخ نبات اور نیشکر کی انگلیان
اوسنے وان چٹکی بجائی اور یان ہین کیا اثر — دیکھنا **بسمل** ذرا ہین کیا اثر کی انگلیان

میر امجد علی **قلق** ولد میر محمد علی باشندہ موضع کدورہ توابع ضلع کالپی صاحب دیوان شاگرد

بار گل سی وہ گئین اوس فشنگر کی انگلیان — ایسی دیکھی ہی نہین نازک بشر کی انگلیان
گر چھوئین آکر رقیب اوسکو تو یارب ہی دعا — ہاتہ وہ جل جائین بن جائین شرر کی انگلیان
کھیل پر چھلا چھپو لیکی مین دم کیونکر نہ دون — ہاتہ آتی ہین بت شنگ قمر کی انگلیان
بسکہ پیہم تکڑی دامان و گریبانکی ہوئی — کوستی ہین میری جان کو نیچہ گر کی انگلیان
کیون نہ لون چٹ چٹ بلائین اوسکی تو نکی **قلق** — گدگداتی ہین دل اوس شنگ قمر کی انگلیان

نواب نوار الدولہ اسعید الملک محمد سعد الدینخان بہادر صولت جنگ عرف منجھلی صاحب **شفق** تخلص خلف
نواب امنگ خان عرف میر منو نبیرہ غیرو نمین نواب عماد الملک غازی الدینخان کی باشندہ کدورہ شاگرد

آج تک دیکھی نہین ایسی ہنر کی انگلیان — قتل کرتی ہین مجھی مطرب سیمبر کی انگلیان
پہنچی جہلا زر تار شعاع مہکا کر — تاب لائی کی نہین معدن کی زر کی انگلیان

خلف خواجہ حقیر باشندہ لکھنؤ صاحب دیوان شاگرد رشید شیخ امام بخش ناسخ

قوت بازو ہوئی ہین ای سمنبر او انگلیان
طائیر رنگ حنا کو بنگئین پر انگلیان

پار گذرین دل کی جب کہدین جگر بر انگلیان
تیر دستی بن گئی ہین ای ستمگر انگلیان

کیا ہی زور و زر چوہی ہین ای ستمگر انگلیان
پہیر قی ہین پنجہ خورشید محشر انگلیان

کر تواضع غم جو ہو پست و بلند دہر کا
جب ملین جھککر ہوئین پانچون برابر انگلیان

لون بلائین ہین تو وہ گل کہلا کر ہنس پڑے
گل کہلائین صورت غنچہ چٹک کر انگلیان

او جوانی آمد پیری کی ہیبت دیکھنا
کانپتی ہین کسقدر عشی سی تھہرا انگلیان

ہاتہ مین لیجاتن لاغر مرا نامی کی ساتہ
ڈر نہ ای قاصد کہ چہہ ہوتی ہین اکثر انگلیان

جام خالی پر رکہا کیون دست گلگون ساقیا
کیا گلابی کی طرح بہر دینگی ساغر انگلیان

طوق قمری کا گمان ہوتا ہی چلو پر تری
کیا ہین ای شمشاد قد شاخ صنوبر انگلیان

رکہدی کیا پاون گستاخی سی دست سرخ پر
لال اسقدر جہ کہان تہین ای کبوتر انگلیان

واہ یا لوستاد کیا لکہا مخمس آپ نے
دست و پا مین پانچ پانچ اکجا نا کر انگلیان

ہو نہ ذوق میکشی یا ساقی کوثر اسے
شیشی نازک ہین بہت ناہد کی تھہرا انگلیان

ہر رگ تار گریبان سی ہوا جاری لہو
کرتی ہین ای دست وحشت کا نشتر انگلیان

بل بی مستی مین ٹپکتی ہی پسینی کی طرح
گردن مینا سی ای ساقی ہین بہتر انگلیان

دست وحشت نی کیا ٹکڑی گریبان قرار
جہانکنی مین کسکی تہین پردیسی یا ہر انگلیان

ہوگا صحبت کا اثر زرد حنا سی بط ہی
دل چرا لیجائین گی اب چور بنکر انگلیان

ہاتہ میرا پاؤن تک عشقی کبھی پونچہا نہیں
دست دشمن مین ہین اون کی آشنا کی انگلیان

لالہ بال مکند متوفہ حضور باشندہ دہلی صاحب دیوان شاگرد حضرت خواجہ میر درد علیہ الرحمہ

ٹہہری نہ نبض دل کی سر انگشت کی تلی
سیماب کب رہی ٹہہر انگشت کی تلی

انگلی رکہی لبون پہ وہ بیٹہا ہی کچہہ خموش
ہی آب خضر جسکی سر انگشت کی تلی

اعجاز ہی کہ ٹکڑی اشاری مین کر دیا
آیا نہین ذرا ستر انگشت کی تلی

مژگان تر سی مل نہ خط یار ای حضور
مٹ جاتین گی حروف تر انگشت کی تلی

محمد بقاء اللہ مرحوم بقا خلف حافظ سیف اللہ شاعر نامور دہلی صاحب دیوان شاگرد شیخ ظہور الدین

ہم ناتوان دہرین جو سر انگشت کی تلی
جاوین بر نگ مور مر انگشت کی تلی

آہستہ ای طبیب صبا دیکہہ نبض گل
بلبل کا دل ہی تیری سر انگشت کی تلی

کیون ہم جلون کی راکہہ دباتی ہو ہاتہہ سے
آجای گا کوے شرر انگشت کی تلی

وہ طفل نام عشق کا آہستہ شرم ہی
پڑہتا ہی حرف ڈانک کر انگشت کی تلی

مطرب کی بین مین نہ سمجہہ تار ای بقا
ہی نغمہ زار گ جگر انگشت کی تلی

شاعر نامی شیخ غلام ہمدانی مرحوم مصحفی خلف شیخ ولی محمد باشندہ امروہہ مقیم لکہنؤ آٹہہ دیوان اُردو ایک دیوان فارسی تین تذکرے انکی شہرہ مین شاگرد میان مانی

مسی نہین ہی دانتون پر انگشت کی تلی
نیلم بنی ہین یان گہر انگشت کی تلی

انگشت سی اس آبلہ دلکو مین نی رہت
دا باتو آگیا شرر انگشت کی تلی

پونچہا جو جبہہ عرق آگین کو یار نی
لاکہون ہی پس گئے گہر انگشت کی تلی

لاغر ہون آزار کہین بتانی کو پوچھے
رکہی عوض دست کرم دوش پر انگشت

کیا طالب بوسہ ہون وہ ہین شرم مجسم
چپ کا ہی اشارہ لب خاموش پر انگشت

بدعہد ہوا ہی تو ہر ایک بشر سے
اوٹہنی لگی اوس عہد فراموش پر انگشت

فوارۂ خون چہٹتی ہین اوکان نزاکت
اوستاد جو رکہتا ہی بنا گوش پر انگشت

ہی عین رضا وصل کی اس طرز سی ثابت
رکہی جو وہ گل نرگس مدہوش پر انگشت

کسطرح خلیل اب کروں وصف مے وساغر
ہی ہر خط ساغر لب میخوش پر انگشت

اہل خطہ میسان ظفر نام تخلص خلف شیخ کرامت علی برادر زادہ مولوی افضل علی تا حر باشندۂ

اوٹہتی ہی وہان اوس بت مینوش پر انگشت
حیرت سی یہان ہی لب خاموش پر انگشت

ہنسنی مین کہلین دانت اگر بحر مین اوسکے
ہو موج صدف کی لب خاموش پر انگشت

غیرت کی ہی جا بیٹہہ ذرا فاتحہ پڑہنے
رکہ مرقد عشاق کفن پوش پر انگشت

ایذا نہین ہوتی کبہی افسردہ دلون سے
ہرگز نہ جلی آتش خاموش پر انگشت

پوچہا جو نشان دل گم گشتہ کو ہمنے
ابروکی اوٹہی زلف سیہ پوش پر انگشت

بدنام کیا جوش مئی ناب نی ساقی
اوٹہنی لگی رندان قدح نوش پر انگشت

ہین لخت جگر زیر مژہ پوچہ نہ آنسو
ای یار نہ رکہ آتش خس پوش پر انگشت

دوراوس ہی ہون اور پاس نشانی کا ہی حیلہ
کیون فرق نہ لیجای اب آغوش پر انگشت

دکہلادی کبہی گردن مینا کو جہکا کی
ساقی لب پیمانہ خاموش پر انگشت

گو داغ ہی دل مین مری سینی پہ دہر وہ
کیا شمع جلائی جو ہو سر پوش پر انگشت

گر ناز سی رکھوگی بنا گوش پر انگشت
ڈاکا ابھی لائیگی میری ہوش پر انگشت

چھد جائیگا اوس کان کی ہمراہ مرا دل
رکھی نہ سُنار اوسکی بنا گوش پر انگشت

انجام برا رکھتی ہی آرایش دنیا
نازان نہ انگوٹھی کی ہوا آغوش پر انگشت

رونی نی مری مجکو کیا عشق مین بدنام
اوٹھتی ہی مری آنسوؤنکی جوش پر انگشت

ہوجاؤن مین پامال یہانتک تو ہون لاغر
چیونٹی بھی چوشفقت سی کہی دوش پر انگشت

ہتی وصل کی شب ننگ مرا اور گیا طالب
رکھی جو موؤن نی بنا گوش پر انگشت

الملتمسہ قمرالدین احمد قمر ولد روشنعلے باشندہ لکھنو شاگرد خواجہ وزیر وزیر

ای جان اداسی جو رکھو دوش پر انگشت
ہو تیر دل عاشق بیہوش پر انگشت

می بہنی لگی اوس سی یہی جوش پر انگشت
ہی گردن مینا لب مینوش پر انگشت

گریان ہون مین ایسا وہین فوارہ بنی وہ
رکھی جو کوئی دیدہ پرجوش پر انگشت

لیجانی لگی ہاتہ وہ اب پاوں پہ پہانت
رکھ سکتی نہ تہی جو تری پاپوش پر انگشت

یہ غیر کو ہو رشک کہ بس دُور بلی مرجای
رکھو جو لب نہر مری دوش پر انگشت

کس مضراب مہوش کا لیا راہ فلک نی
تعظیم سی زہرہ نی رکھی دوش پر انگشت

وہ غیرت خورشید چہوئی کان جو اپنا
بجای کرن صبح بناگوش پر انگشت

کیا قفل خموشی کی ہی لیجان یہ کنجے
رکھی ہی جو تمنی لب خاموش پر انگشت

کہنی نہ لگی راز کہین ہم بغلی کا
رکھ دو دہن حلقہ آغوش پر انگشت

قاتل مری خاطر وہ بنی تیغ جہازی
دریا مین کہی تو جو مری دوش پر انگشت

کیا ہی دھوکا تری مشہد کی سیاہی نی دیا
قیس سمجھا ہین سواد چشم لیلا انگلیان

خوف ہی کانٹونکو چبہ جانی کا بچ جاتی ہین آپ
میری پاؤن کی ہوی ہین ایسی کانٹا انگلیان

بی اجارت اوسکی کرتی ہین تصور مین مساس
توڑی جائین گی برا کہتی ہین لیکا انگلیان

فندقون پر کیون نہ پہولونکا گمان ای حور ہو
شاخ طوبا ہاتہ اگر ہین برگ طوبا انگلیان

تو وہ گل ہی ہو جو تیری آبلہ پا کا گذر
پاون پڑکر چوم لی ہر خار صحرا انگلیان

ہاتہ آئی ہی تجہی ای حور جنت کی بہار
موج کوثر ہین لکیرین شاخ طوبا انگلیان

لال ہو جائین گی آنکہین دونہ کاجل ہاتہ سی
ہین حنا سی آپ کی شعلہ بہبوکا انگلیان

کہولتی ہین نازسی مٹہی کبہی کرتی ہین بند
برگ گل ہلتی ہین گاہی گاہ غنچا انگلیان

وہ ہمائی حسن میری دام مین آتا نہین
کاش رشتی کا کرین آزار پیدا انگلیان

ہون نہ دست انداز یہ جاؤ نہانی کو نہ تم
ہین کف سیلاب مین امواج دریا انگلیان

سمجہی ہم مشہد جی کالی فندقون کی ہو گئے
رکہتی ہین دل کی طرح داغ سویدا انگلیان

ای صنم تو وہ کہنیا ہی بلائین لون اگر
بانسلی کی طرح نالان ہون ہمہ اپا انگلیان

فائدہ ارسال خط سی کیا نہین لکہتی جواب
لکہتی لکہتی گہس گئین محسن ہمرا پا انگلیان

گہائیان

امیر علی خان ہلال ولد تراب خان باشندۂ لکہنؤ صاحب دیوان شاگرد رشید میر علی اوسط رشک

بخشین ہیکیتونکو زر انعام گہائیان
ہون شام گہات کی جو سر شام گہائیان

وہ چند چمکین گی ید بیضا سے نور مین
کہجلائین گے جو آپ لب بام گہائیان

دل مین چہریان مار کر بولا بیکیتی سی ترک
یاد رکھیو ہمنی یہ دل سی تاثین گہائیان

بانک کی کثرت اگر ہوتی لپٹ جاتی گلے
ای بہار اوسنی پہکیتی کن تاثین گہائیان

پورین

امیر علی خان ہلال خلف تراب خان باشندہ لکہنو صاحب دیوان شاگرد رشید میر علی اوسط رشک

سواہین پونڈی سہی ای شکرین دہان پورین
بنین مٹہائی مین گویا گنڈیریان پورین

سنا ہی حضرت یوسف کو پر تجی دیکہا
ہزارون ہاتہون کی کہنتی ہین انگلیان پورین

ملی جو شہد تو گنی کی رس کی اصل ہی کیا
کہ صاف شیرہ جان دیتی ہین یہان پورین

سواہی تو مہ کنعانسی حسن و خوبی مین
یہان ہزارون کٹی سر کٹین دہان پورین

ہزار تنکی چنین لاکہ اپنی ہاتہ ملین
جو دیکہلین تری گلچین و باغبان پورین

چہپا کی ہاتہون سی منہ رہگیا بت کم سن
بلائین لینی ہین چنکین جو ناگہان پورین

پہن لئی جو ہر نگار چہلی آج
جڑاؤ ہوگئین ای یار جانجان پورین

یہ شغل عقد انامل ہی اسم اقدس کا
تمہاری یاد مین ہین صورت زبان پورین

تمہین ملایمت ای جان جان یہ ہاتہ آئی
کہ مخملی ملین ہین جای استخوان پورین

بلائین لیتی ہین اک غیرت مسیحا کی
برنگ نبض تڑپتی ہین انگلیان پورین

یہ جہاد و جلتی ہین شمعین جو آؤ محفل مین
دکہا دو مہندی لگی ناخن انگلیان پورین

برنگ نیشکر اکدم مین انگلیان تر شین
دکہا دی وہ بت شیرین دہان جہان پورین

دکہائی دیتی ہین بالون مین جس طرح گرہین
یہ ای ہلال ہمین نزار و ناتوان پورین

کہان رنگ اور چمک ہی یہ عقیق و لعل و مرجان مین
جو ہی اوس غیرت لیلا کی آب و تاب ناخن پر

بسکہ آئینہ دیکھی تو منہ اوسمین نظر آئی
صفا رکہتا ہی یہ وہ غیرت مہتاب ناخن پر

حسام ارس ہی اپنی سینہ مجروح مین غالب
بہار رہتا ہی ہر دم تازہ خون ناب ناخن پر

حضرت ظلسبحانی خلیفۃ الرحمانی مرزا ابوظفر سراج الدین محمد بہادر شاہ بادشاہ خلد اللہ ملکہ اورنگ نشین شاہجہان اباد تخلص ظفر خلف محمد اکبر شاہ اولاد مین حضرت صاحبقران امیر تیمور گورکان صاحب دیوان شاگرد ذوق

حنا سی تو دکہادی اپنی آب و تاب ناخن پر
کہ ہون صدقے تری گ گل شاداب ناخن پر

مری تار رگ جان سی صدا درد نکلی ہی
چڑہاتا ہی جو وہ مطرب بسیر مضراب ناخن پر

عجائب رام آنجہانی منشی تخلص مقیم مرشد اباد شاگرد قدرت اللہ خان قدرت

تیری دل سی گرہ کینہ کو وہ جب کہولی
غوطہ گر مار سکے آب گہر مین ناخن

سید اسمعیل حسین منیر خلف منشی میر احمد حسین شکر شکوہ ابادی مولد انگا لکہنو مقیم الہ اباد ملازم نواب بانده دو دیوان مع قصائد ایک عاشقانہ دوسرا بطرز شوکت ایک سالہ سراج منیر انگاہی

دل نالان مین اوٹہا گر مرا رکہا ناخن
بن گیا مد الف آہ کا گویا ناخن

تیغ ابرو نی بہرا خون مین اپنا ناخن
آگیی رنگ تمنا کی حنا تا ناخن

اوسکی ناخن کو مہ نو سی بہلا کیا نسبت
عقل کی پیر خرد کیون نہین لیتا ناخن

چٹکیان لیتی ہو تقریر نہین کرتی ہو
شاید انگشت زبان مین ہوئی پیدا ناخن

عقدہ ریست مرا ہجر بتان مین نہ کہلا
گہس گئی شیر اجل کی بہی خدایا ناخن

خون بنکر جو تری ہجر مین بہتی ہی شراب
کٹ گیا دست سبو کا کوئی جیتا ناخن

بند انگشت کیصورت نہ کہلا عقدہ وصل
گہس گئی کوشش بیجا بسی ہمارے ناخن

محو نظارہ ترا کون مرا عضو نہین
آنکہ تو آنکہ ہی کرتی ہین نظارے ناخن

داغ سوزان جگر کو تو نہ چھیڑ اے محرور
بال قمقس کیطرح دینگی شراری ناخن

زایر کربلائی علی محقق علم شعر میر علی اوسط رشک خلف سید سلمان باشندہ لکھنؤ مین دیوان ایک

نعت ہندی انکا ہی شاگرد شیخ امام بخش ناسخ

لعل و یاقوت ہین مہدیسی سراسر ناخن
پہلی تہا غیرت الماس و گہر ہر ناخن

فرق بینی و کمی عقدہ کشا رکھتے ہین
انگلیون نی بہی نہین پائی برابر ناخن

پہر نہین مچھی کی اشراف خراش جان سے
ان رذیلون کو ندی خالق داور ناخن

وصف ناخن مین فضای ورق کاغذ پر
تو سن خامہ لیا کرتا ہی اکثر ناخن

گردن گاو زمین آئی گی زیر خنجر
جو تراشی مین گئی روی مین پر ناخن

چہیلتی ہین جگر زخمیّے اہل حیرت
آنی کہیی تو رکہتی ہین یہ جوہر ناخن

خلقت عقدہ کشا پر دی کی محتاج نہین
ہڈیان بنکی رہے پوست سی ہر ناخن

نہین ہونی کا تو انگشت نما فندق سی
خون دختہ ناخن مین کبہی ہر ناخن

قبضہ یار مین ہی رنگ خایہ اے رشک
پای برگ گل لالہ کی برابر ناخن

صادق الولا شیخ الٰہی بخش عشقی خلف الرشید شیخ محمد بخش باشندہ کانپور صاحب دیوان شاگرد رشک

کیون نہ سجدہ کرون دکہلائی جو دلبر ناخن
مجکو محراب عبادت سی ہین بہتر ناخن

پنجہ مہر سی پنجہ ہے تہمارا پر نور
ہین کہین ماہ منور سی منور ناخن

نیم بسمل ہون ترے گردن سی اوٹھا خنجر ناز
دیکھہ ظالم نہ جدا گوشت سی تو کر ناخن

چٹکیان لیتی ہین یا میرا شہادت نامہ
نکہ رہی ہین ورق دل پہ سراسر ناخن

کب عیان رنگ حنا مین ہین سفیدی کی نشان
لعل و الماس کا یہنی ہین یہ زیور ناخن

اس کی ہی گانٹھ گرہ یار کی ہر انگلی مین
زہر آلود ہین خنجر و ستمگر ناخن

ناخنہ ہو جو مری آنکھ سی دیکھی اوسکو
بد نظر سی ہے محفوظ ترا ہر ناخن

ہی مرا خون جگر یہ نہین رنگ فنداق
ہین کی خون ریز نہ آنکھون مین کہ ہر ناخن

چٹکیان لو تو ترے جامۂ تن پر چٹکے
ہم یہ سمجھین کہ ہین ہمشل ہنر ور ناخن

نیم رو گر کہون ہو جای مری بات آدہی
وہ سراپا ہم خوبی ہین تو کو ہر ناخن

زور اگر عقدہ کشائی کا دکہائی یہ آئین
ہوں مین ہر جان کی یہ یہی ہر ناخن

بارہی نک حنا ای ہم خوبی ان پر
نکلی مرجان کہین ہو جائین نہ تہہ ناخن

چٹکیان لی کوی دل مین کوی عقدہ کہولی
کبہی ہوتی نہین سیرت مین برابر ناخن

جنکی خلقت ہوی ہی کج وہ ہون کیونکر سیدہے
لاکہہ کہسی کبہی ہون گی نہ برابر ناخن

جونکا لیگا یہان سر وہ سراپا پائے گا
جب بڑہی دیکہہ تو کٹ جاتی ہین یکسر ناخن

ساغری ہی نہین فیض مین کچہہ بحر سی کم
موج کی طرح نہو خشک جو ہو تر ناخن

عقدۂ جوہر آئینۂ دل کہولین گے
ہین اجی اپنی زمانی کی سکندر ناخن

نامہ بر قتل کیا ہی کوی شاید اوس نے
ایسی ہین لال کہ ہین خون کبوتر ناخن

کسطرح دون اسی ہیری کی پرستاری نسبت
برگ گل ہین نہین اوس شوخ کی تہہ ناخن

کیا سینی کو داغسی لگائی آگ گلشن مین — عیان ہین داغ حسرت لالہ حمرا کی چھاتی پر

نواب امین الدولہ سید آغا علیخان مرحوم مہر تخلص اکبر نواب اعتماد الدولہ باشندہ لکھنؤ مقیم کانپور شاگرد

نہین دو قبہ پستان شوخ وشنگ سینی پر — نظر آتی ہین مینائی مے گلرنگ سینی پر

تری پستان کی تصویر ای پریرو کسکی ہاتھ آئے — ہوی ہین مانی و بہزاد دونو دنگ سینی پر

گلائی فی نکیلی وضع فی غارت کیا ہمکو — نیا دیکھا ہی تیری چھاتیونکا دھنگ سینی پر

بہرستان جانان دیکھکر حیران ہتا ہون — عجب نگت کی پھولی ہین گلاونرنگ سینی پر

نہین لوح مزار خفتگان شہر خاموشان — غم فرقت کا رکھکر سو رہی ہین سنگ سینی پر

مرا محبوب انگیا کو بھی نامحرم سمجھتا ہے — دوپٹی کا بھی کہنا جانتا ہی تنگ سینی پر

ہی تیری تنگ انگیا لاہی کی یا جلد پستان ہے — دل و جان سی فدا ہی عاشق دا تنگ سینی پر

جلاتی ہی مجھی کچھ بھی اگر قابو چلی میرا — تری انگیا کی چڑیا کو کروں چورنگ سینی پر

خدا کی فضل سی شوق لغت ہی مہر کو اتنا — دھرا رہتا ہی پھرون نسخہ فرہنگ سینی پر

شیخ عبد الرؤف مغفور شعور ولد شیخ حسن رضا عرف بستی میان بلگرامی مقیم لکھنؤ صاحب دیوان شاگرد

پڑا جو عکس رخ سبزہ رنگ سینی پر — فضای باغ کی ہین رنگ ڈہنگ سینی پر

جو مثل شعلۂ فانوس دہکدہ کی چمکے — گری چراغ سمجھکر پتنگ سینی پر

اولجھ گئی ہی جو زیور سی سونی کی زنجیر — مگر ہی رشتک سہی زیور مین جنگ سینی پر

جو پھول پہنک کی مارا رقیب نی اوسکو — لگا ہی رشتگ کاری خدنگ سینی پر

شعور کندۂ لوح مزار سی کیا کام — نہین قبول پس مرگ سنگ سینی پر

نور وحدت کی تجلی ایسی کثرت سی ہوی — طور سینا سی سوا پر نور سینا ہو گیا
گوری گوری چہاتیون سی کیا ہی جوبن ہو گیا — دیکھ عشقی قبہ کافور سینا ہو گیا

چہاتیان

محقق عالم شعر و سخن میر علی اوسط رشک ولد میر سلمان لکھنوی تین دیوان ایک نعت ہندی ریختہ

بیچس و باحس کی صانع نی بنائین چہاتیان — باغ نی پائی انار اوسنی جو پائین چہاتیان
چشم عالم نی نہین نیکہا یہ سینی کا او بہار — آپ اپنی او سنی آنکہو نسی لگائین چہاتیان
کیون نہو کان جواہر سینہ شفاف یار — بہلتیان نیلم کی تو ہیریکی پائین چہاتیان
پہل دی باغون کو دنیا نی تو اسکا کیا عجب — خاک مین کیا کیا حسینو نکی ملائین چہاتیان
خیر نری ہین بیل مین موزونی قامت کہان — سرو نی قد سہی پایا نہ پائین چہاتیان
زہر پائین تمنی آنکہین قند پائی تمنی ہونٹہ — نرم پائی ساری اعضا سخت پائین چہاتیان
کیون نہ اوٹہی رشک کی سینی مین ہیہا میٹہا دو — اک بت شیرین دہن کی یاد آئین چہاتیان

امیر علیخان ہلال ولد تراب خان باشندہ لکھنو صاحب دیوان شاگرد رشید میر علی اوسط رشک

چہاتی ہین اوس حور کی سنگین دلی ہر چہاتیان — چہاتیون سی سخت دل ہی دل سہی پر چہاتیان
عاشق پستان جو جنت مین کہیگا در د دل — دیکہنا بہر آئین گی حورونکی سنکر چہاتیان
چشم عاشق سی چہپانا ہی اگر منظور تہا — کیون نکالین آپ نی سینی سی باہر چہاتیان
عکس پر گناہی بہو نکا سر نہ نیچا کیجیے — دیکہیی تو آنجائین زیر خنجر چہاتیان
دمبدم وہ حور وش کرتی ہی تبدیل لباس — رنگ بدلا کرتی ہین مانند چنبر چہاتیان

تیغ ابرو سی انہین بہی خوف ہی میری طرح
رکہتی ہین خود سینہ تاب اپنی سپر پر چہاتیان

دیکہنا کیا حسن کی دولت کا کوٹہا اوڑکر
نکلی ہین سر پر لیی دو مدرۂ زر چہاتیان

جب شگفتہ ہوگئین کلیان بہار آخر ہوی
حسن پر پہولین نہ مانند گل تر چہاتیان

میری ہاتہ آئین تو محرم ہون مین انکی حالسے
مرغ سیمین بال ہین یا بیضۂ زر چہاتیان

کیا کہون ای بحر آب و تاب اوسکی جسم کے
پیٹ ہی کو ثر حباب آب کوثر چہاتیان

شیخ الٰہی بخش عشقی ولد شیخ محمد بخش باشندۂ کانپور صاحب دیوان شاگرد رشید میر علی اوسط رشک

جسم سارا ہی ملائم اور پٹہر چہاتیان
نکلین ہین شاید تمہاری دل سی ملکر چہاتیان

بند محرم کا ہر اک تار شعاعی بن گیا
نور مین شمس و قمر سی ہین منور چہاتیان

اُنکی نوکین پار ہوجاتی ہین برچہی کی طرح
جیب ملا دیتی ہین سینی سی لپٹ کر چہاتیان

قصد تہا گہر کیجیی آئینۂ دل مین تری
ہوگئین میری لیی سد سکندر چہاتیان

قمقمی مجکو نظر آتی ہین روشن نور کی
کیا چمکتی ہین تری محرم کی اندر چہاتیان

ایک کی دو دو کی چار آئین نظر شش در ہوے
آئین تا آئینہ رخ جب اوبہر کر چہاتیان

ایک شی کو دو ملی جوہر خدا کی شان ہے
آنکہون ہین مخمل ہوئین ہاتہون مین تہر چہاتیان

ہمسری کا قصد ہی اوس سرو قد سی گر نہین
پہلی پیدا کرلین شمشاد و صنوبر چہاتیان

اُوس کا دشمن ہی نور مہر کچہ کہتا نہین
بند شبنم کی کٹوری ہین ہین کیونکر چہاتیان

عاشق و معشوق کو کرتا ہی قتل اونکا اوبہار
تیغ حسن یار کی ہین صاف جوہر چہاتیان

پردۂ ظلمات مین ہین کوزۂ آب حیات
کہتی ہین پہتی تہ گیسو چہپا کر چہاتیان

کیون نہ تیری حسن کی دولت بڑھیلی بیخ مہ سب
پر زر انگیا سی بنی ہین قبہ زر چہاتیان

گر طلائی دست افشار انکو کہی ہے بجا
کیا گدازی رکہتی ہین اللہ اکبر چہاتیان

انکی نوکین دل مین چبہ جاتی ہین جب کرتا ہون ڈیٹ
جیسی تم ظالم ہو ویسی ہین ستمگر چہاتیان

تمنی رکہی پہول انگیا مین ہوی طرفہ بہار
گل کہلائی عاشقون نی بہی جلا کر چہاتیان

مسکی جب انگیا تو جہنجلا کر وہ بولی ناز سے
ہوگئین جامی سی باہر ہین سیخود چہاتیان

پہر نہ لین وحشت کی وہ دست تصور سی مرے
کچہ ادہار ین اونکو جوبن کیطرح کر چہاتیان

کیون نہ پہولی وہ گل ترا پنا جوبن دیکہکر
غنچون سی بہر دیتی ہین آتشی کا گہر چہاتیان

وہ مبصر ہون سرپستان کو جب دیکہا کہا
صاف ہین پہنی ہوی نیلم کا افسر چہاتیان

ہنی بجا گر وہ می خوبی سے متوالی ہین
قد ہی بلوری صراحی اور ساغر چہاتیان

اوسکی انگیا کی کٹوری قتمی سی کم نہین
ہین چراغ حسن ایسی ہین منور چہاتیان

قصر تن مین گول آتشی لگی ہین نور کے
دید کی قابل ہین اوسمع کی مدور چہاتیان

عکس ہی آنکہون کی پتلی کا سرپستان نہین
دیکہ لو آتشی کا رکہتی ہین جوہر چہاتیان

باغ عالم مین ہی ایسی تیری جوبن کی بہار
چہاتی پہٹ جائی اگر دیکہی گل تر چہاتیان

نوک کی لیتی ہین تن تن کر پچکتی ہی نہین
معرکی ہین حسن کی ہین کیا دلاور چہاتیان

ہوتی ہی اکثر خمیدہ شاخ نخل بار دار
کسلنی ہمکو دکہاتی ہین وہ تنکر چہاتیان

یاد انکی رہتی ہی ہر وقت چہاتی پر سوار
یہ نہین ہو جو مجہی بہولی دکہا کر چہاتیان

محرم آب وان سی ہوگیا طوفان حسن
کیا ڈوبو دین گی اسی دریا کی اندر چہاتیان

لاشہ تری کشتی کا اوتر تا ہی سمندر — تو بہی تو لکا ہا تہ لب گور بغل مین

مجہ مست کی دل مین یہ پہپہولی ہی مہین ساقی — ہی بہر گزک خوشہ انگور بغل مین

جان آئی جو آغوش مین آیا وہ مسیحا — بیدم تہا ہمارا دل رنجور بغل مین

ولدار خرامان جو ہوا حشر ہی برپا — میرا دل نالان نہین ہی صور بغل مین

نکلا ہی جو دم حسرت آغوش مین اسکی — کس پیار سی لیتی ہی مجہی گور بغل مین

مصاحب خاص حضرت سلطان عالم دارو غہ توپخانہ کپتان مقبول الدولہ مرزا مہدیعلیخان بہادر قبول خلف اتقف فقہ و اصول مولوی محمد مرزا ولادین حضرت مالک اشتر رضی اللہ عنہ کی

خوش کیون نہو اپنا دل رنجور بغل مین — ہی ہاتہ مین ساغر بت مغرور بغل مین

نالہ کبہی کہینچون تو جہان ہو تہ و بالا — دل کب ہی سرافیل کا ہی صور بغل مین

واعظ نظر آتا ہی نظر اوسکی نہ لگجای — مین شیشہ مے کرتا ہون مستور بغل مین

کب چہرہ روشن کی ہی پہلو مین تری لف — خورشید لیی ہی شب دیجور بغل مین

مجکو نہ دیا جام رقیبون کو پلایا — ساقی نے کیا شیشہ دل چور بغل مین

کس ذوق شہادت مین پڑا پہرتا ہون قاتل — رکہتا ہون کفن دوش پہ کافور بغل مین

میری دل مضطر کو بہی تسکین ہو یارب — اک حور ہو آغوش مین اک حور بغل مین

گریون ہی سدا دہیان اسی شعلہ رخونکا — رہ جای گا جلکر دل محرور بغل مین

پریونکا قبول اونسی کرون ملک مسخر — ہو اوس شہ خوبان کا جو منشور بغل مین

خواہرزادہ مولف میر محمدی سپہر خلف میر مہدی ف میر شاہ علی باشندہ لکہنو صاحب دیوان

نہین بیتا قرار اک لحظہ اکدم اک گہڑی اک پل — نہین معلوم کیا ہی دل کو اب منظور پہلو مین
سما یا دل مین وہ یکتا دوئی جاتی رہی ساتے — مئی وحدت سی شیشہ ہی مرا معمور پہلو مین
جلایا جسم کو جان کو غضب آتش شی آتش نے — سمندر بنگیا یوسف دل محزور پہلو مین

میر منور مرحوم خیران عظیم آبادی مرثیہ مین مظلوم تخلص صاحب دیوان

وہ ظالم ایکدن بہی آنکر بیٹہا نہ پہلو مین — مگر دیکہا ہی یہ حال دل دیوانہ پہلو مین

شیخ محمد رفیع مرحوم فرحت اللہ آبادی مقیم عظیم آباد

کیا کرتا ہی اشرنا لہ جانکاہ پہلو مین — انہی دل ہی میرا یا کوئی بدخواہ پہلو مین

الہ نندرام آنجہانی راقم باشندہ متہرا صاحب دیوان شاگرد مرزا رفیع سودا

راقم ہوتا نہین وہ ہم آغوش — کیونکر ہو درد دور پہلو کا

سخنور نامی شیخ غلام ہمدانی مرحوم مصحفی ولد ولی محمد باشندہ امروہہ مقیم لکہنؤ صاحب دیوان تین تذکری

خط مشکین نے دبایا ہی قمر کا پہلو — یا نہ شام غریبان ہی سحر کا پہلو
خواب مین بہی نہی دیکہا نہ اوسی ہم بستر — اتنا ویران نہ ہو جائی بشر کا پہلو
ہی مجہی بوجہ سی ہیکل کا یہی اندیشہ — درد پیدا نکری اوسکی کمر کا پہلو
تلخ گوئی بہی مزا دیتی ہی اوسکا فرکی — بہر ہر حرف سی نکلی ہی جو شکر کا پہلو
مصحفی ہو نہ شب وصل پہ مغرور اتنا — نفع عشاق مین مضمر ہی ضرر کا پہلو

امیر با توقیر اسد الدولہ رستم الملک آغا نقی خان بہادر فیل جنگ مغفور ترقی

بزرگ انکی باشندہ نیشاپور کی انکا مسکن فیض آباد مقیم لکہنؤ صاحب دیوان شاگرد میر محمدی سحر

جانب دل ہی مری آہ شرر بار کا گہر — روئی کی پہل سی سینکو نہ ادہر کا پہلو

اہلخطہ خواجہ غلام مصطفی فروغ خلف خواجہ محمد یحیی باشندہ لکھنو صاحب دیوان شاگرد میر وزیر صبا

اوس پریکا مری پہلو سی جو سر کا پہلو — تیغ غم سی ہوا مجروح جگر کا پہلو
پہلوئی دل مین مری درد رہا کرتا ہے — ہی تصور مین جو اوس شک قمر کا پہلو
امتحان تیر نگہ کا او نہین منظور رہی آج — زخمی ہوتا ہے مراد یکہون کدہر کا پہلو
زندگی ہی مری جبتک کہ ہین ہم پہلو آپ — مرہی جاؤن گا اگر آپ کا سر کا پہلو
وہ پری وجو شب وصل کو آئیگا فروغ — دیکہی ہووی گا آباد کدہر کا پہلو

سخنور عالی خواجہ حیدر علی مرحوم آتش خلف خواجہ علی بخش باشندہ لکھنو صاحب دیوان

کہائیگا خنجر جلاد کا چرکا پہلو — زخم پہلو کو مبارک ہو جگر کا پہلو
ہدف تیر نگہ ہین جگر و دل دونون — دیکہی ہوتا ہے آباد کدہر کا پہلو
بڑہ چلا لاکہ قد یار کی موزونی سے — مصرع سرو مین نکلا نہ ثمر کا پہلو
بیقراری مری رکہتی ہی مرا پہلو سرد — نہ تو دکہتا ہے ادہر کا نہ اودہر کا پہلو
زخم کاری ہی مری جان جدائی تیری — دم نکل جائیگا پہلو سی جو سر کا پہلو
یاد آتا ہی تل اوس سیب ذقن کا مجہی — نظر آجاتا ہی داغی جو ثمر کا پہلو
صاف دل خاک ہوا اوس کا ضرر کینہ جو سے — نکلی جب صلح کی باتون مین شہیی کا پہلو
کوئی صورت نہین کم بخت کی آبادی کی — روز ویرانہ ہی مجہ خاک بسر کا پہلو
زخم پہلو کا خدا حافظ و ناصر ہووی — چاند سی صاف ہی اوس شک قمر کا پہلو

عبث حسن بہار باغ پر نازان ہی بلبل
وفور داغ سی رکہتی ہین ہم گلزار پہلو مین

کسیکا جرم کیا ہی یہ بہی خوبی اپنی قسمت کی
کہ ہمتو دور بیٹہین اونسی اور اغیار پہلو مین

جہی ای ہمنشین کچہ بادہ خوار یکی شی غیبت
کہ ساغر ہاتہ مین ہو ساقی سرشار پہلو مین

نمود اب کیا ہی جب ہم مائل شاہد پرستی ہے
حسین بیٹہی ہی ہتی ہی ہمدا دو چار پہلو مین

حکیم قسر الدین خان مرحوم قمر ولد مرزا حسین باشندہ لکہنو مقیم بنارس

کہٹکتی ہون غم ہجران سی جسکی خار پہلو مین
ٹہہو کیونکر رہی اوسکا دل افگار پہلو مین

لالہ فتح چند شائق خلف بستی رام قوم کایتہ باشندہ لکہنو صاحب دیوان شاگرد ناسخ

ٹہہرتا ہی غم واندوہ کو دشوار پہلو مین
وہ کیا پہلو مین بیٹہی ہی دل بیمار پہلو مین

ہماری پر بہی ای صیاد بہردی بالش پر مین
کہ تکیہ بیشتر رکہتا ہے وہ دلدار پہلو مین

مرا پہلو فراق یار مین ہی خانہ ماتم
بجای یار ہین بیٹہی مری غمخوار پہلو مین

بڑہاؤن دہوم سی ای ناتوانی تین تمنی ہے
بٹہائی یار کا گر سایہ دیوار پہلو مین

مہینو چلی باندہی ہمنی اشجار گلستان مین
نہ بیٹہا ایکدن وہ غیرت گلزار پہلو مین

الہی قبر شائق ہو منور اونکی قدمونسے
علی ہون رو بر و اور احمد مختار پہلو مین

المنصفہ خواجہ امین الدین مرحوم امین عظیم آبادی رفیق نواب مظفر جنگ میر محمد صبا خان صاحب دیوان

مجہی یہ چین کہتا ہی دل افگار پہلو مین
وہ سوئی کسطرح جسکی رہی ہی یار پہلو مین

نایب ناظم بنگالہ علی ابراہیم خان مرحوم خلیل کو رزیڈنٹ شہر مذکور صاحب نے انکو حاکم عدالت دیوانی ضلع بنارس کیا تہا ایک دیوان فارسی ایک دیوان اردو ایک تذکرہ فارسی سبہی محافل شعرا

نہ آئیگی مجھی اب نیند تا دم محشر
سلائیگا مجھی جب تک نہ یار پہلو مین

دکھاون کسکو دل داغدار کا عالم
گلون سی ہی یہ شگفتہ بہار پہلو مین

الٰہی ایسی کبھی ہمکو بھی ہو رات نصیب
دھرا ہو شیشہ مے پاس یار پہلو مین

نہین ہی پہلو مین جبسی گیا وہ پہلو سے
مین دلکو دیکھ چکا لاکہ بار پہلو مین

نہ آئی گی مجھی فرقت مین فرش گل پر نیند
کہ چبھتی ہی گ گل مثل خار پہلو مین

شہید کاشکی ہون جسکی بانہتی مین دفن
ملی جگہ جو نہ بہر مزار پہلو مین

سید سلامت علی زار خلف سید مختار علی باشندۂ فتحپور ہسوا صاحب دیوان شاگرد میر کرام علی تواناں

نہین ہی آج جو وہ گلعذار پہلو مین
تو پہول سیج کی ہین مثل خار پہلو مین

اوٹھا سکا جو نہ صدمہ فراق کا آخر
تڑپ کی رہگیا دل ایکبار پہلو مین

نہین ہی روشنی درکار کنج مرقد مین
ہی جای شمع دل داغدار پہلو مین

شب فراق مین کو ہمدم اپنا کوئی نہین
مگر انیس تو ہی درد یار پہلو مین

خیال دل مین جو ہی اوسکی نوک مژگانکا
خلش سی ہوتی ہی چبھتی ہین خار پہلو مین

ملائی شبکو جو اوس غنچہ لب سی لب مین نے
تو دل نے پہولی سما تا تھا زار پہلو مین

مہدی حسین خان آبادو ولد غلام جعفر خان عزیز نومحل حسین خان کی شاگرد لکھنؤ ہر بحر مین غزلکی ایک

نہین ہی آج جو وہ گلعذار پہلو مین
تڑپ رہا ہی دل بیقرار پہلو مین

نہ باغ باغ ہو کسطرح سے ہمارا دل
ہزار شکر وہ ہے گلعذار پہلو مین

کہانی کہنی کو مجکو وہ رشک گل جو کہی
سناؤن حالت دل کو ہزار پہلو مین

نہین ہی آج جو وہ گلعذار پہلو مین
او ہمل رہا ہی دل بیقرار پہلو مین

اب اوسکی دید کی لالی پڑی ہین شانِ خدا
جو اپنی رہتا تہا لیل و نہار پہلو مین

ہماری سُنہ سنی تکلیگی اف کبہی قاتل
لگای گن کے جو خنجر ہزار پہلو مین

جسی کی سنتی تہی بیتاب ہے یہی شاید
کہڑا جو ہی یہ تری بیقرار پہلو مین

مرثیہ گو سید حسین مرزا عرف آغا سید عشق خلف اکبر اور شاگرد محمد مرزا آتش باشندہ لکھنو

میس فنا ہی ہون ای شہسوار پہلو مین
رہ روان ہی دیکہ لے میرا غبار پہلو مین

نہین ہی جلوہ ابروی یار پہلو مین
دہری ہوئی ہی مگر ذوالفقار پہلو مین

تڑپ رہا ہی دلِ بیقرار پہلو مین
کہ برق کوندتی ہی بار بار پہلو مین

خدا ہی خیر کری آج دل نہین بچتا
وہ آکے بیٹہتے ہین بار بار پہلو مین

کہونگا اونسی دکہا کر دل شبک کو
بہت چہپایہ تمہارا شکار پہلو مین

دم فشار لحد مین عجیب راحت ہو
رہی جو تکیہ پہلوی یار پہلو مین

خبر نہین تری مدتسی ای دل نادان
مگر ہی درد ترا یادگار پہلو مین

ہماری قبر جو بنگی لگی پکارا قیس
رہی مری لئی جای مزار پہلو مین

جو بہر فاتحہ آوگے قبر مجنون پر
ملی گا عشق ہمارا مزار پہلو مین

داروغہ سرکار نواب نظام الدولہ بہادر میر علی حسین رشک ولد میر خلیل
فیض آبادی مقیم لکھنو صاحب دیوان شاگرد رشید مولوی محمد بخش شہید

چراغ گو نہین زیر مزار پہلو مین
ہی مشتعل تو دلِ داغدار پہلو مین

نہین ہی وہ گل شک بہار پہلو مین
کہین تڑپ کی نکل جائی دل تو چین آجائے
دل اوسکو دیکہ کے ہوتا ہی خوش تو کہتا ہون
شکایت دل نالان کچہ اور کیا کیجے
کسی کے برق تبسم کو اسنی دیکہا ہے

شیخ محمد نظام الدین نظام خلف شیخ کریم اللہ برادر بزرگ شیخ فدا حسین فدا باشندہ قصبہ دیبائی

کچہ آج دل ہی بہت بیقرار پہلو مین
یہ دل ہی محو خیال نگار پہلو مین
یہ دل مین کہتا ہون آمینہ وار پہلو مین
نہ کیونکہ دل ہو مرا داغدار پہلو مین
یہ طرفہ داغونسی ہے لالہ زار پہلو مین
جو ایک زخم ہو مرہم لگائے اوسپر
جدا ہوا مری پہلو سی دل تو خوب ہوا
خدنگ شوخ جفا کیش سے مرا زخمے
نظام دل نہین کہتا ہی بلکہ کہتا ہی

مولوی باسط علی شوکت باشندہ لکھنو محلہ ہوائی گنج شاگرد اصغر علیخان نسیم دہلوی

جبین آتا ہی نکالین وہ سمجہکر پہلو
کہ ملی یار کی پہلو سے برابر پہلو

شک رہی ہین پڑی غم کی خار پہلو مین
او چہل رہا ہی یہ کیون بار بار پہلو مین
یہ پہول پہول کے دیتا ہی خار پہلو مین
ہوا ہی دشمن جان دوستدار پہلو مین
وحید دل ہی ترا بیقرار پہلو مین

ترپ رہا ہی جو بی اختیار پہلو مین
کہ ہی مرقعہ تصویر یار پہلو مین
کہ دیکہون جلوہ روی نگار پہلو مین
بہائی غیر کو جب گلعذار پہلو مین
کہ ہی خزان مین بہی فصل بہار پہلو مین
ہزار زخم ہین دل پر ہزار پہلو مین
کہ تہا یہ دشمن جان ناگوار پہلو مین
جگر ہی سینہ ہی دل ہی نگار پہلو مین
خزانہ سخن آبدار پہلو مین

کسینی منہ لگایا آہ و نالی یہ لگا کرنے
بتونکی عشق سی دل بنگیا ناقوس پہلو مین

خنا کیطرح سی قسمت مین اوسکی پایمالی ہے
نہ رہنی دیگی دلکو حسرت پابوس پہلو مین

گئی وہ غیر کی گھر اب آئین گی نہ آئین گے
ملین قلب و جگر دونو کف افسوس پہلو مین

یہ سمجھون ہفت کشور کی ملی ہی سلطنت مجھکو
جگہ دی گر غلام بادشاہ طوس پہلو مین

دل

عارف کامل و شنضیر حضرت خواجہ میر مغفور ور د خلف حضرت خواجہ ناصر عندلیب دہلوی صاحب دیوان فارسی و ریختہ اور پانچ رسالی نالہ درد آہ سرد وغیرہ اور ایک رسالہ حرف غنا مین دنسی یادگار ہے

باری یہ داغ عشق ہوا شہریار دل
مدتسی بی چراغ پڑا تہا دیار دل

اوتہتا ہی بعد مرگ بہی مانند گرد باد
ای درد خاک سی مری اب تک غبار دل

شیخ جمال الدین کامل باشندہ اونولا لکہنو مین واسطی تحصیل علم کی آئی تہی شاگرد غلام ہمدانی مصحفی

آغاز مین عیان ہی یہ انجام کار دل
دو چار دن ہی زندگی مستعار دل

فوج غم و الم مین پہنسا شہریار دل
ہو کون بیکسی کے سوا غمگسار دل

اوس شکل آفتاب سی گر وصل ہو نصیب
شبنم کی طرح صاف اوڑی پہر غبار دل

اوس شمع رو صنم کی جو کین سرد مہریان
کافور ہو گیا ہی شکیب و قرار دل

بحر جہا مین ہی یہی کامل کی آبرو
ہو زیب گوش یار در شاہوار دل

شیخ محمد جان عرف ممن مشفق ولد محمد پناہ آتشباز باشندہ لکہنو شاگرد اشرف خان خان عجلص

ہر وقت ہی زیادہ جواب اضطرار دل
حیران ہون کون لیگیا صبر و قرار دل

کرتی ہی فوج صاف کدورت حضور کے | شمشیر آبدار ہے موج غبار دل
روشن چراغ جان ہوا اوس مہ کی دید سے | تار نظر ہی رشتہ شمع مہار دل
ای نور سب نے چھوڑ دیا بیکسی مین ساتھ | غم کے سوا رہا نہ کوئی غمگسار دل

اظہار نویس عدالت دیوانی لکھنؤ سید انعام حسین مجنوں خلف سید حسن صاحب باشندہ لکھنؤ حال وارد شہر جہانگیر نگر دیوان شاگرد خواجہ

دنرات زلف مرخ پہ ہی اب اختیار دل | کس چین سی گذرتی ہین لیل و نہار دل
پہلو مین اس سبب سی نہین بیقرار دل | صیاد صید گہ مین کریگا شکار دل
اک گلکی ہجر مین ہے یہ طرفہ بہار دل | داغون سی تن چمن ہی تو چشم آبشار دل
مدت ہوئی کہ آنکھونسی خون ہو کی بہ گیا | اک لخت دل مژہ پہ ہی اب یادگار دل
ہر حلقہ شوق دید مین ہی چشم انتظار | کس درجہ زلف یار کو ہی انتظار دل
مرد یکا ہی تو اسکے نہکانا کہین نہین | فرمائی مین خاک بتاؤن مزار دل
جسدنسی اسمین گھر ہوا اک رشک حور کا | دار السلام بنگیا اپنا دیار دل
اوس سرو قد کی صدمہ ہجر انسی مر گیا | لازم ہی زیر سرو بناؤ مزار دل
بوسہ لیا جو مینی تو دین اوسنی گالیان | خوب اوسنی گرم ہو کی نکالا بخار دل
اندوہ و یاس و حسرت و حرمانکا ہی ہجوم | آباد اندنون ہی انہین سی دیار دل
مردہ جو اوس نزار و پریشان کا ہاتہ آئے | کوچی مین زلف کی مین بناؤن مزار دل
دشت جنون مین چھوڑ کی مجنون کو چل بسے | آرام جان و طاقت و صبر و قرار دل

امیر علیخان ہلال ولد تراب علیخان باشندہ لکھنؤ حال وارد شہر جہانگیر نگر دیوان شاگرد رشید میر علی اوسط رشک

دوری مین زلف و رخ کی تری یار کیا کہون ۔۔۔ جسطرح کاٹتا ہی یہ لیل و نہار دل
مجذوب گلر مخونسی لگانا نہ زینہار ۔۔۔ خار غم فراق سی ہوگا فگار دل

میر حسن مغفور حسن خلف الرشید میر غلام حسین ضاحک دہلوی مقیم لکھنؤ ایک دیوان مع قصاید اور مثنوی بدر منیر اور ایک تذکرہ شعرای اردو گویکا انسی یادگار ہی شاگرد میر ضیا الدین ضیا

پایا ہی بیکسی مین عجب مین نی یار دل ۔۔۔ مین دل کا غمگسار مرا غمگسار دل
وہ دن گئی جو گل کی طرح تہا کہلا ہوا ۔۔۔ پہلو مین ا بتو کہنکی ہی مانند خار دل
مدتسی ڈہونڈتا تہا دل گم شدہ کو مین ۔۔۔ ناگاہ اوس گلی مین ملا ایکبار دل
پوچہا یہ اوس سی مین نی کہ کیا ہوا تجہی ۔۔۔ تو تو بہت شفیق تہا ای غمگسار دل
تجسی نہ تہی امید کہ بہولی گا یون مجہے ۔۔۔ ایسا گیا کہ تہا ہی نہ یان زینہار دل
کہنی لگا نہ پوچہ حسن تجسی کیا کہون ۔۔۔ ہوتا ہی سبکا عشق مین بی اختیار دل

میر امداد حسین نشتر خلف میر حامد علی باشندہ لکھنؤ صاحب دیوان شاگرد خواجہ وزیر وزیر

دیتا خدا تجہی جو تو بار بار دل ۔۔۔ کرتا مین ان گلون پہ تصدق ہزار دل
تیغ نگاہ و ابرو خمدار یار سے ۔۔۔ رکہنا پناہ مین مری پروردگار دل
ایسا ہی خود فراموش و جان باز ہی کوئی ۔۔۔ میرا بہی اس جہان مین ہی یادگار دل
ایفای عہد وصل کا ہرگز یقین نہین ۔۔۔ کتنا تری طرف سی ہی بی اعتبار دل
یاد ائی میکشی جو تری برشگال مین ۔۔۔ بجلی کی طرح ہونی لگا بیقرار دل
آیا دل ابرون پہ نظر سی گرانہ دی ۔۔۔ شیشی کی طرح طاق سی دلبر اوتار دل

اب تو تری جفا سی یہ مانگون مین دعا — ظالم خدا کری کہ کہین تو لگا ئی دل
ہین یان تری جو اہل دل اکثر یہ کہتی ہین — چھوٹا سا ایک نقطہ ہی ہی خاکپا ئی دل

میر نظام الدین مغفور مخاطب بہ ملک الشعرا ممنون تخلص خلف الرشید میر قمر الدین منت فارسگو
باشندہ دہلی مقیم لکھنو صاحب دیوان ہندی و فارسی شاگرد انہی و والد ماجد کے

ہون داغ دست دلسی اگر ہاتہ ائی دل — دون آگ مین جلا کہ یہی ہی سزائی دل
اللہ اسکی دردنی کیا ہی کیا ہی تنگ — دل مین نہ جائی غم ہی نہ پہلو مین جائی دل
ای تند باد آہ بس آہستہ جنبشین — اوڑتی پھری ہین چار طرف پارہ ہائی دل
ہر ایک کو جہان مین ہی آزار ایک سی — دلپر جفائی خلق ہی مجہ پر جفائی دل
مدتسی اب ہو کی بہا چشم تر کے راہ — ممنون کیا بیان کرون ہا جرائی دل

سید قاسم علی مرحوم نزار ولد میر احمد علی بن دارو غہ بوتا دخاص فردوس آرامگاہ
بزرگ انکی باشندہ مشہد مقدس وہان سی آگی دہلی مین رہی ہانسی فیض آباد مین آئی انکا مولد و مسکن لکھنو شاگرد

جاتی نہ اوسکی کوچی مین ہم گر قضائی دل — آتی نہین یہ سر پہ ہماری بلائی دل
دینی کا دخل کیا ہی وہ دیتی ہین گالیان — جب مانگتا ہون اوسی مین جا کر بہائی دل
دیر و حرم مین برسون ہی در شب خراب — کوچی مین اوسکی جاتی ہی ہم دہونڈلائی دل
آئی نہ اوسکی جب رسن زلف ہاتہ مین — چاہ ذقن مین کیونکہ نہ پہر ڈوجائی دل
دل دی تو بیٹہی اوسپہ تو بی مہر کو نزار — پہر کیون پکارتی ہو یہ ہر دم کہ ہائی دل

محمدی بیگ عرف مرزا الہ یار بیگ بسمل خلف اور شاگرد مرزا محمد امین طاہر باشندہ لکھنو صاحب

ہم تنگ ہین بہت طپش دل کی ہاتہ سے
وہ ہاتہ دل پہ رکہی تو آرام پائی دل

کیونکر نہ ہم بتون کی ثنا چاہین ناصحا
دل ہی برای الفت و الفت برای دل

دیکہا صفا نہ ہجر مین اوسکی سوای غم
کوئی نہین انیس دل و آشنای دل

کرامت اللہ خان فرخ خلف حفیظ اللہ خان باشندہ لکہنو صاحب دیوان شاگرد رشید ناسخ

کسی بیان مین جا کی کرون ماجرای دل
ایذای دل مصیبت دل مدعای دل

کیا غم ہی دو جہان اگر بہول جائی دل
یہ نہو کہ یار کو دم بہر بہلائی دل

اشکون نے سارا خون بنا کر بہا دیا
محشر مین لوگا عشق سی مین خونبہای دل

بیمار اوسکی نرگس جادو کا جبسی ہے
غم تو غذا ہی خون جگر ہی دوای دل

ناز و ادا و زلف و رخ چشم ہم ستم
اتنی بلاون ہی کوئی کیونکر بچای دل

تہا پہلی باغ عشق مین گل ابتدا ہی داغ
وہ ابتدا تہی اور یہی انتہای دل

اوس گلبدن کی جسم کی لائی جو بو صبا
سینی مین گل کیطرح نہ پہولا سمای دل

ہین دفن جس جگہ تری دلدادگان عشق
آتی ہی اونکی قبر سے آواز ہای دل

گر ماجرای دل کہون اور جور لب بہ لب
دنیا مین پہر کوئی نہ کسی سی لگای دل

حسرت ہی بوسۂ لب شیرین کی دم بدم
میٹہا ہنی ہر غم اوسی کیونکر نہ کہای دل

اب کی خدا بچائی گر آفت سی عشق کی
کافر ہوان بتون سی اگر پہر لگای دل

ابرو ہوا و یار و شراب و بہار و باغ
فرخ یہ ہی خدا نسی غرض مدعای دل

حکیم باقر علی حشم خلف حکیم مرزا احمد باشندہ لکہنو صاحب دیوان شاگرد شیخ امام بخش ناسخ

اچھا نہوگا شربت دیدار کی بغیر — اسکی سوا نہین ہی طبیبو دوائی دل
رسوا کیا ذلیل کیا اور دیکھیے — آگی خرابیان ہین کیا کیا دکھائی دل
ساری بتون کو چھوڑ کی بندہ ترا ہوا — اتنی تو واقعی بخدا ہی خطائی دل
جل جائیگا جہان نہ چھیڑ اسکو شمعرو — آتش دبی ہوئی ہی ہماری بجائی دل
ہم اپنا حال آپ ہی جاکر کرین گی عرض — قاصد کا منہ نہین جو کہی ماجرائی دل
اہل نظر کی آنکھ ہین اکسیر خاک ہی — طالب ہین اوسکی ہم جو بنی کیمیائی دل
بیگانہ دل کی معنی سی آگاہ ہی نہین — یہ اوس سی پوچھیو کہ جو ہو آشنائی دل
جز دلبرون کی اور کا گویا گذر نہین — شاید یہی انہین کی لیی یہ سرائی دل

شیخ محمد محمد دمبخش مرحوم ذکا نوحہ خوان جناب سید الشہدا ساکن لکھنؤ شاگرد مرزا خانی نوازش

یارب کسیکی بسر ہین کسیکا نہ آئی دل — مجھ سی یہ اب کہا نہین جاتا کہ ہائی دل
لہرا رہا ہی دل مین مری نور حسن یار — خورشید سی فزون ہی ہماری ضیائی دل
دل میرا ایک ناز تری یار سیکڑون — انصاف تو ہی کر کہ کہان تک اوٹھائی دل
چارہ نہین کسیکا کہون کس سی ای ذکا — قسمت مین اسکی غم ہی لکھا کیون کہلائی دل

شیخ مہدی مخاطب بہ ملک الشعرا ذکی خلف شیخ کرامت علی شیخزادہ لکھنؤ مولد و مسکن الحمد آباد

ان سنگدل بتون سی کہان تک برائی دل — پہلو مین سنگ کاشکی ہوتا بجائی دل
مہر و وفا کی بدلی ہی جان جور اور جفا — خوبون سی کس امید پہ کوئی لگائی دل
سینہ جو اوس پر یکا ہی پتھر کی طرح سخت — معلوم ہو گیا کہ ہی پتھر بجائے دل

ناگفتنی ہین عشق بتان کی مصیبتین — کس سی بیان کرتی پھرین ماجرائی دل
تصویر یار خانۂ دل مین رہی شمیم — حاصل ہوا آئنہ کیطرح گر صفائی دل

افصح الفصحا واقف علم تکسیر خواجہ وزیر مغفور وزیر خلف خواجہ فقیر باشندۂ لکھنؤ صاحب دیوان شاگرد ناسخ

ہر عضو تن کو درد محبت بنائی دل — وہ نی ہون بند بند سی نکلی صدائی دل
ای حور اپنا جذب جو تجکو دکھائی دل — جنت سی چار باغ عناصر مین لائی دل
بہنتا ہی کیا کباب کی مانند ہائی دل — خونبار ہی جو نالۂ درد آشنائی دل
ہی عرش آستانۂ دولتسرائی دل — اللہ ری رتبۂ حرم کبریائی دل
مقصد برای میان سی لی تیغ یار نی — اوترا غلاف کعبہ حاجت روائی دل
آتی ہی اونکی کوچہ گیسو سی یہ صدا — آؤ مہاجرو کہ یہان ہی سرائی دل
جز یاد دوست غیر کا خطرانہ آسکا — وسعت نثار تجہہ ہی ای تنگنائی دل
بو ہو کی گل مین کیا دل بلبل سما گیا — توڑا کسی نی پھول تو آئی صدائی دل
جانا پری رخون مین بلا کا ہی سامنا — قاصد ٹھہر کہ سات کرون مین دعائی دل
چکر مین ایک آہ سی ہی گرد باد جسم — اللہ ری زور شور ترا ای ہوائی دل
ای جان جسکو نقطۂ موہوم کہتے ہین — تیرا دہان تنگ ہی یا تنگنائی دل
پائی نگاہ یار پھسلتا ہے بار بار — پیدا کری نہ گرد کدورت صفائی دل
مین سبز بخت دل کی تڑپنی سی بس گیا — چہاتی پہ مونگ دلنی لگی آسیائی دل
جوبن ہی آج کر لو جگہہ دل مین کہتی ہین — کل ڈہونڈہتی پھروگی کدہر ہی سرائی دل

نواب مرزا مظفر خان مضطر ولد نواب محمد رضا خان بن مہدیعلیخان صوبہ دار کیتھر ہا شندہ

کیسا مذہال ہی شب فرقت سی ہائی دل
اب کچہ نکچہ ضرور ہی صاحب دوائی دل

وہ ہاتہ اوٹہا اوٹہا کی یہ کہتی ہین رقص مین
مجرا کرین جواب کوئی ہمسی بجائی دل

خون ہوگیا مگر ترا شکوہ نہین کیا
او بیوفا نگاہ مین رکہنا وفای دل

آئینہ جانکر بت خود بین نی لی لیا
اللہ کی کرم سی ہوئی یہ صفای دل

مضطر تم اوسکی ہجر مین مرجاؤگی کب تلک
کہویا گیا کہان کسی کوئی ڈہونڈلائی دل

نواب سید محمد خان نبیرہ خلف نواب سراج الدولہ غیاث الدین محمد خان بہادر نصرت جنگ نیشاپوری

نواسی نواب نجف خان کے باشندہ فیض اباد مقیم لکہنو صاحب دیوان شاگرد رشید خواجہ حیدر علی آتش

پڑتی ہی آکی جان پہ آخر بلائی دل
یارب کسی بشر پہ کسیکا نہ آئی دل

آئی دی میری جان کسی پر جوائی دل
کچہ مشغلہ ضرور ہی آخر برائی دل

تو ایکبار ہنس کی گلی سی اگر لگائے
سینی مین خرمی سی نہ پہولا سمائی دل

جو کچہ سلوک تو نی کئی اس غریب سی
کیون بیوفا بتا تو یہی ہی سزائی دل

تاب و توان و صبر و خرد کبکی چلدیے
رکہتی ہین کائنات مین ہم کیا سوائی دل

سو راخ پڑگئی کہ لہو ہو کی یہ گیا
جو کچہ ہوا بجا تہا یہی تہی سزائی دل

چندی یو نہین جو مشق ریاضت سہی اسے
حیرت فضای آئینہ ہوگی صفائی دل

گستاخیان ہین بی ادبی کی کلام مین
کیونکر کہون زبان سی جو ہی مدعائی دل

چہوڑا اگر اجل نی وفا نیست نی بہی
او بی وفا دکہاؤنگا تجکو وفائی دل

ہی خوب دل کی حال سی آگہ خدائی دل
جز درد اور کوئی نہین آشنائی دل

چاہو جلاؤ چاہو اسی خاک مین ملاؤ
ای جان میری پاس نہین کچھ سوائی دل

آتی ہی آہ آہ کی اواز بزم سے
ساقی نی آج توڑی ہین کیا شیشہائی دل

روتی ہین بلبلون کو گرفتار دیکھکر
ہمکو ہین اپنی دل کی برابر پرائی دل

اوس شعلہ روی نی ہمکو جلایا ہی اسقدر
پہلو مین ایک آگ کا شعلہ ہی جائی دل

مہمان ہا ہمیشہ غم ہجر دلربا
آباد ساری عمر رہی ہی سرائی دل

ہی اضطراب باعث نقص کمال عشق
ای ضبط آہ دیکہ تڑپنی نپائی دل

دل کسکو دیکی اوٹہ گئی دنیا سی ای نمود
کیون آرہی ہی قبر سی آواز ہائی دل

لالہ دہنپت رائی ارخلف لالہ شنکر لال برادر ماموزاد راجہ کندن لال بہادر باشندہ بریلی مقیم لکھنو

کیونکر تمہاری دید مصفا تک آئی دل
اس درجہ ہی صفا کہ پہسلتا ہی جائی دل

میری طرح کسی پہ تمہارا جو آئی دل
سینی پہ رکہ کی ہاتہ کہو ہائی ہائی دل

داغون پہ داغ صدمی پہ صدمے اوٹہا چکی
دیکہین ابہی یہ اور نہ کیا کیا دکہائی دل

مین گر میان کرون جو بہرین آپ آہ سرد
کیا خوش ہون گر کسی پہ تمہارا ابہی آئی دل

صبح عذار و گیسوی شبگون دکہائی
صدمی یہ رات دنکی کہانتک اوٹہائی دل

تشبیہ دی ختن سی اوسی یا خطا کہا
بل کر رہی ہی زلف ہوئی کیا خطائی دل

بوسہ اگر ملے گل رخسار یار کا
شادی سی پیرہن مین نہ پہولا سمائی دل

کہیی مقام حرص و ہوا و غرور اوسے
وہ دل نہین ہی جسمین نہوئی خدائی دل

نقل مکان مفید ہی بیمار کے لیے
قصر بدن سی کوچۂ جانان مین جائی دل

یاد خرام یار مین نالی ہین رشک صور
ایسا نہو کہ فتنۂ محشر جگائی دل

خنجر کی زخم کہای جو ابرو کا عشق ہی
جانبازیون کی حسن کو جوہر دکہائی دل

عشاق کی یہی عقل ہی اولئی کبیر کے
آیا اوسی سمجھتی ہین جسوقت جائی دل

اوشاہ حسن تیری گلے کا جو ہو گدا
خاطر مین سلطنت کو بہی ہرگز نہ لائی دل

یہ عشق بدبلا ہی نہ سمجہے تم ای نصیر
اب دل گنوا کی کہتی ہو کیون ہای ہای دل

محمد حسین علی خان چکلہ دار جویا تخلص باشندۂ کوہلار توابع ملیح آباد

ابکی بلای عشق سی خالق بچائی دل
کافر ہو پہر کبہی جو کسی سی لگائی دل

جلنی سی استخوانون کی روشن ہوا مجہے
پنہان ہین میری سینی مین اخگر بجائی دل

بوسہ اگر ملے گل رخسار یار کا
پہولا نہ اپنی جامۂ تن مین سمائی دل

اب اوسکی چہوٹنی کی توقع نہین ہین
بیڈہب پہنسا ہی کلف کی پہندیون مین ہای دل

جویا اگرچہ پیر ہوی اور گیا شباب
پر عشق مین بتون کی وہی ہی ہوائی دل

شاہزادۂ مرزا زاہد الدین زاہد ولد مرزا کاکم بخش بن مرزا سلیمان شکوہ باشندۂ لکہنو صاحب دیوان شاگرد

طرز نین بناؤ کی یہ فقط ہین برائی دل
کیونکر نہ اوس پری پہ بہلا اپنا آئی دل

اک شب اگر نصیب ہو جام مئی وصال
تا روز حشر ہوش مین ہرگز نہ آئی دل

چہٹ جای جان زلف شب غم کی دام سے
اپنی کشش سی اوسکو اگر کہینچ لائی دل

اوس برق وش کی ہجر مین کیا جان کہوئی
ہر دم جو بات بات مین اپنا جلائی دل

نقاب یار ہوا سے جو کل کیا
شاید کہ من شتاب ہوی ہی جائی دل

دیوانہ ہی جو پیچہی مہمای پہنسائی دل
الجہ می نکلتی نہین ہرگز ہوا دہ ہوا

بسنت آغا جان ضبط خلف الرشید سید مہدی خان بہادر برادر نواب معتمد الدولہ بہادر مولد انکا لکہنو مسکن لکہنو صاحب دیوان شاگرد رشید سید ہادی علی مرحوم خود

کیونکر غم فراق کا صدمہ اوہای دل
اتنا جگر کہا سے مرجان لائی دل

دام بلای عشق بتان مین پہنسای دل
خود چاہتا ہون مین کہ بہی ازمائی دل

اس کی ہر ایک بات پہ ہوتی ہی ہای دل
وہ کون سی ہی جو نہ ہوی ہی ہوائی دل

چلتی ہین آہ و نالہ خیال کسی کا ہی
ہر پیچ مین ہی پیچ ہی ہر تار مین ہی تار

نالون فراق دل مین ہی پیدا ہی آہ دل
کس کون سی کہا ہی ہی ہر ہر مین ہی

کس کون سی ہی آہ ہی ہر ہر مین ہی
کس کون سی ہی آہ ہی ہر ہر مین ہی

کس کون سی ہی آہ ہی ہر ہر مین ہی
کس کون سی ہی آہ ہی ہر ہر مین ہی

کس کون سی ہی آہ ہی ہر ہر مین ہی
کس کون سی ہی آہ ہی ہر ہر مین ہی

غیرون سی پوچھتی ہین مرا حال کیون حضور
کیا مدعی کہین گی جو ہی مدعائی دل

آتی ہین دانی اشک کی ثابت جو چشم مین
کیا دانت کہس گئی ہین تری آسیائی دل

بزم خیال مین جو وہ زینت پسند ائی
دکہلائی آئینہ اوسی بڑہ کر صفائی دل

زیبا ہی گر مین ہر بن موسی پر ہون رود
رشک خضر ملا ہی مجہی رہنمائی دل

کس دلربائی اسکو دکہایا ہی سچ کہو
ای ضبط کرتی پہرتی ہو کیون ہائی ہائی دل

مصاحب حضرت سلطان عالم تدبیر الدولہ منشی مظفر علیخان بہادر اسیر خلف مرحوم علی باشندہ اٹہیٹی نواب لکہنو صاحب

کیا کام اہل دل کو کسی سی سوائی دل
بیگانہ اک جہان ہی ہی آشنائی دل

محنت ہزار سال سکندر کری تو کیا
ممکن نہین کہ آئینہ پائی صفائی دل

ہادی یہی ہی خضر یہی راہ بر یہی
کبہی کو بہی بنا ئین گی ہم بی رضائی دل

ہاتہ آئی اوسکی تیر کا پیکان اگر مجہے
پہلو مین چاک کر کی مین کہلون بجائی دل

کرتا نثار ہر نگہ ناز یار پر
دیتا اگر ہزار مجہے دل خدائی دل

قسمت نی دام عشق مین ہمکو پہنسا دیا
آنکہون کا ہی قصور نہ اس مین خطائی دل

تدبیر وصل کی کوئی باقی نہین رہی
حاصل کسی طرح نہ ہوا مدعائی دل

آیا ہی ہاتہ ہمکو یہ مضمون چراغ سی
روشن اوسی کا نام رہی جو جلائی دل

پامال پای ناز سی کرتی ہو کیا بتو
قالین کی گل نہین ہین مری داغہائی دل

غم سی فقط بلا مین یہ دل مبتلا نہین
غم بہی بلا مین ہی جو ہوا مبتلائی دل

اعضا تمام گہل گئی پیری مین ای اسیر
باقی نہین بساط مین اب کچہ سوائی دل

ممکن نہین ہی دانۂ خال بتان ملے
گو تیرا اِسپہ دانت ہی اے آسیائی دل

ناچیز ہی یہ جنس خریدار ہون جو آپ
عزت بڑہی دو چند ابھی ہو بہائی دل

سوز درون سی شمع کی مانند جل اوٹہی
آجائی تا زبان اگر مدعائی دل

لیجائی کی اوڑا کی کدہر دیکہی ہمین
چوہائی بنکی آج چلی ہی ہوائی دل

اللہ ری رعب حسن بتان مین کچہ ہی کہسکا
گونگے کیطرح دل مین رہا مدعائی دل

مشکل ہے سخت دانۂ خال بتان کا عشق
دانتون پسینا آئیگا اے آسیائی دل

ملجائی اوس پری ہی یہ قسمت ہے آج ہمے
ہی خیر اس مین اپنی بہت شرا و بہائی دل

محب دلی علی محمد خان محبی ولد قائم علیخان باشندۂ لکھنو صاحب دیوان شاگرد نواب مظفر یار خان آخر

جلنی سے رات دن کی یہی ہی دعائی دل
یارب وہ خود جلی جو کسیکا جلائی دل

اندوہ و یاس و درد و غم و دوری صنم
کیا کیا میسر آئی ہمین آشنائی دل

ہیہات آسمان ستمگر کی بات سے
نکلا نہ کوئی اج تلک مدعائی دل

تنہا یہ ناز و غمزی کی لاکہون چڑا ہیان
کسطرح ای بتو مرا گہبرا نہ جائی دل

اک بار پہنس گئے ہی خدا نی بچائی جان
کافر ہو اب جو کوئی کسی سی نکلائی دل

کاندہا دیا جنازی کو قاتل نی بعد قتل
کیا خوب ملگیا ہی مجہی خونبہائی دل

شکوہ نہین ہی کچہ فلک پیر سی ہمین
دشمن نہین ہی گوئی ہمارا سوائی دل

ان کافرون کی کاکل پیچان مین ای محبی
ناحق پہنسا یا آپ نی میٹی بہائی دل

مولوی عبدالکریم سوز خلف مولوی امام بخش صہبائی باشندہ دہلی

آندہی کیطرح تجہ پہ طبیعت جو آئی ہے
کچہ اور ہی ہوا پہ ہوی ہی ہوائی دل

دل کو خرام یار نے پامال کر دیا
اُس چال سی میسر کا کوئی بجائی دل

محمد عبداللہ خان مہر خلف محمد مصطفی خان صاحب مطبع مصطفائی باشندہ لکھنؤ صاحب دیوان تیار کرد

وہ دل نہین ہی عشق سی جو باز آئی دل
دلدار لاکہ طرح مرا آزمائی دل

اوس مہ جبین مہر لقا پر جو آئی دل
میری طرح فلک بہی کہی ہای ہای دل

محروم ہم رہین تری محرم سی ای پری
یون مدعی نکالا کرین مدعائی دل

بہولا ہی خط سی کوچہ کاکل کی راہ کو
احسان ہو جو خضر بنی رہنمائی دل

سودا تمہاری زلف پریشان کا ہو گیا
بازار عشق مین جو گئی بیچ لائی دل

کوہ غم فراق کو ہم کاہ جانتے
پتہر جو اہی سینی مین ہوتا بجائی دل

جاری ہی خون چشم سی اب تک بہی خیر ہے
مجکو یہ ڈر ہی اور نکچہ رنگ لائی دل

کس کس طرح فراق کی صدمی اوٹہائی ہین
سنیی اگر تو ہم ہی کہین ماجرائی دل

بعد از فنا مزار پہ میری کہین گی لوگ
دل دادہ کونسا ہی جو کہتا ہی ہائی دل

صبر و شکیب و تاب و توان سب چلی گئے
جب آپڑی تو کوئی نہین آشنائی دل

لیلی و شون کی عشق نی مجنون بنا دیا
خاک مزار قیس سے تہی کیا بنائی دل

کرتا ہی کوچ قافلہ صبر و قرار کا
نالہ ہمارا مہر بنا ہے درائی دل

کمیدان پلٹن ذوالفقار حیدری میر عابد علی عابد ولد میر مہدی باشندہ لکھنؤ شیخ لعانعلی متخلص بہ کہتی ہین کہ میری شاگرد ہین اور میر انیس مرثیہ گو فرماتی ہین کہ مجہ سی اصلاح لی ہی مولف سنہ ۱۲۷۵ھ

تیرنگاہ یار کی زد سے بچا رہے	وہ آنکہ دیکھکر نہ کہین لوٹ جائی دل
یا ورنہ آئی گا تری کوچی مین آپ سے	یہ اور بات ہی کہ اوسی کہینچ لائی دل

الحملہ خوانہ خلام مصطفی فروغ خلف خوانہ مولوی یحیی باشندہ لکھنو صاحب دیوان شاگرد میر وزیر صبا

اوس شمع رو پہ قہر کی جا ہی جوائی دل	ممکن نہین کہ جان پہ آفت نہ لائی دل
کیون عاشقون کی دل کو ستاتی ہو اے صنم	ایسا نہو تمہارا بہی کوئی ستائی دل
اوسکی سزا یہی ہی کہ ہر دم جلا کرے	اوس شعلہ رو سی جو کوئی اپنا لگائی دل
بیدل مین ایسا ہون جو مرونگا تو بعد بہی	آواز قبر سے مری آئیگی ہائی دل
اچہی نہین یہ آپ کی اٹکہیلیون کی چال	ایسا نہو کیسکا کہین پس بجائی دل
جس شمعرو کو دیکہا اوسیدم پگہل گیا	کس کام کا یہ دل ہی یہ چولہی مین جائی دل
اوس وقت میری دل کی تجہی یار قدر ہو	میری طرح ترا بہی کسی پر جو آئی دل
کیا بات پہر جلانا رقیبونکا ہی فروغ	اوس شمعرو کو راہ پہ گرا بکی لائی دل

نواب احمد حسن خان عرف اچہی صاحب بہادر جوش خلف اکبر نواب مقیم خان بہادر بن نواب محبت خان بہادر شہباز جنگ محبت تخلص باشندہ لکھنو صاحب دیوان شاگرد نواب ظفر یار خان راسخ

اوس بت کی سمت جیسی ہندہی ہی ہوائی دل	سینی مین سنگ کہلیا تب سی بجائی دل
جور و جفا سی آپ کی جلکر جو خاک ہو	ایسا کہان سی روز نیا کوئی لائی دل
شیدا یہوا ہی اون کی تلون مزاج پر	کیا کیا نہ رنگ دیکہی ہمکو دکہائی دل
مہندی لگا لگا کی جو چلتے ہو پاون مین	پامال روز ہوتی ہین صدہا پرائی دل

وہ دن کہان جو یار سی رہتی تہی ہمکنار — پہلو مین درد رہتا ہی اب تو بجای دل
رنج فراق و شادی وصل اسکی سانہ ہی — کہتی ہین ہمتو عشق کو اصغر بنای دل

مہدی حسین خان آباد ولد غلام جعفر خان باشندہ لکہنو ہر بحر مین غزلگی انکا ایک دیوان ہی شاگرد ناسخ

کوئی کہان سی غم کی اوٹہانی کو لای دل — ای شمع رو فراق مین کبتک جلای دل
ممکن نہین فراق مین بی موت چین آی — نکلی جو اپنی جان تو آرام پای دل
اس فکر مین ہمیشہ حسینان دہر ہین — بی لیجی مفت ہاتہ کسیکا جو آی دل
سب آفتین ہون پر یہ مصیبت نہو نصیب — یارب کسی بشر کا کسی پر نہ آی دل
یارب ہوا ونسی وصل تو یوں جای اپنی جان — لب تک غم فراق کی صدمی اوٹہای دل
فرمائش اوسکی آئی ہی مصروف فکر ہے — آباد اس غزل مین نہ کیونکر لگای دل

عبد الکریم خان حنا ولد سرور خان باشندہ لکہنو صاحب دیوان شاگرد میر وزیر صبا

کیا دخل پہر کی کوچہ گیسو سی آی دل — کیسا رفیق چہوٹ گیا اپنا ہای دل
کہدو یہان سی جائین طبیبونکو ہی خبر — خبر شربت وصال نہین ہی دوای دل
روتا ہون مین تو کہتا ہی ہنسکر وہ سنگدل — اوسکی یہی سزا ہی جو ہمسی لگای دل
جب تک رہی کایہ مین رہونگا عذاب مین — جہگڑا کہین چکی مری پہلو سی جای دل
اوس گل کو داغ دل کا ہمارے یقین نہین — سینی کو کوئی چیر کے کیونکر دکہای دل
منہدی کا شوق اوس بت خود بین کو پہر ہوا — وہ دن پہر ای ہین کہ ہمین خون رولای دل
کس کس حسین سی ہم نہ حنا ملیمی ہوے — لیکن ہوا نہ کوئی بہی حاجت روای دل

دل کا ہمارے خون کیا ہی جو آپ نے
دینا پڑیگا آپ کو بھی خون بہای دل

نالون سی اپنی عرش تو جنبش مین آگیا
اوس بت کی کان تک نہ گئی یہ صدای دل

دیکھا جو وی یار کو تسکین ہوئی گہر
آنکھین نظر پڑین مجھی حاجت روای دل

میر محمدی سپہر خلف میر مہدی خواہر زادہ مولف سباکن لکھنو صاحب دیوان شاگرد رشید خواجہ وزیر وزیر

ناحق جو اپنی زلف مین وہ بت پھنسای دل
زنجیر کیطرح سی نہ کیون غل مچای دل

دست حنای اونکی اگر دیکھ پای دل
انکھون سی مے کی آی نسونکی خون بہای دل

ہر دم مین مست بادہ خم غدیر سے
شیشہ شراب کا ہی بغل مین بجای دل

داغ فراق و درد و غم و رنج سوز ہجر
پیدا کیی خدا نی یہ ای بت برای دل

جور و جفا مین دیکھی ہی بت قدم ہی کون
تم آزماؤ دل کو تمہین آزمای دل

زلفین کہائین آ کی جو تمنی کہڑی کہڑی
ناحق بلا مین پھنس گیا بیٹھی بٹھای دل

کہتی ہین ہم کسی سی کدورت نہ کیجہ غبار
آئینی سی زیادہ یہان ہی صفای دل

اب شہر عشق مین یہ منادی ہوای سپہر
اوس ماہ رو سی کوئی نہ ہرگز لگای دل

مرزا علی جان شفق خلف مرزا جان باشندہ لکھنو غلام نبی انکا دیوان پنساری کی نذر کیا کہ پڑیون مین صرف ہو گیا شاگرد رشید شیخ امداد علی بحر

کم ہین صدای صور سی کب نالہای دل
کیونکر نہ خفتگان لحد کو جگای دل

پہونکا ہی تن بدن کو مری سوز عشق نے
روشن ہی شمع سینی کی اندر بجای دل

جو بات کی اونہون نی خبر ہو گئی ہمین
حاصل ہوئی ہی عشق سی ہمکو صفای دل

کھینچی جو اوسنے آہ مرا دم نکل گیا — کوس رحیل کیا ہی یہ بانگ درائی دل

اِنسنے اگر بتون کو کیا رام دیکھنا — اگر خدا پرست بھی پوجین گی بائی دل

پہالبسی چڑہاؤ کوڑی لگاؤ نہین گلا — کیون اِسنی عشق زلف کیا ہی سزائی دل

اوس شمع رو کو دیکہ کی کیون تو پگہل گیا — پروانہ سان سزا ہی وہ تجکو جلائی دل

یارب طفیل شاہ شہیدا نکی بخش دے — احمد کا اب یہی ہی فقط مدعائی دل

میر نواب مونس خلف میر مستحسن خلیق مرثیہ گو ہندوستانی میر حسن کی باشندہ لکھنو صاحب دیوان

مین جان بلب ہون جلد کوئی ڈہونڈ لائی دل — یہ کون لیگیا مرا ہمسایہ ہائے دل

انسان ہین ای پری تو سلیمان کی سامنے — دلبر گئی تجہی حشر مین ہم خونبہائی دل

تربت پہ اوسنی شمع بہی روشن نکی بہر — مثل چراغ سیکڑون جسنی جلائی دل

اوبہا کمند زلف دوتا مین پڑا کیا — گو کیسو ونکا واسطہ بخشو خطائی دل

یوسف کو ئین مین گر کی پکاری تہے حبطر — یون آرہی ہی چاہ ذقن سی صدائی دل

بوسی دی ہمین لب رنگین کی یار نی — مدت کی بعد آج ملا خون بہائی دل

جو کچہ کیا اسی نی کیا عشق یار مین — تہا اور کون دشمن پہلو سوائی دل

کیا سحر ہی کہ آنکہون سی آنکہین لڑا لڑا — زلفون مین باندہ لیتی ہین پہر پائی دل

سینی پہ رکہ دی پنجہ دست حنائی کو — قاتل تری تو ہاتہ مین ہی خون بہائی دل

چہوڑا نہ اوسنی اوس صنم شعلہ رو کا عشق — ہو جائی جلکی خاک یہی ہی سزائی دل

مونس یہ غل مچاتی ہی زنجیر پائی میر — اوسکا یہ حال ہی جو کسی سی لگائی دل

مرشدزادہ مرزا محمد سکندر قدر بہادر متخلص بہ تدبیر خلف مرزا محمد خورشید قدر بہادر قیصر باشندہ لکھنؤ

دل ہو تو کچھ بیان کرین ماجرای دل
معلوم ہی نہین کہ کہان ہی ہول آی دل

دلسوز جانتا ہی اوسی شمع رو کو یہ
پروانہ وار جسنی ہزارون جلای دل

چھوٹی نہ تیری ہاتہ سی دزد حنا کی طرح
منہدی یہ تیری پس کی اگر جی جرائی دل

اوس شعلہ رو کی خال پہ عاشق ہوا تو ہے
مثل سپند خوب ہو گروہ جلای دل

شیرین لبی سی غیرت شیرین اگر ہو تم
فرہاد کیون نہ عشق مین ہمکو بنای دل

راحت سی کام کچھ نہین مین رنج دوست ہون
پہلو مین رکہدو سنگ جراحت بجای دل

جمگھٹ سی بڑہکی یار یہ زلفون کی رات ہے
جادو کیطرح چاہیی عاشق جگای دل

ساقی یہ مثل نامۂ اعمال ہے سیاہ
بوتل ہی میکشی کی بغل مین بجای دل

زایل جو چاردن مین ہو رنگ حنا نہیں
پاؤن سی ملکی دیکہلو رنگ وفای دل

دل تمکو ہی خدا نی دیا ہی بتو رو
بی در دیون سی تم نہ دکہاؤ پرای دل

شکوہ جفا کا سنکی یہ کہتی ہین ناز سی
کچھ دلگی نہین جو کسی سی لگای دل

تدبیر اب یہ سوچین ہین تدبیر خوب ہم
پہر دل نہ دین کسیکو اگر پہر کی ای دل

شاہ غلام عظم افضل خلف شاہ ابلمعالی عالی بن شاہ اجمل اجمل صاحب آوارۂ الہ آباد مین دلہن ارنکی ہتن گرد ناح

کیونکر اوسی عزیز نرکہی خدای دل
ہی روشنی ختم رسل آشنای دل

اتدری اوج سلطنت بی بہای دل
اپنی پر آپ سایہ فگن ہی ہمای دل

ہی بادشاہ مملکت دوجہان سی عشق
عرش آشیان ہوا ہی ہمارا ہمای دل

بیدلی کا درد جانی وہ صنم ای خدا اوس کا کسی پر آئی دل
تیزی مہندی سی گئی جنبش شکیب لے گیا وزد حنا کا لائی دل
ہر گھڑی ہی اس مین ای بت گرد غم شیشہ ساعت بنا میسنائی دل
پیٹھ پیچھی ہمکو کہتے ہو برا ناصحو معلوم ہو جو آئی دل
ایڑیون تک ائی چوٹی یار کی قد آدم بڑہ چلا سودائی دل
بات بہی تمنی نہ پوچہی نشار مین طاق پر رکہا رہا میسنائی دل
شوق سی لیجائین جسکو چاہین آپ جان سی مطلب نہ کچہ پروائی دل
ہای کس تپہر سی پہوڑون جاکی سر ٹوٹ کر مجہ سی اودہر ملجائی دل
ہای غیرون سی کرین وہ دلگی یون کلیجہ تھام کر رہجائی دل
رنج دیکر چاہتے ہو پہر ملین دلگی ہے ٹوٹ کر بنجائی دل
روز تیرون کا نشانہ کیون بنی استدر چہاتی کہان سے لائی دل
وہ چلی اٹکہیلیون سی ای طبیب ایسی چالون سی کیمون بچائی دل

سخنور بی نظیر میر تقی مغفور میر ولد میر عبد اللہ خواہرزادہ اور شاگرد سراج الدین علیخان آرزو
باشندہ اکبرآباد مقیم لکہنؤ چہہ دیوان ریختہ اور ایک دیوان فارسی اور ایک تذکرہ انسی یادگار ہے

طریق عشق مین ہے رہنما دل پیمبر دل ہی قبلہ دل خدا دل
جسی مارا اوسی پہر کر نہ دیکہا ہمارا طرفہ ظالم ہے لگا دل
سبہون سی میر بیگانی سی رہتے جو ہوتا کچہ بہی اوس سی آشنا دل

سخن فہمی کہا اب دعوی ہوا ذکو — کہ نا فہمی سے جنکی ہو خفا دل
غضنفر کیا کہین اور کیا پر ہین شعر — کہ ان باتو نسے بالکل بجہ گیا دل

شیخ وزیر علی وزیر ولد معین الدین احمد خطیب باشندہ بلگرام صاحب دیوان شاگرد منشی احمد احمد فایز کو

ہوا ہی جبسی تسپر مبتلا دل — ہماری بات سے جاتا رہا دل
مری رونی پہ فرمایا یہ ہنسکر — کہان تہا یہ بتا کب تہا ترا دل
ندہو ندہ اوسکو وزیر اب صبر کر پیٹہ — کسی عیار نی دالا اچہا دل

افتخار الدولہ مرزا حاجی قمر ولد منشی مرزا جعفر باشندہ لکھنؤ صاحب دیوان شاگرد مرزا قتیل

ہوا قاتل مرا جسکو دیا دل — گئی جان بہی اوسی دم جب گیا دل
مزا اس بیوفائے کا تو پاتا — اگر ہوتا مرے بس مین مرا دل
قمر فرط تلف الفت سی اکدن — یہ سن لینا کہ جلکر رہگیا دل

شیخ فضل علی مرحوم شاد صاحب دیوان شاگرد غلام ہمدانی مصحفی

بنا ہی برق وش دونو کا کیا دل — مرا بیچین تیرا چلبلا دل
نہین سنتا کبہی وہ درد دل کا — عجب بی درد کی پالی پڑا دل
عجب لمبخت وہ ساعت تہی ای شاد — لگا تہا جس گہڑی اوس سی مرا دل

میر محمد حیات مرحوم ملقب بہ تربیت علی خان حسرت عظیم آبادی

عبث ہم عشق مین روتی رہی ہے — پسیجا سہے نہ ای ظالم ترا دل

میر فخر الدین مرحوم ماہر باشندہ دہلی شاگرد رشید مرزا رفیع سودا

مولد دہلی مسکن لکھنو مدفن چینا پٹن ۱۲۰۰ آسی تالیف تصنیف مرزا ابن دگا شین آبرات

تمہاری یاد مین ہی رات دن ہمارا دل — ہماری یاد مین ہی ہی کبھی تمہارا دل
بغل مین پالنی کا تھا تنلوک آدیہی — ہوا ہی دشمن جان دوستو ہمارا دل
کیسکی جانی سی کیا بیکسی کہین اپنی — کہ صاف کرہی گیا ہمسی اب کنارا دل
حقیقت اپنی کہون کسطرح کیا رسی آہ — نہین ہی بات کی کرنی کا مجکو یارا دل

موجد ریختی شاعر باتمکین سعادت یار خان مرحوم رنگین خلف طہماسب خان تورانی
باشندہ شاہجہان آباد صاحب دیوان ریختی و ریختی و حکایات رنگین اور رفرسنامہ شاگرد شیخ ظہور الدین

روشن ہیان مہر ہی ہر ایک داغ دل — یار دنہوئی کیونکہ فلک پر داغ دل
ساقی پنج شتاب پیی کوئی کب تلک — بہر بہر کی اپنی خون جگر سی ایاغ دل
خواہش شمع کی ہواوسی نہ چراغ کی — فانوس تن مین جسکی ہو روشن چراغ دل
یون چاہیی کہ شعر ہو رنگین پہ دخل کیا — جب تک نہ ہوی گوشہ امن و فراغ دل

شاعر نامدار میر محمدی مرحوم بیدار باشندہ دہلی صاحب دیوان شاگرد مرتضی قلی خان فراق

بہر کاہی آہ سرد سی جو شعلہ داغ دل — روشن جم صبا سی ہوا یہ چراغ دل
ساقی چمن مین تیغ جو نہ تہا یاد کر تجھی — خون سی ہر نگ لالہ بہرا مین ایاغ دل
بہاتی نہین ہی باس کسی گل کی ای صبا — اوس گل کی بو سی ہی معطر دماغ دل
دنیا کی فکر ہو تو فراغت محال ہے — جو محو یاد حق ہین اونہین ہی غ دل
ہی لطف دید کیسی گل داغ ہمین ہین — ہر دم بہار تازہ دکہاتا ہی باغ دل

مثل کاملین کے ہین متوطن سیالسیانہ مقیم دہلی وسطی سیر کی لکھنؤ مین آئی تھی شاگرد شمس الدین فقیر

سینے مین شام سنی جو سلگتا ہی داغ دل | اوٹھتا ہی کچھ دھوان سا مین پایا سراغ دل

محمد عظیم بیگ مرحوم عظیم باشندۂ شاہجہان آباد شاگرد شیخ ظہور الدین حاتم اور مرزا رفیع سودا

دوزخ ہو باغ باغ جو دیکھی یہ باغ دل | اعجاز یان خلیل کا رکھتا ہی داغ دل

سبحان قلی بیگ مرحوم رغب باشندۂ شاہجہان آباد شاگرد سعادت یار خان رنگین

ہوتا ہی تازہ آہ سی ہر دم جو داغ دل | روشن ہی باد گرم سی اپنا چراغ دل

ای شام غربت آہ کدھر ڈھونڈتی ہی اوسے | پایا نہ ہمنی زلف مین بہی کچھ سراغ دل

میر فضل علی مرحوم جنون باشندۂ دہلی شاگرد حضرت خواجہ میر درد علیہ الرحمہ

دیکھا سرای سینہ کو لیکر چراغ دل | دل سوز ایک بہی نہ ملا غیر داغ دل

محمد بخش مرحوم شوق باشندۂ شاہجہان آباد شاگرد برکت اللہ خان

ساقی یہ کون سی تہی نی تند جسنے آہ | غربال کر دیا ہی ہمارا ایاغ دل

راجہ نول رای آنجہانی وفا تخلص برادر کلان گلاب رای دیوان امیر الامرا نواب نجیب خان بہادر

بکھرائی کوئی زلف کو اپنی جو ای وفا | پہر آہ کسطرح سے ملے میرا سراغ دل

نواب امین الدولہ معین الملک مرزا مہدو بہادر ناصر جنگ متخلص بہ امیر

خلف نواب شجاع الدولہ بہادر باشندۂ لکھنؤ صاحب دیوان فارسی و تختہ

پر خون ہر نگ لالہ ہی اپنا ایاغ دل | بوی کباب سوختہ رکھتا ہی داغ دل

حکیم قدرت اللہ خان مرحوم قاسم دہلوی مرید حضرت مولانا فخر الدین علیہ الرحمہ کو صاحب دیوان

فقرا

کیونکر نہ آسمان پہ ہو اوسکا دماغ دل | روشن ہو جسکی سینی کی اندر چراغ دل

صادق علی فیلبان مرزا سلیمان شاہ

صادق تخلص پر فوجدار خان فیلبان

فرقت مین پی رہی ہین کسی کی لہو کی بوند — خون جگر سی پر ہے ہمارا ایاغ دل
وارفتہ کسکی چال پہ ہو کر یہ گم ہوا — سینے مین ڈہونڈہی تو نہ نکلی سراغ دل
خاطر کو درد و غم سی تعلق ہی رات دن — ممکن نہین فراق صنم مین فراغ دل
سینہ ہی لوح قبر شہیدان آرزو — شمع سر مزار ہی اپنا چراغ دل
کہولا بہک کی ہمنے مستی مین راز عشق — کہتی ہین ضبط اسکو نہ پہلکا ایاغ دل
اوس گل کی وصل سی ہے شگفتہ ہوا کہے — امید تازگی نہین رکہتا ہی باغ دل
دل تنگ ہی فراق کی صدمونسی موت آئے — ان تفرقون سی اب ہو کہین انصراغ دل
فصل گل آئی داغ کہن پہر ہری ہوی — لایا بہار تازہ ہمارا یہ باغ دل
جوہر نہ راز عشق چہپا جوش اشک سے — لبریز اسقدر تہا کہ چہلکا ایاغ دل

۲۶۹

شیخ علی حسن جویا ولد شیخ فتح علی جو قدیمہ محل کی اتو صاحبہ کے دامادہ تہی ساکنہ عظیم آباد صاحب دیوان

مملو شراب نجوت رسی ہی آج ایاغ دل — کیونکر چڑہی نہ عرش بریں پر دماغ دل
نازک کہین ہی شیشی سی بس ظلم تا کجا — ٹوٹیگا ایک ٹہیس مین ساقی ایاغ دل
کیونکر شگفتگی ہو نصیب اس ملول کو — ای گل خزان رسیدہ ہی مدتسی باغ دل
گم ہوگیا ہی عشق دہان بتان مین کیا — ڈہونڈہا چراغ لیکی نہ پایا سراغ دل
کیا خاک بولی چالی کوی درد ہجر مین — مہر خموشی لب عاشق ہی داغ دل
خواہان بادۂ اجل ناگوار ہے — آب حیات سے نہ بہریگا ایاغ دل
پروانہ شمع پاک مزار علی کا ہون — چشم چراغ طور ہے جویا چراغ دل

محمد عابد مرحوم دل برادر محمد رشن جوشش مولد و مسکن اکبرآباد اولاد مین حسونت سای ناگر گو

تیری لفون مین پہنسا دل یہی تقصیر ہوی — نقد جان لیجی حاضر ہی گنہگاری دل
مہربان خان مرحوم رند پسر خواندہ نواب احمد بخش خان بہادر شمس الدولہ لوہارو مخلص بہ رخ آبادی صاحب دیوان شاگرد

دیکھکر دیدۂ خونبار مری زاری دل — ایسی ہی وی کہ بہولا مین گرفتاری دل
درد دل کہہ مجھی دیتا ہی نہایت یارب — تجہ سوا کسی کہون اپنی مین بیماری دل
دزدی دل پہ تری زلف نی باندہی ہی کمر — اس شب تار مین ہو کسی خبرداری دل
غم نہ دلکا تو کرای رند بقول سودا — ایک غم ہووی تو ہو سکتی ہی غمخواری دل

علی حسین خان مرحوم اندوہ خلف شمس الدولہ بارگاہ قلیخان دہلوی شاگرد غلام ہمدانی

کس سہی دنیا مین کہون چشم مددگاری دل — جز غم دوست کسی نی سہی نہ کی ماری دل
دانۂ خال نہ دکہلا ہمین کافی ہی فقط — دام گیسو ہی ترا بہر گرفتاری دل
سر دشمن کو مین اندوہ ملون مثل مگس — اسد اللہ رسد گر بہ مددگاری دل

سید مرزا التعشق ولد محمد مرزا الفت باشندہ لکھنؤ صاحب دیوان شاگرد انیی الدماجد

خضر سے ختم نہو قصہ بیماری دل — طول گیسو ہی مگر طول گرفتاری دل
کل نہ ہم ہونگی مسیحا نہ یہ بیماری دل — آج بس اور ہی تکلیف پرستاری دل
اشک پر اشک عیادت کو چلی آتی ہین — وقت آخر ہی ترقی پہ ہی بیماری دل
جاگنا ہجر مین اتو نکا ہوا باعث خواب — صبح محشر کو بہی ممکن نہین بیداری دل
نہ چہپا لاکہ شہیدون مین بہی کشتہ تیرا — ہر گل زخم مین ہی بوی وفاداری دل

احمد مرزا اصبا پسر خلف سیوم اور شاگرد محمد مرزا انس باشندہ لکھنؤ صاحب دیوان

کیا کہون یاد نہین کبھی ہی بیقراریٔ دل
ہی مگر روز ازل روز گرفتاریٔ دل

کوئی قاتل کو اگر مضطرب الحال چلے
کبھی سیماب سی بھی ہو نہ جلو داریٔ دل

ناسوم بال جو قاتل نی پریشان رکھی
ہوئی کاشانۂ گیسو مین عزاداریٔ دل

بی دوا عشق دہن مین گئی ہم سوئی عدم
نہ طبیبون پہ کھلا عقدۂ بیماریٔ دل

نزع کا وقت ہی پہلو مین وہ آ بیٹھی ہین
بیخبر ہم ہین وہ کرتی ہین خبرداریٔ دل

ہین بہت ملک عدم مین بھی تری غم کی مریض
گرمیٔ حسن نی پہیلائی ہی بیماریٔ دل

چونکتا ہی نہین جو وقت سی بیہوشی ہی
کیون مسیحا ہی کوئی صورت ہشیاریٔ دل

صبا بر اوس گل نی کہا دیکھی جلتی سر قبر
شمع بھی سیکھ گئی وضع وفاداریٔ دل

شیخ فضل علی مرحوم شاد تخلص شاگرد غلام ہمدانی مصحفی

غیر تو یار نی کی جبسی ترکیاریٔ دل
خرابی کو نسی لائی نہ مجھ پہ خواریٔ دل

سید ہادی علی بیخود خلف سید ناصر علی سحر زمیدار بری براون باشندہ لکھنؤ صاحب دیوان

صلح مین آنکہ لڑاتا ہی گنہگاریٔ دل
دار مژگان پہ چڑہانیکی سزاواریٔ دل

خوب آگاہ ہین درد دل عاشق سی
ایک بی درد سی اونکا بھی گرفتاریٔ دل

آنکھین ہوتین جو دو یار ابھی تمہین دیکھا ہو
ہان مگر ایک نگہ کا تو گنہگاریٔ دل

کب سی موسی کی طرح طالب دیداریٔ دل
کب تری انی نہ کہو جلد دکھا دو صورت

یان بھی نصرت ہی اگر آپکا بیزاریٔ دل
روز کی رنجش بیجا سے چھوٹی خوب رہے

ای خدای کہ تیری لیلیٰ اس خاکنشین کو — جون بادلیلی پہر قی ہی گہر گہر طپش دل

مرثیہ گویون مین نامی مرزا محمد حسن عرف چھوٹی مرزا مرحوم مذنب تلمیذ صاحب دیوان

کم ہوتی نہین ہی کسی عنوان طپش دل — ہی دامن مرگان سی فرزان طپش دل
عاشق ہون مین ناصح کی نصیحت ہی مخبی ہر — تسکین سے ہوتی ہی دچندان طپش دل
گہ برق جہندہ ہی گہی آتش سوزان — کیا کیا مجھی رکھتی ہی پریشان طپش دل
سیماب صفت ساتھ مری خلق ہوئی ہے — پہر کیون نہ رہی دست و گریبان طپش دل
بیتابی سہی اوسکی ہو تسلی مجھے کیونکر — ای عشق نہین شوخی جانان طپش دل
اوسکی حرکت سی جو طبیعت ہی شگفتہ — کیا یار کی ہی جلش دامان طپش دل
مذنب مری تربت مین جو ہو روز نمایان — اوس راز کو کرتی ہی نمایان طپش دل

حضرت ظلسبحانی خلیفۃ الرحمانی مرزا محمد ابوظفر سراج الدین محمد بہادر شاہ غازی سریر آرای دہلی ظفر تخلص خلف اکبر شاہ گورکانی صاحب دیوان مشورہ سخن متعلق محمد ابراہیم ذوق سی ہے

نہ قاصد دل ہی نہ کوئی نامہ بر دل — ہو جانی ہی کچہ آپ ہی دل کو خبر دل
کرتا نہ شکستہ اسی تو سنگ جفا سی — بیقدر جو ہوتی تجھی قدر مگر دل
سودای محبت مین نہین سود کی امید — یا جی کا زیان اس مین ہی یا ہی ضرر دل
کیا ٹہہر سکی آگی تری تیغ ستم کے — ہووی نہ اگر داغ محبت سپر دل
تا منزل مقصود پونہچنا نہین ممکن — ہووی نہ اگر شوق ترا راہبر دل
منت کش عیسی نہین میرا دل بیمار — ہی وہ لب جان بخش ظفر چارہ گر دل

ہماری درد دلی ہی یقین آگاہ ہو جاؤ
تمہارا بھی کسی پر آ گرا می بندہ پرور دل

یقین ہی منزل مقصود کو اب ہم پہنچ جاؤں
ہوا ہی عشق کی دہر مین مثال خضر رہبر دل

لبون پر ہجر مین دم ہی خیال وصل ہی ہر دم
یہ صدمے کیون اوٹھائی ہم نہ آ جاتا جو مر کر دل

نہین ملتا پتا ڈھونڈھون کہان مین بخت خیران ہون
چرا کر لیگیا وہ بت ہمری ہی کیون نکر دل

غلام ساقی کوثر ہون مین گلزار ہستی مین
نہ کیون ہر دم رہی مست شراب عشق جید دل

خیال اپنی گناہ ہو نکا جو آجاتا ہی اے شاعر
تو سینے مین ہمارے کانپی لگتا ہی تہر تہر دل

مرزا رستم علی مرحوم رقت باشندہ لکھنؤ صاحب دیوان شاگرد میان قلندر بخش جرات

دیا اک بوسہ پنہان الوسنی ہمکو رات لیکر دل
سو ہم ہی یہ سمجھتے ہین حساب دوستان در دل

تجھی پہلو مین پالا تھا اسی خاطر اسی خاطر
کیا رسوا مجھی تو نی ستمگر دل ستمگر دل

یہی کل بیٹھی بیٹھی آتی میرے دل مین اے رقت
کہ مل آؤن نہین مجھسی گیا ہی آہ ملکر دل

گیا جو کوچہ دلبر مین واان اور ہی تماشا تھا
پڑی تہی سیکڑون لاشہ جا بجا خاک و خون مین دلبر دل

لگا کرنی تجسس مین تو دیکھا ایک گوشے مین
پڑا ہیگا بصد غربت مرا بھی اے مضطر دل

لگا حسرت سی مجکو دیکھنے وہ اور مین اوسکو
دل من گریہ بر من کرد و من ہم گریہ ہا بر دل

مرزا احسن مرحوم احسن دہلوی پہلی شاگرد ضیا کی تہی بعد مرزا رفیع سودا کی مشورہ سخن رہا

خاک چمن مین کسکی ملے آرزوئی دل
جو غنچہ یان کہلی ہی تو آتی ہی بوئی دل

جو دل وہان گیا سو وہ مٹی مین مل گیا
تیری گلی مین خاک کرون جستجوئی دل

شیخ پیر بخش مسرور خلف حکیم حیات اللہ قلاش باشندہ کاکوری مقیم لکھنؤ صاحب دیوان شاگرد مصحفی

آواز نالہ تک نہین آتی جو ای اسیر | گھونٹا غم فراق نی شاید گلو ی دل

مرزا محمد عباس نجد ولد مرزا حیدر باشندۂ لکھنؤ شاگرد میر وزیر صبا

اللہ کے کرم سی یہ ہی آبرو ئی دل | رہ رہ کی آنکہ پڑتی ہی اوسنت کی سوئی دل
دیکھا کبھی چشم ترحم سی سوئی دل | نکلی نہ ای نگار کبھی ارزوئی دل
کسطرح سی ہنسون نہ مین سوفار کیطرح | تیر نگاہ یار کا رخ اور سوئے دل
مدت سی دوڑتا ہون مین امید وصل مین | کب دے دکھی برائی مری آرزوئی دل
حد سی سوا جو ہجر مین پاتی ہین بیقرار | ذکر وصال کرتی ہین ہم رو برو ی دل
اللہ ایک بوسی پہ اب ہوتی ہو خفا | کیا منہ لگا کی تمنی بگاڑی ہی خوئی دل
ای نجد اوسکی کوچی مین گڑنا نصیب ہو | نکلی خدا کری یہ مری آرزوئی دل

میر محمد حسن قرار ولد میر معصوم علی متوطن لکھنؤ شاگرد مرزا علی بہار

سن لے اگر وہ دل سی کہین گفتگو ئی دل | بر آتی ایک عمر کی سب آرزوئی دل
ساقی ہی می ہی ابر ہی سامان عیش ہی | تیری بغیر خاک ہے سب آرزوئی دل
دینا نم آکی غسل و کفن مجکو ای بتو | یہ رہ نجائی بعد فنا آرزوئی دل
ایسا نہو کہ منہ سی کلیجا نکل پڑے | بیٹھا ہی آج میری بغل مین عدو ئی دل
پہلو مین آکی بیٹہ گئی آپ بی طلب | شکر خدا کہ رہ گئی آج آبرو ئی دل
پہنک جائین برق شعلہ آواز درد سے | نالہ کرین جو مرغ چمن زیر و بر و ئی دل
ہنس ہنس کی ای قرار وہ کہتی ہین غیر سے | کسکا یہ دل جلا ہی جو آتی ہی بو ئی دل

ولیعہد اول بادشاہ جم جاہ مرزا محمد ابو ظفر ظفر دہلی صاحب دیوان شاگرد محمد ابراہیم ذوق

جا پہنسا حلقۂ زلف بت عیار مین دل
لے گئی کھینچکی شامت دہن مار مین دل

شعلہ رویہ تری عارض پہ نہین خال سیاہ
جل گیا گر کے کوئی آتش خسار مین دل

تاکہ جھانکی نہ طرف غیر کی وہ پردہ نشین
اپنا رکھ آئی ہین ہم روزن دیوار مین دل

دلگی کیونکہ ہماری ہو کہین او دارا
لگ گیا اپنا تو اک کوچۂ دلدار مین دل

زبان آور عالی فکر خواجہ حیدر علی مرحوم آتش ولد خواجہ علی بخش باشندہ لکھنو صاحب دیوان شاگرد شید

مومن کا مددگار ہی شاہ نجف ای دل
حامی ہی ترا شیر خدا لاتخف ای دل

بت توڑنی کو دوش نبی پر وہ چڑہا ہے
کعبے کو تو لد سے ہی اوسکی شرف ای دل

معصوم ہی عیبونسی زمانی کی بری ہے
وہ لایہ بیداغ وہ مہ بی کلف ای دل

خاک نجف اکسیر ہی مومن کی نظر مین
شفاف ہی الماس سی در نجف ای دل

حاصل تو اوسی قلزم قدرت کا سمجھ لے
گوہر ہی علی کون و مکان ہی صدف ای دل

آئینۂ تحقیق کا رہتا ہے مشاہد
حق اوسکی طرف ہی وہ ہی حق کی طرف ای دل

دشمن ہو جو اسکی کا کہی کہتا ہی آتش
شیطان کی نطفی سی ہی وہ ناخلف ای دل

سعادتخان ناصر ولد رسالت خان باشندہ نگینہ مقیم لکھنو پانچ دیوان ایکتذکرہ انکا ہی شاگرد

ہر شہر پہ ہر چند اوسی ہی شرف ای دل
پر حاصل کعبہ ہے وہ شاہ نجف ای دل

گمراہ ہی وہ جس نے امام اوسکو نہ جانا
ابتر ہی بغیر اوسکی جماعت کی صف ای دل

عالی گہری ختم ایمہ پہ ہوی ہے
نیسان ہی علی بنت پیمبر صدف ای دل

خواجہ امامی مرحوم امامی ولد خواجہ امامی باشندہ دہلی مقیم مرشدآباد شدت گریہ ہی مجلس عزا مین ہوش مین آکر ایک

کف افسوس بیٹھی ملتی ہو | کیون امامی گیا یہ آخر دل

مرد پیر شیخ احسان اللہ تو قیر ولد شیخ محمد ضیا ابن غلام سرور مصنف قصہ فسانہ متوطن بجنور مقیم لکھنو صاحب دیوان

ہو چکا جس سے فیصلہ دلکا | اب ہی اوسی معاملہ دلکا | دیکھیے کسکی فتح ہوتی ہی | عشق سے ہی مقابلہ دلکا

سخت ہون تنگ سکی باتون سے | تسکی آگی کرون گلہ دل کا | عشق کی وہ فراخ منزل ہی | ہی جہان تنگ حوصلہ دلکا

یار خوشخط کی سادہ لوحی سے | ہوا پر زی مراسلہ دلکا | روز شب ہجر مین تو قیر | آہ و نالہ ہی مشغلہ دلکا

حاتم دوران نواب پیر الممالک ہندوستان محمد یحیی علیخان عرف مرزا مانی مخاطب بہ نواب صفدر الدولہ بہادر مغفور

آصف تخلص خلف نواب شجاع الدولہ صاحب دیوان ہندی و فارسی مولد فیض آباد مسکن لکھنو

بڑی شکوہ سی جاتا ہے قافلہ دل کا | چلی کا رو بر و کس کے معاملہ دل کا

شاہزادہ مرزا سلیمان شکوہ بہادر مغفور سلیمان تخلص خلف حضرت شاہ عالم آفتاب مقیم لکھنو صاحب

کہان ہی شیشہ می محتسب خدا سے ڈر | مری بغل مین جھلکتا ہی آبلہ دل کا

نواب بیگم صاحبہ زوجہ نواب صفدر الدولہ بہادر مقیم فیض آباد

بیان مین کس سی کرون جاکی اب گلہ دلکا | یہ دلکا دل ہی مین ہوویگا فیصلہ دلکا

رای چندو لال آنجہانی شاداں نائب مین حیدرآباد دکھن باشندہ رائی بلی توابع لکھنو شاگرد

ملا کی گیسوی دلبر سے سلسلہ دل کا | عجب بکھیڑی مین ڈالا معاملہ دل کا

درویش کامل حاجی شاہ محمد وارث مرحوم وارث الہ آبادی شاگرد و خلیفہ شاہ قطب الدین صاحب جدید یوان

پڑا ہی سنگدلو سے مقابلہ دل کا | نہ ٹوٹ جای مین ڈرتا ہون آبلہ دل کا

مزہ سی ٹپکی ہی ٹپکہ خون گرم ای ممنون | گیا ہی پہوٹ مگر کوئی آبلہ دل کا

سید محمد میر ضیا خلف میر محمد تقی باشندہ لکھنو شاگرد مرزا محمد حسن عرف چھوٹی مرزا مذنب مرثیہ گو

پڑا ہی عرصہ جو سے معاملہ دل کا | بہڑا ہی جا کی کہان بل بی حوصلہ دل کا

شیخ فضل علی مرحوم شاد

دلیل دشت محبت سے ولولہ دل کا | پہری خراب پہر کیونکہ قافلہ دل کا

فلک کو بہی ہین چڑہ آئی بس تپ لرزہ | نمود زیر زمین ہو جو زلزلہ دل کا

رکہی ہی آٹہ پہر نالہ و فغان سی کام | ہوا ہی ابتو ہمارا یہ مشغلہ دل کا

یہ خود بخود نہین سوزش ہی اپنی سینی مین | جلی ہی عشق کی آتش سے آبلہ دل کا

کہی مین اوسکی نہ لگ دیکہ ایکدن ای شاد | خراب تجکو کری گا یہ ولولہ دل کا

نواب الف الدولہ سعید الملک محمد سعید الدین خان بہادر صولت جنگ عرف منجھلی صاحب شفق عزیز و

مین نواب امیر الملک نواب والی ضلع کالپی خلف نواب احمد بخش خان بہادر دبیتاب شاگرد امجد علی قلق

ہوا ہی کسی الہی مقابلہ دل کا | ٹہ رشک ساغر جم ہی سہ آبلہ دل کا

بہ رنگ نقش قدم جسم رہ گیا ہر جا | چلا فضای عدم کو جو قافلہ دل کا

وہ آتش اور یہ سیماب کیا ٹہہرتی ہے | پڑا ہی حسن سے جا کر معاملہ دل کا

میری خبر نہین کچہ خود ہی محو روی صنم | بیان مین سامنی کسکی کرون گلہ دل کا

فراق یار مین کوئی شفق نہین غمخوار | مگر اک آبلہ ہی یار اکدلہ دل کا

مصاحب خاص حضرت سلطان العالم آفتاب الدولہ خواجہ اسد علیخان بہادر قلق خلف خواجہ بہادر حسین فراق

نواب ولایت علیخان ولایت خلف نواب حمد علیخان اولاد مین نواب شجاع الدولہ بہادر کی باشندہ لکھنو

جو ابکی بار ہوا اوس سے فیصلہ دلکا
کرین گے پھر نہ کسی سے معاملہ دلکا

فلک کی طرح سی اوس مہ جبین کی فرقت مین
ہزارون رنگ بدلتا ہی آبلہ دلکا

رہا کہ اب ہین صیاد فصل گل آئی
قفس مین ابتو ہوا تنگ حوصلہ دلکا

بھٹک رہی ہی مری روح بعد مردن بھی
لٹا جو کوچۂ قاتل مین قافلہ دلکا

نہین ہی سینہ مین ایجان خاک تک باقی
نیا ہی آتش فرقت نی فیصلہ دلکا

یہ اختیار ہی جسطرح فیصلہ کیجے
تمہاری ہاتھ ہی ابتو معاملہ دلکا

ضریح شاہ ولایت پہ جاکی بوسہ دی
ولایت اب یہی باقی ہی حوصلہ دلکا

شیخ جعفر علی قمر باشندہ لکھنو شاگرد اصغر علیخان نسیم دہلوی

بلای عشق سی پہر ہی مقابلہ دلکا
بڑہا ہوا ہی کچہ انروزون حوصلہ دلکا

شب فراق کو مین نی تڑپ تڑپ کاٹا
نہ پہوٹا جس پہ بہی ظالم یہ آبلہ دلکا

کہان امید رہائی اسیر الفت کو
ہوا ہی سلسلہ زلف سلسلہ دلکا

مغا حصلہ ہی بہت ہم مین اور اشکون مین
پڑا ہوا ہی بہت دور قافلہ دلکا

بجا یہی ہی کہ احباب لی بہت جا ہا
ہوا نہ اوسسے قمر کچہ معاملہ دلکا

چودہری حسام الدین حسام خلف چودہری سعادت علی باشندہ سلیم پور پرگنہ گوسائین گنج

نہ کسطرح سی ہی چہد سکے آبلہ دلکا
ہوا ہی تیر نگہ سے مقابلہ دلکا

یہ کسکی آتش لب سی ہی سینی مین سوزش
کہ ہی بصورت عناب آبلہ دلکا

یہ اوسکی زلف مین جاتا ہی خیر ہو یارب
ہوا ہی کالی بلا سے مقابلہ دل کا

جگر تو کیا ہی نہ کی جان بہی بتون سی عزیز
خدا کی شان ہی دیکہو تو حوصلہ دل کا

جو ساتہ اشکون کی آتا ہی خون آنکہو نسی
یقین ہی کوی پہوٹا ہی آبلہ دل کا

سحر ہی کی شب وصلت مین اسقدر جلدی
نکلنی پایا نہ کوئی بہی حوصلہ دل کا

جو لیک بوسہ بہی دی دلبرون سی اپنی ہین
ابہی تو ہوتا ہی پیاری معاملہ دل کا

نہ کیون کہون تری ابرو مین غیرت شمشیر
کیا ہی ایک اشاری مین فیصلہ دل کا

نہ دیر بہی کہی گل کی ہوی خزان آئی
رہا ہی دل ہی مین شاہی کی ولولہ دل کا

نواب محمد حسن خان بہادر عرف اچھے صاحب جو شش ولد نواب مقیم خان بہادر اولاد مین نواب حافظ الملک حافظ رحمت خان مغفور جو دارالشہر کی مقیم لکہنو صاحب دیوان شاگرد نواب ظفر یاب خان راسخ

نہ اسقدر تہا جوانی مین ولولہ دل کا
زیادہ ہو گیا پیری مین حوصلہ دل کا

بہ رنگ غنچہ مین پیتا ہون خون دل دن رات
زبان تلک کبہی آتا نہین گلہ دل کا

تمہاری مانگ نی لوٹا ہی ہوش و صبر و قرار
لٹا ہی شام کی رستی مین قافلہ دل کا

یقین ہی سنتی ہی گہل گہل کی پانی ہو جائی
اگر مین شمع سی کہدون معاملہ دل کا

ازل سی جنکی نصیبون مین درد و ایذا ہی
فلک کو جانتی ہین ایک آبلہ دل کا

جو ہم سی دور ہین ظاہر مین وہ تو کیا غم ہی
ہماری اونکی نہین کچہ بہی فاصلہ دل کا

شب فراق مین کب تک وتہاؤنگی صدمے
الہی ہو کہین جلد بسی فیصلہ دل کا

شاہزادہ عالی وقار مرزا محمد سلیمان قدر بہادر مستخیر خلف اکبر مرزا محمد خورشید قدر بہادر ناصر

ہٹو لگاؤ گلی غیر کو مجھے دو رنج
اوٹھاؤ ہاتھ کہ ٹوٹی نہ آبلا دل کا

کہان مین اور کہان ذلتین معاذاللہ
ہنسین نہ آپ براہی معاملا دل کا

کمال لاغری جسم اسکو سب کہتے ہین
بہا پہرا کبہی پہوٹا جو آبلا دل کا

بہت پہرا نہ بتون نی سنی مری فریاد
خدا کی ہاتہ ہی خورشید فیصلا دل کا

نواب سید محمد خان مرحوم رند خلف نواب سراج الدولہ مرزا غیاث الدین محمد خان بہادر نصرت جنگ
نیشاپوری نبی اسنی نواب نجف خان مرحوم کی باشندہ لکھنو صاحب دیوان شاگرد خواجہ حیدر علی آتش

غم فراق نے کیا حال کردیا دل کا
سنو تو عرض کرون تم سہی ماجرا دل کا

وفور ضبط سی دم گہٹ کی آگیا لب پر
مگر زبان پر آیا نہین گلا دل کا

چہڑایا چاہتا ہی شغل عشق بہی واعظ
کبہی کبہی کا جو باقی ہی مشغلا دل کا

الہی جلد یہ آنکہون سی خون ہو کی بہی
غضب مین ڈال دیا مجکو ہوا دل کا

وہی ہوا جو لکہا تہا مری قسمت مین
مجہی نہ یار سے شکوہ نہ کچہ گلا دل کا

ہجوم غم مین بہی ثابت ہی بل بی استقبال
مین وجد کرتا ہون اللہ ری حوصلا دل کا

نہوگا عہدہ برا عشق مین کہری پن سے
پڑا ہی کہونٹی سی آکر معاملا دل کا

مکین ہی ایک ہی دو مکان اوسکی ہین
سمجہ نہ کبہی سے کم رند مرتبا دل کا

مولوی کرامت علی مغفور تاریخ گو اظہر خلف امانت علی باشندہ شیخ پور اطراف فرح آباد وارد
لکھنو صاحب دیوان شاگرد میان نصیر دہلوی

نہ کیونکر اشک مسلسل ہو رہنما دل کا
طریق عشق مین جاری ہی سلسلا دل کا

چلی نہ کہنی پہ نادان دوست کی کوئی
ہماری جان گئی مفت کیا گیا دل کا

دکھائی دین تری صورت کی سیکڑون شکلین
ہزار مین ہو تو ملے جو آئینا دل کا

یہ واقعہ بھی نہین کربلا کی حال سی کم
پڑھونگا یار کی مجلس مین مرثیا دل کا

ہماری کانو نکو نیمت سی آشنا تو نکر
نکل زبان دہن سے نکر گلا دل کا

بلا سی لٹ گئی یا عشق مین تباہ ہوے
چلو نکال لیا خوب حوصلا دل کا

ہماری جان کو روئین گی عمر بھر آنکھین
خدا نخواستہ پہوٹا جو آبلا دل کا

گلون کی کان بہا نک ہین اب تلک بلبل
یہی ہی نالہ اسی سے پر مقابلا دل کا

میر نجم الدین نجم ولد میر قمر الدین باشندہ دہلی صاحب دیوان

نظر دین نظر دنمین ہوگیا غائب
ہوگیا طرفہ ماجرا دان کا
نجم کیون اتنی بیقراری ہے
تو ذرا کہہ تو ماجرا دل کا

نواب حاجی محمد مصطفی خان بہادر شیفتہ فارسی مین تخلص مسرت قتے خلف عظیم الدولہ سرفراز الملک
نواب مرتضی خان بہادر مظفر جنگ باشندہ دہلی صاحب دیوان اور تذکرہ گلشن بیخار شاگرد رشید موزون خان

ہای اوس برق جہان سوز پہ آنا دلکا
سمجھی جو گرمیٔ ہنگامہ جلانا دلکا

دیکھتی ہم بھی تو آرام سی سوتی کیونکر
نہ سنا تمنی کبھی ہاے فسانا دلکا

ہمسی پوچھین کہ اسی کھیل مین کیا ہوتی ہی
کھیل جو لوگ سمجھتی ہین لگانا دلکا

عاقبت چاہ ذقن مین خبر اوسکی پائی
مدتون سی نہین لگتا نہ ٹھکانا دلکا

کسطرح درد محبت مین جتاؤن اوسکو
راز لڑکون سی نہین کہتی ہین دانا دلکا

ہم بھی کیا سادی ہین کیا کیا ہی توقع تو نے
آج تک جسنی ذرا حال نجانا دلکا

یہ ابر ابھی صورت کف بہنی لگی گا
دریا جو کبھی جوش مین ایا مری دلکا

کوٹھی یہ بلا کر جو مری دل کو بڑھا دو
ہو کم نہ کبھی عرش سی رتبا مری دلکا

سنگ در بتخانہ سی پتھر نہین حاصل
ای برہمن اب پوج کلیسا مری دلکا

کیا زخم اوٹھانی کی لیی سینہ سپر ہے
خنجر بھی ترا مانے گا لوہا مری دلکا

ہی نافہ تاتار کی مانند یہ پرخون
ہو زلف سی کسطرح نہ سودا مری دلکا

رکتی نہین آنسو جو مری دیدۂ تر کی
شاید کہ کوئی آبلہ پھوٹا مری دلکا

اللہ ری تاثیر خیال دہن بت
صحرائی عدم بنگیا صحرا مری دلکا

انگارا سا اک سینی کی اندر ہی دہکتا
احوال نہ کچہ پوچہیئی شیدا مری دلکا

امیر کبیر نواب میرزا والاجاہ بہادر عرف چھوٹی صاحب موسومی عاشق برادر حقیقی مرزا عالیجاہ

اوٹھتا ہون تو اوٹھتا ہی جنازا مری دلکا
صندوق مین سینی کی ہی مردا مری دلکا

اوس مہ نی دیکہا نہ پہپولا مری دلکا
چمکا نہ کسی روز ستارا مری دلکا

غیر و نسی کیا قطع اشارا مری دلکا
ابرو کی سروہی پہ ہی قبضا مری دلکا

نالونکا جو رخ ہی طرف عرش معظم
معلوم نہین کیا ہی ارادا مری دلکا

مستی مین بھی بہلی سی اوٹہایا نہ گزک کو
ساقی کو کبابون پہ ہی ہوکا مری دلکا

دل ہٹہ گیا خود بخود اپنا تو مین سمجہا
خال رخ قارون ہی سویدا مری دلکا

آنکہو نسی لہو بنکی گرا خاک پہ جسدم
آنسو کیطرح کہل گیا عقدا مری دلکا

اوٹہ جائی کہین جلد حجاب تن خاکی
جامہ ہے بدنکا مری پردا مری دلکا

آنکہون مین کبھو روز سیاہ مری دلکا
پیمانون مین دیکہو تو ہے شیشا مری دلکا

قسمت نہین ایسی کہ جو ہو وصل میسر
دل ہی مین رہی گا یہ ارادا مری دلکا

اک رات بغل مین نہ ہوا وہ مہ کامل
مطلب نہ بر آیا کبھو پورا مری دلکا

سینہ مین کسی دن نہ ہوا تیر ترازو
ارمان نہ نکلا کبھو پورا مری دلکا

دیوانی بنا رہتی ہی تین سودا مری دلکا
کرتا ہی شب ہجر مین تو عاشق تو تین ہر گا مری دلکا

خالو سنی جو پہیلی تو نہی فصل کی مضمون
مطلب نہ کہی یاد نی نکلا مری دلکا

ای بت تین نہ ترسی کون اوٹہایا
پتہر کا ہوتا جو کلیجا مرا دلکا

ہر بات مین قصہ ہی کہانی یہ کہان کے — مرجاؤن تو مٹ جای کہیڑا مری دل کا
مژگان کی کٹاری مین تو ہی سینی کے کوڑی — ابرو کی سرو ہی مین ہی چہالا مری دل کا
مدت مین کہلا تبہ گیسوئی معنبر — یا آتش زرح کا ہی دہوان یا مری دل کا
اشک آنکہ تک آئین گی تو احوال کہلی گا — کوزی مین ابہی بند ہی دریا مری دل کا
وہ نامہ ہو بہو لا تو رسا کہہ کے پکارا — ارمان تخلص نے نکالا مری دل کا

اقای محمد حسن خان عرف مرزا جان صاحب خلف الرشید منشی محمد حسن خان صاحب مرحوم مغفور نواب فاقت نواب روشن الدولہ مقیم کانپور شد تلامذہ

سرسبز ازل سے ہی نوشتا مری دل کا — ملتا ہی خط یار سے لکہا مری دل کا
ثابت ہی خدائی کو علاقا مری دل کا — لکہتا ہی ہر ایک آپ کو قبلا مری دل کا
مدت سہی اسی بات کی تہی مجکو تمنا — چہیڑا ہی تو سن لیجیے قصہ مری دل کا
کیون چہوڑ دیا ہاتہ سی شیشی کو جہجک کر — سمجہا مین ہوا آپ کو دہوکا مری دل کا
اللہ ری عشق و ہمن تنگ کے تاثیر — کہلتا نہین کچہ حال خلاصا مری دل کا
جسطرح تڑپتی ہوی تم دیکہ چلے ہو — ہی حاضر و غائب یہی نقشا مری دل کا
ہی جوش محبت مجہی دنیا سے نرالا — اوس پار سمندر کی ہی دریا مری دل کا
لپٹا جو شب وصل مین سینی سی تمہاری — کیا پہوٹ کی رویا یہ پہپہولا مری دل کا
انروزون مین کچہ ہوگئی ہین دشمن جانے — آگی تو پڑہا کرتی تہی کلما مری دل کا
تلوون سی مسلنی ہین عبث آپ کلیجہ — پایاب کہین سی نہین دریا مری دل کا
مطلق مری وحشت پہ اونہین رحم نہ آیا — دیکہا کئی چلمن سے تماشا مری دل کا

ساکن ہی جو وہ برق تجلا مری دل کا — ایمن سی بہی پر نور ہی صحرا مری دل کا
اللہ ری سوز شرر عشق کی گرمی — خورشید قیامت ہی پہپولا مری دل کا
سفاک نی جب میان سی لی خنجر مہر آیا — تلوار کا دامن ہوا اچھا ہا مری دل کا
ساقی ہی تری نرگس مخمور سی الفت — اس جام پہ ہی شیفتہ شیشا مری دل کا
لکہتا نہ گرہ بند جو زلفوں کی صفت مین — کہلتا نہ کسی پیچ سی عقدا مری دل کا
جلتا ہون تپ عشق سی اُف کر نہین سکتا — کیا مہر خموشی ہے پہپہولا مری دل کا
یہ گرد کدورت کی گرانی نی کیا پست — خشکی مین ہوا غرق سفینا مری دل کا
کیا دیر و حرم جاؤن مین ای کافر و دیندار — بی یار کہین جی نہین لگتا مری دل کا
خال دہن تنگ کی الفت مین ہوا محو — ہی نقطہ موہوم سویدا مری دل کا
منہ پہیر لیا کر کے ہدف تیر نگہ سے — دیکہا نہ گیا اونسے تڑپنا مری دل کا
ٹہہرےگا تصور مین بہی اونکا نہ خط سبز — اِس خضر سی طی ہوگا نہ صحرا مری دل کا
وہ جنس گرانمایہ ہون بازار جہان مین — ہر طفل پہ ہیرد کو ہی سودا مری دل کا
آب آب پشیمانی عصیان سی ہون ان سا — پر ہی عرق شرم سے شیشا مری دل کا
سودا ہی جو اوس گیسو پر پیچ کا مجکو — زنجیر کی جہنکار ہے نالا مری دل کا
پر حسرت و ناشاد زمانی سی چلا حیف — بیخود کوی ارمان نہ نکلا مری دل کا

محمد اکبر خاور خلف مرزا محمد مہدی سیستانی برای سیر ہند مین آئی ہی مقیم اکبرآباد فارسی مین شاگرد مرزا

معمور ہی اغونسی سراپا مری دل کا — مثل شجر طور ہے نقشا مری دل کا

اشرف حسین اشرف عرف نوازش مین خاصمین خان
صمد اعلی کا شاگرد ہا شہ بنارس

سنو صاحبون مین آکر مرزا کی اکیلا مری دل کا
مرزا کے سب کہتا ہون مین نیست کیا نی
یہ رہ سے نیچا ہے فقیری دل کا
خلقا سے بہرا رہتا ہے شہرت نی
نہین مین کسی کا خفا ہا سے نقشا مری دل کا
بن مین کی گہاس خا ہا ہون مین مثل ہرن
مرزا ہون نہ جیتا ہون عجب کہ مین مثل ہون
عجب چال نی معلوم کیا مری دل کا
ساقی کی طرح پیر کیا شیشا مری دل کا

ہی ایک ہزارون مین پیشا مری دل کا — اشرف
اوس گل کی محبت مین گلا ہی نہین کٹتا
اوس کمر کا فامت تو بلا ہی مری دل کا
محمد تقی خان تقی والد بہادر خان شاگرد خواجہ وزیر وزیر
مرزا نی تقی کا کہ کر فضل ہوا جلا مری دل کا

لخت دل پر خون مری آنکھوں مین ہی رہین گی
اب پتلیان دیکھین گی تماشا مری دلکا

اک رنگ پہ رہنی نہ یا عشق بتان نے
دو دن مین دگرگون ہوا نقشا مری دلکا

کوتاہ اگر وادیٔ وحشت نہی تو ہو دے
وسعت مین تو کچھ کم نہین صحرا مری دلکا

خون رونی ہی سب از نہان ہو گیا ظاہر
فاش آنکھون نی آخر کیا پردا مری دلکا

سنبل کیطرح روز ازل ہی ہی پریشان
کیا کوچۂ گیسو ہے تمہکانا مری دلکا

پہر پہر گئی عشاق کی دل برق و شور سے
بدلی کی طرح رعب یہ چھایا مری دلکا

فریاد کروان آہ تقی کسی مین جاکر
پر درد پر افسوس ہی قصا مری دلکا

سید الدین خان عرف مولوی خدا بخش فرد ولد محسن خان قوم افغان معلم پیشہ ساکن دربھنگا تواضع صوبہ بہار متسبی مقیم کانپور شاگرد غلام ہمدانی مصحفی اس زمین مین انکی بہت بڑی غزل ہی کہ کوئی پوچ قافیہ باقی

کیون عشق مین ہو نام نہ موسا مری دلکا
ہر داغ بنا ہی ید بیضا مرے دلکا

ہر دم رخ روشن کا ہی اک بت کی تصور
ہم سنگ بنا طور سی پتلا مری دلکا

کہپی کیطرح ہین تری ابرو جو خمیدہ
صیاد نگہ ہو گئی لاسا مری دلکا

گر ہون مین اسی باندہ کی لٹکا لیا آخر
زلفون کی لگا ہاتہ جو سودا مری دلکا

چاہ ذقن یار ہی آخر کو ہوا خشک
دیکہا جو بڑا چرخ سی کاسا مری دلکا

ای نوک مژہ تجہ سی خجل نشتر و سوزن
لیکن نہ نکالا کبہی کانٹا مری دلکا

مہمانی غم یار کی کل ہمنی جو کی فرد
لب چاٹی کباب و سنی جو کہایا مری دلکا

سید اسمعیل حسین منیر ولد منشی احمد حسین شکر شکوہ آبادی مولد انکا لکہنؤ چندی مسکن اکبرآباد رہا

فطار ی حسینون کی پریزاد ونکی چاہت — آنکھون کی وہ عادت ہی یہ لیکا مرے دلکا
کعبہ ہی کہ بتخانہ ہی کچھ ہی تمہین کیا کام — اللہ کو معلوم ہی رتبا مرے دلکا
کانٹی سی ہی تشبیہ ندو ہین ہون اگر — دامن مین چھپالی مجھی صحرا مرے دلکا
پہر دیکھی کام ایک نظر مین نہین ہوتا — دو تیر کی پلی سے ہی تو دامری دلکا
معلوم نہین تمکو ابہی عشق کی گہاتین — دلمین یہ ہی پر چور نہ پکڑا مرا دلکا
مایوس ہون جینی سی منیر اور کہون کیا — آفات سی یہ مرتبہ پونہچا مری دلکا

زائر روضہ دلبند شاہ مردان میر حسین صوفان ولد میر عبداللہ عرف میر عبو باشندہ لکھنو صاحب

مائل سیر جو ہوتا ہی مرے یار کا دل — پہین لیجاتا ہی پہر گرکی وہ دو چار کا دل
جلکیا دیکھتی ہی اونکی خریدارون کو — متحمل نہ ہوا گرمی بازار کا دل
سخت باتین نہ کرای شک مسیحا مجسمی — تو رسما کوئی نہین سنتی ہین بیمار کا دل
ہوگیا دیکھتی ہی صورت موسی بیہوش — متحمل نہ ہوا جلوہ رخسار کا دل
جاکی اب اور رہی دروازی کو مین دیکھونگا — پہر گیا مجھسے نمگخوار سی کار کا دل
کسطرح گوہر دندان کا تصور نہ رہے — رہنی والا ہے یہ قصر در شہوار کا دل
واہ ری شوق کہ بس منہسی نکل پڑتا ہی — عاشق اہی جہان ہی یہ بوسہ رخسار کا دل
دیکھکر چاند کو حیران سا رہجاتا ہے — شیفتہ ہی یہ تری چاند سی خسار کا دل
دیکھ ای جان جہان جانی نہ پائی کہین — کیسا لہولہان ہی صوفان شی یدار کا دل

شاعر نامی و گرامی فخار سیکھو سراج الدین علیخان آرزو اکبرآبادی صاحب تصانیف کثیر شاگرد میر عبدالصمد سخن

خویش حضرت مرزا ابو ظفر سراج الدین محمد بہادر شاہ باشندۂ دہلی قلعہ مبارک شاگرد ایراہیم ذوق

ایک مدت سی ہی سہتے پہلو — نہین معلوم کیا ہوا دل کو

میر بدر الدین ضیائی باشندۂ دہلی

پھر گل داغ جگر کیواسطی ساماں ہوا — پاس اپنی کیا دہر اتھا ائی فلک جز نقد دل

نثار علی بیگ نگہت باشندۂ دہلی صاحب دیوان

لگا رہی ہین وہ تیغ ابرو جو خم کاری دل و جگر کو — بتا رہی ہین نگاہ و مژگان چہری کٹاری دل جگر کو

شاعر عالی وقار خواجہ حیدر علی مرحوم آتش ولد خواجہ علی بخش باشندۂ لکھنؤ صاحب دیوان شاگرد رشید مصحفی

ہنسنا ہی خوش آتا ہی نہ رونا مری دلکو — میٹھا ہی نہ بھایا نہ سلونا مری دلکو

تا صبح تجھی یاد کیا مجکو جگا کر — بھولا نہ تری سانہ کا سونا مری دلکو

اکسیر سی بہتر ہی دریار کی مٹی — منظور ہی چاندی ہی نہ سونا مری دلکو

بیوجہ دکھانا نہین دکھلا کے رخ یار — آنکھون کی ہی سانہ اپنی ڈبونا مری دلکو

بس ہو تو ابہی چیر کی پہلو سی نکل جائے — رکھتا ہی بہت تنگیت کونا مری دلکو

یوسف سا حسین ہووی کوی طفل تو چاہے — بچہ کہیل نہین جانکا کہونا مری دلکو

بازیچہ ہستی مین وہ مجنون پری ہون — اطفال سمجھتے ہین کہلونا مری دلکو

پہلو مین نہین جیسی ہی وہ غیرت لالہ — داغ اوڑہنا ہی داغ بچہونا مری دلکو

انکار تری قد کی قیامت کا نہو گا — مومن ہون مین کافر نہین ہونا مری دلکو

کچہ خاک اوڑانی سی نہین ملنی کا آتش — بیکار یہ مٹی کا ہی ڈہونا مری دلکو

کم ہوسکی کب شعلہ فشانی مری دلکی ۔۔۔ کانون جہنم ہی نشانی مری دلکی
اسپند کی دانو نکو جلا کر تو دکھانا ۔۔۔ فاصد وہ اگر پوچھی نشانی مری دلکی
دل سوز تپ ہجر سی جل جل کی ہوا خاک ۔۔۔ جھوٹون ہی خبر تو نی نہ جانی مری دلکی
اک بوسی کو ترسا کیا تا زیست نہ پایا ۔۔۔ حسرت کوئی بر آئی نہ جانی مری دلکی
محبوبون کی نظار یکا کیون ہی شوق ۔۔۔ گو پیر ہوا پر ہی جوانی مری دلکی

قلا آہ رام سہای رونق فارسیگو ولد حکیم منّا لال عزیز وطن راجہ جہاؤلال کی باشندہ لکھنؤ شاگرد ناسخ

غصی مین تری موت ہی آنی مری دلکی ۔۔۔ ہی چین جبین دشمن جانی مری دلکی
صد چاک ہون شانی کیطرح زلف کی غم مین ۔۔۔ قاصد یہ اوسی کہیو زبانی مری دلکی
پانی عرق شرم سی ہوکر نہ بہی کیون ۔۔۔ دیکھی جو سحاب اشک فشانی مری دلکی
اب کوئی نہین کہتا ہی فرہاد کا قصہ ۔۔۔ رونق ہی وہ مشہور کہانی مری دلکی

افتخار الدولہ امین الملک مرزا قمر الدین خان بہادر صولت جنگ عرف مرزا حاجی مرحوم قمر تخلص
چند روزہ مرزا غازی الدین حیدر خلف منشی مرزا جعفر استاد بیلی صاحب رٹڈنس لکھنؤ صاحب دیوان شاگرد مرزا قتیل

تب کام کری سحر بیانی مری دلکی ۔۔۔ جب کچہ وہ سنی دشمن جانی مری دلکی
جیتا نہ پہری گا جو گیا کوئی بتان مین ۔۔۔ لکہ رکہی کوئی اسکو زبانی مری دلکی
اب نذر کرو نگا مین کسی اور صنم کو ۔۔۔ تو نی تو ذرا قدر نہ جانی مری دلکی
لوہو کو تو پیکان سی نہ دہونا کبہی ظالم ۔۔۔ ترکش مین رہی ایک نشانی مری دلکی
بیجا ہی قمر جور کا معشوق سی شکوا ۔۔۔ ہی میری وفا دشمن جانی مری دلکی

خلف مرزا ابو طالب خان بہادر باشندہ لکھنو صاحب دیوان

اوڑا کی لیگئی گلشن مجھی ہوا دل کی — ہوئی ہی باد صبا میری آشنا دل کی
ہوا آشنا لب ساحل سی دیکھیی کب تک — محیط عشق سی کشتی ہی آشنا دل کی
اوڑا کی لیگئی اک بار کو متاع تامل مین — ہماری جان کی دشمن ہوئی ہی ادل کی
ہمین کو گردش چشم بتان نی مارا ہی — ہوئی ہی خاک جو پس پس کی طوطیا دل کی
بتون کی بحر محبت مین پیری ساری عمر — کہین نہ ہاتہ لگی انکی انتہا دل کی
ہین لوگ قصہ فرہاد و قیس بہول گئی — کہانی ہوتی ہی اب میری جا بجا دل کی
دل اوسکا سینی مین جوش الم سی خون ہو جائے — سنی صبا سی حقیقت اگر جنا دل کی
ترا بے لکو ہمیشہ ہی شوق خاک شفا — مثال بخت اَبُو زر ہی کیمیا دل کی

امیر بخش مرحوم شہرت باشندہ دہلی شاگرد ثنا اللہ خان فراق

درپہ درد دکہ پہ دکہ بسن جم ہر اک سی پائی دل — خاک کسی سی دوستو اپنا کوئی لگائی دل
ہو کی ہر اک پہ مبتلا سہتا ہی جور اور جفا — اس مین ہے اسکو کیا مزا یہ تو مجہی بتائی دل
کتنی دنون سی ہی یہ ہپ کچہ چی مین اوسکی جب تب — شور مچاتا ہی غضب آتی ہی کیا قضائی دل
ڈہونڈہون کہان مین اب اوسی چہوڑ گیا ہی جبسی — ایسا رفیق یون چہٹی حیف ہی ہائی ہائی دل
جان و جگر سی درد و غم رہتی ہین نیتی ہم — شہرت اب اگی کیا ستم دیکہین تجہی کہائی دل

صادق علیخان عرف میان مسیتا مرحوم صادق باشندہ لکھنو شاگرد قلندر بخش جرات

کتنی کہو اوی وجا کی حالت دلکی — گہٹتی ہی جاتی ہی ظاقت دل کی — وہ جانیکہان سی آیا اور جان چلے — افسوس رہی دل ہی دل مین دل کی

شاعر نامور زمانۂ ماضیہ میر شیر علی مرحوم افسوس خلف مظفر علیخان والد مرغہ توپخانہ نواب عالیجاہ
بنگالہ صاحب دیوان شاگرد میر محمد سعی زار اور میر حیدر علی حیران باشندہ لکھنؤ حسب الطلب ٹ صاحب کی کلکتہ

چہا کری ہی جو کچہ بہال ہی سدا دل مین — یہ کسکی ناوک مژگان نی گہر کیا دل مین
ہمیشہ مجکو دہرایا جو کرتی ہو صاحب — یہ بات خوب نہین آپ کی ہی کیا دل مین
عدو و دوست مرا حال سنکی سب روئے — یقین ہی کہ وہ ظالم بہی ہو کڑہا ہوا مین
جو وصل دوست کبہی کوئی دم بہی افسوس — تو اوسی حال دل اپنا کہون یہ تہا دل مین
سو وقت مرگ تلک بہی ہوا نہ وصل اوسکا — ہزار حیف یہ ارمان رہگیا دل مین

سید محمد حسین خان عرف شاہ مرزا کاشف ولد سید نادر حسین خان بن سید مختار الدولہ عمدۃ الملک
سید باقر علیخان ہیبت جنگ میر بخشی وطن بزرگوار مازندران باشندہ لکھنؤ شاگرد مولوی محمد تقی

ہی جلوہ رخ پر نور مہ لقا دل مین — بہری ہین معنی والشمس والضحی دل مین
مری محبت اگر ڈال دی خدا دل مین — بتو ضرور ہو مانند غیب جا دل مین
عدو ہو میری رقیبون کی ہی لا دل مین — حضور غور تو فرمائی ذرا دل مین
ہوی ہین عاشق و معشوق ایک الفت سے — نکیون ہو نکہت گل ہر پر عنا دل مین
بہلا ہی وہ نہ مجہی سامنی کسی کی کہین — کبہی اگر او نہین کہتا ہو کچہ برا دل مین
سواد قلب ہوا رشک ملک چین و ختن — خیال گیسوے مشکین جو آ گیا دل مین
سما سکی نہ وفور خوشی سی دل برمین — جو آئی مثل تصور وہ دلربا دل مین
خمار ہجر ہو کیا ناگوار ای ساقی — بہرا ہوا ہی مئی وصل کا مزا دل مین

امیر کبیر نواب مرزا ولاجاہ بہادر عرف چھوٹی صاحب موسومی عاشق خلف زاہد نیشاپوری مقیم لکھنؤ صاحب

مصحف رخ کا خیال آج جو آیا دل مین
صورت نجم چمکتا ہے سویدا دل مین

بت پرستی تہی فقط سبکی دکہانی کی لیے
کلمہ پڑہتی تہی تو یوسف کا زلیخا دل مین

مار کاکل کی جو عاشق تہی وہ سڈول سب مرے
لہر آئی تری دیوانونکی یہ کیا دل مین

تیزئ نوک مژہ کو مری دل سے پوچہو
دیکہا اس کانٹی کو آنکہونسی تو کہٹکا دل مین

بات وہ کرکہ جو دشمن بہی ضامند رہے
منہ پہ اچہا نہ کہیگا تو کہیگا دل مین

یار در خانہ و ما گرد جہان میگردم
عرش و کرسی مین نہ پایا اوسی پایا دلمین

ایک پل بہولی نہین تیری نشیلی آنکہین
پہر رہی ہین صفت ساغر صہبا دل مین

بند ہین ہونٹہ حلاوت جو ملی زخمونسے
ہم سروہی کا جپا کرتی ہین مالا دل مین

صاحب فکر رسا سیر سے ہین مستغنی
شہر دلمین ہے چمن دلمین ہی صحرا دل مین

جنکا سایہ نہ ملی اونکا ہی سودا سر کو
جو نہو حشر تلک وہ ہی تمنا دل مین

ضبط گریہ سے بہی اشک تو جی بیٹہ گیا
آج ساعت کی کٹوریکا ہی نقشا دل مین

خاک پیری مین کرون اُجلی کفن کی خواہش
آج تک داغ جوانی کا ہی دہبا دل مین

موتیون سی در دندان نہ لڑاؤ گے اگر
منہ پہ سچا کہین گی لوگ تو جہوٹا دل مین

خوف آتا ہی مجہی سامنی جاتی عاشق
بیٹہون پہلو مین نہین حوصلہ اتنا دل مین

نواب مرزا حسن بہادر حسن چوتہی بیٹی آغا حیدر نیشاپوری کی شاگرد مولوی محمد بخش شہید

ہی وہ شافع غم فردا کو نہ دی جا دل مین
جسکا مولود ہوا دور شہ عادل مین

دست دلدار وہان ہاتہ مین فسانہ کی سی ۔ جوش کہاتا ہی یہان خونکا دریا دل مین
او دل آزار بنی کیون نہ لہو آنکہون سی ۔ روز ہوتا ہی یہان خون تمنا دل مین
رنج فرقت سی مبدل نہ خوشی وصل کی ہو ۔ آج کرنا نہ گذر ای غم فردا دل مین
نکہا قم نکہا سٹی بہی مردی کو نہ دے ۔ یہ غبار آگیا ای رشک مسیحا دل مین
آیا وعدی پہ نہ وہ اور حسن شوقسی یان ۔ حسیر تن جمع ہوئین آپ کی کیا کیا دل مین

شیخ امداد علی بحر خلف امام بخش خان باشندہ لکہنو صاحب دیوان شاگرد رشید شیخ امام بخش ناسخ

کیا کہون مین کہ خیالات ہین کیا کیا دل مین ۔ شہر ہین کا نظر آتا ہے تماشا دل مین
دیکہتی ہم تیری قدرت کا تماشا دل مین ۔ آج کو پردہ غفلت جو نہوتا دل مین
سبکو معلوم ہی جیسا ہم انہین جانتی ہین ۔ وہ خدا جانی سمجہتی ہین ہین کیا دل مین
مجہسی ہنستی تو ہین منہ سرخ ہوا جاتا ہے ۔ خوش ہین ظاہر مین ولی آگ بگولا دل مین
اوسکی ابرو نی پڑہایا سبق عشق مجہی ۔ لکہہ گیا مصحف رخسار کا آیا دل مین
اسقدر یاری خلطی مین نہ کہلنا تہا مجہی ۔ سن لیا اوسنی مری منہ سی جو کچہ تہا دل مین
یار کی گرم مزاجی کو بہی ہم دیکہ چکے ۔ پڑ گیا داغ کلیجے مین پہپہولا دل مین
وصل جانان بہوا وقت فصال آ پہونچا ۔ وای حسرت کہ رہی دلکی تمنا دل مین
کیون چلی باغ خزان دیدہ سی ہم دست تہی ۔ ٹوٹ کر رہ گیا شاید کوئی کانتا دل مین
کس دل آرام کمان کش کا نشانہ ہیو مین ۔ بیٹہی سو تیر کہ ہے درد نہ اوٹہا دل مین
تا دم مرگ کلیجے سی لگائی کہون ۔ دفن ہو یار کے صدقی کا جو تپلا دل مین

صاحب دیوان شاگرد رشید شیخ امام بخش ناسخ

فیض اس عہد مین کسطرح نہو عالم کو ۔۔۔ ظلم کا نام نہین بادشہ عادل مین

میر وزیر صبا پسر خواندہ اور ہمشیرہ زادی میر اشرف علی باشندہ لکھنو صاحب دیوان شاگرد رشید

شور جسکا ہی وہ ہی عشق جنون دل مین ۔۔۔ بدہ گیا ہی نمکین حسن کا سودا دل مین
نعمت فقر کا بہی دہیان ذرا لا دل مین ۔۔۔ کیا سمائی ہی تری لی سگ دنیا دل مین
آب می مین جو نہ مجہہ رند کو تیرا دیتا ۔۔۔ فرق آتا کرم ساقیٔ دریا دل مین
بات بہی آپکی آگے نہ زبان سی نکلی ۔۔۔ لیجیے آتے ہی ہم سوچ چکی کیا کیا دل مین
کونسی شب نہین رہتا ہی خیال گیسو ۔۔۔ یہ وہ طائر ہی کہ لیتا ہی بسیرا دل مین
خوب بدلی شب وصلت کی لئی وقت مین ۔۔۔ لی رہا تہا مری باتین وہ صنم کیا دل مین
عرصۂ حشر مین ہوگا گذری کا عالم ۔۔۔ لی نجانا کہین دنیا کا بکھیڑا دل مین
چہا گیا لیجیے بڑہ کر چمن ہستی پر ۔۔۔ نخل الفت کا لگایا تہا ذرا سا دل مین
ہمفقیرون کی لیی نفس کشی ہی اکسیر ۔۔۔ آرزوین کا کیا کرتی ہین کشتا دل مین
جان دینا تری خط پر ہی خضر کا ظاہر ۔۔۔ لب جانبخش پہ مرتی ہین مسیحا دل مین
روح رہ رہ کی تڑپتی ہی تری گانی پر ۔۔۔ چٹکیان لیتا ہی آواز کا کہٹکا دل مین
رخ کیا کیون طرف غیر خطا کی تو نے ۔۔۔ کسطرف جاتا ہی او تیر نگہ آ دل مین
ای صبا جسکی لیی ہون مین پریشان خاطر ۔۔۔ جانتا ہی مجہی وہ گیسو دوتا دل مین

میر عباس سلیم ولد میر عالم علی داروغہ چہوٹی شاہزادی باشندہ لکھنو صاحب دیوان شاگرد خواجہ حیدر علی آتش

یا الٰہی ہی عجب طور کا پہوڑا دل مین ۔۔۔ پک گیا دل نہ یہ پکانہ یہ پہوٹا دل مین

زندگی بھر نہ ہوا وصل میسر اوسکا
لیکن حسرت یہ گیا عاشق شیدا دل مین

دا اعطا عشق کی لذت سی اگر واقف ہو
می کی ہو جای جگہ صورت مینا دل مین

مرتی دم نام علی کا ہو زبان پر مفتون
بخدا ہی یہی بندی کی تمنا دل مین

میر ولد حسن **فوق** خلف میر مولود علی باشندۂ فرخ آباد مقیم لکھنو صاحب دیوان شاگرد رشید میر وزیر

چاہیی حال پہ ہو صدق و صفا کا دل مین
دو نو عالم کا نظر آتے تماشا دل مین

وہ صفا اب مجھی حاصل ہی کہ یہ صورت ہے
ویکہ لیتا ہون رخ یار کا جلوا دل مین

دید منظور ہی گر اوس رخ روشن کی تجھی
مثل آئینہ کدورت نہ رکھہ اصلا دل مین

خوب ہی کعبہ مقصود تلک ہم پہونچے
ڈہونڈہتی پہرتی تہی جسکو اوسی پایا دل مین

عشق گل ہی تو یہ نالون مین اثر پیدا کر
درد گلچین کے ہوای بلبل شیدا دل مین

کہین ایسا نہو اک روز قیامت لائی
بیطرح رہتی ہی یاد قد بالا دل مین

گر یار کا مضمون یہان تو نہ ملا
ہان مگر ملک عدم کا ہی ارادا دل مین

وہ صنم پہر گیا تو پہر گیا اللہ تو ہے
رنج ای **فوق** کرو تم نہ خدارا دل مین

حکیم باقر علی **قیس** خلف شیخ قاسم علی باشندۂ لکھنو شاگرد وزیر صبا

جلوۂ دوست کا ہو جای نظارا دل مین
مثل آئینہ صفا کیجیے پیدا دل مین

جبسی رہتا ہی خیال رخ زیبا دل مین
قدرت حق کا نظر آتا ہے جلوا دل مین

دم محبت کا مین بہر تار ہا مرتی مرتی
جان کی طرح غم یار کو رکہا دل مین

خیر ظاہر مین نہ پوچہا تو نہ پوچہا مجکو
اپنا بیمار تو سمجہا وہ مسیحا دل مین

مرزا عباس عنبی خلف مرزا حسن باشندہ لکھنو شاگرد مرزا محمد حسن شیدا

کیگیا رنج بڑا عاشقِ شیدا دل مین — رہ گئی یار کی ملنی کی تمنا دل مین
بی سبب مجھسی خفا رہتا ہی کیسا دل مین — کیا سمائی بتِ کافر کی خدایا دل مین
کشتی مے وہ رقیبونکو پلاتی ہین وہان — جوش کہاتا ہی یہان خونکا دریا دل مین
صورتِ طفلِ بضارا کی نہین بھولی یاد — رکھتا ہون حضرتِ عیسی کا صحیفا دل مین
مجھکو تسبیح کی رکھنی سی ہی زاہد کیا کام — نام دلدار کا پڑھتا ہون وظیفا دل مین
گو چہ یار مین تاراج ہوئی دولت دل — لٹ گیا مین عمل پادشہ عادل مین
کشتی مے سے مرا پار لگائے بیڑا — آئی یارب یہ دل ساقی دریا دل مین
ناصحا تیری نصیحت سے کلیجا پکا — پڑ گیا سوز سخن سی تری چھالا دل مین
دیکھ کر مجکو جو زنجیر طلب کرتا ہے — کیا مجھی سمجھا ہی وہ کیسو دوتا دل مین
مجکو ہر بیت پہ کیونکر نہ ملے بیت جہان — عشق رکھتا ہون غنی شاہ نجف کا دل مین

نواب محمد مرزا عیسیٰ خلف شمس الدولہ علی مرزا بہا بہا نیشاپوری باشندہ لکھنو شاگرد میر دوست علی خلیل

جبسی اوسکی رخِ روشن کا ہی جلوا دل مین — مہر کیطرح سی روشن ہی سویدا دل مین
ساتہ سونی کی ہی مدتسی تمنا دل مین — کہدیا ہمنی میرجان جو کچہ تہا دل مین
عاشق خال سی ناحق بہی رکا رہتا ہی — کیا گرہ پڑ گئی ہی ای بت ترسا دل مین
راتدن رہتی ہی اوس سیم بدن کی صحبت — اب نہین کچہ ہوس دولت دنیا دل مین
مشکنا فہ مین بہلا تل کو تری کیا کہتا — بات پہلی ہی سمجہ لیتی ہین دانا دل مین

چوم لیتی دہن زخم سی شمشیر دودم — مرتی دم تک رہی قاتل یہ تمنا دل مین
اشک آنکھون مین کبھی آہ لبھی ہی لب پر — درد ہر وقت نئی طرح کا پایا دل مین
اشک کیون آنکھون مین ای اشک بھی ہی ہین — خیر ہے خیر ہے پہر درد ہوا کیا دل مین

میر وزیر تخلص فور خلف میر بادشاہ مرثیہ گو باشندہ لکھنؤ صاحب دیوان شاگرد فتح الدولہ مرزا محمد رضا خان بہادر

یہ فروغ رخ محبوب سما یا دل مین — داغ روشن ہی چراغ ید بیضا دل مین
ظرفہ گل آتش ہجران نی کہلایا دلمین — داغ ہی صورت طاؤس سراپا دل مین
یار کا حال مساوی ہی مری جانب سی — نہ برا کہتی ہین ظاہر مین نہ اچھا دل مین
مینی شب بہر شب وصلت مین جو سونے نہ دیا — کوستی ہوگی تم ای سرو تمنا دل مین
کیون نہ معشوق جہان محو خود آرائی ہون — آپ کو کون سمجھتا نہین اچھا دل مین
بعد مدت کی جو بندی پہ کرم فرمایا — آج کیا جانیے جہان آپ کے آیا دل مین
اسمان پر مری نالون سی ہی محشر برپا — نہین ہوتا ہی اثر یار کی اصلا دلمین
بی تکلف کہو جو جی مین تمہاری آئی — چپکی رہ جاتی ہو کیا سوچکی جانا دلمین
شکر للہ کہ اب لطف سی ہوویگی بسر — عشق اپنا بہی ہوا یار کی پیدا دل مین
اسکی پروا نہین کہتی ہین بنی یا بگڑی — صاف کہ بیٹھی ہم ای فور جو آیا دلمین

کمیدان پلٹن شاہی مرزا مہدی علیخان کوثر خلف مرزا قطب الدین خان مخاطب بسہراب جنگ بزرگ انکی صوبہ دار حیدرآباد دکہن کی کسی زمانی مین تہی یہ مقیم لکھنؤ مین صاحب دیوان شاگرد رشید شیخ امام بخش ناسخ اسطرح مین انہون نی گیارہ سو شعر فرمائی تہی اس مختصر مین گنجایش نہ تہی لہذا چند

شیخ محمد جان شاد خلف شیخ وارث علی شیخزادہ لکھنوی فارسی مین شاگرد مرزا علی اکبر شہزادہ ہندی مین میر کلو عرش

نظر سی دیکھ سمجھ کر اوتار دل میرا — گرا تو ٹوٹ ہی جائی گا یار دل میرا
ملا کی خاک مین جائی تو یار دل میرا — گریگا پاؤن پہ ہوکر غبار دل میرا
وہ لٹیی غیر سی ہین مین ہون بندہ دیرینہ — اوٹھا رہا ہی عذاب فشار دل میرا
پس فنا بہی تجسس مین ہی تری بیتاب — کہین نہ توڑ کی نکلی مزار دل میرا
از لسی جہان رہا ہون تری گلی کی خاطر — کبہی تو مجکو ملیگا نگار دل میرا
جو روکی کہتا ہون ملنی ہی غیر کی حاصل — تو ہنسکی صاف یہ کہتا ہی یار دل میرا
کہین ہو دفن نکلتا ہی کوئی جانا مین — زمین مین بہی نہین لیتا قرار دل میرا
بسکل شیشہ ساعت ہی یہ تہ و بالا — کہ اک گھڑی نہین لیتا قرار دل میرا
بتون کی غم سی یہ نازک مزاج ہون اے شاد — لگائین گل بہی تو ہو سنگسار دل میرا

فرمان نویس کچہری سلطانی لالہ جیسکہ رائے خلف شنو پرشاد مقبول و لد چنی لال مراد ابادی مقیم لکھنو شاگرد

الہی کس سی ہوا ہی دوچار دل میرا — ملیان ہی سینی مین سیماب وار دل میرا
ہوا ہی جبسی مجہی عشق کاکل و رخ یار — طپیدہ رہتا ہی لیل و نہار دل میرا
عزیز و یوسف کنعان کی چاہ مین ابتو — کنوین جہنکائی گا مجکو ہزار دل میرا
بہت کہلائیگا گل گر جنون سلامت ہے — دکہائیگا ابہی کیا کیا بہار دل میرا
غضب کی جا ہی نہین آج تک تمہین معلوم — ہوا ہی تم پہ مری جان نثار دل میرا

سید سیادت حسین خان عرف آغا جو شرف خلف سید محمد میر عرف میر فضا حسب طبع بزرگوار شہد مقصد

بازار حسن مین جو سنین تجکو مشتری
یوسف بہی دل نکال کی کہین کان دل

دل پگڑی پہرتی ہین جو کلیجہ تہی مستی
خود رو رہی ہین کرتی جو تہی امتحان دل

دو تر ہتین جو گو غریبان پہ مین شرف
اک ہی مری جگر کا نشان اک نشان دل

امیر احمد امیر خلف مولوی کرم احمد اولاد مین حضرت شاہ مینا علیہ الرحمہ کی باشندہ لکھنو صاحب دیوان

ناوک فگن ترے پتی ہین سنکر فغان دل
نالی ہماری ہین کہ خدنگ کمان دل

داغ پری وشان سی دو بالا شلی ان دل
بیماہ و آفتاب نہین آسمان دل

ای شاہ کشور دل و جان و جہان دل
قربان ہر ادا پہ دل و جان و جان دل

پیکان جو دل پہ یار کا بیٹہا تو خوش ہوئی
پیدا برای شکر ہوئی بہ زبان دل

جائی گا کیا تصور خال سیاہ یار
آنکہون مین مردمک ہی ہوید امیان دل

حیرت وہی فروغ وہی ہی جلا وہی
کچہ کچہ تو آینی مین نکلتی ہی شان دل

غفلت نی کر دیا نظر خلق مین سبک
یارب کہین تمام ہو خواب گران دل

غنچی کی توڑنی کو سمجہتا ہی معصیت
سونگہی ہی جسنی بوی گل بیخزان دل

اتنی یہی پسند ہی مجکو چمن کی سیر
گل شکل داغ دل ہی صنوبر فشان دل

بہتا ہی راہ چشم سی مجہو کی آب آب
جاری ہی باغ جسم مین نہر روان دل

اوس بی نشان کی یاد نی ایسا مٹا دیا
سینی مین نام کو نہین نام و نشان دل

ذرون مین آفتاب کا جلوہ دکہا دیا
پیدا زمین سی حق نی کیا آسمان دل

ممنون ضعف عالم پیری مین ہون امیر
جہکتا چلا ہی سر کی طرف آستان دل

قدم ای باد صبا رکھیو سنبھل کر اپنا — کو چۂ زلف مین افتادہ کسی کا دل ہے
گندمی رنگ کی فرقت مین پسا جاتا ہی — آسیا گر طپش دل ہی تو دانا دل ہے
بسکہ رہتا ہی تری جنبش مژگان کا خیال — تیر پر تیر لگا کرتے ہین تو دا دل ہے
ہاتھ رکھکر دل سوزان پہ مری کہتی ہین وہ — دیکھی دیکھی ابتو دیدہ بینا دل ہے
شاید آتا ہی وہ رشک چمن حسن ادہر — آج مثل گل خندان جو شگفتا دل ہے
بست مانگی اگر اک جام تو دی وخم می — کیا ہی ہمت مری ساقی کی ہی دریا دل ہے
ای علی کیون نہو امید قوی بخشش کی — کہ نبی اپنا کریم اور خدا عادل ہے

طالب علم مستعد احمد حسن ولد سعادت علی باشندۂ قصبۂ موہان نواح لکھنؤ شاگرد رشک

قیدئ گیسوی دلدار ہمارا دل ہی — تیرہ بختی مین گرفتار ہمارا دل ہے
والۂ ابروی خمدار ہمارا دل ہی — کشتۂ خنجر خونخوار ہمارا دل ہے
خار فرقت ہوی جسد نسی انیس ای گلرو — داغون کی پھولون سی گلزار ہمارا دل ہے
مدتین گذری ہین ای گل کہ مثال نرگس — شوق دیدار مین بیدار ہمارا دل ہے
ہمتو خادم ہین حسن ابن ابی طالب کے — خاکپائی شہ ابرار ہمارا دل ہے

عالی ودمان حافظ قرآن اشرف الامرائیس بانذا نواب علی بہادر علی ولد نواب ذوالفقار بہادر والد
مین سلاطین دکھن کی ملقب بہ پیشوا صاحب دیوان اور مثنوی مہر وماہ شاگرد سید اسمعیل حسین منیر

قلق نہین جو غم بیشمار دل مین ہے — ہزار رہبر ہو پر جای یار دل مین ہے
ہمین سمجھتے ہین اس رنگ سرخ کی تہ کو — عتاب چہرہ سے ظاہر ہی پیار دل مین ہے

مفت دل بیچتی ہین آپ کی باتہون لیکن — ایک بوسہ ہو عنایت ہمین بیعانہ دل
مضطرب ہوتہ ہتا پہرتا ہی ہر اک محفل مین — خون سی شمع کا مشتاق ہی پروانہ دل
بڑہ کی تیغ نگہ یار جگر پر روکے — بارک اللہ خوشا ہمت مردانہ دل
ایکدن چاند سی صورت نہ دکہائی اونسی — جلوہ یار سی روشن نہوا خانہ دل
ساغر دیدہ و مینای گلو کا ہی خیال — شیشہ و جام سی خالی نہین میخانہ دل
چہوڑ گلگشت جہان دیدہ باطن کو کہول — سیر کرنی کی سزاوار ہی ویرانہ دل
کس بلا مین مجہی الجہایا ہی ای پیر فلک — گیسو فکر کی شایان نہین شانہ دل
عیش و آرام سی اشراق بسر ہوتی ہی — ابتو ہر وقت ہی پہلو مین ہی جانانہ دل

شیخ فرحت اللہ مرحوم فرحت ولد شیخ اسد اللہ اولاد مین قاضی مطہر کی جانشین میر ارشاد بدیع الدین
عرف شاہ مدار صاحب دیوان باشندہ کہن پور اکثر دہلی مین رہی مرشد آباد مین جاکر وفات پائی

چمن مین کیون نہ میرے رون گلی سی لگ کی غنچی کے — اسی صورت کا اپنی پاس ای فرحت کبہی دل آیا

مرزا مغل مرحوم سبقت ولد مرزا علی اکبر کابل کی رہنی والی ملک فارس کی انکا مولد دہلی مسکن لکہنو

صاحب دیوان شاگرد نامی قلندر بخش جرات

ناقۂ لیلی جو ٹہہرا وادی مجنون مین آہ — بولی کیا تیرا بہی یان ای سا ربان دل لگ گیا

ظفر الدولہ معتبر الملک رفیع الامر نواب علی اصغر خان بہادر ناصر جنگ اصغر تخلص وزیر بادشاہ دہلی ولد علی اکبر
عزیزون مین نواب شرف الدولہ بہادر وزیر اعظم شاہ اودہ وطن برگو کا کشمیر انکا مولد و مسکن لکہنو صاحب دیوان

گلون کی وصف مین رطب اللسان ہی دل میرا — عجب بلبل رنگین بیان ہے دل میرا

مرید حضرت پیر مغان ہے دل میرا — موذاتی آپ نی منت کی بال جبونی
ہینگ طاہر ہے آشیان ہی دل میرا — ہوسے ہین خون کی پیاسی آشنا ہی
او نہین شفقتون مین اک مہربان ہی دل میرا — تم اپنے زلفونی کیون بار بار او بکہی ہو
صلون اللہ علی خیر خلقہ ہی دل میرا — باشندہ کاپور صاحب دیوان شاگرد شیخ بخش

ضد اگر مان نہ لیجت سی بار آتا ہی — ہمین بتا دی تو تمام خدا فوجوان ہی دل میرا
بنا نہ کیون کر گیسو مین بسے نہ پہلو مین — ہمین بتا دی تو تمام خدا فوجوان ہی دل میرا
شکستگی سے ہمیشہ درست ہوتا ہے — ضدا کہ کاشان عجائب مکان ہی دل میرا
وہ رند ہون مجہی دست بوسی کی حاجت ہی — ضدا کہ کاشان عجائب مکان ہی دل میرا

بچا جو خنجر ابرو سے تیر ناز لگا | پڑی نہ چوٹ غضب کی کہان کہان دلپر
یہ عشق آینہ رخ کا صاف ہی اعجاز | تمہاری دل مین جو آیا ہوا عیان دلپر
جو منہ مین آتا ہی کہہ بیٹھتی ہو رحم کرو | خموش و عاجز و مسکین و بیزبان دلپر
سبک ہوا ہی جو کاہیدگی سی کوہ ہوا | اسی سبب سے ہی عشقی بہت گران دلپر

میر سعادت علی مرحوم تسکین برادر زادۂ میر علی حامد باشندۂ دہلی مقیم لکھنؤ پہلی شاگرد میر احمد علی رسا کی بعد ملک الشعرا امیر قمر الدین منت فارسیگو سی اصلاح لے

کرتا نہین ہے جنس دو عالم پسند دل | خواہان متاع درد کا ہی دردمند دل
آشفتگی کا اپنی سبب تجھسی کیا ہون | مدت ہوی کہ زلف مین تیری ہی بند دل
جو آتش عذار پہ دانہ ہی خال کا | یہ جی مین ہی کہ کیجیی اوسپر سپند دل
بیرحم پھر نہ لیگا کبھی دوستی کا نام | جانبر ہوا گرا بکی اوٹھا کر گزند دل
پاس ادب ہی مانع تسخیر ورنہ یار | یان نالۂ رسا سے رکھی ہی کمند دل
سینہی مین شعلہ زن ہی بس آتش فراق | خورشید حشر سی بہی ہی سوزان و چند دل
بکتا ہی اک نگاہ پہ لے لیجی مفت ہے | تسکین کا گر آپ کو آیا پسند دل

مولوی کرامتعلی مرحوم تاریخ گو اظہر ولد امانت علی باشندۂ شیخپور توابع فرخ آباد صاحب دیوان شاگرد

ہوی جو عشق سی کچہ بڑہ کی گفتگو دلکی | تو چشم آبلہ نے رکہ لے آبرو دلکی
نہ دیکہی آینہ تو لے کی اپنی چہب تختی | جو تیرے ہاتہ لگے لوح یہ کبہو دلکی
یہ وہ ہی دل جسی کہتی ہی خلق بیت اللہ | زیارت آن کے کرنا نہ بیوضو دلکی

بنا ہی کیا چمن دہر خاک عاشق سی — جگر کا رنگ ہی لالی مین گل مین بو دل کی
لگائی زخم جو قاتل نے باغ بلغ ہوا — لہو کی دھار بنے صاف آبجو دل کی
لڑا کی آنکھونکو تجھسے بگاڑ کرتا ہی — یہ عین صلح مین حالت ہی جنگجو دل کی
ہی چار آئینہ چارون طرف کی داغون سے — صفائی کیون نہو مشہور چار سو دل کی
مقابل آئنہ کی جسطرح ہو آئینہ — ہی شکل صاف یہی دلکی رو برو دل کی
اگر تمیز ہو رتبے مین خاکسارون کے — ہر ایک ڈہیلی سے مٹی کی آئی بو دل کی
جلا کی آتش فرقت سے کر دیا برباد — ملایا خاک مین کے خوب آبرو دل کی
نہین ہی منزلت دل ہی ظالمون کو خبر — فزون ہی عرش معلی سے آبرو دل کی
وہی ہی داغ وہی جوش خونکا عالم ہے — شبیہ ہے کل لالہ مین ہو بہو دل کی
ہوا ہی رشک سویدا رہا نہ نام کو نور — غضب کی دوستی زیر ہی ہی عدو دل کی
نہین طہارت ظاہر سے کام اوزاہد — نماز ہوتی ہے مقبول بی وضو دل کی
ابہی تو آنسو ونکی ساتھ ساتھ آیا ہے — تم اسی پوچھو کہی گا خبر لہو دل کی
ہوائی آتش گل خاک مین ملائی گے — رہی گی دل ہی مین بلبل کی آرزو دل کی
خدا کی واسطی لا پہول بہر کی ای ساقی — شگفتگی نہین بی ساغر و سبو دل کی
یہ زور را تو دکہایا ہی ناتوانی نے — نہ آئی لب پہ رہے بات تا گلو دل کی
یہ تیز آتش الفت ہوی کہ داغ لگا — دہوئین مین آہ کی آنی لگی ہی بو دل کی
کسی کی کوچہ گیسو مین ڈہونڈا ہی محسن — عبث ہی سیہ سوزان مین جستجو دل کی

شراب بہی جو پلائی تو بے مزا ہو کر ۔۔۔ ہمیشہ جلتی رہی حسرت کباب مین روح
تمہاری پرتو رخ نی جلا کی مار اہے ۔۔۔ جلا کری گی قیامت تک آفتاب مین روح
نبی مزار در دخت رز نہ ای گوہر ۔۔۔ نکل گئی ہی مری خواہش شراب مین روح

الملخطہ خواجہ غلام مصطفی افروغ خلف خواجہ محمد یحیی باشندہ لکھنو صاحب دیوان شاگرد میر وزیر صبا

تپ فراق کی ایذا سی ہی عذاب مین روح ۔۔۔ عجب نہین جو ہوا ہو اس اضطراب مین روح
خیال چاہ زنخدان ہی اوس پیر و کا ۔۔۔ نہ ڈوب جائی کہین بحر اضطراب مین روح
فراق یار کا صدمہ بلائی جان ہی دلا ۔۔۔ نکل نہ جائی کہین دیکہ اضطراب مین روح
خیال ہی تری آب روان کی محرم کا ۔۔۔ نہین ہے تن مین ہماری یہ ہی حباب مین روح
وہ بادہ نوش ہون مین ای فروغ عالم مین ۔۔۔ مگی رہی گی پس مرگ بہی شراب مین روح

افصح الفصحا خواجہ وزیر وزیر خلف خواجہ فقیر باشندہ لکھنو صاحب دیوان شاگرد رشید شیخ امام بخش ناسخ

زندہ در گور ابتو ہی بی تیری دا رام روح ۔۔۔ بن گیا ہی قالب خشت لحد اندام روح
کیا ہی چین آیا تری آنی سی ای آرام روح ۔۔۔ اب نہین وہ رنج دل درد جگر الام روح
پہیر لی تو نی جو چشم مست ای آرام روح ۔۔۔ جام سان گردش مین ہی اب بخت نافرجام روح
کس مزی سی جاتی ہی یار لب شیرین مین جان ۔۔۔ میٹھی پوئی چل رہا ہی تو سن خوشگام روح
یہ صفائی لطافت ہی کہان آئینی مین ۔۔۔ ہی عیان تیری لباس جسم سی اندام روح
غیر ساعد جسکو کہتی ہین وہ ہی عاشق کی جان ۔۔۔ ہی نیام آستین یار مین صمصام روح
جسم انسان وہ بنا آفت ملک مرنی لگے ۔۔۔ چار جوہر ایک ہو کر بن گئی صمصام روح

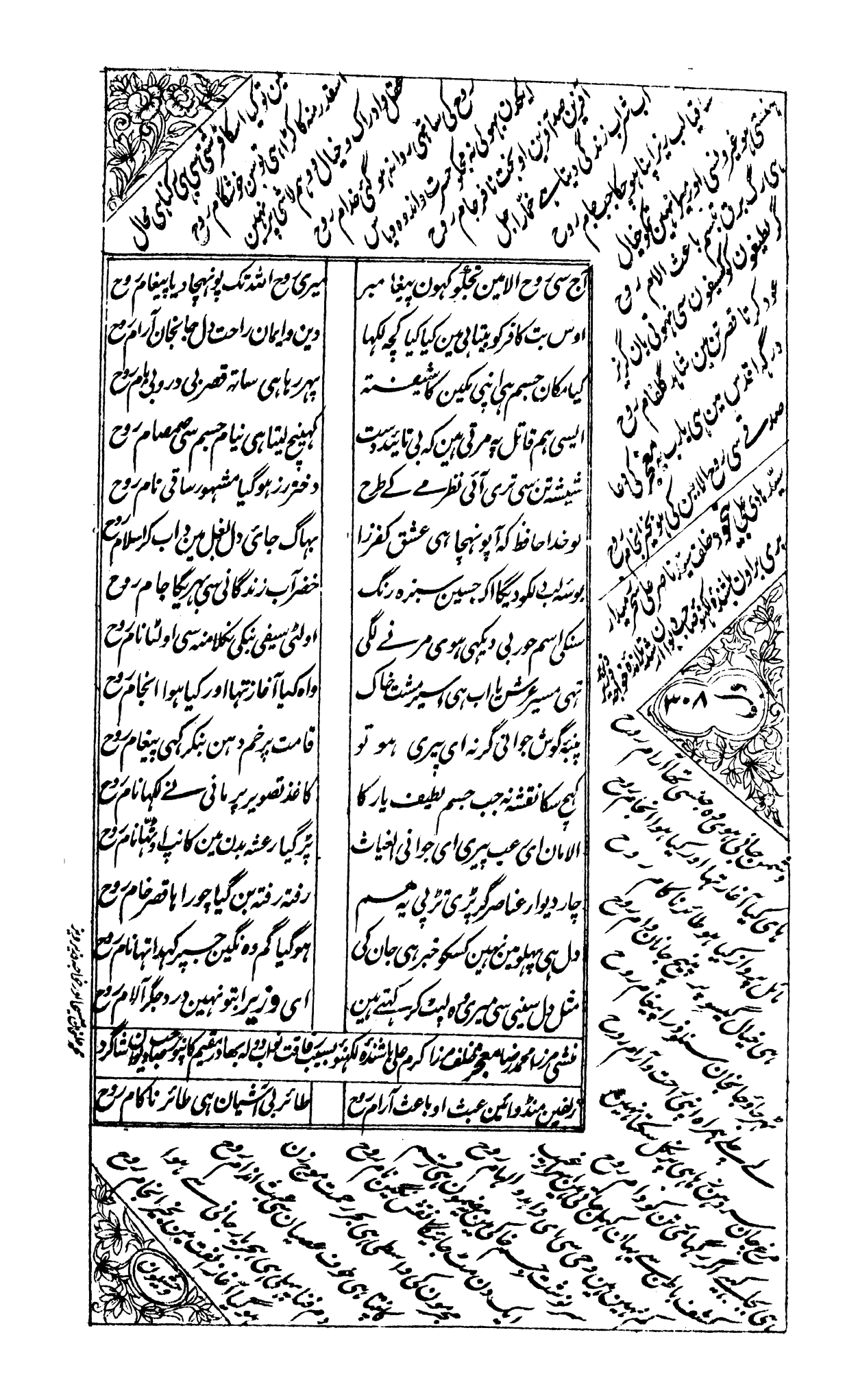

وحشیونکی طرح عریانی خوش آتی ہی ایسے
قطع کرتا ہی لباس زندگی اندام روح

دشت غربت مین کہان تک ٹھوکرین کہایا کریگی
کب تلک گردش رہیگی بخت نافرجام روح

جانکر اوس گیسو پیچان کا سودائی ہوا
پھنس گیا دام بلا مین طائر ناکام روح

جستجو مین ہی اجل لیکن نظر آتا نہین
نقطۂ موہوم کہل کر بنگیا اندام روح

ناتوانون سی نہین رکتی عنان اختیار
کیا ہی زور و زیر چڑہا ہی تو سن خوشخرام روح

آگیی آتی ہی اوسکی قالب بیجان مین جان
بسکہ وہ عیسی نفس مشہور تہا ہمنام روح

درمیان پڑکر صفائی کردی ای تیغ اجل
جسم خاکی ہی غبار خاطر ناکام روح

دیکہکر گیسوی جانان کیون نکہاؤن پیچ و تاب
ہی اسی زنجیر مین جکڑا ہوا اندام روح

جبسی ہی پیش نظر تصویر صیاد اجل
کسقدر سہما ہوا ہی طائر ناکام روح

ساغر می فرقت ساقی مین کیا خالی کرون
بہر چکا ہی یان شراب زندگی سی جام روح

عشق پاک یار جانی مین ہوا ہی دم فنا
چاہیی روح القدس مشہور ہو اب نام روح

قصر تن مین اسکو ای بیخود بہت تہا زہو
جی مین ہی نقل مکان کیجی پی آرام روح

میر محمد جان مرحوم اوج خلف میر جواد شاہ عزیزون مین خاص محل نواب معتمد الدولہ
بہادر کے باشندہ لکہنؤ مقیم کانپور صاحب دیوان شاگرد میر علی اوسط رشک

اوڑہ گیا ہی میری پہلو سی جو وہ آرام روح
جسم مین باقی نہین ہرگز نشان و نام روح

خال رخ پر طائر دل کی لیے دانا ہوا
دو نوز لفین عارض صیاد پر ہین دام روح

ہاتہ سی فرقت کی اپنی زندگی دشوار ہی
موت کو پونہچای کوئی آج یہ پیغام روح

جان جانی مین ہوا ہی دم فنا
آئی ہی لینے مرا گروہ راحت و آرام روح

فکر ہستی مضبوط تی اوان کی کی تمنے عبث
خانۂ تن مین نہین ہی خاک کی گنجائش روح

آگی بیچون و خلائق جسم خاکی مین ہوا
اور کیا ہوا سے افزون تر اوسکا کام روح

نام تن تو ہوگیا ہون مین دو فرقت ہی تہی
جسم کی کیا ہی حقیقت ہی تہی اوس مین روح

دیکہتا ہون جراسی غصی مین بہا تا ہون مین
جسم مین کی نہین ہی بہا ہی عشق تمام روح

میر علی اوسط رشک دلبرم سلمان شاگرد شیدا مرحوم کشمی ہاے
مقیم لکہنؤ صاحب دیوان

عنان اختیار کیا کوئی آی آرام روح

بت قہر میری جواں تجسے بہت ہی ناواقف الام روح

بتن کا عشق سے اسا بتن خلاص آرام روح

یہ حال ہی تری بیمار ہجر کا ابتو
کہ نبض کی حرکت سی ہی انتشار مین روح

شریک کوئی بری وقت کا نہین ای بحر
جسد کو چھوڑ گئی ہی لحد کی غار مین روح

مولوی محمد بخش شہید ولد شیخ خدا بخش خوشنویس باشندہ قصبہ سندیلہ مقیم لکھنؤ صاحب دیوان شاگرد رشید

تڑپ رہی ہی نہایت فراق یار مین روح
قفس مین طائر بسمل ہی جسم زار مین روح

نہ کسطرح سی نکلنا بدنسی ہو دشوار
بڑی خرابی سی آئی ہی جسم زار مین روح

کمال ہی تب فرقت سے اب حرارت کے
بدن کی طرح سی جلنی لگی بخار مین روح

محال ہی کہ کری عود جو کہ ہو معدوم
نکل کی جسم سی کب آئی جسم زار مین روح

میان قبر اور ہماتی ہین جبر فرقت ہم
پس از فنا بھی نہین اپنی اختیار مین روح

کہلا نہ ہم یہ محیط و محاط اس مین ہی کون
یہ جسم روح مین ہی یا ہی جسم زار مین روح

کہان ہی محفل رندان مین دور ساغر می
کہ پھر رہی ہی یہ بزم شراب خوار مین روح

پس از فنا بھی کمال انتظار جانان ہے
کبھی مزار سے باہر کبھی مزار مین روح

دیی ہین داغ شہید اتنی گلعذارون نے
رہیگی بعد فنا میری لالہ زار مین روح

مہدی حسین جان آباد ولد غلام جعفر خان باشندہ لکھنؤ ہر بحر مین غزل کی انکا ایک دیوان ہی شاگرد ناسخ

نہین ہی اور کہین جان جسم زار مین روح
اٹک رہی ہی فقط چشم انتظار مین روح

گئی ہی یاد مین از بسکہ جان لیلا کے
پھری گی ڈھونڈتی مجنون کو ہر غبار مین روح

بدن نہین ہی یہ زندان کلفت غم ہے
پھنسی ہی آن کی یاد ہے کس غبار مین روح

فنا مین ہم جو اوتارا گلی سی ای گلرو
ہماری آنکی ہی تیری گلی کی ہار مین روح

نہ گسطرح سی ہوا ہو ہوای یار مین روح
برنگ بوئی رگ گل ہی جسم زار مین روح

بغیر یار ترے بنی ہی لالہ زار مین روح
بنی ہی موجۂ باد خزان بہار مین روح

پس از فنا بہی ہی آرزو ہوای یار مین روح
بجای موج ہوا ہی مری غبار مین روح

خدا کی واسطی قصہ روئی کا یکسو کر
ادہر اودہر کہین بہٹکی نہ اقتضا مین روح

برا ہو موت کا جسنی یہ تفرقہ ڈالا
مزار مین مری میت ہی کوی یار مین روح

بجہی نہ آتش سوزان شوق ای ظالم
لگی رہی تری شمشیر آبدار مین روح

کسیکی وعدی کا رہ رہ کی دہیان آتا ہے
اٹک اٹک کی نکلتی ہی انتظار مین روح

مجال کیا کہ نہ دریای عشق تک پونہچی
حباب وار ہی اس بحر بی کنار مین روح

عجب حساب سی دنیا مین زندگی کاٹی
نفس کی آمد و شد سی ہی شمار مین روح

اوسیکی ہاتہ حیات و ممات ہی سب کچہ
حقیقتا ہی صبا حکم کردگار مین روح

امیر ابن امیر صاحب فکر رسا مرزا عالیجاہ بہادر رشید اولد مرزا آغا حیدر بہادر حیدر
نیشاپوری باشندۂ فیض آباد مقیم لکہنؤ صاحب دیوان شاگرد رشید مرزا سرفراز علی قادر

عذاب قبر یہ سہتی ہے انتظار مین روح
کہ میری سینی کی تنگی سی ہی فشار مین روح

بدینگی جا بجہان تجہ سی ہم قمار مین روح
جو بو سی جیت مین لین گی تو دینگی ہار مین روح

وہ کہنی لگتی انا الحق بصورت منصور
جو منکر کیہی ہوتی زبان دار مین روح

نہ وا عطا مجہی جنت کا باغ سبز دکہا
رہیگی باد فنا اپنی کوی یار مین روح

ہر اک کو ایک دیا شغل ہجر دلبر نے
جو اضطراب مین دل ہی تو اضطرار مین روح

اٹک اٹک کی چلی تم تو راہ مین موہی دیر
اٹک رہی مری آنکھون مین انتظار مین روح

دکھادی سافیا رنگ آشنا پرستی کا
وہ شیشہ چہانٹ کی لاہو جو مین چار مین روح

بجھائی پیاس نہ قاتل نی آب خنجر سے
بہٹکتی پیاسی ہی پھرتی ہی اضطرار مین روح

زبان ہو بند انا الحق نہ بند ہو منصور
ہماری جسم کی پڑجای چوب دار مین روح

فراق یار مین نقرت تہی جسم سلی سی
پس وصال نہ تن مین گیے مزار مین روح

گل مراد کہلاہی خزان کی جانی سے
چمن چمن ہے شگفتہ مری بہار مین روح

ہماری مرگ کا باعث ہی للی غری تن کے
سمائیگی نہ کسی طرح جسم زار مین روح

چہٹی جو سلسلہ کاکل پریشان سے
چہٹی ہین نبضین قلق سی ہی انتشار مین روح

ہوا بند ہی ہی نئی کیا طلسم ہستی مین
مقید اس تن خاکی کی ہے حصار مین روح

مسیح و خضر لب و خط پہ جان دیتی ہین
تمہاری آگی ہی عاشق کی کس شمار مین روح

میر محمدی سپہر خلف میر مہدی بخشی خواہرزادہ مولف صاحب دیوان شاگرد رشید خواجہ وزیر

نہین ٹہہرتی نظر آتے جسم زار مین روح
لبون پہ رہتی ہی ہر دم فراق یار مین روح

نہ ایکدم کو بہی آیا کبہی وہ عیسی دم
نکل گئی مری آخر کو انتظار مین روح

چڑہا دو قبر پہ دو پہول توڑ کر اے جان
لگی ہوی ہی ہماری تمہاری ہار مین روح

جو دیکہی برق بہی بہولی سب اپنی بیتابی
تڑپ رہی ہی یہ ای جان جسم زار مین روح

اوگا ہی قبر پہ نرگس کا پیڑ بعد از مرگ
پتا ہی اوسکا جو نکلی ہے انتظار مین روح

خیال زلف و رخ یار مین بہٹکتی ہے
کبہی حلب مین گئی گاہ زنگبار مین روح

اوتاری قبر مین مجکو اگر وہ رشک چمن
خوشی سی پھولی سمائی نہ پھر مزار مین روح

دکھائیگا لب معجز نما ترا اعجاز
پڑیگی ملوطی کی صورت خط عذار مین روح

پس فنا بھی اسی انتظار باقی ہے
بھٹکتی پھرتی ہی عباس کو مزار مین روح

شیخ فضل احمد کیف خلف شیخ اکبر علی باشندۂ لکھنؤ صاحب دیوان شاگرد میر وزیر صبا

آہی جلد نکل جائی ہجر یار مین روح
رکھی نہ دیر تلک مجکو احتضار مین روح

نہ ترک ہوتی ہی الفت نہ دم نکلتا ہی
نہ اختیار مین دل ہی نہ اختیار مین روح

پس از فنا بھی کہ یکی ہی جستجو باقی
بھٹکتی پھرتی ہی ہر ایک رہگذار مین روح

ہوا ہی کون کسیکا شریک آفت مین
نہ دی گی ساتھ ہمارا کبھی مزار مین روح

آہی اب کہین وعدہ مرا برابر ہو
نکال لی ملک الموت ہجر یار مین روح

نہو گا ساتھ جو گلگشت مین وہ گل اندام
اوڑی گی نکہت گل کیطرح بہار مین روح

جو ذبح کرتا ہی کر آکی جلد اے صیاد
ابھی تلک تو ہی باقی تری شکار مین روح

وصال بھی جو سنا ہی اجل کا نام اسنی
خوشی خوشی سی نکلتی ہی ہجر یار مین روح

پس از فنا بھی ہون اک شہسوار کی ہمراہ
پڑی ہی حکم خدا سی مری غبار مین روح

مراد پر نہ کبھی نخل آرزو آیا
ہوی نہ شاد کبھی باغ روزگار مین روح

چمن مین اوس گل تر کی صفت بیان کرتا
مری طرح سی جو ہوتی زبان خار مین روح

کیسکی زلف پریشان کا دلکو سودا ہی
تمام عمر رہی کیون نہ انتشار مین روح

ہر اک نفس مین ہی عالم نسیم جنت کا
لگی ہوئی ہی جو اوس غیرت بہار مین روح

جواب دیجئی ہین دست و پا تحیّر کو
عجب نہین ہے کہ نکلے فراق مارین روح

شیخ عبدالرؤف مرحوم شعور خلف شیخ حسن رضا عرف بستی میان باشندۂ بلگرام
مقیم لکھنؤ صاحب دیوان شاگرد غلام ہمدانی مصحفی

حباب وار جو ٹھہری تہی جسم زارمین روح
ہوئی کمال سبک چشم اعتبارمین روح

عیان ہی صاف فقیض عناصر اربع
رہی نہ امن آفت سی اس حصارمین روح

گلی سی اپنے لگائی وہ جانجان جو مجھے
بدن سی رشک کری کیون نہ وصل یارمین روح

مذا نہ زیست مین لطف کنار و بوس اگر
وصال یار کا پائے مزا فشارمین روح

خدا نکالی کہین جلد دوزخ تن سے
پہنسی ہے شدت تپ سی عذابمین روح

مشام جان کو نہ پونہچی گل مراد کے بو
بہت نہال ہوئی باغ روزگارمین روح

نگاہ شوق ہی زنجیر پا ہو کاش اوسکے
ہماری آنکہون سی نکلی جو انتظارمین روح

کمال مجکو جلایا ہی سخت جانی نے
دہوین کی طرح نکل جائیگی بخارمین روح

نہ پوچہین گی صف محشر مین ہون وہ مور ضعیف
ہی کس شمار مین یہ جسم کس شمارمین روح

چمن مین دہر کی حاصل ہی عشق شاہد گل
کرور شکر کری قالب ہزارمین روح

شعور کاش سونگہائی مسیح لخلخۂ اب
نجور کی نہین مشتاق ہی بخارمین روح

مرزا کریم بیگ شفا خلف مرزا انور علی بیگ باشندۂ لکھنؤ صاحب دیوان شاگرد مرزا محمد ضابر

خزان کہان کی ہمیشہ سی ہی بہارمین روح
سرشتہ یہ ہی کہ رشتہ ہوئی ہی ہارمین روح

نہ آیا فاتحہ پڑہنی سے ہے انتظارمین روح
بہٹکتی پہرتی ہے کیا کیا مری مزارمین روح

مرزا علی جان شفق ولد مرزا جان باشندہ لکھنؤ دیوان نکا غلام نبی بیماری کی مذرکیا نامی شاگرد داد دیتے

تڑپ رہی ہی یہ اوس بت کی انتظار مین روح
کہ بن گئی ہی رگ برق جسم زار مین روح

نکل کی آتی نہ پہرا پنے جسم زار مین روح
گہرا بنا بہول گئی جا کی کوی یار مین روح

تمہاری آتی ہی بس جی او تہا دل مردہ
بہار آتی ہی بس آ گئی ہزار مین روح

حصار مرگ سی ممکن نہین ہے آزادی
پہنسی ہی حلقۂ زنجیر زلف یار مین روح

وہان رقیب تمہاری بلائین لیتی ہین
تڑپ رہی ہی یہان جسم جان نثار مین روح

فریم پر سی او تہا پردہ اپنی موت آئی
حلول کر گیے تصویر قد یار مین روح

یہ چاہیی کہ ہماری لحد کہدے بغلے
بدن سی نکلی ہے معشوق کی کنار مین روح

نہ وہ ہی آتی ہین مجہ تک نہ یہ نکلتی ہے
بنی ہی تار نظر اوسکے انتظار مین روح

جو زلف یار کی فرقت مین ہم تمام ہوے
کریگی جا کی نیشمن بنفشہ زار مین روح

کری ہین کوئی کسیکا شریک حال نہین
چلی ہے چہوڑ کی تنہا مجہی مزار مین روح

میسر آئی نہ تبریدہ وصل یار کہین
تمام عمر جلی ہجر کے بخار مین روح

شفق یہ اپنی مجہے تیرہ روشنی سی ہے
چراغ مردہ ہوی ہے فراق یار مین روح

محقق علم شعر زایر کربلای معلی میر علی اوسطر شک ولد میر سلمان باشندہ لکھنؤ صاحب دیوان شاگرد ناسخ

عذاب سہتی ہی ایام ہجر یار مین روح
فشار گور کے خواہان ہی جسم زار مین روح

ندیدی وصل کی ہمسنے دیکہی ہونگی کہین
لگی رہی تری آنی کی انتظار مین روح

خزان کی خوف سی بلبل کی جان جاتی ہی
ہزار تازہ ہوی موسم بہار مین روح

نواب محبوب محل صاحبہ محبوب تخلص محل حضرت سلطان عالم مرزا واجد علی شاہ خلد اللہ ملکہ

اوہ تہا سکی نہ مصیبت فراق یار مین روح
نکل گئی تن لاغر سی انتظار مین روح

ہزار مرتبہ تجہپر سے مین فدا کرتا
اگرچہ ہوتی میری پیاری اختیار مین روح

جو آنا ہو تجہی مدنظر تو آظالم
نکل نہ جای کہین تیری انتظار مین روح

نہ نکلی حسرت دل ایک ہی کہ موت آئے
ہمیشہ تڑپی گی تیری لیی مزار مین روح

نہین ہی گور کی تنگی سی کچہ ہمین وحشت
رہی گی بعد فنا کی ہی کوی یار مین روح

جو آئی تیرے کی ہی وقت وہ مسیح جمال
مریض ہجر کی آجای جسم زار مین روح

تری فراق مین یون زندگی گذرتی ہے
ہی کرب قلب کو بیاری اور اضطرار مین روح

ہی آرزو تیری ہاتہونسی قتل ہونمین ہے
لگی ہوئی ہی تری تیغ آبدار مین روح

اوسی کی حکم مین ہی موت زندگی محبوب
حقیقتاً ہی ولا دست کردگار مین روح

یہ طرح اکبرآباد مین بہی ہوئی تہی مولف نی یہ غزلین بعد الاخبار قمر الدینخان سے لیکہین مین منصف چنار گڑہ مرزا حاتم علی بیگ مہر تخلص اسم بامسمی ولد مرزا فیض علی بیگ بن کرن الدولہ مرزا مراد علیخان بہادر باشندہ لکہنو سبب رفاقت مہاراجہ بلوان سنگہ بہادر کے مقیم اکبرآباد صاحب دیوان ارشد تلامذہ شیخ امام بخش ناسخ

مری اوٹہاتی بہت گور کی فشار مین روح
نکلتی کاش بدنسی تری کنار مین روح

تمہارا ناز اوٹہایا پڑا کمال کیا
ہوی ہی جر ثقیل اپنی جسم زار مین روح

ذرا بہی گر لب جان بخش کا اشارا ہو
تو ڈال دی دم خنجر تراشکار مین روح

بہکتی پھرتی ہی مرشب یہ زلف یار مین روح
سراغ دل نہین ملتا ہی انتشار مین روح

شمیم کاکل جانان اسی نہین ملتی
ختن مین ڈھونڈھتی پھرتی ہی اور تتار مین روح

ہوئی ہی مجکو جو اک رشک حور سی الفت
رہی ہی گلشن فردوس کی بہار مین روح

عزیزو دفن چمن مین ہی مجکو کردیجو
جو نکلی تن سی مری موسم بہار مین روح

ظفر کی ہوگی زیارت نصیب ای مشتاق
لگی رہی گی سدا شوق شہریار مین روح

طالب العلم مدرسۂ اکبرابادمرزا جہانگیر بیگ مرزا تخلص شاگرد مرزا اعظم علی بیگ اعظم

جو جانتی کہ پھر آئیگی جسم زار مین روح
تو باندھ رکھتی کسی بند استوار مین روح

لبوپہ جان ہی اور دم نہین نکلتا ہی
خدا ہی جانی کہ ہی کسکی انتظار مین روح

بجھائی تیر ہی آب حیات مین تمنے
نکل نکل کی پھرائی تن شکار مین روح

رہی نہ تیری تصور سی کوئی دم خالی
ترا ہی دھیان تہا جب تک تہی جسم زار مین

یہان تلک تری فرقت نی کردیا تحلیل
کہ نام کو نہین مرزا کی جسم زار مین روح

مرزا احمد بیگ مشفق ولد بدیع بیگ باشندۂ اکبرابادشاگرد مرزا اعظم علی بیگ اعظم

رہی یہ بعد فنا بہی تلاش یار مین روح
پھری بہٹکتی ہوئی گوشۂ مزار مین روح

اسیر کنج قفس کی نہ پوچہی حالت
تڑپ تڑپ کے گئی موسم بہار مین روح

شب فراق اسی کو نکالتی تن سے
یہ کیا کرین کہ نہین اپنی اختیار مین روح

زبان پہ آئیگا جب نام احمد مختار
یقین ہی ہمکو نہ گہبرائی گی مزار مین روح

یہان تو یار نی کی گرم صحبت مشفق
گئی رقیب کے واان شدت بخار مین روح

کل ہی جاتی اب کیا فراق یار مین روح
تڑپتی ہی جو مری سینہ فگار مین روح

جھٹک جھٹک کی نہ شانی کو کھینچ ایظالم
کہ لپٹی ہی تری گیسو کی تار تار مین روح

الٰہی مین شہر خموشان مین دل دون اکشور
خدا جودی مجھی الکدم کو ہی مزار مین روح

یہان تلک تو کیا تیری عشق نے مجبور
کہ اپنی قابو مین دل ہی نہ اختیار مین روح

وہ کیون ہی خندہ زن اور کیون آ خشک لب ہر
اگر نہین ہی ہر اک گل ہر ایک خار مین روح

سید علی نقی نقی جلالوی وارد اکبرآباد شاگرد مرزا حاتم علی بیگ مہر

یہی سبب ہی نہین آج جسم زار مین روح
بہٹکتی پھرتی ہی بیتاب کوئی یار مین روح

سبوم کو پھول ہون تربت پہ میری گس کے
کہ نکلی آنکھ ونسی ہی میری انتظار مین روح

ہماری جان چلی آرزوئی وصل مین آہ
نہ چین پائیگی بعد از فنا مزار مین روح

دعا نقی کی ہی یارب تری عنایت سے
لحد مین مور وایذا نہو فشار مین روح

محرر صدر دیوانی اگرہ مرزا اعظم علی بیگ اعظم باشندہ الٰہ آباد صاحب دیوان شاگرد خواجہ حیدر علی آتش

گلون کی بوسی تر و تازگی ہوئی حاصل
نسیم باغ کی مشہور ہی بہار مین روح

ازل کی دن ہی تڑپنا جو ہی مقدر مین
نخل نخل کی پھر آتی ہی جسم زار مین روح

داروغہ اسطبل مہاراج بلوان سنگہ بہادر عبدالرحمان خان انصاف ولد سالار بخش باشندہ اکبرآباد

پہنسی ہی جبسی تری زلف مشکبار مین روح
پڑی ہوئی ہی مری جان انتشار مین روح

برنگ بیل گلشن تری قسم حیتا د
ہی باغ باغ مری موسم بہار مین روح

نہین ہی موت سی کچہ کم مغارقت اونکی
جدا بدن ہی نہ کیونکر ہو انتشار مین روح

ازل سی ہکو ئی عشق نے کیا مخمور | یقین ہی کہ ابد تک رہی خمار مین روح

حکیم میر قطب الدین باطن باشندۂ اکبرآباد شاگرد خلیفہ گلزار علی اسیر

گئی ہی آنکھونکی رہ تیری انتظار مین روح | رہی نہ نام کو اب جسم خاکسار مین روح

فراق درد والم رنج و غم فغان و طپش | پھنسی ہی ہفتی سی تنہا یہ تین چار مین روح

مرزا جمشید بیگ جمشید ولد مرزا حیدر بیگ باشندۂ اکبرآباد شاگرد مرزا عنایت علی ماہ

نکل گئی مری تن سی گر انتظار مین روح | رہیگی حشر تلک جستجوی یار مین روح

تارک دنیا نام نامعلوم تخلص جولان باشندۂ لکھنو دارد اکبرآباد شاگرد خواجہ حیدر علی آتش

نہ دیکھنی گئی پہر لاش کو مزار مین روح | لحد پہ بیٹھ رہی تیری انتظار مین روح

حکیم نہال الدین محرر صدر اکبرآباد باشندۂ فتحپور کاکوری توابع بیت السلطنت لکھنو

پھنسا کی زلف مین ذالاہی پاؤن بیڑی مین | وگرنہ رنگ نیالاتی تھی بہار مین روح

خوشنویس یکتا شاعر غزالصغر علیخان نسیم دہلوی خلف الرشید نواب اقا علیخان بہادر مغفور

مقیم لکھنو صاحب دیوان ارشد تلامذہ حکیم مومن خان مومن دہلوی اور انکی شاگرد لکھنو مین بہت ہین

تن ضعف سی کہان کہ جو ہوتی بدن مین روح | لپٹی ہوئی ہی جسم سمجھ کر کفن مین روح

قاتل ضرور چاہیی تکلیف مخلصے | کیسی اسیر دام ہی رگہای تن مین روح

ہی آپ اپنی دید مین معشوق باطنے | محو برہنگی ہی لباس بدن مین روح

سینہ ہجوم داغ سی کرتا ہون لالہ زار | رہتی ہی یاد دلبر گل پیرہن مین روح

ہر سو ہی مثل نکہت گل جوش انتشار | ہی جستجوی دلبر غنچہ دہن مین روح

فکر زمان کار بشر کو ضرور ہے — ممکن نہین جو جا کی پھر آئی بدن مین روح
یہ کجروی چرخ نی ڈالا ہے تفرقہ — ہم لکھنؤ مین پھرتی ہین اور رہی وطن مین روح
فرقت مین کیا عجب جو نکلجائی جسم سے — بی یار بیقرار بہت ہی بدن مین روح
آیا نہ یار وعدی پہ سیماب ہم تلک — کیا کیا شب فراق مین تڑپی بدن مین روح

عبداللہ خان مہر ولد محمد مصطفی خان صاحب مطبع مصطفائی باشندہ لکھنؤ صاحب دیوان شاگرد نسیم دہلوی

داغونسی قلب کی جو ہی سیر چمن مین روح — گویا ارم مین حور ہی میری بدن مین روح
مرتا ہون یاد مین کسی وحشی غزال کی — وحشت بنی گی چشم غزال ختن مین روح
مجسمی ضعیف وزار کو زندہ کیا جو دفن — مانند بوی عطر نہان ہی کفن مین روح
معنی یہی ہین حسن و لطافت کی ای پری — پوشاک مین بدن نظر آئی بدن مین روح
اللہ ری اشتیاق لب یار وصل مین — جب بوسہ لون بدنسی کھینچ آئی دہن مین روح
مرنی نہ دیگی یاد ترے بال بال کے — جکڑی ہوی ہی لف شکن در شکن مین روح
ساقی کی بخل نی مجھے برباد کر دیا — اوڑتی پھری ہوا ی شراب کہن مین روح
گلگشت مین ہی راحت جان گلبدن مرا — گل گل شگفتہ ہوتی ہی سیر چمن مین روح
ہر حرف مہر ناطقہ آموز کیون نہ ہو — معجز کلامیون سی ہی میری سخن مین روح

مرزا نظر علی بیگ خطا ولد مرزا ایوب بیگ ایوب باشندہ لکھنؤ صاحب دیوان شاگرد خواجہ وزیر وزیر

گلون پہ مرتا ہون ہی جب تک بدن مین روح — رہیگی بعد فنا بھی مرے چمن مین روح
زبان لڑاتی ہو کس اختلاط سی پیاری — سمٹ کی آئی ہے دیکھو مری دہن مین روح

سودائی زلف سی ہی پریشان بدن مین روح
اب جا بسی گی نافۂ مشک ختن مین روح

کرتی ہی نالی پاتی ہی ایذا بدن مین روح
روتی ہی میری جان کو بنت العنب کے عشق مین

زنجیر زلف یار سی ہوتا نہ عشق اگر
کڑیان نہ چیلتے کبھی زندان تن مین روح

تھوڑسی جا کمان کی خانی مین کر سلے
چلا کری عبادت ناوک فگن مین روح

بنت العنب کے عشق مین مست الست ہے
ڈوبی ہوئی ہی کیف شراب کہن مین روح

چوری چھپی کری گی نہ ہرگز یہ عشق زلف
چورونکی طرح سی بندہی گی بدن مین روح

ہی محو زلف سایۂ سنبل اگر ملا
دہونی لگا کی بیٹہ رہی گی چمن مین روح

بی بس ہی کیا کری یہ اگر خستیار ہو
نکلی نہ خال بن کی رہی اوس ذقن مین روح

اسدرجۂ عشق زلف نی دیوانہ کر دیا
سنبل سی جا کی اوجہی ہی کیا کیا چمن مین روح

وہ بدگمان ہون یہ بہی گوارا کبہی نہو
جائی جو خواب مین بہی تری انجمن مین روح

تجکو جوای صبیح گلی سے لگا لیا
مثل لباس بسگئی بوئی سمن مین روح

وحشت یہ ہو جو دیکہ لی آنکہو نکو یار کے
ٹہری کبہی نہ چشم غزال ختن مین روح

اللہ ری عشق لعل سی زیب یار کا
بیٹہی فقیر ہو کی سواد یمن مین روح

آتی ہی جان تیری لب سرخ دیکہکر
یہ رنگ پان ہی یا ہی عقیق یمن مین روح

عالم کو تیری عشق نے مردا بنا دیا
باقی نہین ہی نام کو اب مرد و زن مین روح

ہندوی زلف کو جو کبہی غیر نے چہوا
ہوگی ستی جلی گی مری اس جلن مین روح

پیری مین رخت جسم کو بدلین کفن سی ہم
اب تنگ ہی کمال لباس کہن مین روح

پیٹ

شیر بیشۂ سخنوری شیخ امام بخش مرحوم ناسخ خلف شیخ خدا بخش تاجر وطن برر گوںکالاہور
انکا مولد و مسکن لکھنؤ تین دیوان ایک ترجمہ حدیث مفصل ایک رسالہ مولد شریف ایک
رسالۂ شہادت جناب سید الشہدا اور ایک رسالہ ولادت جناب امیر علیہ السلام انسی یادگار ہے

کسقدر صاف ہی تمہارا پیٹ — صاف آئینی کا ہی سارا پیٹ
کر رہا ہے تمہارے سینی کا — دیدۂ ناف سی نظارا پیٹ
نظر آیا جو پیٹ ساقے کا — شیشۂ مے نے اپنا مارا پیٹ
کیا بھری رہتی ہی شراب مدام — خم کے مانند ہے ہمارا پیٹ
پہنی کرتی اگر وہ جالے کی — کرے ہر حلقے کو ستارا پیٹ
تیری ہی فکر رہتے ہی دنرات — جیتی جے تو نے ہمکو مارا پیٹ
دیکھکر ایکبار پیٹ اوسکا — کہ رہا ہون دکھا دوبارا پیٹ
زیست بھر پی شراب ای ساقی — نہ بھرا ایک دن ہمارا پیٹ
عکس ابرو و چشم جانان سے — ہوگیا صاف چاند تارا پیٹ
آپ کی ناف مشک نافہ ہے — اور کافور کا ہے سارا پیٹ
ضو خورشید ہی جوای ناسخ — کرنے دیتا نہین نظارا پیٹ

سعادتخان ناصر ولد رسالت خان باشندۂ نگینہ مقیم لکھنؤ انکی پانچ دیوان اور ایک تذکرہ جسکی تاریخ
میر علی اوسطی فرمائی تذکرۂ شعرا کا واقعی وہ تذکرہ اسی اہم کی قابل ہے شاگرد مرزا

مرزا دبیر کا شاگرد ہے

پیٹ ہے مفتون دید کا پیارا

پیٹ ہے مفتون دید کا پیارا

پیٹ ہے مفتون دید کا پیارا

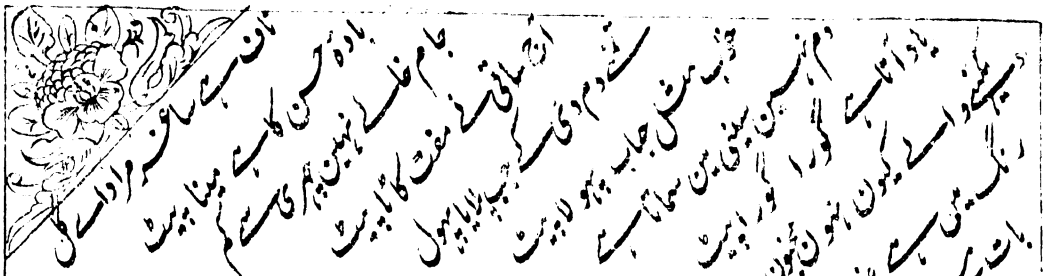

ہجر مین تقمۂ اجل کی ہوا — نہ بہر یگا کبھی ہمارا پیٹ
ابرو یار آنکھونسی جو چھپی — خنجر غم سے ہنسی مارا پیٹ
مئی فردوس چاہیی جو یا — خم عرفان ہی یہ ہمارا پیٹ

خواجہ بادشاہ سفیر خلف اکبر اور شاگرد خواجہ وزیر وزیر باشندۂ لکھنؤ صاحب دیوان

کمر قدر نرم ہے تمہارا پیٹ — مثل مخمل ہے صاف سارا پیٹ
چھو لیا ہمنے جو تمہارا پیٹ — رشک سے دشمنون نی مارا پیٹ
کہون اک یہ ہے چاند ماری ہے — تجہ پہ مہ رویون نے جو مارا پیٹ
اختر خال جو ہوا پیدا — ہوگیا تیرا چاند تارا پیٹ
ای فلک غم کہان تلک کہائین — بہر گیر بہر گیا ہمارا پیٹ
پیٹ پکڑے ہوے وہ پہرتا ہے — جسنے دیکہا ہے تیرا پیارا پیٹ
دیکہتا ہے سفیر منہ اپنا — صاف آئینہ ہے تمہارا پیٹ

سید اسمعیل حسین منیر ولد سید احمد حسین شکر بزرگ انکی باشندۂ شکوہ آباد انکا مولد و مسکن اکبر اباد کانپور مین ملازم نواب نظام الدولہ کی اور رئیس فرخ آباد اور رئیس باندہ کی ملازم رہے دو دیوان انکی مع قصاید ہین ایک بطرز شوکت بخاری دوسرا عاشقانہ اور ایک رسالہ سراج منیر شاگرد میر علی اوسط رشک

نازک ایسا نہین کسیکا پیٹ — مخمل رنگ گل ہی گویا پیٹ
نظر آتا ہی عکس کرتی کا — آینی سی بہی ہی مصفا پیٹ
ورد سر کہو دیا صبیحون کا — صندل صبح کا ہی تختا پیٹ

اسد الدولہ ستیم الملک محمد ذکی خان بہادر فیل جنگ عرف نواب بہادر ذکی ولد دلیر الدولہ
آغا حیدر حیدر تخلص پنشا پوسی باشندۂ لکھنؤ صاحب دیوان شاگرد میر علی اوسط رشک

اعجاز نما ہے ترا ای شمع رشک قمر پیٹ
سیلی ہے اگر شام تو مانند سحر پیٹ

کیونکر نہ صفائی مین ہو رشک گلتر پیٹ
ای ماہ ہے تیرا ورق سیم قمر پیٹ

قندیل شبک مین کوئی شمع ہی روشن
آتا نہین کرتی سے یہ جالی کی نظر پیٹ

رنگت پہ صفائی پہ نرد و سیم تصدق
دی حسن کی دولت تجھی اللہ نی بہر پیٹ

کرتی شکم صاف پہ ہی آب روان کی
یا آپکا گرمی سی پسینی کی ہی تر پیٹ

کیونکر نہ ذکی دیکھ کے دیوانہ ہون اوسکو
رخسار پر نیرا دکار کہتا ہی اثر پیٹ

امیر علیخان ہلال ولد تراب خان باشندۂ لکھنؤ صاحب دیوان شاگرد میر علی اوسط رشک

دکھلادی شب وصل مین ای رشک قمر پیٹ
بہو کی تری دیدار کی غم کہا چکی بہر پیٹ

اللہ ری صفائی کہ ہے رو پشت برابر
آئینے کی صورت ہی اوہر پیٹھ ادہر پیٹ

کرتی کی کرن بنگئی ہے خط شعاعی
ہے رشک دہ چشمۂ خورشید مگر پیٹ

گذری شب وصل آپ نی کروٹ نہ ادہر لے
دکھلائی ہی اب صورت خورشید سحر پیٹ

رہجای ہر اک حور و پری پیٹ پکڑ کر
کرتی سے تمہارا کہیے کہلجای اگر پیٹ

عشاق سراپا تری یہ دبلی ہوی ہین
ثابت نہین ہوتا ہے کہ ہر پٹھہ کدہر پیٹ

کیا شرم ہی ای حور چرایا بدن ایسا
پوشیدہ رہا وصل کی شب مثل کمر پیٹ

سنتی ہے رہی موجۂ گرداب یم حسن
بر عہدہ کبھی نہ اک روز تری ناف کمر پیٹ

جان نثار جاگی ای ہی اور درد دل
نوز اگر دہ پری کرلات ماری پیٹ پر

میم امداد علی سید مخلص بہ سید حسین صاحب
باہرہ مقیم لکھنؤ شاگرد نواب منصور خان ہمر

حسن کی ہے اب سراپا مین سمائی پیٹ پر
خط سے نرخ ہم انطراب آئی پیٹ پر

مولف تذکرہ سید محسن علی محسن دلپسند صاحب
حیثیت باشندۂ لکھنؤ شاگرد نواب وزیر وزیر اورنگ

دل کردی رات کو صفت آفتاب پرد
لی تیرے وصل مین ہی جواب پرد
دوزخ نہ ہری ہری نہ خاموش ہی جواب پرد
ایسا ہی تم مزہ ترا لاجواب پرد
نیسا ہی گرکہون کہی محسن کا تو زیادہ جو پرد
الحمد ہی ادی کو نہایت خوب پرد

جزو کتاب حسن نہ کیونکر اسی کہون — اوس ماہ وش کا ہی ورق آفتاب پیٹ
کرتی کی پھول کیون نہ بنین چاندنی کی پھول — ہی حسن کے چمن مین گل ماہتاب پیٹ
جوہر یہ حسن کے کسی آئینی مین نہین — ہی لاجواب پیٹہ تری انتخاب پیٹ
ہوگا سبک یہ شیشۂ خالی کیطرح سے — پھولے گا ساقیا جو مرا بی شراب پیٹ
کیا ہی بہار ہی چمن حسن مین تری — برگ سمن ہی پیٹہ تو برگ گلاب پیٹ
مخمل ہی گل ہی صیدی کی لوئی ہی سنجاب — ان سب سی نرم ہی یہ ترا لاجواب پیٹ
دنیا کی نعمتون سی بھرےگا نہ اے حریص — دوزخ سی کم نہین ہی ہمارے حساب پیٹ
محسن ترا سکے کنے مین ہرگز نہ آئیو — یہ ہی حریص تجکو کریگا خراب پیٹ

ناف

ڈپٹی کلکٹر اما واجناب کلب حسین خان بہادر نادر باشندۂ بنارس صاحب دیوان شاگرد شیخ امام بخش ناسخ

خال مشکین یہ نہین ای شوخ زیبا ناف مین — ہی دل پرداغ عاشق کا سویدا ناف مین
ہی مدور اور مجوف دونو کچھ بیجا نہین — عکس ہے چاہ ذقن کا اوس مصفا ناف مین
شبنم ترجام نرگس مین نظر آتی ہی یہ — ای دل ناداں نہین قطرہ عرق کا ناف مین
روک لے اپنا قلم ای نادر شیرین زبان — گر نہین گنجایش توصیف اصلا ناف مین

امیر علیخان ہلال ولد تراب خان باشندۂ لکھنؤ صاحب دیوان شاگرد رشید میر علی اوسط رشک

دیکھا شکم صاف کہلی آپکی جب ناف — گویا بنی ہی قفل در شہر طلب ناف
اس خوبسی مین دلکو ادہر نی نہین دیتا — ہی چاہ ذقن سی ہی سوا قعر غضب ناف

کیا خوب بسر ہوتی ہین اپنی شب و روز — دکھلای اگر یار ہمین شام و سحر ناف
گویا کہ گہڑی نور کی رکہی ہی کمر مین — ایسی ہی منور تری یار شک قمر ناف

میر علی اوسط رشک ولد میر سلمان باشندہ لکھنؤ صاحب دیوان شاگرد رشید شیخ امام بخش ناسخ

کہنی کو تو رکہتا ہی وہ مانند کمر ناف — ہی تار نظر موی کمر عکس نظر ناف
دیتی ہین وہان نقطۂ شک جسمین ہو شبیہ — کسطرح نہو متصل موئے کمر ناف
انکھون سی فدا کرنی کو حاضر کرین نافی — دیکھین جو غزالان ختن ای گل تر ناف
یون تو کمر و ناف ہین پوشیدہ نظر سی — ہان لکنی مین معلوم ہوتی ہی کمر ناف
اک آینہ اک بال اک آینہ کا چہا لا — کچہ اور نہین اسکی سوا پیٹ کمر ناف
ہر چہاتی جو ڈبیا ہی تو ڈبکنی سر پستان — سوتی ہی ترا پیٹ تو سوراخ گہر ناف
ہین مردمک دیدہ کی سائی سر پستان — چاہ ذقن یار کا ہی عکس اگر ناف
عقدہ تری اعضا مین یہی آج کہلا ہے — اک بال کمر ہی گرہ موئی کمر ناف
روشن نہین ہوتی کوئی بات اسکی سوا اور — وہ بطن مصفا ہی قمر داغ قمر ناف
اس لفظ سی خط کمر اوسکا نہین چہپتا — ای رشک ہمین غیب کے دیتی ہی خبر ناف

امیر کبیر مرزا عالیجاہ بہادر موسوی سید المخلص ولد دلیر الدولہ مرزا حیدر حیدر نیشاپوری
صاحب دیوان شاگرد رشید مرزا سرفراز علے قادر

ہی صبح شکم مین تری تابندہ اگر ناف — کیا صبح کا تارا ہی یہ ای رشک قمر ناف
کہل جاتی ہین انکہین نظر آئی وہ اگر ناف — ہی آنکہ کا تارا مگر ای رشک قمر ناف

غنچہی سے بھی نازک ہی تری ای گل ترناف	سب کہتی ہین یہ ہی گرہ موہی کمرناف

تہانہ دار ضلع کانپور شرف الدین حسین متشرف ولد شہاب الدین حسین باشندہ علی گڑھ
وارد لکھنؤ صاحب دیوان شاگرد میر علی اوسط رشک

وہ زہرہ جبین حور کو دکھلائی اگر ناف	محبوس کری چاہ مین لائی یہ اثر ناف
پریون کی بھی اعضا ہین مگر ایسی نہین ہین	رخسار دہن ہونٹہ گلا پیٹ کمر ناف
سمجھون نہ حباب آپ کی پستانون کو کیونکر	دریا شکم صاف ہی دریا کا بھنور ناف
مرجاؤنگا اکدن بخدا مار کے مین پیٹ	دکھلایا مگر غیر کو ای رشک قمر ناف
دیکھو نکی ناف جو پہن کہی ہوی ہین	بی شبہہ وبی شک ہی شرف معدن زر ناف

میر محمد شفیع ندیم خلف منشی رفیع باشندہ لکھنؤ شاگرد مقبول الدولہ مرزا مہدی قبول

گرداب بلا مین پہنسی دیکھی جو بشر ناف	دریا شکم صاف ہی دریا کا بھنور ناف
سینہ ہی فلک چھاتیان دو نو تری جوزا	کوثر شکم نور ہے کوثر کا بھنور ناف
چکر مین رہین گی نہ برابر کبھی ہون گے	دینگی مہ و خورشید کو بھی داغ جگر ناف
پہر چشمہ حیوان کی نہ سایل ہون کبھی ہم	ای یار جو دکھلا دی ہمین ایک نظر ناف
پستانین ندیم اوسکی حباب لب جو ہین	دریا شکم صاف ہی اور اوسکا بھنور ناف

صادق الولا شیخ الٰہی بخش عشقی خلف الرشید شیخ محمد بخش بزرگ انکی باشندہ بجنور توابع
لکھنؤ انکا مولد و مسکن کانپور صاحب دیوان شاگرد میر علی اوسط رشک

کہلتی نہ کمر ہوتی نہ نزدیک اگر ناف	ہی جا بنہان باعث اظہار کمر ناف

مولف تذکرہ سید محسن علی محسن ولد منشی شاہ حسین حقیقت موسوی مطن قدیم بزرگوں کا خوست
توابع غور مولد و مسکن مولف لکھنؤ شاگرد خواجہ وزیر و وزیر اور میر علی اوسط رشک

رہتی ہی یہان پیش نظر آئنہ پہر ناف — دیکھین تو سہی آپ پہپاتی ہین کدہر ناف
ممسک کی طرح رہگیی ہم پیٹ پکڑ کر — اوس سیم بدن کی کبہی آئی جو نظر ناف
کب تک کوئی ای جان بہلا پیٹ مسوسے — دکہلادی کبہی بہر خدا ایک نظر ناف
سینلی ہی تری پیٹ پہ مثل شب یلدا — ای ماہ لقا نور مین ہی نور سحر ناف
تیری شکم و ناف کو کہتے ہین مبصر — ہی رشک صدف صاف شکم سکل گہر ناف
دیکہی نہ کوئی محرم اسرار محبت — کرتی مین نہان رکہتی ہین وہ آئنہ پہر ناف
یہ ناف تری نور کی دریا کا بہنور ہے — اس نور کی رکہتا ہی نہین کوئی بشر ناف
صندل کی یہ تختی ہی نہین پیٹ تمہارا — خوشبو مین زیادہ ہوئی نافی سی اگر ناف
ایسی ہی تری حسن کی دولت کی ترقی — ہی سیم کا دینار شکم درہم زر ناف
نازک رگ گل غنچہ گل سی ہے زیادہ — اللہ کی قدرت ہی تمہاری یہ کمر ناف
ہی پیٹ پر اوسکی یہ نشان پای نگہ کا — سمجھون مین غلط اوسکو کہی کوئی اگر ناف
کرتی مین نہان چشمۂ خورشید ہے گویا — پر نور ہی ایسی تری اور شک قمر ناف
جیتی جی اسی ہاتہ لگائین نہین ممکن — ای حور بلا شبہہ ہی جنت کا ثمر ناف
عاشق جو تری پیٹ پہ ہوگا نہ بچے گا — اس نور کے دریا مین ہی گرداب خطر ناف
اکسیر کی بوٹی کا جو گل کہیی بجا ہے — ہو سکتی نہین قابل تشبیہ شجر ناف

امیر علیخان ہلال ولد تراب خان باشندہ لکھنو ایک دیوان کہ جسکا ہر مقطع
تاریخ ہی اور ایک سراپا کہ جسکی تاریخ اغاز شعر ہی سے یہ تاریخ آغاز اشعار کی ہے
سراپا یہ تصویر دلدار کی ہی اور ایک مثنوی مقفی و مردف انکی طبع زادہ ہی شاگرد میر علی اوسط رشک

۱۲۴۹

جو بعد مرگ بھی یاد آگئی تمہاری میٹھ — زمین سی نہین لگنی کی پہر ہماری میٹھ
کہڑی ہین پشت بدیوار سیکڑون ہگیر — دکہائی دی گئی کہڑکی سی کیا تمہاری میٹھ
خدا کیواسطی اب میٹھ پہیر منہ دکہلا — کہ آج لگ گئی بستر سی بہی ہماری میٹھ
شب وصال مین منہ پہیری یار سوتا ہے — ہمین تو پیٹ سی بہی کچہ سواہی پاری میٹھ
دکہائی رنگ نئی اونکی ذہانی کرتی نے — کہ صاف لوح زمرد نہی ہی ساری میٹھ
یہ چوٹی ملتی نہین ہی جو کالی ناگ کیطرح — بنی ہی کنج زر حسن کیا تمہاری میٹھ
ہمین تو مہر نبوت سی ہو گیا ثابت — بنی ہی پشت پناہ جہان تمہاری میٹھ
بندی ہوی ہین کرورون گنہ کی پشتاے — خمیدہ کیون نہو پہر ہمین ہماری میٹھ
براق آجو گیا زیر ران شب معراج — بلند عرش سی بہی تہی دم سواری میٹھ
پڑا ہی چوٹی مین زردوزی ای پی ہوا — غضب اوٹہانی لگی بوجہ بہاے بہاری میٹھ
خدا ہی دیکہیی کسدن نصیب کروٹ لے — ہماری سمت سی پہرتی نہین تمہاری میٹھ
خدا کری ہمین منہ آکی یون ہی دکہلاو — دکہائی جاتی ہو جسطرح پیاری پیاری میٹھ
وہ ناتوان ہون کروٹ بدل نہین سکتا — شب فراق مین ہی لاکہ منہ سے بہاری میٹھ
جو سو کہ کر ہون مری ہاے مثل پشتیبان — تو پیٹ بنی درد دلتسرا کی ساری میٹھ

حاجت گور و کفن کیا ہی تری عریان کو یار
اٹ گیا اتنی پڑی خاک بیابان پٹہ پر

بعد مردن کو زہ پشتی کا ہوا حال آشکار
رکھتی ہین پشتارۂ اندوہ عصیان پٹہ پر

ہم فلک کی طرح عربت مین خمیدہ کیون نہون
ہی قیامت بار رنج ہجر یاران پٹہ پر

رونگھٹون کی بدلی نکلین جا رای گل کیا عجب
جم گئی ہی اسقدر خاک بیابان پٹہ پر

اونگہ جاتا ہون اگر یاد نگاہ یار مین
تازیانہ مارتی ہی برق سوزان پٹہ پر

ہم ہماری حق مین چہونا ہی تری موہوم کا
مارنی لگتی ہی کوڑا جعد پیچان پٹہ پر

بال کہولی یار نی آنکہین ہزارون جا لگین
بنگیا ہی سنبلستان نرگستان پٹہ پر

آرزو دل ہی عشقی دین دنیا مین رہے
سایۂ دست جناب شاہ مردان پٹہ پر

فصیح الفصحا خواجہ وزیر وزیر خلف خواجہ فقیر باشندہ لکہنؤ صاحب دیوان ارشد تلامذۂ
شیخ امام بخش ناسخ فصیر دہلوی جب لکہنؤ مین آئی تہی تو اونہون نی یہ طرح کی اول غزل
خواجہ صاحب نی فرمائی وہ غزل ملطف ہوی غزل دوبارہ فرمائی

گر اولٹ کر دیکہی تصویر پشت آئینہ
سیدہی ہو جائی ابہی تقدیر پشت آئینہ

دیکہتا ہی وہ پری تصویر پشت آئینہ
بخت اسکندر ہوئی تقدیر پشت آئینہ

حکم ہو تو پیٹہ سی لپٹون مین چوٹی کی طرح
تم ہو آئینہ تو مین تصویر پشت آئینہ

ہاتہ کیا رکہا کرامت کی ید بیضا کیا
معجزہ دکہلائی گے تنویر پشت آئینہ

کیجیی داخل دل بیتاب یاری کی عوض
روز سنئی نالۂ شبگیر پشت آئینہ

عکس رخ سی تیری آئینہ سپہر حسن ہو
انر طائر طوطی تصویر پشت آئینہ

اپنی بیگانی ہوی ہین ای وزیر اب کیا عجب | روئی آئینہ کرے تحقیر پشت آئینہ

محقق علم شعر میر علی اوسط رشک خلف میر سلمان باشندہ لکھنؤ صاحب دیوان شاگرد رشید شیخ امام بخش صبا

دست بوسی کرتی ہی تصویر پشت آئینہ | ای بتو اللہ ری تقدیر پشت آئینہ
حیرتی بنکر تری پیچھی جو لپٹا رہتا ہون | لوگ کہتی ہین مجھے تصویر پشت آئینہ
پیٹھی رہتی ہی تمہاری کمری کی دیوار سے | اور کیا اسی بڑھی تو فقیر پشت آئینہ
عکس ادہر ہی اوس طرف تصویر روی یار ہے | بخت روسی بڑہ گئی تقدیر پشت آئینہ
ہاتہ آیا جو کہیں اوس پنجہ پرنور کا | چوگنی ہے حیرت تصویر پشت آئینہ
دست آئینہ رخان سی رات دن فرصت نہین | ابتو ہاتہون بڑہ گئی توقیر پشت آئینہ
تیری منہ نی آئینہ کو یون مسخر کر لیا | جسطرح پاری سے ہی تسخیر پشت آئینہ
کیا مقدر ہے ہتہیلی آپ کی تصویر سے | بن گئی ہے خانہ تصویر پشت آئینہ
پردہ سیماب سی رو کا ہی عکس روی یار | صاف روشن ہو گئی تدبیر پشت آئینہ
یون دل ارباب حیرت ہی تیری ہاتہ مین | کاش ہاتہ آئی انہین تقدیر پشت آئینہ
آپ مجکو خدمت آئینہ داری دیجی | جانیے اے جانجاں تصویر پشت آئینہ
کیا تماشا ہے کہ دیکہی آئینہ تو منہ ترا | اور مین دیکہون رخ تصویر پشت آئینہ
منہ نہ دیکہین لوگ تو ہرگز نہ کہین ہاتہ مین | روئی آئینہ سے ہے توقیر پشت آئینہ
تو ہی وہ آئینہ رو یکسان ہی جسکی پشت و رو | یون تو کم ہے شہرۂ تنویر پشت آئینہ
مل گئین جب اوس ہتہیلی کی لکیرین یکقلم | رشک انہین سمجہا خط تقدیر پشت آئینہ

خیالی بن حضرت شاہ اجمل اجمل باشندۂ الہ آباد صاحب دیوان شاگرد شیخ امام بخش ناسخ

فیض عکس رخ سی ہی تو قیر پشت آینہ — رنگ دکہلاتی ہی جو تصویر پشت آینہ
شکل صیاد افگن ہوتی تصویر پشت آینہ — آہوی دل کیون نہو نخچیر پشت آینہ
ہاتہ سی آئینہ رویون کی جدا ہوتی نہین — یہ نظر آتی نہی تقدیر پشت آینہ
اوسکی موباف زریکو دیکہکر افضل کہا — کہکشان دکہلاتی ہی تنویر پشت آینہ

میرزا ناصر علی مرحوم نصیر خلف مولوی عبد العلی باشندۂ لکہنؤ صاحب دیوان شاگرد شیخ امام بخش ناسخ

کسکی عکس رخ سی ہی تنویر پشت آینہ — مشرقستان بنگئی تعمیر پشت آینہ
ہاتہ آئی دولت مسل وسکو دست یار سے — خط ہتہیلی کی ہین کیا نخچیر پشت آینہ
رات دن کرسی نشین ہی پنجۂ خورشید مین — اوج پر ہے پایۂ توقیر پشت آینہ
اہل معنی کیا کرین اسطرح کاوش ای نصیر — کہلتی ہی قلعی دم تقریر پشت آینہ

مرزا مہدی ثاقب خلف مرزا انور علی نہاد محسن الدولہ بہادر باشندۂ لکہنؤ صاحب دیوان شاگرد

تو جو دیکہی جانب تصویر پشت آینہ — کیون نہو حد سی فزون توقیر پشت آینہ
ہی یہی تعبیر ہم گونہ بینگی چوٹی یار کی — خواب مین ہاتہ آئی ہی زنجیر پشت آینہ
دیکہو خالی ہاتہ اسکندر گیا آفاق سی — کہتی ہی رمزاً سیہے تحریر پشت آینہ
قسم باذن اللہ اگر کہدی مرا عیسی نفس — نغمہ زن ہو بلبل تصویر پشت آینہ
چہرۂ پرنور کی تمثال ہی کیا پر ضیا — مثل رویکسان ہوتی تنویر پشت آینہ
آگئی چوٹی کمر تک تیری او آئینہ رو — آینی سے بڑہ گئی زنجیر پشت آینہ

منور خان مشہور غافل ولد صلابت خان مرحوم شاگرد رشید غلام ہمدانی مصحفی

بوسہ لی وہ جو چراں ہوا لب سی — ہی یہی تعبیر خط کا مین نی جو کاغذ دیا اوسم لکہا — پشت آینہ

اوسکی نیرنگی رہا ہم کرتی حسیان ہر گہری — کاشکی ملتی ہمین تقدیر پشت آینہ
حسرت دیدار مین اوسکی جو مین بسمل ہوا — خون میرا ہوگا دامنگیر پشت آینہ
جسنی دیکھی ہو صفائی پشت پائی یار کی — اوسکی آگی کیا ہو پھر توقیر پشت آینہ
بوسہ ران صنم لیتی ہی وہ غافل مدام — کیون نہ زیر پا ملون تصویر پشت آینہ

میر آغا شمس شاگرد مرزا مہدی ثاقب باشندۂ لکھنؤ

دست جانان مین بری ہی توقیر پشت آینہ — مثل روئی شمس ہے تنویر پشت آینہ
ہو کف روشن مین یہ تنویر پشت آینہ — نور کا بکا بنی تصویر پشت آینہ
ہنسکی وہ بولی جو بکھری پیٹہ پر چوٹی کی بال — دیکھ کر دیکھی نہ ہو زنجیر پشت آینہ
کیا عجب ہی گر تمہاری دیکھنی کی شوق مین — پھوٹ نکلی اوس طرف تصویر پشت آینہ
فیض ہی اوس دست رنگین مین عجب اسکا نہین — گر مہک اوٹھی گل تصویر پشت آینہ
منہ پہ کچھ اور پیٹہ پیچھی کچھ صفائی دیکھ لے — روکی آگے گرد ہے تنویر پشت آینہ
صاف کہلاتی ہی غیبت یون دل صافیکی شمس — منہ پر آئی جسطرح تنویر پشت آینہ

محرر صدر دیوانی کلکتہ میر فرزند علی مسلم ولد میر حسین علی وطن قدیم عظیم آباد مسکن کلکتہ

رکھ کے سر سوئین کبھی انو پہ ای دل یار کی — اپنی ہے تقدیر ہو تقدیر پشت آینہ

سید آغا حسن امانت ولد میر آغا باشندۂ لکھنؤ صاحب دیوان شاگرد رشید میان دلگیر مرثیہ گو

دیکھی اوسنی غور سی تصویر پشت آینہ — آج باری لڑ گئے تقدیر پشت آینہ
عکس روئی یار ادہر تو دست رنگین ہی ادہر — آینی سے کم نہین توقیر پشت آینہ

شاگرد رشید اصغر علی خان نسیم دہلوی

عکس رخ سی یہ بڑہی تنویر پشت آینہ
چشم حیران بنگیی تصویر پشت آینہ

سینہ و پشت صنم کی نور سی زایل ہوی
قدر روئی آینہ تو قیر پشت آینہ

کیا کف دست صنم ہی صاف جسکی دید سے
حیرتی ہے دیدۂ تصویر پشت آینہ

صاف قلعی کہل گئی ہی عکس دست یار سے
ہوگئی روشن جو تہی تنویر پشت آینہ

عکس سی اپنی اگر ای جان تہین آتی ہی شرم
منہ پہ رکہلو دامن تصویر پشت آینہ

وقت آرایش تری زانو نپہ ملتی ہی جگہ
خوب چمکا اختر تقدیر پشت آینہ

گر ترا تیر نگہ پڑجای ای صیاد خلق
طائر تصویر ہو نخچیر پشت آینہ

اپنی تصویر اوسنی کہچوا کر لگائی آپ ہی
بڑہ گئی آینی سے توقیر پشت آینہ

پیٹ پہی موئی سر مین عکس سینی پر عیان
سلسلی سے ہی یہی زنجیر پشت آینہ

تختۂ عاج پس آئینہ پر ہی عکس زلف
پیٹی ہین یا مار گیسو شیر پشت آینہ

ہاتہ مین تیری خوشی یہ ہوی بالیدگی
پہول اوٹہا روغن تصویر پشت آینہ

اندنون سینی پہ یون ہی عکس روئی یار مہر
جسطرح تصویر ہو تسخیر پشت آینہ

سید محسن علی محسن مولف تذکرہ ولد سید شاہ حسین حقیقت باشندۂ لکھنو شاگرد خواجہ وزیر وزیر

دست رنگین ہے بڑہی تو قیر پشت آینہ
اب بدخشان ہوگیا جاگیر پشت آینہ

عکس رخ سی یہ بڑہی تنویر پشت آینہ
نور کا پتلا بنے تصویر پشت آینہ

دست گلگون صنم کی سیت سی یہ گل کہلا
سچ رہا ہی گلشن تصویر پشت آینہ

وہ شہ خوبان دم تزئین جو ہاتھون ہالے
بیعت دست صنم اسکو ہی ای محسن نصیب

بڑہ کی اسکندر سے ہو تو قیر پشت آئینہ
رشک کی قابل ہی اب تو قیر پشت آئینہ

کمر

مظلوم شاہ مرحوم مظلوم باشندہ لکھنؤ مقیم الہ آباد شاگرد غلام ہمدانی مصحفی

پہولون کا جو اوس گل کی پڑا ہار کمر پر
اک طرفہ شگفتہ ہوا گلزار کمر پر

اک مو نہوا وصف تری موئی کمر کا
کہہ کہہ کے مری سیکڑون اشعار کمر پر

آئینہ خجل ہے شکم صاف سی اوسکے
کہانی ہین گل اندام سدا خار کمر پر

اللہ ری نزاکت تری کس ناز وادا سے
ہاتھون کو رکہی ہے دم رفتار کمر پر

احوال سیہ بختی مظلوم کہی ہے
وہ جعد سیہ مو بمو اظہار کمر پر

پنڈت مہتاب رای آنجہانی بیتاب دہلوی

یا تنگ نکر ناصح نادان مجہے ایسا
یا چل کے دکہادی مجہن ایسا کمر ایسے

محقق علم شعر زایر کربلائی معلی سید علی اوسط رشک خلف سید سلمان باشندہ فیض آباد مقیم لکھنؤ تین دیوان ایک لغت ہندی انکا ہی شاگرد رشید شیخ امام بخش ناسخ

اگر کہون کہ ترا وہم ہی بجائی کمر
دہن مین ہی تو یہی بات ہی سوائی کمر

کمر شکستہ ہون ای عاشقون کی پشت پناہ
تری کمر نظر آئی یہ ہی دوائی کمر

تلاش موئی کمر مین اگر کمر ہا ندہون
عدم سے جا کی مری فکر ڈہونڈہ لائی کمر

دیکھی محبوب الٰہی کے جو پر نور کمر — شمع سان رشک سی فوڑی شجر طور کمر
بال باریکی مین نرمی مین خجل موی خمیر — نہ پری رکھتی ہی ایسی نہ کوی حور کمر
بال صبدی ہی وہین شیشۂ دل مین پڑتی — دیکھتا اوس بت چینی کی جو فغفور کمر
چھوڑی جب لف رسا پہر نہ ملا موئی میان — ہوگیی مجمع ہمجنس مین مستور کمر
دیکھتا دیدۂ حق بین سے اگر دار مژہ — کاٹتا پہر شجر دار کے منصور کمر
ناف ہی حقہ مرہم تو فتیلا ہی کمر — مندمل کیون نکرے آنکھون کی ناسور کمر
ناف کا موئی میان مین جو بندہا ہی تعویذ — نرگس چشم کے مانند ہی رنجور کمر
باندہ لی شدت سر مین مرا نامہ سنے — قاصد اسیکنی گر تجکو ہی منظور کمر
ای اثر فرقت محبوب کی شب بہاری ہے — چور کردیگا یہ بار شب دیجور کمر

مہدی حسین خان آبادی ولد غلام جعفر خان باشندۂ نکہنور بحر مین غزلگی نکالا ایک دیوان شاگرد ناسخ

نازک ہی کتنی اوس بت مغرور کی کمر — ایسی کبھی پری کے نہ ہی حور کی کمر
آواز نالہ حشر نہ نکلیگی دیکھنا — توڑی ہماری نالون نی کیا صور کی کمر
مجھ سے نہ باز زلف کو اوڑھو اسیر ہی جان — میری کمر کو سمجھو نہ مزدور کے کمر

شاہ غلام اعظم افضل خلف شاہ ابو المعالی عالی صاحب دائرہ الہ آبادی صاحب دیوان شاگرد ناسخ

گم سیکڑون ہوی مین نہین ہی دہوندکر کمر — عنقا کیطرح پر نہین آتی نظر کمر
ہر چند جستجو مین رہے صاحب نگاہ — دیکھا جو دور بین سے نہ آئی نظر کمر
مٹ جانی پر ہی اہل فنا جستجو مین ہین — ہر دم زبان پر ہی یہی رٹ کمر کمر

ای افضل اب تو ہین نہین پہ وقوف بازیں
باندہین ہین یون ہی غلامی کشیم بر کمر
امیر کریم نواب مرزا والا جاہ بہادر عالی شوکت
خلف نواب غفران مآب رضوان منزلت
فیض آباد مقیم لکھنؤ صاحب دیوان
شاگرد مرزا سلامت علی دبیر
خاکہ نہ جانے باندہی ہے کونسی کمر
اسکی مین کہونگا کیا کمر جبار کی جانکی ہوگی کمر

جھمک آنی کاہی کثرت نظارہ سی خطر
کیونکر اوتہائے بار ہجوم نظر کمر

بجلی سے پیرہن مین چمکتی ہین استخوان
مقیش کاہی تار تری سیمبر کمر

تصویر یار مانی سی پوری نہ کھچ سکی
جائی دہن دہن تہا نہ جائی کمر کمر

در پیش ہی عدم کا سفر پیر ہو چکے
عاشق سحر ہی باندہ رکہا ہی بخبر کمر

امیر یا تو قیر مرزا عالیجاہ بہادر شیدا خلف اغا حیدر حیدر نیشاپوری صاحب دیوان

آوین ہماری قتل پہ وہ باندہکر کمر
تو ہم بہی جان دینی پہ باندہین اد ہر کمر

چمکا بہی موج باد بہاری کا چاہیے
باندہی ہمارا وہ گل نازک اگر کمر

موتی ہی دانت اور کمر اوسکی رولاتی ہے
آب گہر مین ڈوبا ہوا ہون کمر کمر

موزون کرو نگا وصف کمر مرتی مرتی بہی
لازم ہی مجکو باندہنا وقت سفر کمر

شہ مندہ ہی شکم کی صباحت سی صبح عید
تار شعاع ہی تری نازک کمر کمر

اوس باغ حسن و ناز کی جوبن کی ہی بہار
گلبرگ ہی شکم رگ گلبرگ تر کمر

ناف اوسکی چشم عاشق حیران کا عکس ہے
کیونکر دکہائی دی کہ ہی تار نظر کمر

زیب کمر نہین ہی یہ شمشیر نیم آب
ہی بحر تیغ یار مین پانے کمر کمر

گرداب بحر حسن نزاکت جو ناف ہی
موج صفا ہی یا تری نازک کمر کمر

عشاق سر فروش کی بندہتی ہی قتل پر
برپا کریگی دیکہیے کیا شور و شر کمر

کاہیدہ مثل موی میان غم نے کر دیا
شیدا کی ہاتہ آئی نہ تیری مگر کمر

میر وزیر صبا ولد بندہ علی خواہر زادی اور پسر خواندہ میر اشرف علی باشندہ لکہنو صاحب دیوان شاگرد

ایسا فراق یار مین رویا مین رات کو
بستر پہ میری ہوگیا پانی کمر کمر

غنچی سے تنگ تر دہن تنگ یار ہے
اور برگ گل کی رگ سی ہی باریک تر کمر

ای رشک مہر گر نظری جذب متگذار ہو
تار شعاع مہر سے باندہی سحر کمر

منظور قتل ہی یہ کسی بیگناہ کا
قاتل بندہی جو رہتی ہی آہون پہر کمر

کہولی نہ وقت شام ہی قاتل نی ای سرور
باندہی جو میری قتل پہ وقت سحر کمر

سعادتخان ناصر ولد رسالتخان باشندہ بگینہ مقیم لکہنو پانچ دیوان ایک تذکرہ انکا ہی شاگرد مذنب

کسکس کے باندہتا ہی وہ بیداد گر کمر
گلیون مین آج خون سے ہے گا کمر کمر

جیسی فرہی سیاہ یہ ویسے سفید ہی
گویا کہ زلف یار تو شب ہی سحر کمر

وہ دو نو ایک قبضی مین آجاتی ہین مرے
کیا ہی ذرا سا پیٹ ہی کیا مختصر کمر

دو دو پہر گذرتی ہین اوسکی تلاش مین
ہی خط استوا تری ای سیمبر کمر

ناصر کو شادی مرگ نہو خط یار سے
دکہلا نہ دو رسی اوسی او نامہ بر کمر

مصاحب علی راوی خلف اکرام علی نبیرہ حافظ عبد اللطیف باشندہ موضع ناون متصل قصبہ بلگرام صاحب دیوان شاگرد رشید مرزا مہدی کوثر

کیونکر نہ باندہون کہا کی مین خون جگر کمر
ملک عدم کو باندہ گئے ہمسفر کمر

مانی سی کہچ سکی تری تصویر کسطرح
ہوش و حواس ہوگئی گم دیکہکر کمر

یہ جوش گریہ یاد کمر مین ہے اندنو
رویا مین جس جگہ ہوا پانی کمر کمر

امید زیست آج سی ہو کس امید پر
خالی جواب خط سی ہی قاصد اگر کمر

اندھا حضور ہوئی میان صنم ہون مین — دور آتی ہین نظر نہین آتی نظر کمر
ای نور کچہ دہن کا بہی مطلق نشان نہین — ہی بی نشان صورت عنقا اگر کمر

اسحاق علیخان اسحاق ولد فدا علیخان بن نواب مرزا علیخان بن نواب سالار جنگ باشندہ لکہنؤ صاحب دیوان شاگرد رشید نواب عاشور علیخان بہادر

باریک بین کو آئی گی کیونکر نظر کمر — تا رنگہ ہے اوبت نازک کمر کمر
آب روان کی ٹپکی نی طوفان اوٹہا دیا — ای بحر حسن آگئی کیا موج پر کمر
خورشید اوسکی جلوی سی بی نور ہوگیا — پرزر دوپٹی سی جو ہوئی جلوہ گر کمر
مضمونگا پیک جالی نہ لائی خبر کبہے — عنقا کیطرح ڈہونڈی تمہاری اگر کمر
مشتاق قتل سمجہی اوسے چاند عید کا — تیغ ہلالی سی جو ہوئی جلوا گر کمر
اوسکی کمر کی یاد مین کہینچی جو آہ گرم — دریا مین ساری ہوگیا پانی کمر کمر
پہرتی ہین جستجو مین تمہاری ہی رات دن — رہتی ہین باندہی اس لیی شمس و قمر کمر
ڈہونڈہا بہت پتا نہ ملا اس جہان مین — رکہتی ہی ملک غیب مین شاید کہ گہر کمر
اسحاق اوسکی وصف سی معجز بیان ہوا — دیتی ہی غیب کی یہ تمہاری خبر کمر

مرزا عنایت علی بیگ ماہ ولد مرزا فیض علی بیگ بن کن الدولہ مرزا مراد علیخان بہادر کہین برادر مرزا حاتم علی بیگ مہر باشندہ لکہنؤ مقیم اکبرآباد شاگرد رشید خواجہ حیدر علی آتش

واللہ ان بتون کی جو آتی نظر کمر — مضمون کمر کا باندہتی ہم باندہکر کمر
خود رفتہ ہو کی وصل کی شب شوق دید سے — ڈہونڈہا کیا ہون یار کی مین بیشتر کمر

کسطرح اوسکو نامرگ جان نہ جانیے ہی اور وہ کبھی نہین آتی نظر کمر

مین اوس کمر کو کیونکہ رگ گل کہون کہ ہو جو تار زلف حور سے باریک تر کمر

ڈرتا نہین خدا سی جو عالم کی قتل پر باندہی ہی تو فی اوبت بیداد گر کمر

جون شاخ گل لچکتی ہی ہونکی سی باد کے نازک ہی تیری غیرت گل اسقدر کمر

مانند اوس کمر کی نظر ہم نہ آئین گے یونہین رہی جو یاد وہ آٹھون پہر کمر

مرنی سے غم زدونکی تری کچھ عجب نہین کوہ غم و الم کی بہی ٹوٹے اگر کمر

ای شور محشر تو فی ہمین پہر اوٹہا دیا سیدہی ابہی تو کی تہے ذرا آنکر کمر

معروف کہکشان کی کمربند سی کہلا باندہی ہوی ہی چرخ سدا ظلم پر کمر

مرزا احمد مسیتا بیگ متہی خلف مرزا عبد القادر باشندہ لکہنو صاحب دیوان شاگرد آتش

چبہتی ہی دل مین یہ تری باریک تر کمر کرتی ہی مجہ سے کار سر نیشتر کمر

جسم لطیف مین تری عالم ہی پہول کا زیبا ہے گر کہون رگ گلبرگ تر کمر

بسمل ہو کون کونسا عاشق ہو نیم جان زلفین ہوی ہین یار کی ابتو کمر کمر

گم کر خودی کو تا تجہی حاصل کمال ہو موہوم جب ہوئی تو ہوئی نامور کمر

سر خفی ظہور نہ پکڑی تو خوب ہے ای منتہی خموش رہو دیکہکر کمر

میر ابو طالب انسب ولد میر اکرام علی باشندہ لکہنو صاحب دیوان شاگرد میر کلو عرش

آئی نہ مثل مرکز عالم نظر کمر دہوندہا کیا مین شام سی تا سحر کمر

دست خیال مین مرے آئی اگر کمر دون نقد جان چہوڑون نہ ای سیمبر کمر

ای شیخ حسن صفت تا رزرگ

آتا ہی اونکو اپنے نزاکت کا جب خیال
پاتی نہین ہین آپ وہ دو دو پہر کمر

روی ہین عاشقان کمر اسقدر کہ آج
ہر جا ہی کوی یار مین دل دل کمر کمر

چیتا اسیر عشق ہے آہو شکار ہے
دیکہی نہ ایسی چشم نہ آئی نظر کمر

سادی جگہ رہی جو ورق پر تو کیا ہوا
مانی کو تیرے یار نہ آئی نظر کمر

دروازہ بند ہے تو ذرا اسکا غم نہین
دیوار یار کے ہے درخشان کمر کمر

میان محمد بخش آرایش ساز رسا ولد شیخ محب اللہ باشندہ لکھنؤ صاحب دیوان شاگرد شرف خان خان

چلنی مین تہر تہراتی ہی جو سر بسر کمر
لچکا نہ کہائی او بت نازک کمر کمر

غم مین جو بحر خوبی کی مین ڈوبی گیا
قسمت تو دیکہو ہو گیا پانی کمر کمر

عنقا ہی سو ہی یار کمر گل ہی الہی یہ
سو طرح دیکہا پر نہین آتی نظر کمر

پاجامہ یہ نہین ہی تمامی کا پاؤن مین
دریائی زر مین ڈوبا ہی وہ مہ کمر کمر

کیا کیا نہ جی مین اپنی وہ کہائی پیچ و تاب
کہینچی گئی نہ مانی سے نقشی مین گر کمر

ہو ویگا خون مفت کسی بیگناہ کا
مت باندہ ظلم پر بت بیداد گر کمر

جاتی نہین ہو کوی بتان مین جو تم رسا
الفت کی فن سی کہول کی بیٹہی مگر کمر

ارشاد علی شاہ سالک ولد محمد علی باشندہ بہوپال وارد لکھنؤ شاگرد میر ہادی یعنی بیخود

کسطرح آئی اوس بت چین کی نظر کمر
چینی کی بال سی بہی ہی باریک تر کمر

ہوتا ہون قتل مین جو تری دیکہکر کمر
رکہتی ہے تیغ تیز کا شاید اثر کمر

یاد میان یار مین روون جو ایک پل
بہر جائی صحن خانے مین پانی کمر کمر

تہین ہی آب کی خیتی مین پہول ای گلرو
دکہارہی عدم کے ہمین بہار کمر

شبیہہ کہینچ کے آدہی کہا یہ مانی نے
دکہائی دی تو کہینچی تیرے اوسکار کمر

ارادہ قتل کا کسکی ہے بدہوا ہن ہو کیون
کہلی بند ہی ہی جودم مین ہزار بار کمر

نثار ہوتا ہے معدومی کمر پہ دہن
دہن پہ تیرے عجب کیا جو ہو نثار کمر

یہ انتشار رہا وصف کچہ بہی ہونگا
جو آئی شبکو تہ زلف مشکبار کمر

کہٹکتی ہی مری آنکہون مین دل مین آٹہ پہر
کہین تو بال بنی ہے کہین ہی خار کمر

اگر اشارہ ابرو سی حکم دے سفاک
تو کہولین جا کی عدم مین گنہگار کمر

کمر جو باندہ کی نکلی وہ گہر سی قتل ہون مین
دکہائی جوہر شمشیر آبدار کمر

قریب پشت و شکم دیکہکر یہ حیرت ہی
پڑا ہے آینی مین بال یا ہی یار کمر

صیام مین نہ اگر میکدہ کہلا سا تے
تو لوٹ لینی پہ باندہین کی بادہ خوار کمر

مثال دینگی رگ گل سی وسکو ای بلبل
چہپائین ڈاب سی پتلی سی وہ ہزار کمر

عدم مین بہی نہ چہوٹی فکر موشکافی سے
نہ بہولی یاد ہے عشقی تہ مزار کمر

مولف تذکرہ سید محسن علی محسن ولد سید شاہ حسین حقیقت باشندہ لکہنؤ شاگرد خواجہ وزیر

موشکافونکو نظر آتی نہین اصلا کمر
بنگئی تار نگاہ دیدۂ عنقا کمر

بوجہ نہی پہولون کی بدہی کانہ اوسکی طاقت
کیا نزاکت ہی کہ جہکر ہوگیی دونا کمر

درمیان پڑکر ملایا عاشق و معشوق کو
مصلح عالم بنی ہی اب سی گویا کمر

بال کی صورت کہٹکتی ہی یہ چشم شوق مین
دی ہی ہی کیا ہی اہل دید کو ایذا کمر

گرمی رفتار سی اک موی آتش دیدہ ہی — کہا رہی ہی بل نزاکت سی تری کیا کیا کمر
بار عکس تار گیسو سی لچک جاتی ہے یہ — اس نزاکت کی کہان سی لائیگا چیتا کمر
خانۂ دل مین نہ ٹہریگا خیال ترک چشم — یہ سپاہی اپنی ہی بستر پہ کہولی گا کمر
لال نیفا دیکہکر سفاک کا کہتی ہی خلق — آگیا ہی بڑہ کی خون سیل عاشق تا کمر
کہتی ہی چشم تصور جب نظر آتی نہین — واہمہ خلاق ہی ہو جائیگی پیدا کمر
نقد دل کو مین حسینون سی چہپاؤنگا اگر — آکی قضا ق نگہ میری ٹٹولی گا کمر
مجرم عشق ہیان یارای محسن ہون مین — حشر مین ہوگا گنا ہونکا پسینا تا کمر

کولی

امیر علیخان ہلال ولد تراب خان باشندۂ لکہنو صاحب دیوان شاگرد رشید میر علی اوسطر شک

نہ بہولین گی کبہی ان ہاتہونکو پہر عمر بہر کولی — شب وصلت مین دبوائی جو وہ شک قمر کولی
رولاتی ہی ہمین آہون پہر یہ آہ آہ آنسو — گلا باز و دفن منہ چہاتیان سینہ کسر کولی
یہ قدرت دیکہیی اوسکی کہان کسکی سمائی ہی — پہرا کرتی ہین دونو آنکہون مین شام و سحر کولی
کسی پہلو نہین آرام کیونکر بہولئی اونکو — ہوی ہین باعث درد دل و درد جگر کولی
قد شمشاد مین کب دلبری کی ایسی پہلو ہین — کولی کوہ وفا و کوہ تمکین ہین مگر کولی
بروج قصر جنت ہین یہ ساق عرش اعلی کے — عجب صانع نی قائم کردی ہین انپر کولی
نہین ممکن کہ دو کوہ وقار اک بال مین لٹکین — تعجب ہی تمہاری دیکہکر زیر کمر کولی
ہلال زار سی کہتا ہی وہ کوہ صفا ہنسکر — سراپا مین پسند آئی تجہی ای پیغمبر کولی

کیا چکنی ہین کیا صاف ہین کیا گول سرین ہین
بی حرم ہین نایاب ہین بی مول سرین ہین
جمتا نہین ہی پای نظر ایسی پھسلتی ہین
چٹکی مین نہین آتی ہین بی جھول سرین ہین

رائین

ڈپٹی گلکٹر ضلع اٹاوا کلب حسین خان بہادر نادر ولد نواب کلب علیخان بہادر باشندہ بنارس
صاحب دیوان مع قصاید و مرثیہ اور ایک تذکرہ صولت نادری انکا بہی شاگرد رشید شیخ امام بخش ناسخ

بال کا دخل ایک سر مو بہی نہ پایا ران مین
صاف لطف آیینہ اوسنی دیکہا یا ران مین
رکہکی سرسویا کہلی بالوسنی جو وہ ایکدم
بوی مشک آتی رہی تا دیر کیا کیا ران مین
جوہر آیینہ اسا صاف آتا ہی نظر
پڑ گیا جو عکس گیسوی خلیپا ران مین
مین مثال خار کٹہکا ناتوانی کی سبب
وصل کی شب جبکہ اوس گل نی دیا یا ران مین
کیا کہون اوس گلکو کیسی ہیکلی شب کو ہوے
چہیڑنی کی وسطی جب گدگدایا ران مین
اس لیی بدلی ردیف نامی در شہر سخن
غور کرنا مجکو ہرگز خوش نہ آیا ران مین

زانو

مولوی باسط علی شوکت باشندہ لکہنؤ محلہ بہوانی گنج شاگرد مرزا صغر علیخان نسیم دہلوے

رشک آیینہ جو اوس شوخ کا پایا زانو
چشم حیرت سی جہکی صاف نظر آیا زانو
جیمین آتا ہی کہ ہون بخت رسا کی صدقے
آج قاتل کی تہ سر ہے ہمارا زانو
تا دم زیست نہ لی زہد کا پہر زاہد نام
دیکہی اوس شک پری کا جو مصفا زانو
مدتون کوچہ جانا نمین رہی ہم لیکن
ایک زانو سی مکرر نہین بدلا زانو

شمعین نہین روشن تری محفل مین ای ظالم
جلتی ہین کسی عاشق محرور کی ساقین

کسدرجہ غم عشق سی گھل گھل کی ہوا ہے
اُنگلی سے ہین کم ناسخ مغفور کی ساقین

ڈپٹی کلکٹر کلب حسین خان بہادر نادر ولد نواب کلب علیخان باشندۂ بنارس صاحب دیوان شاگرد ناسخ

ہی بجا عشّاق کو دلکا لگانا ساق مین
روشنی شمع لگن مین ہین پاتی ہین یا ساقین

شمع کی سا تہ اسطرح جلوہ نہین فانوس کا
پائچی کلیون کی ہین جسطرح زیبا ساقین

جب کی دریا مین نہانی کو گیا وہ بحر حسن
لپٹی اگر مردم آبی مصفّا ساق مین

آینی کو کچہ تمیز نیک و بد ہوتی نہین
دیکہتا ہی منہ ہر اک اپنا پرایا ساق مین

گر رقیبون کو دیا ہی آپ نی اذن مساس
ہمکو بہی مس کرنی دیجی پاون مین یا ساق مین

سعادتخان ناصر ولد رسالت خان باشندۂ نگینہ مقیم لکہنو پانچ دیوان ایک تذکرہ انکا ہی

ہمنی دیکہی ہین کسی نازک بدن کی پنڈلیان
کیا خوش آئین شمعہای انجمن کی پنڈلیان

پنجۂ رنگین سی ہی نور پنجہ یار کا
نرم زانو سے ہین اوس نازک بدن کی پنڈلیان

حسن کی دولت سی مالا مال ہی اوسکا بدن
رانین ہین یا قوت کی لعل یمن کی پنڈلیان

پہیلی اوس سی ہوگئی شیرینی ساق عروس
ایسی شیرین ہین مری شیرین دہن کی پنڈلیان

سرخ پاجامہ ہی گوٹا ہر کلی مین ہی لگا
پہولون کی چہڑیان ہین اوس سنگ چمن کی پنڈلیان

دیکہی ای شیرین دہن میری جو وہ سینہ کنی
تہر تہر ائین موج آسا کوہکن کی پنڈلیان

پنجۂ مرگان سی بہی دابا تو نیلی ہوگئین
ہین رگ گل کیا مری نازک بدن کی پنڈلیان

پانی بہر آتا ہی منہ مین جب لہو نہین کتا ہون یاد
ہین مگر شاخ نبات اوسکی سیمتن کی پنڈلیان

مشتاطہ دیکھ تو نہ لگا بیٹھنا کہین
مہدی کہان کہان مری غنچہ دہن کی پان

گلشن وہ کونسا ہی جہان مین کہ جس جگہ
آئی نہین نسیم مبارک سخن کے پاؤن

مرزا اسد اللہ خان عرف مرزا نوشہ **غالب** ولد عبد اللہ بیگ خان قوم ترک اولاد مین
گستیاسب کی مولد اکبرآباد مسکن دہلی دیوان فارسی اور ریختہ اور پنج آہنگ انکی مطبع زادہ
ہی مشاہیر شعرای دہلی ہین مولف کو یہ غزل اپنی خط مین شیخ فدا حسین خدای قصبہ پیالی سے

دی سادگی سے جان پڑون کوہکن کے پان
بہبہات کیون نہ ٹوٹ گئی پیرہن کی پاؤن

دہوتا ہون جب مین پنی کو اوس سیمتن کے پان
رکہتا ہی ضد سے کہینچ کی باہر لگن کی پاؤن

مرہم کی جستجو مین پہرا ہون جو دور دور
تن ہی سو افگار رہین اس خستہ تن کی پاؤن

پہاگی تہی ہم بہت سواب اسکی سزا یہ ہے
ہوکر اسیر دابتی ہین راہزن کی پاؤن

اللہ ری شوق دشت نوردی کہ بعد مرگ
ہلتی ہین خود بخود تری اندر کفن کی پاؤن

ہی جوش گل بہار مین یان تک کہ ہر طرف
اوڑتی ہوی اوبجہتی ہین مرغ چمن کی پاؤن

بیچارہ کتنی دور سی آیا ہی شیخ جے
کعبی مین کیون دبائین نہ برہمن کی پاؤن

شبکو کسیکی خواب مین آیا نہو ہین
دکہتی ہین آج اوس بت نازک بدن کی پاؤن

غالب مری کلام مین کیونکر مزا نہو
پیتا ہون دہو کی خسرو شیرین دہن کی پاؤن

سخنور عالی فکر خواجہ حیدر علی مرحوم **آتش** خلف خواجہ علی بخش باشندہ مکہنو صلعب دیوان آنکا گردیدہ

باہر نہ پانچی سے ہون اوس گلبدن کی پاؤن
پہیرین چہری نہ پنجۂ قصاب بن کی پاؤن

ہستی سی جاؤن بی سر و پا جانب عدم
اندر کفن کی سر ہو نہ باہر کفن کی پاؤن

موجی رام **موجی** خلف دیوان چہترپت ملازم بہاء الدولہ امیر الملک نواب حسین علیخان بہادر پسر نواب سعادت علیخان بہادر باشندہ لکھنؤ صاحب دیوان شاگرد غلام ہمدانی مصحفی

تہی گردسی بہری جو غریب الوطن کے پاؤن — شبنم و ہلا رہی ہی نسیم چمن کی پاؤن
چومون ہزار مرتبہ شیرین و ہن کے پاؤن — دو چار بوسی جو لب شکر شکن کی پاؤن
آیا نہ ٹھیک برمین ہماری کوئی لباس — مرنی کی بعد بہی رہی باہر کفن کے پاؤن
آئی جو اوسکی آنی سی گلشن مین فصل گل — بلبل نی چوم چوم لیی گلبدن کی پاؤن
وحشت زدونکی ساتہہ وہ بہتا ہی جو کڑی — جاؤن اوکہین نہ غزال ختن کی پاؤن
جاؤنگا تیشہ لیکے سوی بیستون اگر — ٹہرین گی سامنی مری کبکو ہکن کی پاؤن
مانی نہ ایک بات سحر تک شب وصال — میرا سر نیاز تہا اور سیمتن کے پاؤن
کہولی جو اوسنی زلف گرہگیر کی رسن — زاہد کی ہاتہہ باندہ لیی برہمن کے پاؤن
محشر کے دن وسیلہ شفاعت کا ہو مجہی — موجی جو ہاتہہ آئین حسین و حسن کے پاؤن

اسد الدولہ منشی حسن یار خان بخشی عمدہ سلطانی **افضل** خلف باقر علیخان ابن محمد یار خان رسالدار باشندہ لکھنؤ صاحب دیوان شاگرد خواجہ حیدر علی مرحوم آتش

ملتی جو مجکو چومتا اوس گلبدن کی پاؤن — دوش نبی پہ پونہچی ہی حور بہشت شکن کے پاؤن
سودا تہا کوئی یار کی پہرنے کا اس لیے — نکلی رہے ہماری جو باہر کفن کے پاؤن
راہ وفا مین تہک کے نہ رہ جائین خوب ہے — یہ دشمنی کرین نہ کہین دوست بن کے پاؤن
آنا جو ہاتہہ ہو تو کہین جلد آیئے — دوڑا کے تو ریگا نہ مجہہ خستہ تن کے پاؤن

پنجونکی بہل چلتی ہین وہ سر کی بہل چلے — اوس کج ادا نی رکہا زمین پر جوتن کی پاؤن

دنیا سی جب چلا اٹھا سکندر یہ حال تھا — باہر کفن کی ہاتہ تھا اندر کفن کی پاؤن

باہر ہوا نہ خانۂ زنجیر بہی قدم — جوش جنون مین رہ گئی مشتاق بن کی پاؤن

ان سختیون مین بہاگ نکلتا ہی دیو بہی — بالائی کوہ بہی نہ ڈگی کوہکن کی پاؤن

نقش قدم کو ہاتہ لگائین تو سر کٹے — پہوسکتی ہین رقیب مری سیمتن کی پاؤن

اوس کوچی مین پہنچ کی مرا حال یہ ہوا — اوٹہی نہ آگی رہ گئی دیوار بن کی پاؤن

پاپوش اوسکی مہندی لگاتی ہی ای شرر — یون ہین ہین سرخ اوس گل ناز کبدن کی پاؤن

کہڑی سا زرام دیال سخن ولد پرم سکہ باشندۂ لکہنؤ صاحب دیوان شاگرد خواجہ حیدر علی آتش

رکہی اگر وہ ناز سے اندر چمن کی پاؤن — سب پہول چومین آنکی اوس گلبدن کی پاؤن

اب ضعف سی قدم بہی اوٹہانا محال ہے — فرقت مین ہوگئی ہین مری لاکہ من کی پاؤن

آنکہونکو تیری دیکہ کی بہولی ہین چوکڑی — اوٹہتی نہین ہین دیکہ سے ظالم ہرن پاؤن

بعد از فنا بہی مین نہ بچا رنج ہجر سے — پہیلاؤن کیا مین چین سی اندر کفن کی پاؤن

بلبل کیطرح ہوگئے نالان تمام گل — اوس سرو قدنی رکہی جو باہر چمن کی پاؤن

اپنا کمال شوق دکہادی جو ایکبار — شیرین لگائی آنکہونسی پہر کوہکن کی پاؤن

بلبل بسان گل ہمہ تن گوش ہو سخن — رکہون جو نغمہ سنجی کو اندر چمن کی پاؤن

الملخطہ ولایت علی سرور ولد محمد جعفر مخمور باشندۂ لکہنؤ شاگرد اپنی والد کے اور آتش کے

کرتی ہین سحر رقص مین اوس گلبدن کی پاؤن — کیا کیا سماد کہاتی ہین طاؤس بن کی پاؤن

ہاتہ آگئی ہی دولت بیدار کیا نصیر
سونی ہین دیکہہ پائی ہین اک سیمتن کی پاؤن

سعادتخان ناصر ولد رسالت خان باشندۂ نگینہ مقیم لکہنؤ پانچ دیوان ایک دسکرہ انتخاب

دیکہی چراغ لی کی جوہر سیمتن کی پاؤن
مہندی کی ہاتہ ائین ایسی پہبن کی پاؤن

زنجیر میری پاونکی ہی دام زیر خاک
چہوٹری گی میری قبر نہ درد کفن کی پاؤن

چل دیگا رخت جوشش سودا مین ہاتہ سے
دامن کی چاک ہون گی مری پیرہن کی پاؤن

دریا مین دہوئی وہ تو بتاسا ہو ہر حباب
شاخ نبات ہین مری شیرین دہن کی پاؤن

کافر ہوا ہون شاہد عاشق نواز پر
وہ بت ملا ہی دہوتا ہی جو برہمن کی پاؤن

طول حیات سی ہی یہ ناصر کا مدعا
آنکہون سی وہ لگائی امام زمن کی پاؤن

امیر علیخان ہلال ولد ترار خان باشندۂ لکہنؤ صاحب دیوان تلمیذ گرد رشید میر علی وسط رشک

بلبل جو دیکہہ پائی مری گلبدن کی پاؤن
سمجہی نہ اکنون سے بہار چمن کی پاؤن

بترہ بڑہ کی کیا ہی وار لگائی ہین حی نے
ہاتہون کی بدلی چوم لون اوس تیغ زن کی پاؤن

یہ دوست پروری ہی کہ گر مجہاؤن شرم سے
دہنس جائین میری قبر مین جو گور کن کی پاؤن

کوئی نہ میری وادی غربت مین آپہرا
او بہی مری طرف کو نہ اہل وطن کی پاؤن

مرقد مین بہی جنون کی ہین یہ تیز دستیان
سر کہل گیا نکل گیے باہر کفن کی پاؤن

گویا اگر نبون کو خدا کرتا دہر مین
دہو دہو کی پیتی شیخ ہر اک برہمن کی پاؤن

سہلاؤن مین تو پنجہ مژگان سی رات بہر
پاؤن کہان پر آپ سی نازک بدن کی پاؤن

مہندی کی پتی بوٹی ہی اکثیر کی کوئی
سونی کی بن گئی ہین مری سیمتن کی پاؤن

تہانہ دار متعلقہ کوتوالی لکھنؤ میر عباس ولد میر امام الدین صاحب دیوان شاگرد خواجہ وزیر مرثیہ

چھولی اگر وہ جا کی مرے گلبدن کی پاؤن — چومی دہان غنچہ نسیم چمن کی پاؤن
وہ بی نشان ہون مین نہ ملا قبر کا نشان — تہک تہک گیی تلاش مین دفن کی پاؤن
گلشن مین تیری سایہ پہری سائی کی روش — قمری کی طرح ہو وین سرو چمن کی پاؤن
اغیار کو دکہاتا ہی اپنا خرام ناز — دل توڑتی ہین چلنی مین اوس بانکپن کی پاؤن
کمہلا گئی لجا لو کے مانند چھوتے ہی — نازک ہین اسقدر مری نازک بدن کی پاؤن
محتاج پا کبہی نہین جو ہین سبک خرام — چلتی ہی اور نہین ہین نسیم چمن کی پاؤن
ہم چشم اپنی یار کا دیکہا جو اے جنون — صحرا مین چومی خوبسی مین نی ہرن کی پاؤن
ہی بعد مرگ بہی یہی مرقد مین آرزو — عباس چومون حضرت شاہ زمن کی پاؤن

آفتاب الدولہ خواجہ اسد قلق ولد خواجہ بہادر حسین فراق بن خواجہ مرزا خان انکی باشندہ لکھنؤ صاحب

مہندی ہی ہون سیاہ نہ اوس گلبدن کی پاؤن — صرف خسوف ہون نہ کہین مہرین کی پاؤن
بلبل ہو دنگ دیکہی جو اوس گلبدن کی پاؤن — طوطی اوڑائین بنیہ یاد بن کی پاؤن
نرگس ملی گی آنکہو نسی غنچہ دہن کی پاؤن — کل دہو ئینگی گلاب ہی اوس گلبدن کی پاؤن
وہ کون ہی جہان مین نہین جسکو حب زر — زاہد لگائین آنکہو نسی اوس سیمتن کی پاؤن
گلگشت کیا نسیم کی سیکہا ہی رشک گل — ہین بی صدا خرام مین اوس گلبدن کی پاؤن
گہل گہل کی تیرہ بختی ہی بنجاؤن شکل خال — بوسی اسیطرح سی تمہاری دہن کی پاؤن
جلئی ختن سمجہ کی جو اوس زلف کی طرف — کاٹون اسی خطا پہ غزال ختن کی پاؤن

ایہی غزل کہی یہ تمنا ہی ای قلق
بس اتنی داد منہ سی ہر اہل سخن کی پاؤن

سید ابو تراب عرف منجھو صاحب المتخلص ولد سید اکرام علی ساکن لکھنؤ صاحب دیوان شاگرد میر کلو عرش

سروی کی ہاتہ آئین گی اوس سیم تن کی پاؤن
پروانی مر کی پڑتی ہین شمع لگن کی پاؤن

ہوتا نثار قامت موزون یار پر
قمری کی طرح ہوتی جو سرو چمن کی پاؤن

اعجاز ہر قدم پہ نمایان ہی دیکہہ لو
پتہر مین بہی ہین نقش سول زمن کی پاؤن

ہوتا ہی کبک روغ قیبونکو یان فروغ
نہی راست یہ مثل نہین جھوٹی سخن کی پاؤن

کشتہ پہ تیرا بی سرو پا ہی پس فنا
سر لائق عمامہ نہ قابل کفن کی پاؤن

دیکہا جو یار کو نہ قدم آگی بڑہ سکے
اے بسے جمی زمین پہ بنی لاکہ من کی پاؤن

جو قبر مین گیا اوسے آرام آگیا
منزل پہ جا کی پہیلی غریب الوطن کی پاؤن

جاتا ہی چپ کی غیر کی گہر ہمسی رات کو
نکلی ہین ابتو پیٹ سی شیرین دہن کی پاؤن

کیا ذکر بی تمیز جو اہل تمیز ہین
آنکہون پہ اپنی رکہتی ہین اہل سخن کی پاؤن

میری طرح سی اسکو بہی گردش ازل سی ہے
گو دیکہنی مین آئی نہ چرخ کہن کی پاؤن

فرہاد کی طرح سی کرون مین بہی سر نثار
انسخ جو منہ سی چوم لون شیرین دہن کے پاؤن

میر نواب موزون ولد میر بندہ علی باشندہ لکھنؤ صاحب دیوان شاگرد رشید منشی مظفر علی اسیر

طاؤس باغ دالتا کیا کیا نہ تن کی پاؤن
ہوتی ہتون کیطرح جو کچہ بہی ہین کی پاؤن

ہی طرفہ حال وحشی چشمان یار کا
جا جا کی چومتا ہی غزال ختن کی پاؤن

جی بہر کی شوق قتل مین کسطرح روؤنگین
دہر ہی پہسل نہ جائین کہین تیغ زن کی پاؤن

دیوان نہون نہ اوڑہین پس مرگ پر ہمان
دڑسے کی چہتری نہ اوڑہین کفن کی پاؤن

نکلا مین ہم وہ ثاقب نہ کر سکے
جاسے گا نصیب ہو گئی اہل وطن کی پاؤن

دیوان مرا خانہ زنبور ہے کہ نہین
بندش کی ہر یون مین بہی ہی مین بنی کی پاؤن

موزون وہ سنگ موسیقی ہی مین بنی کی پاؤن
جس مین نی سری مین سول زمن کی پاؤن

سید ابو تراب عرف منجھو صاحب المتخلص ولد سید اکرام علی ساکن لکھنؤ صاحب دیوان شاگرد دیم کلو عرش

بلبل ہو صحن باغ مین بہی جا کی ٹہک رہی
ہر شاخ گل مری نگہ تیز کی پاؤن

ہوتا سا قدرہ گلشن عالم کی سیر مین
بلبل گل تری کی ہاتہ مین بر کی پاؤن

دل کی ہوی کی ہوی کی ہوی کی ہوی کی ہوی

ہیر کی تہی جو ہاتہ حنا سی ہوی ہین لعل
مرجان کی شاخ تر ہوئی نہیں میں سنگی پاؤن

پابند عشق زلف کا ہو کون دستگیر
کیونکر نہ کہینچین قید مین صید رمی سمن کی پاؤن

غربت پہ چشم آبدسے روئی پہوٹ کر
کانٹون سی چہد گئی جو غریب الوطن کی پاؤن

تیری شہید ناز سے گرویدہ خلق ہے
پڑتی ہین لوگ ناصر غونی کفن کی پاؤن

گوبند پرشاد قوم کایتہ ولد دیبی پرشاد باشندہ لکہنو صاحب دیوان شاگرد منشی مہیدی لال زار

شمشاد کیون نہ چوم لی اوس گلبدن کی پاؤن
گرہا تہ شاخ گل ہین تو شاخ سمن کی پاؤن

ای شمع حسن عشق مین تیری یہ ضعف ہی
او تہتی نہین ہین اس تری کالبدہ تن کی پاؤن

زنار زلف یار کا پائین کہین پتا
اسلام پیشہ پڑتی ہین ہر برہمن کی پاؤن

ہیہات ہمکنار نہ اکبار وہ ہوا
سو بار ہم پڑی بت پیمان شکن کی پاؤن

وہ چشم مست یار اگر دیکہ لے کہیے
نقش قدم بنین نہ اوٹہین پہر ہرن کی پاؤن

گردون فضا کو آپ لگانی نہ دینگی ہاتہ
چہولی گا ایک روز وہ دیوانہ بن کی پاؤن

خیرات علی خان خشان باشندہ فرخ آباد

گردش مین ایسی آگئی مجہ بی وطن کی پاؤن
پہرنی سی باز رہگئی چرخ کہن کی پاؤن

عکس شفق ہی پای بلورین ہین ای پری
منہدی لگی نہین ہین عقیق یمن کی پاؤن

کیونکر اوٹہائین رنگ حنا کے وہ بار کو
نازک زیادہ گل سی ہین اوس گلبدن کی پاؤن

دہوئی جو موج آب مین دندان دلبر شوخ
بطن صدف مین ٹہہرین نہ در عدن کی پاؤن

ہی بعد مرگ بہی ہی خشان کو بیکلے
اندر کفن کی ہاتہ ہین باہر کفن کی پاؤن

اوسکو بھی کبھی خلق مین وہ زن مرید ہے — خلوت مین جو پڑی کوئی اپنی لہن کی پاؤن

دو دانت بڑہ کی آگی کی آئی ہین یہ نکل — سمجھو تو شیخ جی کی یہ دو ہین دہن کی پاؤن

ذاکر مین اوسکی در پہ یہ بیٹہا کہ رہ گئے — ہل سکتی اب ذرا نہین مجہ خستہ تن کی پاؤن

نواب احمد حسن خان عرف اچھی صاحب جوش ولد نواب مقیم خان اولاد مین حافظ الملک حافظ رحمت خان بہادر کے باشندہ بریلے مقیم لکھنؤ صاحب دیوان شاگرد رشید نواب ظفر یار خان راسخ

گرد یکہین قمریان مری نازکبد نکی پاؤن — بسمل کی طرح رگڑین وہ اندر چمن کی پاؤن

ہون مین وہ کم نصیب فراغت کہین نہین — پہیلا کی خاک سو دن مین اندر کفن کی پاؤن

پامال تیری چال سی شمشاد سرو ہے — رکہہ اسطرح نہ باغ مین مغرور تن کی پاؤن

بہولا ہی چوکڑی تری آنکہون کی سامنے — حیرت سی گر گئی ہین زمین مین ہرن کی پاؤن

مجہ ناتوان کو کافی ہی زنجیر زلف یار — میری نہین ہین دو ستو لائق رسن کی پاؤن

وزد حنائی یار مری دل کو لے گیا — کوئی بہی کاٹتا نہین اس راہ زن کی پاؤن

وحشت کا جوش لی ہی گیا دشت کی طرف — گو زخمی ہو گئی مری کانٹو نسی چبن کی پاؤن

تنہائی مین رسائی جو دی مجکو تو صنم — آنکہون پہ اور سر پہ رکہون ہمن کی پاؤن

تکتا نہین ہی بندہ کہین ہاتہ غیر کا — ای جوش اپنی آنکہین ہین اور پنجتن کی پاؤن

صاحب مطلع مرزا اغا جان خوشنویس فارسیگو اتحاد تخلص ولد خواجہ خیر الدین باشندہ لکھنؤ شاگرد

حورون سی جانکر مجہی سرگرم اختلاط — رکہتی نہین ہین قبر پہ ماری جلن کی پاؤن

ای یار اپنا جامۂ ہستی بچا کے مین — چوما کرون مدام لب فرش بن کی پاؤن

انگشت پا ہر ایک کلی ہی گلاب کی — گلدستی صاف ہین مری شکر چمن کی پاؤن
اللہ ری ولولی نہ مرا ساتہ دی سکا — وحشت نی میری خوب تہکائی ہرن کی پاؤن
یان پر روائی عیش نی کی کوتہی تو کیا — پہیلا کی وان تو سوئین گل یاسمن کی پاؤن
وحشت مین سیر چشم غزالان دکہاؤلا — لی چل او دہر جدہر کو بنی ہین ن کی پاؤن
چاندی ہی اوسکی ساتہ کا سونا جو ہو نصیب — اکسیر ہی دباؤن جو اوس سیم تن کی پاؤن
ہم سمجہی شمع طور جلے آفتاب مین — دہونی کو اوسنی کہی جو اندر لگن کی پاؤن
جام و صراحی آپا ہے لیکر زہی نصیب — سر پر ہماری ساقی پیمان شکن کی پاؤن
چلنی مین ٹہاٹہ دیکہی مری اوس پہکیت کا — پڑتی ہین پیتری ہی عجب بانکپن کے پاؤن
چٹکی کلی کلی مین لگانے سے فایدہ — نیلی نہ پانیچون مین ہون اوس گلبدن کی پاؤن
سر اونکا آج ٹہوکرین کہاتا ہی اہ مین — رکہتی تہی کل زمین پہ جو لوگ تن کی پاؤن
پہانی ہی خاک وادی غربت مین ای وحید — وحشت مین چلچلی ہو گئی کانٹو نہی چبہنکی پاؤن

عبداللہ خان مہر ولد مصطفی خان صلحب مطبع مصطفائی باشندہ لکہنؤ صاحب دیوان شاگرد مرزا

کو چونسی کاٹی جائین جو مجہ خستہ تن کی پاؤن — لیجائی جذب شوق تری باس بنکی پاؤن
دیکہی چمن مین آکی جو اوس گلبدن کی پاؤن — بلبل کے پہول پہول کی ہولا کہ من کے پاؤن
شایان دشت ہین نہ تو قابل چمن کے پاؤن — بیکار ہین تمہاری اسیر محن کی پاؤن
پاجامہ گلبدنکا پہن کر دکہاتے ہو — مارین کٹاریان نہ ستمگارپن کی پاؤن
نشئی ہین لڑکہڑائین جو ہم رند بادہ نوش — گر پڑکے پوجین ساقی پیمان شکن کی پاؤن

شیخ عبداللہ ڈاکٹر رہائی تخلص ولد شیخ فقیر محمد باشندۂ موضع راگھوپور پرگنہ میرٹھ ضلع عظیم آباد

تیری گلی مین کٹتی ہی مجھ خستہ تن کی پاؤن — جنبش ہی جانتی نہین دیوار بن کے پاؤن
دیکھی دم خرام جو اوس گلبدن کی پاؤن — حیرتسی اوٹھہ سکین نہ تدرو چمن کے پاؤن
اللہ ری بخل پیر فلک بعد مرگ ہے — اتنا کفن دیا کہ نہ پھیلا مین تن کے پاؤن
باہر ہی چشم شوخ سے دنبالہ دراز — کچھ حد سی بڑھ چلی ہین غزال ختن کے پاؤن
مجھ پا شکستہ کی لی کیا احتیاج قید — قابل نہ بیڑیون کی نہ لایق رسن کے پاؤن
لکھہ لکھہ کے وصف پائی نگارین یار ہم — انکھین بنا رہی ہین عروس سخن کے پاؤن
باغ جہانمین کاش مین ہوتا حنا کا رنگ — لیتا کنار شوق مین اوس گلبدن کی پاؤن
بیکار کر دیا خلش خار دشت نے — قابل نہین رہی ہین مری انجمن کے پاؤن
باقی ہین آج تک وہی شعلہ مزاجیان — رکھتی نہین مزار پہ ماری جلن کے پاؤن
سامان انتہائی سفر ابتدا مین ہے — دھوتا ہی اشک شام سی شمع لگن کے پاؤن
کیا ہو گئی وہ لوگ رہائی جو زیر چرخ — پنجون کی بہل سی چلتی ہی کہتی تہی تن کے پاؤن

سید آغا حسن رضوی امانت ولد میر آغا باشندۂ لکھنؤ صاحب دیوان شاگرد رشید میاں لگیر مرثیہ گو

ہو جاتین شل حج دو ستو مجھ خستہ تن کے پاؤن — سر دو ڑ جای کوچۂ قاتل مین بن کے پاؤن
مشتاق دشت کی ہون نہ شایق چمن کے پاؤن — گر جائین کوئی یار مین مجھ خستہ تن کے پاؤن
اوڑ جاتا ہی جنو نمین بن پر سی کسطرح — ظاہر مین ہین گے پر نہ مری پیرہن کے پاؤن
پابند مین ہو نگا کسیکا بہار مین — جوش جنو نمین ٹکڑی کرینگی رسن کے پاؤن

خلف عبد الحکیم باشندۂ لکھنؤ صاحب دیوان شاگرد رشید نواب عاشور علیخان بھادر

مثل قدر و سرو ہین اوس سیمتن کی پاؤن — یا لالۂ شگفتہ ہین رشک چمن کی پاؤن

ہاتھون پہ سر جو معرکۂ امتحان مین تہا — پیچھی ہٹی نہ ایک قدم کوہکن کی پاؤن

دیکھی قریب چشم جو گیسوی مشکبار — تشبیہ دی کہ ہین یہ غزال ختن کی پاؤن

پہنچا ہون ایسی وادی غربت مین ای جنون — تو ڈھونڈی مری تلاش مین اہل وطن کی پاؤن

سرو چمن کی نیچی گل لالہ دیکھکر — یاد آگئی حنائی کسی گلبدن کی پاؤن

لیجاتی آپ لاشہ پروانہ گور تک — ای اہل بزم ہوتی جو شمع لگن کے پاؤن

دیوانہ تیرا بادیہ پیمان ہوا اگر — دوڑی گا اوسکی لینی کو خود قیس ننگی پاؤن

درگاہ مین خدا کی دعا ہی یہ ای خلیل — ہون روز حشر سر پہ مری پنجتن کی پاؤن

تدبیر الدولہ دبیر الملک مصاحب خاص حضرت سلطان عالم منشی مظفر علی اسیر خلف میر مدد علی سید علوی ولادت مین حضرت عباس علیہ السلام کی باشندۂ ہمیشہ مقیم لکھنؤ صاحب دیوان شاگرد

کیا آئی چومنی مری ناوک فگن کی پاؤن — اوٹھتی نہین ہین خوف کی ماری ہرنکی پاؤن

نخوت سی خاک پر جو رکہتی ہی تن کی پاؤن — سر اونکی تیری راہ مین چلتی ہین بنکی پاؤن

آیا ہی لیکی نامۂ احباب دور سے — سر پر ہمارے قاصد اہل وطن کی پاؤن

آتی تو کام ای پس مرگ چشم تر — دلدل مین پہنس رہی مری ہر دو کفن کی پاؤن

کسکی گلی سی پہر کی یہ آیا ہے دہر مین — جہک جہک کی چومتی ہین صنم برہمن کی پاؤن

ہی دل کو قطع راہ کا اب کر رہی گران — سوجی یہ ہین کہ دونو مین ہو لاکہ من کی پاؤن

ای عشق اس زمین مین ہین اُستاد کی قبول — لغزش سی آشنا نہین اہل سخن کی پاؤن

شیرینیشہ سخن شیخ امام بخش مغفور ناسخ خلف شیخ خدا بخش باشندہ لکھنؤ متین دیوان الہنسی یادگار ہے

دیکھ پائی گوری گوری جو تمہاری ہاتہ پاؤن — نرگست بہر ہانند بسمل کیون نہ ماری ہاتہ پاؤن

چاند سورج ہین ہتہیلی اور تلوی کی عوض — ناخنون کی بدلی رکہتی ہین ستلی ہاتہ پاؤن

ہون وہ مجنون ہتکڑی پیری نظر آتی ہی جب — گیا ہی کرتی ہین بلائیکی اشاری ہاتہ پاؤن

ہاتہ اوٹہایا وصل مین مجہ پر چلانی لات بہی — رفتہ رفتہ اب نکالی تمنی ساری ہاتہ پاؤن

گل تو کیا رنگ حنا کی بوجہ سی ہوتی ہین لال — شاخ گل سی ہین کہین نازک تمہاری ہاتہ پاؤن

چوم لینی ہین تصور مین ہمای دست دم بدم — کیا بنائی ہین خدا نی تیری پیاری ہاتہ پاؤن

محتسب نی میکدی مین کیا کوئی توڑا ہی خم — توتتی ہین آج کیون ساقی ہماری ہاتہ پاؤن

ای پری کیا مشتعل ہی آتش رنگ حنا — بال قفس کیطرح جہاڑین شراری ہاتہ پاؤن

تیری آنکہون کی مشابہ گو کرہ آنکہین نگین — پر کہان سی لائین گی ایسی حکاری ہاتہ پاؤن

تیری آنی کی خبر دیتا ہی جب بیک صبا — کیا ہی ای گل ہو جاتی ہین ہماری ہاتہ پاؤن

چشم جادو پر اگر پریون کی کین آنکہین نثار — دست و پائی یار پر حورون کی واری ہاتہ پاؤن

ای جنون کچہ ناتوانی کی مناسب حکم کر — پیٹنی سے دور کی سی انتوہاری ہاتہ پاؤن

آتش رنگ حنا سی مچہلیان جلتی نگین — آپ کی دہوی جو دریا کی کناری ہاتہ پاؤن

ہتکڑی پیری کو ہتکڑی ایک جہنکی مین کیا — زور ہی جوش جنون ہی واہ واری ہاتہ پاؤن

کشتی می کی لگایا پار بیڑا ساقیا — مدتون دریای غم مین ہمنی ماری ہاتہ پاؤن

وقتاً سب آب ہو جائی معطر جون گلاب
دیکھی وہ گلرو جو دریا کی کنارے ہاتہ پاؤن

ساری خوبان جہان ملتی ہین ہاتہ اس رشک سے
دیکہ کرای یار تیری پیاری پیاری ہاتہ پاؤن

گرم جوشی غیر سی کرتا ہی جو وہ بیوفا
سرد ہو جاتی ہین غیرتسی ہماری ہاتہ پاؤن

عبدالغفور خان شرر ولد نور محمد خان مولد انکا دہلی سکونت رام پور بندیل کہنڈ مین تحصیلدار

بعد مردن اسلی باندہی ہماری ہاتہ پاؤن
گور مین بہی تاکہ یہ وحشی نہ ماری ہاتہ پاؤن

پنجہ مرجان دیکہی سروسی نکلے ہوے
ہان اگر دیکہی تو یہ رنگین تمہاری ہاتہ پاؤن

رات بہر مین شوق مین جو دست و پا مارا کیا
تہی تصور مین کسیکی پیارے پیاری ہاتہ پاؤن

ہاتہا پائی جبسی کرتا ہی وہ کافر غیر سے
ٹوٹتی ہین رشک کی ماری ہماری ہاتہ پاؤن

کاکل و رخ پر ہین مہر و مہ فدا گرد و زر و شب
چومتی ہین ٹوکرا ونکی ستاری ہاتہ پاؤن

عشق کے دریا مین جو ڈوبا نہ نکلا پہر کبہے
گرچہ آہن سیکڑون فی خوب ماری ہاتہ پاؤن

پنجشاخی پہر شب ظلمت مین کیون روشن ہوئے
کیا مجہی یاد آگئی رنگین تمہاری ہاتہ پاؤن

مان لی کہنا شرر کا شب کے شب مہمان ہ
ویرسی پڑتا ہی یہ صاحب تمہارے ہاتہ پاؤن

ابو محمد فاروقی عیسیٰ ولد نور الہدا عزیز و نبیرہ قاضی ہین اللہ مغفور جاجمو کی باشندہ لکہنو صاحب

ڈالی ہین سایچی مین صانع نی تمہاری ہاتہ پاؤن
ہین خوش اسلوب اور نازک ادا واری ہاتہ پاؤن

خون کرنی پر کسی عاشق کی باندہی ہی کمر
آج کل مہندی لگا کر جو سنواری ہاتہ پاؤن

نام ہی کو عیسیٰ ہی ہمپر سراپا ہجر مین
وای قسمت چہو نہین سکتی تمہاری ہاتہ پاؤن

مصنف قصہ جانعالم مرزا رجب علی بیگ سرور ولد مرزا صفر علی باشندہ لکہنو صاحب دیوان

خون ناحق کا مری کیا دوگی خالق کو جواب
حشر کو دینگی گواہی جب تمہاری ہاتہ پاؤن

ہی یہی گر شوق مہندی کا تو اکدن مہربان
دیکھیو کیا رنگ لاتی ہین تمہاری ہاتہ پاؤن

پیٹتا پہرتا ہی سر اسحاق دشت یاس مین
یاد آتی ہین اوسی جسدم تمہاری ہاتہ پاؤن

الملتمس محمد جعفر مخمور ولد خواجہ محمدی باشندہ لکھنو صاحب دیوان شاگرد نامی غلام ہمدانی مصحفی

وصل کی شب دیکھکر وہ پیاری پیاری ہاتہ پاؤن
کام مرے الی تیغ حیرت فی ہماری ہاتہ پاؤن

وہ لگا دہونی جو دریا کی کناری ہاتہ پاؤن
موج سان کیا ہمنی بیتابی سی ماری ہاتہ پاؤن

دست قدرت ہاتہ آئی تو بلا مین لیجیو
کس نزاکت سی بنائی شیری پیاری ہاتہ پاؤن

پاؤن تہکجاتی ہین تو ہاتہونکی سہل جلتی ہین ہم
ہوگئی ہین راہ مین تیری ہماری ہاتہ پاؤن

ہستکڑی ہاتہون کی قوتی پاؤن کی تجہیر ہی
اسقدر جوش جنون مین ہمنی ماری ہاتہ پاؤن

لولی گردون کو ہی انداز یہ آتا نہین
رقص مین چالاک ایسی ہین تمہاری ہاتہ پاؤن

درد مخمور کو ہی آتی ہین انگڑائیان
توڑی ہی ساقی خمار نشہ ساری ہاتہ پاؤن

میر نواب موزون ولد میر بندہ علی باشندہ لکھنو صاحب دیوان شاگرد رشید منشی مظفر علی اسیر

وہ پری کہتا ہی ایسی پیاری پیاری ہاتہ پاؤن
جان ہین دل ہین جگر آنکہونکی تاری ہاتہ پاؤن

دست و پای یار کی ہرگز صفا حاصل نہو
حور دہوئی لاکہ کوثر کی کناری ہاتہ پاؤن

دانت ہی ہم سخت جانون پر عبث جلاد کا
خنجر و شمشیر کو کردین گی آری ہاتہ پاؤن

بی مدد ملتی نہین بی چوب چل سکتی نہین
ڈہونڈہتی پیری مین ہین کیا کیا سہاری ہاتہ پاؤن

ہوگیا داغون کی دولت سی سراپا چشم تن
واہ کن آنکہون سی کرتی ہین نظاری ہاتہ پاؤن

ایک دم نکلی نہین رہتی ہماری ہاتہ پاؤن
جوش وحشت مین ہماری ہین تمہاری ہاتہ پاؤن

ایڑیان رگڑین کف افسوس ہی ملتی رہے
ہی جدائی اک بلا دکہتی ہین ساری ہاتہ پاؤن

سر سی پاتک داغ ہون ہر داغ گویا چشم ہی
کرتی ہین جانان تری رہ کی نظاری ہاتہ پاؤن

پنجہ مرجان سی نازکتر ہے ہر پنجہ ترا
کیون نہ آنکہون سی لگاؤن تمہاری ہاتہ پاؤن

روتی ہین ای گرم ہمکیون ہاتہ وہ ملتی نہین
کیا نہین دہوتی ہین دریا کی کناری ہاتہ پاؤن

وکیل عدالت دیوانی مہرٹہ ہدایت علی اسیر اور فارسی مین اسیری تخلص کرتی ہین خلف سید
اسیر علی باشندہ زیدپور توابع لکہنؤ شاگرد غلام ہمدانی مصحفی کے بعد شاگرد نواب حسین علیخان اثر کے

ہر بن موسی اور اتی ہین شراری ہاتہ پاؤن
چار نخل آتشین ہین اب ہماری ہاتہ پاؤن

گوہر مقصود ہاتہ آیا نہ پایا آشنا
بحر الفت مین دلا لاکہون ہی ماری ہاتہ پاؤن

شور اب نجیر دست و پا کا پہر اوٹہنی لگا
نوگرفتارون نی بہی پہلائی باری ہاتہ پاؤن

خوشہ ہای تاک کی ہر ایک نی پہنتی کہے
آیلو نسی پہل گئی جب میری ساری ہاتہ پاؤن

کسطرح سی دست و پا اپنی چہڑاؤن ای اسیر
ہین گرو بازار مہرٹہ مین ہماری ہاتہ پاؤن

محرر عدالت دیوانی مہرٹہ کریم بخش فائز ولد شیخ فتح علی ساکن اترولی توابع علی گڑہ شاگرد سید

دیکہی جب بہزادنی وہ دست و پای لاشبیہ
تہر تہرائی اوسکی چارون در کی ماری ہاتہ پاؤن

حکیم تصدق حسین خان عرف نواب مرزا شوق ولد حکیم آغا علیخان باشندہ لکہنؤ شاگرد خواجہ

دیکہ لیتا ہون جو مین اوس گلکی پیاری ہاتہ پاؤن
بیخودی سی بہون جاتی ہین ہماری ہاتہ پاؤن

قاصدا یہ یاد رکہنا اونکی صورت کا پتا
بہولی بہولی شکل ہی اور پیاری پیاری ہاتہ پاؤن

بحر الفت کی نہ ساحل کا پتا ہمکو ملا — موج سان لہراگی ہمنی لاکہ یاری ہاتہ پاؤن

پتنگیون مین دل ملا بلبل کا گلکو پاؤن سے — پانچ ہین کیا ظلم مین چارون تمہاری ہاتہ پاؤن

دیکہتی ہین جب وسی اتدہ ری وہکا رعب حسن — کچہ بہی قابو مین نہین رہتی ہماری ہاتہ پاؤن

اب خدا حافظ ہماری ہست و پاکا ای صنم — پہر چہتی نام خدا ہمپر تمہاری ہاتہ پاؤن

ضعف مین عشقی کو پہنچایا نہ کوی یار تک — چہوڑ دی تمنی رفاقت واہ واری ہاتہ پاؤن

مصاحب حضرت سلطان العالم تدبیر اندولہ وبیر الملک سید مظفر علیخان بہادر اسیر ولد میر مدد علی
سید علوی اولاد مین حضرت عباس علیہ السلام باشندہ قصبہ امیٹہی مقیم لکہنو صاحب دیوان ہندی و فارسی

بحر طوفان خیر الفت مین یہ ماری ہاتہ پاؤن — کشتی و پل بن گئی آخر ہماری ہاتہ پاؤن

چہپ سکی عیسیان ہرگز فاش پردہ ہوگیا — ہورہا ہین چپ جو محشر مین پکاری ہاتہ پاؤن

عالم بیخودی مین ہی ساقی فقط روز شراب — پای خم دست سبو مین اب ہماری ہاتہ پاؤن

بلبلون سی آج آتی ہی جو بلبل کی صدا — دہوئی کس گلرو نی دریا کی کناری ہاتہ پاؤن

قطعہ خوش حرف استاد ازل نی لکہدیا — جسم وصلی چار عنصر مین تمہاری ہاتہ پاؤن

مشتعل ہین سوز عشق الفت سی سو سو انگلیان — پنج شاخی چار ہین چار دہان ہماری ہاتہ پاؤن

اسکو کہتی ہین نزاکت کیا بدن ہی قسم نرم — استخوان رکہتی نہین گویا تمہاری ہاتہ پاؤن

چاہینی سر و چراغان سوز فرقت سی ہو جسم — ہرن موسی کرین پیدا شراری ہاتہ پاؤن

پیش غم نی کردی سوراخ ہر جا مثل نے — سود ہن سی باتین کرتی ہین ہماری ہاتہ پاؤن

گلشن روی صنم تک گر رسائی ہوگئے — دہوئی چاہ زنخدان کی کناری ہاتہ پاؤن

مولوی بادیعلی اشک خلف رشید مولوی شیخ حسین علی مانندہ لکھنؤ صاحب دیوان شاگرد محمد ضامن ضارق

اوب سی رکھہ نہ سکی کوچہ حباب مین پاؤن — ہماری اوٹھتی نہین آپ کی عتاب مین پاؤن
چلی وہ چال کہ دل سیکڑون ہوی پامال — نکالی آپ نی کیا عالم شباب مین پاؤن
ہمیشہ پھرتی ہین وحشت سی جنگلون مین ہم — کبھی ٹھہرتی نہین خانہ خراب مین پاؤن
چمن کی نہر مین یکسر گلاب بہتا ہی — یہ دھوئی کس گل رعنا نی آکی آب مین پاؤن
وہ رند ہون کہ جہان ہون وہین گرنگ پونہچی — لگین شراب مین پر ساقیا کباب مین پاؤن
سمند عمر مرا سانہ جائے گا کوتل — دم وداع جو رکھوگی تم رکاب مین پاؤن
اونہین یہ سوجھی فلک سیر کی ترنگ مین آج — کہ چل کی دھوئی اب طشت آفتاب مین پاؤن
جدا قدم سی نہون گا کبھی یہ ہی تعبیر — پھوی ہین مینی جوای اشک وسکی خواب مین پاؤن

میر نواب موزون ولد میر بندہ علی ساکن لکھنؤ صاحب دیوان شاگرد رشید منشی مظفر علی اسیر

جو سوگئی ہین کبھی کوچہ حباب مین پاؤن — بہار خلد کو دیکھا کئی ہین خواب مین پاؤن
کیا ہی اوس نی سواری مین ہمعنان جو مجھے — خوشی سی پھولی سماتی نہین کاب مین پاؤن
وہ ہون ہین وحشی نازک مزاج جل جاؤن — پری رکھی جو مری وادی خراب مین پاؤن
اشارون مین یہی کہتی ہین یار کی زلفین — نہ اولجھی پیک نگہ کا کہین طناب مین پاؤن
ہم اوسکی راہ مین کسطرح دوڑ کر چلتے — بنا نہوتا اگر پاؤن کی جواب مین پاؤن
جہان پسند جگہ آسگئے مقام کیا — نگہ کی چال چلی دشت انتخاب مین پاؤن
جو زاہدون پہ کبھی مرتبہ ترا ساقی — مدام دھوکی پیتین ساغر شراب مین پاؤن

لگائی دیدہ خونبار سی جو خواب مین پاؤن
تو صبح تر تہی ستکر کے خونناب مین پاؤن

وہ رند ہون کہ نہ رکہون رہ صبو ہمین پاؤن
بنا کی سر کو چلون مجمل شراب مین پاؤن

سواد شہر عدم کی سوا نہ دم لونگا
پڑا ہی تو سن ہمت کی اب کاب مین پاؤن

جہان پہ شق جنون صبح و شام تہی مجکو
جمی نہ قیس کا اوس وادی خراب مین پاؤن

ہر ایک کہتا تہا طفلی مین دیکہ اوس مہ کو
زمین یہ رکہی کا ظالم نہ یہ شباب مین پاؤن

سوال بوسہ رخ مین اگر کرون اوس سے
تو ہنسکی شوخی سی دکہلائی وہ جواب مین پاؤن

ابہی سی قاتل عالم ہے دیکہیے کیا ہو
وہ مہ رکہی جو شفق کو جہ شباب مین پاؤن

سید آغا حسن موسوی امانت تخلص ولد میر آغا باشندہ لکہنو صاحب دیوان شاگرد میان دلگیر مرثیہ گو

پری کی چہر یسی بہتر ہین اب وقتاب مین پاؤن
بجا ہی رخ کی طرح رکہہ جو تو نقاب مین پاؤن

یہ چال سیکہا مری مہروش سی کیونکہ بہلا
نہ ہین گی ہاتہ نہ ہین جسم آفتاب مین پاؤن

نظر جو آئین وہ تلوی تو ہاتہ ملنی لگی
نہ دیکہی ہون گی پر نچی بہی ایسی خراب مین پاؤن

لگاؤن عمر بہر آنکہون سی اور رکہون سر پر
جو وقت نثار پڑی ساغر شراب مین پاؤن

زمین پہ چاندنی ای شہسوار ہی ہر گام
قمر ہی ہالی مین یا ہین تری رکاب مین پاؤن

سوال وصل کا کرتا ہون مین جو اوس بت سے
خدا کی شان کہا تا ہی وہ جواب مین پاؤن

وہ دل جلا ہون کہ مطلق نہ مجہ پہ رنج آئی
لگادی سیخ کی جاکر کوئی کباب مین پاؤن

پکڑ لی ہاتہ مرا ساقیا برا سے خدا
کہ لڑکہڑاتی ہین اب نشہ شراب مین پاؤن

بتون کو چہوڑا امانت مزار شاہ پہ چل
زہی نصیب جو اوٹہین رہ ثواب مین پاؤن

طواف کعبۂ کوئی صنم مین ہین مصروف — نہ ایک گام چلین گی سوے صواب مین پاؤن

ہمیشہ شرم ہی اعلی کو اسفلون سے رہی — چھپین نہ منہ کیطرح پردۂ نقاب مین پاؤن

جنون مین لاکہ پہرا شکل مرغ قبلہ نما — کبھی نہ گھر سی ہوی باہر اضطراب مین پاؤن

خدا کی فضل سی وہ دن نصیب ہو یوسف — روان ہون ہوی نجف عشق کی تراب مین پاؤن

تنبیہ عبد الرؤف مرحوم شعور ولد حسن رضا عرف بستی میان باشندۂ بلگرام مقیم لکھنؤ شاگرد مصحفی

نبی ہین رشک تصویر یکر حباب مین پاؤن — مسیح دہوی نہ کیون طشت آفتاب مین پاؤن

ثنای صنعت خالق بیان ہو کس منہ سے — بنای اوس کی عجب طرح کی جواب مین پاؤن

شعاع مہر کی صورت نہ پہنچ سیگا کبھی — فروغ حسن جو پہنچا لیگا نقاب مین پاؤن

نہ سمت خیر اوٹہی ہین نہ راہ خیر چلے — یہ کس شمار مین ہین ہاتہ کس حساب مین پاؤن

زکی نے قالب خاکی سی روح وقت سفر — نہ اس سوار کا اوجہا کبھی رکاب مین پاؤن

ہر ایک نقش قدم پر کٹین گی سیکڑون سر — دہری تو حسن ترا کوچۂ شباب مین پاؤن

یہی ہی خوف مجہی وہ کہڑی ہین لب جو — لگائین آگ نہ رنگ حنا سی آپ مین پاؤن

قریب ہو نہ رہائی اگر اسیری سے — نرکہی موج ہوا قلعۂ حباب مین پاؤن

یہ ناز کی ہی کہ آئی ہین عذر رنگ ہی آج — بلند و پست پڑی شب جو اونکی خواب مین پاؤن

چلی ہی سرد ہوا آہ کی جو روی ہم سے — سمیٹی برق نہ کیون دامن سحاب مین پاؤن

ہزار جرم سی بدتر ہی اک تہی دستے — جو کاٹ ماری گئی ہین وہ ثواب مین پاؤن

شعور منزل مقصود کو نہ پونہچی ہم — بسان بخت رہی یان مدام خواب مین پاؤن

افتخار الدولہ معین الملک قمر الدین خان بہادر صولت جنگ عرف مرزا حاجی نایب اول مرزا غازی الدین حیدر
بادشاہ قمر تخلص خلف منشی مرزا جعفر منشی پیلی صاحب نے بدنس لکھنؤ صاحب دیوان ہندی فارسی شاگرد مرزا قتیل

پا زیب کسی ہی تری یار پاؤن مین — یا ہی ہجوم چشم طلبگار پاؤن مین
دامن مین پکڑون کسطرح اودنس کلکا دوڑ کر — فی دست رس نہ طاقت رفتار پاؤن مین
پابند موج نکہت گل مین ہون ای جنون — زنجیر کیون نہ ہائی رہی ہی ہزار پاؤن مین
دست جنون نہ ہوتی دی سوا کیہی ہی دست — اوچھین جو چاک جیب کی پہنچا ہار پاؤن مین
تو فی ملا ہی خون کسے بیگناہ کا — زنگ حنا نہین ہی تری یار پاؤن مین
دست جنون کا تحفہ یہ ہاتہ ایا ہی مرے — کوئی نہ سمجھی اسکو کہ ہی خار پاؤن مین
جون شمع کیون نہ آتش ہجران سی جل اٹہون — سر ہی لگی تو جائی بہی یار پاؤن مین
ایہی قدم ہی کیون نہو دریا لہو کا دشت — ہر آبلہ سے دیدۂ خونبار پاؤن مین
گہر مین قمر کے تو نہین آتا ہی کس لیے — مہدی لگی ہی تیری مگر یار پاؤن مین

محمد امیر الدین آزاد شاعر نامی پیلی صاحب دیوان

مہدی لگا کی بیٹہ رہا یار پاؤن مین — معدوم یان ہی قوت رفتار پاؤن مین
ڈرتا ہون بیٹہی بیٹہی ترا پاؤن سو نجای — ملدون مین اپنی دیدۂ بیدار پاؤن مین
ایڑی نہین ملایم و رنگین لگا دیے — دست قضا نی حور کے رخسار پاؤن مین
نقش قدم سی تو سن جانان کی گل کہلے — باندہی پہری ہی گلشن و گلزار پاؤن مین
آزاد کس روش در دولت کو چہوڑ دے — زنجیر ہی محبت سرکار پاؤن مین

جو نقش پا ہی درہم زر سی نہین ہی کم
رکھتی ہین کیا پدم بت زردار پاؤن مین

کیا بدچلن ہو مثل زر قلب پیر گئے
کھوٹی ہی چال ای بت عیار پاؤن مین

پایا یہ پایا پای نگارین ہی آپ کے
رنگ حنا ہی آتش گلزار پاؤن مین

ہستکڑیون کی نہ حد ہی نہ کچہ پیڑیون کا حصر
دو تین ہاتہ مین ہین تو دو چار پاؤن مین

جوش جنون مین ہی خلش خار کا مزا
پاپوش پہنی اب مری بیزار پاؤن مین

افضل وہ گل چہڑون سی کیونکر اوٹہاؤن ہاتہ
ہی ناز کی سے رنگ حنا بار پاؤن مین

ہدایت علی بیخود خلف میر مہدی عزیزون مین شیخ محمد خوشنویس لاہوری کی باشندہ دہلی

جنبش نہین ہی سایہ دیوار سے مجھے
حلقہ بنا ہے روزن دیوار پاؤن مین

شیر بیشۂ سخن شیخ امام بخش مغفور ناسخ خلف الرشید شیخ خدا بخش باشندہ لکھنؤ تین دیوان انسی یادگار ہین

لگتی دو خاک کوچۂ دلدار پاؤن مین
پاپوش کچہ نہین مجھی درکار پاؤن مین

بیڑی نڈال پاؤن مین او طفل برہمن
کافی ہے مجکو رشتۂ زنار پاؤن مین

جہنکار کیون نہ نیند اوڑایا کری کہ ہے
زنجیر بہر دیدۂ بیدار پاؤن مین

یون مجکو تیری گہر مین پہنچنا تا ہی حد شوق
لگتا نہین کہی سر دیوار پاؤن مین

یہ ناتوان ہون اوٹہ نہین سکتا مرا قدم
اوچھا ہی جیب کا جو کوئی تار پاؤن مین

رنگ حنا نہین کہ صفائی بدن ہی یہ
پہوٹا ہے رنگ عارض دلدار پاؤن مین

دشت جنون مین آبلی پہوٹی نہین مری
یہ ہے شبیہ دیدۂ خونبار پاؤن مین

اٹکہیلیون سی چلتی ہو تم مجکو ڈر یہ ہے
اوچھی کہین نہ گیسو خمدار پاؤن مین

اوسکی تلوون سی ملین سونی مین کیا آنکهونکو هم ... ناخن پر نور هین چشم نکهبان پاؤن مین

مثل حنا آج اوسکی قصص کی بهی لی نقل ... پینجنی پینها دون ای کبک خرامان پاؤن مین

هوتی هی نهدیکی حاجت ای دیدهٔ وبار بار ... ایک دن مل لی ذرا خون شهیدان پاؤن مین

ای جنون نکلین گی جتی جی مثل استخوان ... هوگیی جزو بدن خار مغیلان پاؤن مین

میری آنکهون سی اگر دیکهی تو اپنی حسن کو ... هوا بهی زنجیر تیری لف پیچان پاؤن مین

حسرت چاک گریبان کیا مری هاتهونکو هی ... وحشتین کیا کیا نهین ای ضعف پنهان پاؤن مین

شهر کی جانب جو چلتا هون تو اوٹهتی هی نهین ... لگ گیی جلسی جنون خاک بیابان پاؤن مین

چشم تر حیرت مین هی کیا تیری صورت دیکهکر ... حلقهٔ زنجیر بهی هی چشم گریان پاؤن مین

دشت وحشت مین چلا جاتا هون کیا مانند تیر ... چبهتی هین هر چند کانٹی مثل پیکان پاؤن مین

باغبان بهی کیون نه گل نهدی لگائی پای سرو ... تو ملی نهدی جو ای سرو خرامان پاؤن مین

وادی وحشت مین شیرونسی نکل واتی هین هم ... چبهتی هین نا سنج اگر خار مغیلان پاؤن مین

شیخ قادر علی موجد خلف شیخ چراغ علی باشندهٔ لکهنو صاحب دیوان شاگرد خواجه وزیر وزیر

ضعف سی کیا طاقت رفتار هویان پاؤن مین ... موج نقش پا هوئی زنجیر پیچان پاؤن مین

وان کرن سی پائیچونکی برق رخشان پاؤن مین ... آبلی پهوٹی یهان هی جوش باران پاؤن مین

آپ کهتی هین جو نور ماهتابان پاؤن مین ... آبلونسی یان بهی هین تارهای نمایان پاؤن مین

مل رهی تهی کیا حنا اغیار جانان پاؤن مین ... خون فشان تهی آج چشم آبلهیان پاؤن مین

اونکی قدمون کی تلی آنکهین بچهاؤن کسطرح ... خوف یه هی چبهه نه جائین خار مژگان پاؤن مین

سنبل سودای مجنون سبز موجائی ابھی
مجکو تہکرائی اگر لیلای گیسو پاؤن سے

دل کا دکھنا مٹگیا اونکی جو آپو پہنچی قدم
کہو دیا یکدست میرا درد پہلو پاؤن سے

زلف ایڑی تک لٹکتی رہتی ہی رفتار مین
سیکہتا ہی چال کیا ہندوی گیسو پاؤن سے

سر کو رکہکر وصل مین پہنچا جو وہ سرو روان
قد آدم بڑہ گیا رتبی مین انو پاؤن سے

سحر کی رفتار کا سکہ تہا دو چرخ پر
کہو دو لوح قمر مین نقش جادو پاؤن سے

نقش پا مین جان پڑتی ہی دم رفتار یار
ہر ستارہ اور رہا ہی بنکی جگنو پاؤن سے

ای پری کاغذ حنائی ہو بیاض چشم کا
وصل مین آنکہین جو ملنی دی مجہی تو پاؤن سے

بیٹہی ہوئی تم کنار نہر اگر گہوڑا دو تہا
بوسہ لینی مین چپک جاتی لب جو پاؤن سے

وہ دل پر داغ کو تلوونسی ملتی ہین میر
آتی ہی عطر گل خورشید کی بو پاؤن سے

محمد الہ یار خان سحاب خلف محمد ہارون خان رسالہ دار باشندۂ خیر آباد مقیم لکہنؤ صاحب دیوان شاگرد

آتش رنگ حنا سی کیا بہبہو کا پاؤن ہی
ای پری نظرون مین انہی صاف شعلا پاؤن ہے

ہر ستارہ تیری چوٹی کا ہی رشک آفتاب
نور کی سانچی مین کیا صانع نے ڈہالا پاؤن ہے

ہر قدم پر مردی زندی کرتی ہین انداز پا
ای تو معجز نما گویا تمہارا پاؤن ہے

کیون تصور سی جگر پر ہو نہ صدمہ ہجر مین
صاف اگر الماس کا ٹکڑا تمہارا پاؤن ہے

آسمانی پایجامہ آسمان سے کم نہین
غیرت خورشید تیرا ای مسیحا پاؤن ہے

شعلی نقش پای جانان سی نکلتی ہین سحاب
اس تماشا گاہ مین او سکا تماشا پاؤن ہے

مرد سیاح وارفتہ مزاج ارشاد علی شاہ سالک مرید شاہ افضل حسین عظیم آبادی خلف شیخ محمد علی باشندۂ

مولف تذکرہ سید محسن علی محسن ولد سید شاہ حسین حقیقت وطن بزرگوں کا خوست
مولد و مسکن مولف لکھنؤ کمترین تلامذہ خواجہ وزیر وزیر اور میر علی اوسط رشک

خون اپنی بسملون کا شوق سی مل پائینگے — یہ نہین رنگ حنا جو ہو مبدل پاؤن مین
بڑہ کی لپٹی ہی جو وان لف مسلسل پاؤنمین — پڑتی ہی نجیر بان بہی آج یا کل پاؤن مین
گرمئی رفتار سی گہنگرو کی دانی بہن گیے — بنگیی ہے شعلہ جوالہ چہا گل پاؤن مین
اسقدر جوش جنون سی آبلو نمین ہی جلین — جلتی ہی ہر ایک او نکلی مثل مشعل پاؤن مین
ہون وہ بسر گردان کہ مجنو نکو بہی مجہسی خار ہر — چبہتی جبہتی بنگیا کانٹو نکا جنگل پاؤن مین
یہ سخاوت ای چمن آرا تری قدموسی سی ہے — ہی گل مخمل نہین پا پوش مخمل پاؤن مین
آنکہ کی گردش سی پس کر انکو پونہچی چشم زخم — بدلی مرہم کی لگاونگا مین کاجل پاؤن مین
دشت کو دریا کرین تیری کرم سی ای جنون — ملکی سو چہالی بنی ہین ایک بادل پاؤن مین
خفتگان خاک بہی سن لین تو آئین وجد مین — ارغنون سی کم نہین ای یار چہا گل پاؤن مین
مانی ہی منت جو قاصد لائیگا خط کا جواب — دوڑ کر پہلی لگاؤنگا مین صندل پاؤن مین
امتحان جلنی کا میری گر کری ہندو لف — پاردون مین بہی ستی کیطرح کا جل پاؤن مین
بنگیا سارا دوپٹہ صاف موج بحر نور — جب دبایا یار نے چنی کو انچل پاؤن مین
باعث زینت ہوی ریگ بیابان جنون — بنگیا ہر آبلہ مقیش کا تہمل پاؤن مین
پھر بہار آئی ہوا سرسبز پھر نخل جنون — آبلی نکلی نہین پہوٹی ہی کوپل پاؤن مین
در پہ مسجد کے لنڈہائین بیٹہ کر ای شیخ اب — ای زاہد بہی تو لپٹی می کی دلدل پاؤن مین

سر فرو یان تک تو اش خاکساری کیا	صورت نقش قدم ہی اپنا مدفن زیر پا

سیان یحیی مان عرف قلندر بخش مرحوم **حیرات** ولد حافظ مان باشندہ دہلی ثم لکھنو صاحب دیوان مع مثنوی و قصاید شاگرد رشید مرزا جعفر علی حسرت

آئی گر اوس شک گل بن صحن گلشن زیر پا	ہر روش ہمچمین کہ ہی یہ خاک گلخن زیر پا
لطف کلگشت چمن دیکھا نہ کچھ بی نوخطان	سبزہ نورستہ تہا مانند سوزن زیر پا
پیرہن کا تیری جشمی کی عجب نقشہ ہی واہ	ہی گریبان زیر دامن اور دامن زیر پا
لاغری یان تک ہوئی ہی تیری دیوانی کی آہ	اگیا ہو کر کشادہ طوق گردن زیر پا
کیا عجب گر معجز یسی حسن کے چومی قدم	لائی گر تصویر قالین کو وہ بن ٹہن زیر پا
پونہچی سر تک باغمین اوس بن جو پاؤنی لگی	ذہیر انگارون کا تہا پہولونکا خرمن زیر پا
شمع روشن ہان وہ تربت پر نظر آئی لگی	جسکی تیری دل جلی کا ائی مدفن زیر پا
کفش نو آیا پہنکر جیوہ حیرات عشوہ گر	سب زراہ دوستی بولی کہ دشمن زیر پا

طالب علیخان مرحوم عیشی ولد علی بخش خان باشندہ لکھنو دیوان فارسی مع قصاید وغیرہ اور ایک دیوان ریختہ اور نثر کا مجموعہ اور ایک سفر چراغان انکا ہی شاگرد رشید مقتیل

کیا دبا صرصر گلونکا تیری دامن زیر پا	زندہ گیا ظالم دل مرغان گلشن زیر پا
پاک طینت دب چلین ذی نخوتونسی کر کیا	نور کا ہوتا ہنین زہنار مسکن زیر پا
بسکہ ہون ہین ناتوان خوکردہ افتادگی	سایی کی مانند ہی میرا نشیمن زیر پا
ساقیا اتنی تو می پلوا کہ ہنگام خرام	گوشہ دستار اوبھی جایی دامن زیر پا

غیر کا دل ہاتہ مین لی تو اسکا دخل کیا | دوستونکی روندتا ہی دل وہ دشمن زیر پا
اسقدر ہون گرم رو راہ طلب مین اے جنون | چل گیا سو جا سے ہی صحرا کا دامن زیر پا
کسنکی پلکونکا تصور دشت مین آبادہی | ہر زبان خار ہی مانند سوزن زیر پا

شاہزادہ مرزا محمد سعید الدین عرف مرزا فیاض الدین بہادر حلم تخلص خلف الرشید مرزا محمد ریاض الدین عرف مرزا محمد جان بن مرزا خرم بخت بہادر بن مرزا جہاندار شاہ ولیعہد حضرت شاہ عالم بادشاہ دہلی اولاد مین حضرت صاحبقران امیر تیمور گورکان کے مقیم بنارس صاحب دیوان شاگرد

گرچہ ہی سیر چمن مین گل کا خرمن زیر پا | گاہ بہولی سی ہی لاعاشق کا مدفن زیر پا
نازکی کہتی ہین اسکو وہ جبہی مانند خار | آئی اوس گلکی جو فرش کار سوزن زیر پا
پائی نازک کو کہین تیری نہ پہونچی ضرر | فرش گل کو تو نہ لا اوشوخ پرفن زیر پا
دیکہ مسی کی او داہٹ لعل لب پر یار کے | بلبلین ملنی لگین گلہائی سوسن زیر پا
کب حنا کی رنگ لیتی کف پا سرخ ہی | لعل کی رکہتا ہی اپنی یار معدن زیر پا
جائین کیون ہم گلستانکو نازکچین کیون ہین | زخم سی تلوونکی خود رکہتی ہین گلشن زیر پا
کس طرح کوئی صنم کو حلم جائی دشت سے | آبلہ بڑہ کر کری گا کار رہزن زیر پا

سید اکرام علی توانا خلف سید سجاعلی باشندہ فتح پور ہسوا صاحب دیوان پہلی شاگرد منشی تونکر سنگہ عاشق کی کہ وہ شاگرد مرزا قتیل کے تہی جب قتیل کے تہی جب شیخ امام بخش ناسخ الآباد مین تشریف فرما ہوی اور میر صاحب اونکی شاگرد ہوی توانا تخلص کیا

روندیوا گر ہمارے خاک مدفن زیر پا | ہاتہ اوٹہا کر ہم دعا دینگی کہ دشمن زیر پا

یا علی دارین مین نادر کہیجی سرفراز | روندی صبح و مسا سرہای دشمن زیر پا

محمد عیسی مرحوم تنہا باشندہ لکہنو صاحب دیوان شاگرد نامی شیخ غلام ہمدانی مصحفی

روندتی پہرتی جوہین صحرا و گلشن زیر پا | ایکدن ہوتا ہی تنہا اونکا مسکن زیر پا
کسقدر دست جنون پرخار تہا مین کیا کہون | تیری وحشی کی ہوی لاکہون ہی فن زیر پا
کشتہ مژگان کی اوسکی خاک پرست جا صبا | آنجائی تیری کوئی فوک سوزن زیر پا
ناامیدانہ قفس مین کیرہی تہی عندلیب | پہر بہی آوی گی مری دیوار گلشن زیر پا
اسقدر بلبل نی خون رویا فراق یار مین | شاخ مرجان بنگئی شاخ نشیمن زیر پا

صادق حسین خان صادق ولد نثار علی خان خواہرزادہ تاج الدین حسین خان کمیوہ باشندہ

ای جنون یہ خون بہاتا ہی کہ روغن زیر پا | ہر چراغ آبلہ رہتا ہی روشن زیر پا
طوق و بیڑی کی نہین حاجت ہی آی آہنگرو | ہی گریبان ہاتہ مین صحرا کا دامن زیر پا
آتش رنگ حنا ہی یا عذاب نار ہے | خاک کیکان دری کرتی ہی شیون زیر پا
ناتوانی نی یہ وحشت مین جہکایا ہی مجہی | پاؤن کی زنجیر سر پر طوق گردن زیر پا
عرش اعلی پر گئی معراج کو جس شب نبی | آی صادق دانۂ انجم کی خرمن زیر پا

حکیم وحید اللہ خان وحید خلف حکیم سعید اللہ خان باشندہ بدانون ملازم راجہ بہرت پور صاحب دیوان

ہی غضب بو نہی تری زلف مرزن زیر پا | کاٹ کہاتی ہی جو آجاتی ہی ناگن زیر پا
زیر پائی جبکہ پہنی اوسنی دست غیری | ہی تماشا دور سے ہم بوی دشمن زیر پا
کیون پتنگا پر شش رنگ حنا پر ہو گیا | کیا کہین اوس شوخ کی ہی شمع روشن زیر پا

شبکو دریا مین جو عکس اوسکی کف پا کا پڑے — ہون حباب بحر جون فانوس روشن زیر پا

دیکھنی والونکو ہوتا ہی گمان غربال کا — اسقدر خار بیابان سی ہین روزن زیر پا

گل سی ہی افزون کف پای نگارین کی بہار — ہی بجا گر بدلا نکا ہو نشیمن زیر پا

سنگ مقناطیس کے صورت نچھوٹی نعل سے — لای کر دل کو مری وحشت کا توسن زیر پا

دیکھکر اوسکو ہوا بیخود حسام خیرہ چشم — بدلی منہدی کی لگا یا اوسنی انجن زیر پا

مرزا اکبر علی عشرت باشندہ لکھنؤ صاحب دیوان

خار صحرا سے ہوی ہین اسقدر روزن زیر پا — کیا عجب زنبور کا ہووے نشیمن زیر پا

اس لیی آتا نہین گور غریبان کیطرف — تا نہ آجای کسی عاشق کا مدفن زیر پا

سخت دل کومل کی تلوونسکی قاتل فی یون — لعل کا پیدا ہوا ہی اپنے معدن زیر پا

خود بخود نکلا وہین دل سی ہماری یا علی — آگیا چلنی مین جانان کی جو دامن زیر پا

گل کہلاتی ہین تری وقت مشی نقش قدم — سبکو ہوتا ہی یقین ہی تیری گلشن زیر پا

شرکشی دنیای دوروزہ مین کیا عشرت کرون — ایک دن لوگون کی ہوگا اپنا مدفن زیر پا

شیر بیشہ سخنوری شیخ امام بخش مغفور ناسخ خلف شیخ خدا بخش باشندہ لکھنؤ متین دیوان انیسی ہوگا

باغ مین روندی بہت پھولونکی خرمن زیر پا — لا کبھی اپنی شہیدونکی بھی مدفن زیر پا

یہ اثر تیری حنا کا ہی کہ کان لعل ہو — ایک دن آجای گر ہیریکی معدن زیر پا

ہاتہ دورای زمین سے سو شہید ناز نی — آگیا چلنے مین قاتل کا جو دامن زیر پا

گلشن تصویر قالی تیری اوہ جانیکی ساتہ — صورت برگ خزان کرتا ہی شیون زیر پا

رہ گذار یار سی آگی نہین اوٹھتی قدم
نقش پائی یار کیا کر لیتی ہین تسخیر پا

بزم مین فانوس کیا آئینہ تصویر ہے
شعلہ ہی تصویر فندق شمع ہی تصویر پا

سر نقاہت سی پڑا رہتا ہی اپنی پائین پر
کاکل سر ہو گئی ہی اندفون زنجیر پا

تیری کوچی مین قدم رکھنی کا ہی مجکو گناہ
سر مرا کیون کاٹتا ہی چاہیے تعذیر پا

کوئی جانا سنی نکلنی کا کیا ہینی جو قصد
سو گئی اوٹھنی سی پہلی دیکھنا تزویر پا

سبز سی سرخ ایکدم مین ہو گیا رنگ حنا
اسقدر رکھتا ہی ناسخ وہ پری تسخیر پا

سید غالب علی شمیم ولد سید حیدر بخش باشندہ بنارس صاحب دیوان شاگرد مرزا الطاف حسن

مین نہین گوشہ نشین ہون باعث تقصیر پا
ناتوانی ہو گئی ہی باعث زنجیر پا

رہبر اہل جنون ہوتی ہین اسباب جنون
پیچی پیچے ہم ہین آگی نالہ زنجیر پا

عزم کوی یار ہی لیکن قدم اوٹھتا نہین
یہ قصور ناتوانی ہے نہین تقصیر پا

پہاڑ کر داسن کو لازم باندھنا ہی اے شمیم
ہی ابہی قسمت مین گردش چاہیی تدبیر پا

میان یحیی مان عرف قلندر بخش جرات ولد حافظ مان باشندہ دہلی مقیم لکھنو صاحب دیوان شاگرد

تلوی ہون ایسی کیونکہ فراموش نقش پا
دیکھی سی جنکی صاف گیا ہوش نقش پا

افتادہ رہگذر مین یہ حیران ہی جو آہ
شاید کہ لیگیا ہی کوئی ہوش نقش پا

جرات ممانعت ہے مگر اوس گلے کی بیچ
آگی سی کم ہوا ہی کچھ اب جوش نقش پا

رای سنولال صفا ولد پورنچند اخبار نویس ساکن لکھنو صاحب دیوان شاگرد میر تقی میر

ازبسکہ کوی یار مین ہی جوش نقش پا
جو نقش پا پڑا ہی سو ہم دوش نقش پا

افتخار الدولہ معین الملک فرالدین خان بہادر صولت جنگ عرف مرزا حاجی نایب اول مرزا غازی الدین حیدر بادشاہ قمر تخلص خلف منشی مرزا جعفر استاد یلی صاحب زید لکھنؤ صاحب دیوان ہندی فارسی شاگرد مرزا قتیل

از بسکہ اوسکی کوچی مین ہی جوش نقش پا	چہلتا رگر سی دوش کی ہی دوش نقش پا
افتادگی کا بار اوٹہایا ہی دوش پر	یہ بار دیکہو اور تن و توش نقش پا
گردن کشونکا کاسئہ سر ہوگا خاک راہ	کرتا ہی یہ بیان لب خاموش نقش پا
دیکہی بغور ہمسی جو واماندگا نکا حال	واماندگی ہوا پنی فراموش نقش پا
جس جا قدم پڑا ہی قمر میرے ماہ کا	مطلع ہی آفتاب کا آغوش نقش پا

میر حسن حسن صاحب دیوان اور مثنوی بدر منیر خلف میر ضاحک باشندہ لکھنؤ شاگرد میر ضیا الدین ضیا

افتادگی جو چاہی تو رکہ ہوش نقش پا	آئینہ خاکسارونکا ہی دوش نقش پا
از بسکہ گرم رو گئے ہین ہر دو عدم	شاہد ہی اونکی حال کا یان جوش نقش پا
وہ مست جو گیا ہی اوسی چہوڑ راہ مین	تکتا ہی دیکہ دیدۂ مدہوش نقش پا
کچہ تو صدائی آہ نہ خاک سے کہ جو	اودہر کو لگ رہا ہی حسن گوش نقش پا

نواب منصور خان مغفور مہر خلف نواب محبت خان محبت بن حافظ الملک حافظ رحمت خان صوبہ کٹیہر باشندۂ بریلی مقیم لکھنؤ صاحب دیوان شاگرد قلندر بخش جرات

خاکم اپنی اس لیی ہوی ہمدوش نقش پا	شاید ہو پاؤن اوسکا ہم آغوش نقش پا
یاران رفتگان کا کہان ڈہونڈہون اب نشان	اتا ہی ہر طرف نظر ایک جوش نقش پا
ہی خاک کو بہی تیری قد مبوسی کا خیال	یہ ہی بیان خواب فراموش نقش پا

زنجیر کی حاجت نہ اونہین قید کی حاجت
الفت تری جن لوگون کو ہی سلسلہ پا

ہر چند گرفتار ہین زنجیر جنون مین
جاتا ہے لیے دشت کو پر ولولہ پا

تنہا تو ارادہ جو کری ملک عدم کا
منزل سے کچہ آتنا تو نہین فاصلہ پا

نواب مرزا تقی مغفور ہوس خلف نواب مرزا علیخان مقیم لکھنو صاحب دیوان انکی ہر غزل مین مضمون لیلی مجنون کا ضرور رہوتا ہے اور مثنوی لیلی مجنون انسے یادگار ہی شاگرد غلام ہمدانی مصحفی

ماب خار مغیلان سی ہی بیجا گلہ پا
پہوتی ہین مدد انکی سے سب آبلہ پا

دن حشر کی کوئی شور قیامت نہ سنی گا
جسوقت ہلا دیونگی ہم سلسلہ پا

کی راہ محبت مین مشقت جو اونہون نے
آتنا ہین معلوم نہ تہا حوصلہ پا

طی کر نہ سکی کرم روان دشت محبت
اس راہ مین چل چل کی تہکی قافلہ پا

ہم جا نہین سکتی ہین ہوس شرم کی ماری
ہر چند گہرا وسکا ہی بہ یک فاصلہ پا

مظفر علیخان مرحوم مظفر خلف غلام علیخان بن بہکاری خان باشندہ دہلی مقیم لکھنو صاحب دیوان

مانع نہین چلنے کا مری سلسلہ پا
پر رہ کہنے نہین دیتا قدم آبلہ پا

کیا پوچہتی ہو فرق وجود اور عدم کا
گر غور سے دیکہو تو ہی اک فاصلہ پا

پہرتا ہے لیے آبلہ پہر مجکو مظفر
کس سے مین کرون جا کی اب اپنا گلہ پا

لایعلم

جب رہ مین تری سرسی کیا حوصلہ پا
پا سر سے گلہ کرنے لگا سر گلہ پا

بڑہ جای جو وحشت تو بڑہی حوصلہ پا
کانٹون سی کہجانیکو چلون آبلہ پا

صورت دامان گل دل ہو گیا بس حاک کا — آگیا ہی باغ مین بلبل کا جب پر زیر پا

نور سی تیری کف پا کی عجب کیا جو بنے — خاک کا ہر ذرہ خورشید منور زیر پا

ہی یہی تعبیر سر پر آئی گی کاسے بلا — خواب مین دیکھی ہی شب لف معنبر زیر پا

جسنی کی ہی سایہ سان وضع ملایم اختیار — سختی ایام سے ٹوٹی نہ دیکر زیر پا

ہی کہان وہ شوکت و دارائی و جاہ و حشم — سیکڑون کی آگئی قبر سکندر زیر پا

سیکڑون کٹ جائین گی سر صورت نخل حنا — یون نہ ملی مہندی ای ترک ستمگر زیر پا

واہ ری پاس ادب کو سون بہر اہون ورد — تا نہ آئی سایہ دیوار و لبر زیر پا

قدر نیکو نکی نہ ہو کم لاکہ وہ پا مال ہون — آبرو جاتی نہین گو آئی گوہر زیر پا

ساقیا ایسی پلا دی می رہی باقی نہ ہوش — ہو سبوئی بادہ سر پر اور ساغر زیر پا

خلق عالم مین ہو گا کوئی مجہسا تلخکام — زہر بیٹہا بنگیا آئی جو شکر زیر پا

کل بس اونکی خاکسی کانٹی اوگین گے دیکہنا — آج جو کہتی نہین برگ گل تر زیر پا

منکسر کرتی ہی آخر صحبت اہل کمال — دوپہر کو سایہ آجائی ہی ستمگر زیر پا

رزق اپنا آسیا سان منحصر گردش مین ہے — ہی اکہا شاید مرا خط مقدر زیر پا

تیرہ بختی سی مری وہ بن گیا سنگ سیاہ — جب کبہی آیا ہی عالی سنگ مرمر زیر پا

مولف تذکرہ سید محسن علی محسن ولد سیدہ شاہ حسین حقیقت باشندہ لکھنو شاگرد خواجہ وزیر و وزیر اور میر علی

رنگ مہندیکا نہین ہی ای ستمگر زیر پا — معدن یاقوت ہی یا معدن زر زیر پا

ہی ہمیشہ رشک آبلہ ہی رشک اخگر زیر پا — ایجنون روشن رہا کرتی ہی مجمر زیر پا

زور اپنی لاغری کا ایجنون ایسا بڑھا
ساتہ بیڑی کی چلا آتا ہے لنگر زیر پا

سر پہ رکھین چوم کر اوسکو ادب سے ساقیا
راہ مین ٹوٹا ہوا آئی جو ساغر زیر پا

فیض ہی تیری قدم کا موجزن اے بحر حسن
گر صدف آجائی تو بن جائی گوہر زیر پا

نقش پا پیسی مجھی ایسا ہون مین مور ضعیف
زندہ رہ جاؤن اگر قسمت سی بچکر زیر پا

موج سی بڑہکر لطافت مین ہی انگلی مانگی
ہی یہ ایڑی یا حباب آب کوثر زیر پا

کیا ہی رنگ اپنا جمائین ہم حنا کی طرح سے
کاش پونہچائی ہمین رنگ مقدر زیر پا

عشق مین اوس کلکی ہر اک کی نظر مین خار ہین
کوئی بہی لاتا نہین کانٹا سمجھکر زیر پا

آئیگا میرے بیابان مین جو وہ شیرین ادا
ریگ بنجائی گی رشک خام شکر زیر پا

جس زمین پر تم قدم رکھو بنی وہ آسمان
ذرہ ہائی خاک چمکین بنکے اختر زیر پا

ای پری قمری اوسی شمشاد سمجھی باغ مین
تو جو لائی سایہ نخل صنوبر زیر پا

گوری گوری پاؤنمین یہ رنگ مہدی کا غضب
صبح جنت کی شفق رکہتا ہی دلبر زیر پا

اوسکی ہم وارفتہ رفتار محسن کیون نہون
سنک آکر بولتی ہی جسکی اکثر زیر پا

ایڑیان

شیر بیشۂ سخن شیخ امام بخش مغفور ناسخ خلف شیخ خدا بخش باشندۂ لاہور مقیم لکھنؤ دیوان اوسنے

ایسی نیچی ہین نہ ہین ایسی بشر کی ایڑیان
پنجۂ خورشید کی نیچی قمر کے ایڑیان

نقرئی ہین پر ہین جہاوین سے زر کی ایڑیان
کسقدر نازک ہین میری سیمبر کی ایڑیان

کیون نہ دیکھی اپنی ایڑی ایک تارا دیکھکر
کم نہین تار و نسی اوس رشک قمر کی ایڑیان

ایڑیان ہمنی رگڑ کر زیست کی اپنی بسر | بیبسی دیکھین ای فدا اوس فتنہ گر کی ایڑیان

حکیم وحید اللہ خان وحید ولد حکیم سعید اللہ خان بن حاذق الملک عبد اللہ خان باشندہ بلانوے
واقع رہیل کھنڈ ملازم راجہ بہرت پور صاحب دیوان

ہین جو منہدی سی مذہب سیمبر کے ایڑیان | کب خضاب دیکھلای اوس رشک قمر کی ایڑیان
فوج کر کی مجکو ای قاتل تو جاتا ہی کہان | کچھ رکرنا دیکھ لی محنہ نوحہ کر کی ایڑیان
لب تو ہین یاقوت دندان در ہین سیمین ساق ہین | پنجہ مرجان کی پنجی اور زر کی ایڑیان
اسقدر دوڑا یا منیی اوسکو شوق خط مین آہ | گھس گئین آخر کو میری نامہ بر کی ایڑیان
اوس جگہ پونہچی تصور سی ہی قسمت وحید | شل ہی ہوجائین جہان پیک نظر کی ایڑیان

امیر علی خان ہلال خلف تراب خان باشندہ لکھنؤ صاحب دیوان شاگرد رشید میر علی اوسط رشک

کوٹھی سے دیکھلا رہا ہی آج قاتل ایڑیان | راہ رو کیونکر نہ رگڑین مثل سنبل ایڑیان
کفش زرین جب پہنکر جاتی ہین گلگشت کو | پیستی ہین سینون مین مثل خار دل ایڑیان
یون ہی ان مین داغ لگ جائیگا تم رہنے تو دو | سیب تر سے کرتی ہو ناحق مقابل ایڑیان
گہنگرو بولین نیم جانونکی تری قدمون تلے | تو ہی قاتل ہین اسی چہا گل کی قابل ایڑیان
رات دن اندہیر ہی کہتی ہین وہ پہیلا کی پاؤن | نور ماہ و مہر کر دیتی ہین زائل ایڑیان
آج کل وہ سرو قد چلنی لگا پنجون کی بہل | ابتو سوی عالم بالا ہین مایل ایڑیان
دیکھو تو د ہوتا ہی کیا بڑہ بڑہ کی دست موج سی | لاؤ تو اک روز تا دامان ساحل ایڑیان
کیا سراپا نور ہی تو ای ملک سیرت بشر | رنگ روئی حور کر دیتی ہین زائل ایڑیان

اسکی مے محسن کبھی اوسنے نہ دیکھا دور سے
اوس گلی مین مر گئی لاکھون رگڑ کر ایڑیان

تلوی

شیخ عبد الغنی غنی تخلص ولد شیخ عبد الصمد ساکن کانپور شاگرد مولوی یا یعلی اشک

جنت مین نہین ایسی کسی حور کی تلوی
اللہ نے بنائی ہین تری نور کی تلوی

ہین ایڑیان اوسوقت رگڑتا ہون زمین پر
یاد آتی ہین جب خواب مین اک حور کی تلوی

ای شوق محبت جو قدم رنجہ کرے وہ
آنکھون سی لگا لون بت مغرور کی تلوی

ساق شجر نور ہی وہ ساق بلورین
لاریب ہین برگ شجر طور کی تلوی

ای جوش جنون ابتو یہی وقت مدد ہے
کھجلاتے ہین پہر عاشق مجبور کی تلوی

شفاف ہین اسدرجہ کہ دیکھی نہین ایسے
گویا کہ بنے ہین تری بلور کی تلوی

شرگرم محبت مین ہین تلوونسی لگی ہے
کیونکر نہ جلین عاشق محرور کی تلوی

پہانی ہی بہت خاک جو صحرای جنون کی
چہلتی ہین سدا پاتر ے رنجور کی تلوی

فیض قدم اہل حق اللہ رے اللہ
آنکھون سے لگائے گئے منصور کی تلوی

اوڑ جاتا ہے نقش کف پا لوح لحد سی
ای رشک پری ہین تری کافور کی تلوی

دیکھا مہ تابان کو غنی خواب مین شبکو
آنکھون سی ملو نگا مین کسی حور کی تلوی

سید آغا حسن موسوی امانت خلف میر آغا باشندہ لکھنو صاحب دیوان شاگرد رشید میان دلگیر مرثیہ گو

ایسی پر نور نہین دیکھی ہین پیاری تلوی
عارض حور سی بہتر ہین تمہاری تلوی

ہی ضیا روی مین پر تری قدر ونسی لگی
فلک حسن کے ثابت ہین ستاری تلوی

کیا نزاکت ہی اگر پنجۂ مژگان سہتا ہین — ہنسکی فرماتی ہین بس چل گئی میری تلوی

ڈھنگ مین پاے نگارین ہین وہ لوح یاقوت — بلکہ ہین رنگ مین یاقوت سی اچھی تلوی

کبک و طاؤس چلین خاک تمہاری آگی — ایسی پنجی کسی نی پائی نہ ایسی تلوی

دشت پرخار مین کیا پہر ہمین دوڑائینگی — پہر کچہ ان روزون مین کچلاتی ہین اپنی تلوی

آبلی خار بیابان نے پکا ڈالے ہین — ابتو ای جوش جنون ہوگئی پہوڑی تلوی

رنگ رخسار پری جنسی اوڑا جاتا ہی — پائی ہین تم نی وہ دنیا مین انوکہی تلوی

ابتو وہ نام خدا چلتی ہین پنجونکی پہل — رہتی ہین روی مین سی ہت انچی تلوی

فرق وزلف کی مانند ہی اونمین انمین — کیون ملاتی ہو رخ شمس و قمر سی تلوی

ہاتہ اس جرم پہ اوس شوخ نی تلوائی ہین — شب وصلت مین ذرا چھو جو گئی تہی تلوی

منہدی ملتا ہی جو وہ شوخ تو چہل جاتی ہین — ایسے نازک تو کسی کی نہین دیکہی تلوی

ای ہلال ابکی ہوا ماہ صفر غربت مین — جا ئی آئینہ یہان دیکہوگی کسکی تلوی

سردار مرزا سردار تخلص خلف ارشد سید محمد طبع طبائی باشندۂ لکھنو شاگرد خواجہ وزیر وزیر

ای قمر ہین تری مہتاب سی بہتر تلوی — صاف آتی ہین نظر مہر منور تلوی

میری گہر مین جو قدم رنجہ کرین آپ کبہی — اپنے آنکہو سے لگایا کرون دن بہر تلوی

مژدہ ای جوش جنون دشت مین آئی ہی بہار — پہر کہجاتی ہین کئی دنسی برابر تلوی

بس گئی عطر خناسی گل قالین سارے — رکہدی تم نے جو ای جان معطر تلوی

گل گلشن کا شرف دشت نوردی سی ملا — پہدکے کانٹون سی بنی لالۂ احمر تلوی

ای جنون آبلہ پا سے ملا یہ رتبہ
دشت مین رہنی لگی خار کی سر پر تلوے

نقش پا سی تری بس جا مین ہین کیونکر گلیان
گل جنت سی زیادہ ہین معطر تلوے

بلبلین دیکھ جو لین باغ مین فی ہو دہو کی تیرے
بنگلی سیت کی آنی سی گل تر تلوے

شاید آپو نہچی ہی پہر دشت نوردی کی بہار
کچھ تو ہی وجہ جو کہلاتی ہین اکثر تلوے

کام کر جاتی ہین بچہ دیکا دل عاشق پر
پانچی سے کہی ہوتی ہین جو باہر تلوے

جب کبھی دست تصور سے ذرا سہلایا
بولی وہ ناز سی میری نہین پتہر تلوے

رات دن آگ کی مانند جلا کرتی ہین
گبر سے کہدو کہ پوجی مری آکر تلوے

کف افسوس ملین شرم سی پہر منہ نہ دکہائین
خوبرویون کو دکہادی جو وہ دلبر تلوے

پہولی جسنی ہوا قتل وہ ای ظلم شعار
کیا لکیرون کی عوض رکہتی ہین خنجر تلوے

قصد چلنی کا کرین ہم جو تری کوچی سے
پاؤن اٹہین ہی تو رہ جائین جمے ٹکر تلوے

ای جنون تو جو سلامت ہی تو یہ خار مین کیا
نشترون سے بہی نہونگی کبھی باہر تلوے

سور کی نقش کف پا کا گمان ہو سبکو
خاک پر گر کبھی رکہین تری لاغر تلوے

کر دعا خالق اکبر سی یہی ای محسن
جب تلک جسم مین انسان کی ہین تر تلوی

ہر مبصر کو رہین مثل بصارت یہ عزیز
چشم حاسد مین ہون نشتر کی برابر تلوی

حرف منقوط مین تاریخ سنا کر یہ کہو
اوس ستمگار کے آنکہو نسی لگا کر تلوی

اور کیا چاہیی ہی اسکی سوا ای پیارے
پائی تو حور کے چہری سی ہی بہتر تلوی

بهر تاریخ سال اتمامش | فکر کردم به سعی طبع رسا
مدد ے خواستم چو از افضل | گفت دل نسخه سرور افزا
۱۲۶۹

قطعه تاریخ از لاله رام سهای رونق شاگرد شیخ امام بخش ناسخ

میر محسن علی بباغ جهان | باد خندان چو گل بعز و وقار
کرد تالیف طرفه تذکره | که نظیرش ندید کس زنهار
هر ورق رشک تخته گلشن | صفحه اش رو کش نسیم بهار
لطف الحان درین چمن پیداست | از همه طوطیان شکر بار
رنگ و بوئی دگر بهر شعر است | طرفه گلدسته ایست از اشعار
بهر تاریخ او ز اهل سخن | بود هر یک غزل را چو هزار
کلک رونق بدیه کرد رقم | از ریاحین پرست این گلزار
۱۲۶۹

ایضاً

سید محسن علی نمود آن تالیف | نو تذکره کز و هوید احسن ست
هر مصرع در او ست غیرت سرو قدان | هر بیت جو ابرو بتان باحسن ست
شیرازه او بود ز جعد خوبان | از هر صفحات صاف پیدا حسن ست
رونق چون کرد فکر تاریخ خرد | فرمود کتاب با سراپا حسن ست
۱۲۶۹

قطعه تاریخ طبع زاد مرزا علی حسین تپوان شاگرد شیخ امام بخش ناسخ

محسن علی صاحب چو این تالیف کرد | شد احسن و مرغوب بر حق تذکره

جب تذکرہ اتمام کو پونہچا ای فہیم — اک رونق گلشن جوانی یہ ہوا
تاریخ کے فکر تہی کہ ہاتف نی کہا — اچہا اب غنچہ معانے یہ ہوا
۱۲۶۹

قطعہ تاریخ طبع زاد مرزا علی بہار شاگرد میر علی وسط رشک

میر محسن علی رقم فرمود — تذکرہ بہر ساکنان ہند
اختراع عجیب طرز جدید — یادگار است در میان ہند
گل تازہ ز نخل فکر شگفت — شد معطر دماغ جان ہند
ہر گل رنگ و بو دگر دارد — این سرا پاست بوستان ہند
سال اتمام گفت طبع بہار — شجرۂ عہد شاعران ہند
۱۲۶۹

قطعہ تاریخ طبعزاد محمد حسن خان طبیب تخلص باشندہ فرخ آباد شاگرد میر

واہ ری مضمون رنگین نغز ہای لطیف — لوگ اگر اسکو کہین رشک چمن ہی بجا
مصرع تاریخ ہاتف نی کہا یہ ای طبیب — یادگار طبع ارباب سخن ہی یہ بجا
۱۲۶۹

ایضاً در صنعت ہیئہ

میری مشفق نی لکہا ہی تذکرہ کس نور کا — ہوسکی کیونکر کسی سی ای طبیب اسکا جواب
ہی شمار ہیئہ سی مصرع سال آشکار — واہ دیکہا تذکرہ وہ شاعرونکا لاجواب
۱۲۶۹

قطعہ تاریخ طبعزاد شیخ فدا حسین تخلص فدا ساکن قصبہ بیائی ضلع بلند شہر وکیل عدالت

کیا تذکرہ لطیف و نادر — محسن نے فدا رقم کیا ہے
کیا حسن معانی ہے سراپا — ہر حرف پہ اوسکے جان فدا ہے

ریخت تا محسن علی رنگ بیان شاعران | نامهٔ او غیرت صد نوبهار عبهر است
بر بیاض صبح مینازد بیاض نامه اش | با سواد کاکل لیلی سواد دفتر است
جلوه گاه صد هزاران بعبتان معنی است | آسمان صد فلک خورشید و ماه و اختر است
دستهٔ از یاسمین و ضیمران و نسترن | نی که دستنبویه از کافور و مشک و عنبر است
شاعر رنگین رقم یعنی نظامی کز زبان | هر چه گوید خوشتر از صد نغمهٔ جان پرور است
زد نوائی سال اتمامش برنگ عندلیب | از حروف معجمه گر گلستانی بهتر است

۱۲۶۹

ایضاً

در گلستان معانی محسن رنگین کلام | تا نشاند دست تازه گلبن از هر فکر
نی بیان نکته سنجان زد قلم بل ریخته | گوهر شاداب و تر از ابر گوهر بار فکر
نامهٔ نو طرز را هم داد رنگ گلستان | کرد روشن بزم اهل معنی از انوار فکر
ای نظامی عندلیب خوشنوای کلک من | سال اتمامش بگفتا جذا گلزار فکر

۱۲۶۹

ایضاً

میر محسن علی پاک گهر | نکته دان نکته سنج نکته نگار
کز فن گلشن بلاغت نظم | جنبش کلک اوست باد بهار
وز پی دامن فصاحت نثر | طبع او هست ابر گوهر بار
نظم او رشک صد فلک پروین | نثر او را هزار نثره نثار
تا به تسوید ذکر اهل سخن | نقش زد در مرقع گفتار

قطعۂ تاریخ طبع زاد شیخ الٰہی بخش عشقی شاگرد میر علی اوسط رشک

گلشن دہر میں وہ تذکرہ محسن ہے — واسطے سیر کے رکھتی ہیں تمنا حوریں
بر نگ یہ دیکہ کی تاریخ کہی عشقی نے — کیا سراپا ہی پری جسکی ہیں شیدا حوریں

۱۲ ۶۹

ایضاً

در سخن فہمی و اخلاق و محبت لاریب — نفس نہ دید ست در آفاق جواب محسن
کرد ترتیب عجب تذکرہ اہل زبان — کہ ازان گشت عیان رای صواب محسن
گفت تاریخ چہ خوش از سر انصاف عشقی — این سراپا سخن ایجاد جناب محسن

۱۲ ۶۹

قطعۂ تاریخ طبع زاد نور العین سید محمد حسین محمد طو لعمرہ

والد من چون نوشت این تذکرہ — ہست ہر یک مصرعش بر جستہ
سال ختمش عندلیب طبع گفت — از گل معنیست این گلدستہ

۱۲ ۶۹

قطعۂ تاریخ غرۂ مودۂ لالہ دہنیت رای ارشاگرد خواجہ وزیر وزیر

میر محسن نے لکہا تذکرہ ایسا دلچسپ — مثل محبوب ہوا زیب کنار عالم
زار اب مصرع بر جستہ تاریخ لکہون — یہ ہی ہے شبہہ گلستان بہار عالم

۱۲ ۶۹

قطعۂ تاریخ طبع زاد عبد الرحیم خان رحیم شاگرد میر ہادی علی بیخود

کیا تذکرہ لکہا ہے یہ محسن نے ای رحیم — ہر بیت جسکی کم نہیں ابروی حور سی
کیا خوب اختتام کی تاریخ یہ ہوئی — یہ نور کا کلام ہی یہ شعر نور کے

سنہ ۱۲۶۹

خاتمۃ الطبع

طبعزاد شاعر جادو بیان اوستاد زمان محمد اصغر علیخان نسیم

سیر محسن علی حمیدہ صفات — لطف رہتے ہی اونکی ہر بہرات
صاحب خلق جامع اوصاف — صورت آئینہ طبیعت صاف
نثر ہی بی نظیر نظم بہی خوب — دونو فن اونکی خلق کو مرغوب
ایک دن اونکی دل مین یون آیا — شعرا کا کلام منگوایا
فکر حسانی سے اوس مین دی ترتیب — شکل پیدا ہوئی عجیب وغریب
واہ کیا تذکرہ کہ جسکے دہوم — ہند کے ملک سی گیی تا روم
اک جہان کو پسند دل آیا — ایسا بھایا کہ پھر نہ کچہ بھایا
تذکرے اور بہی ہین یہ ہی اور — شائق اس مین اگر کرین گی غور
حظ وافر اوٹھائین گی کیا کیا — لطف نو اس مین پائین گی کیا کیا
سچ تو یہ ہے کہ جتنے ہین اوستاد — ہی ہر اک کا نئی طرح ایجاد
سو وہ سب اس مین آشکارا ہی — ادب آموز عرا شارا ہی
جو اسے دیکہے از تہیۂ دل — چند دن مین ہو شاعر کامل
لطف پیدا کرے کلام اوسکا — ملک و اطراف مین ہو نام اوسکا
دولت لازوال مہمان ہی — جلد لے لو متاع ارزان ہے

قطعہ تاریخ طبع غراد مدبر الدولہ منشی مظفر علی خان بہادر سیر شاگرد مصحفی

نمود جمع جو محسن علی عالی طبع	سخن بوصف سراپای مہوشان مجموع
نوشت مصرع تاریخ طبع کلک اسیر	بطبع طبع سراپا سخن بود مطبوع ۱۲۷۰

قطعہ تاریخ مرزا اسد اللہ خانصاحب غالب دہلوی

اس کتاب طرب انصاب نی جب	آب و تاب انطباع کی پائی
فکر تاریخ سال مین مجکو	ایک صورت نئی نظر آئی
ہندسی پہلی سات سات کی دو	دیئی ناگاہ مجکو دکھلائی
اور پہر ہندسہ تہا بارہ کا	با ہزاران ہزار زیبائی
سال ہجری تو ہوگیا معلوم	بی شمول عبارت آرائی
مگر اب ذوق بذلہ سنجی کو	ہی جداگانہ کار فرمائی
سات اور سات ہوتی ہین چودہ	بہ امید سعادت افزائی
غرض اسمی ہین چار دہ معصوم	جس سی ہی چشم جان کو بینائی
اور بارہ امام ہین بارہ	جس سی ایمان کو ہی توانائی
اونکو غالب یہ سال آپہا ہے	جو ایمہ کے ہین تو لائی

قطعہ تاریخ امیر علیخان ہلال شاگرد رشید میر علی اوسط رشک

چہپا میر محسن علی کی سبب	وہ نسخہ کہ ہین جس مین زیبا سخن
لکہو ای ہلال اسکی تاریخ طبع	چہپا نور کا یہ سراپا سخن ۱۲۷۰

قطعۂ تاریخ محمد حسن خان طبیب باشندۂ فرخ آباد شاگرد منیر

وہ تذکرہ مطبوع ہوا سامنی جسکی — رنگینئ اشعار سے بیقدر چمن ہے
تالیف یہ اوسکی ہی کہ تعریف مین جسکی — ہر برگ زبان اور ہر اک غنچہ دہن ہے
صورت یہ ہوئی شہرۂ نام شعرا کی — اِس وجہ سے وہ محسن ارباب سخن ہے
ہی شعر ہر اک موجۂ دریاے معانی — ہر مصرعہ ترا آبرو در عدن ہے
رنگینئ اشعار کی کسطرح ہو تعریف — گلہاے معانی سے عیان صحن چمن ہے
ہر صفحہ ہے اوسکا ورق گل کی برابر — ہر ایک ورق صفحۂ گلہاے سمن ہے
کسطرح نہو عطر فشان شاہد مضمون — جو نقطہ ہے وہ نافۂ آہوے ختن ہے
آمد کی یہ معنی ہین اِسی کہتی ہین آمد — کسدرجہ ہر اک شعر مین بیساختہ پن ہے
ہجری و مسیحی ہی طبیب اِسکی یہ تاریخ — یہ شاہد مضمون ہی یہ خورشید سخن ہے
۱۲۷۶ ۱۸۶۰

ایضاً

سید محسن علی کے تذکرے کو دیکھکر — کچھ نہین بہاتا کسیکو اب سوائے ذکر شعر
ہجری و فصلی و تاریخ مسیحی ہی طبیب — رقم مضمون گوہر منظوم نظم فکر شعر
۱۲۷۶ ۱۲۶۷ ۱۸۶۰

قطعۂ تاریخ طبعزاد مرزا علی حسین کیوان شاگرد شیخ امام بخش ناسخ

چہ اشعار مطبوع و رنگین — مضامین گل نکتہ دانی
خرد کرد گلچینئ سال — گل باغبان معانی
۱۲۷۷

قطعۂ تاریخ طبعزاد شیخ نظام الدین نظامی باشندۂ قصبۂ دیبائی ضلع بلند شہر

ہوا میر محسن علی کا یہ احسان — کہ ہے عطر آگین شمیم معانی
کہون مہر تاریخ چھپنے کی اسکے — سراپا سخن بل کلیم معانی ۱۲

قطعہ تاریخ طبعزاد شاعر ہمہ دان علی محمد خان ولی

مری دوست ہین میر محسن علی — کہ بی شک ہین وہ رونق انجمن
لکھا جب انہون نی نیا تذکرہ — کہلا لفظ و معنی کا ہر سو چمن
چھپا مطبع فیض بنیاد مین — کہ چندی رہی یادگار زمن
ولی بہر تاریخ لکھہ دیجیے — فدائی بھلا سراپا سخن
۱۲۷۷

ایضاً

کیا سراپا سخن چھپا نادر — جسکا ہر اک ورق ہی گلدستہ
ای ولی سال عیسوی لکھو — کہ کہلے غنچہاے سربستہ
۱۸۶۱

قطعہ تاریخ طبعزاد منشی جواہر سنگہ جوہر محافظ دفتر محکمہ عالیہ چیف کمشنر بہادر ملک اودھ

میر محسن علی شاعر خوش فکر و ذکے — چھپ چکا تذکرہ جسوقت سراپا اونکا
فکر تاریخ ہوئی مجکو تو بولا یہ سروش — کہیی جوہر کہ سراپا سخن روح افزا
۱۲۷۷

قطعہ تاریخ طبعزاد لالہ رام سہای رونق شاگرد امام بخش ناسخ

میر محسن عملی سراپا خلق — شاعر افصح و بلیغ و فرید
ساخت تالیف تذکرہ عجبے — کہ کسی مثل وے ندید و شنید
شد سراپا سخن ازان نامش — کہ سراپا از دست حسن پدید

ایضاً

چون شنفتی سال طبعش از خرد — گفت ہاتف نکتہ سنج نکتہ داں
گلشن معنی شگفت و بوی گل — ہست ہر سو رونق باغ و بہار
۱۲۷۷

ایضاً

چون شنفتی سال طبعش از خرد — گفت ہاتف نکتہ سنج نکتہ داں
گلشن معنی شگفت و بوی گل — ہست ہر سو رونق باغ و بہار
۱۲۷۷

قطعہ تاریخ طبعزاد منشی مظفر علیخان ہمدم شاگرد دبیر الدولہ منشی مظفر علیخان بہادر

ہوش مین میر محسن علی طبع کرد — کتاب شگفتہ بوی گل
غزلہا ہمہ نغز و با آب و تاب — بوصف رخ و زلف و چشم و دہن
بتاریخ او گفت موزون دلم — سراپا سخن
۱۲۷۷

قطعہ تاریخ طبعزاد از شاگرد رشید شیخ امام بخش ناسخ

الفضل شاگرد رشید شیخ امام بخش ناسخ

انچنین تاریخ طبعش گفتم از جوش طرب
حالیا بینند با انصاف یاران قال را

در گذشته از سر بحر تفکر بی خلش
افضل ازاین تذکره بود اشتهام احوال را

قطعه تاریخ طبع اواز مرزا علی بهار شاگرد میر علی اوسط رشک

چهاپا تذکره میر محسن علی کا
هوئی اور مطبوع تحریر معنی

بهار اسکی تاریخ کیا خوب لکهی
سراپا هے اب حسن تصویر معنی

قطعه تاریخ طبع از مولوی محمد علی خان انیم منصف ضلع بنارس شاگرد شیخ عبد الرؤف شعور

نسخهٔ محسن چه خوش مطبوع شد
هر که دید آنرا دلش از دست رفت

هست تاریخ سن طبعش انیم
یکهزار و دو صد و هفتاد و هفت

ایضاً

مطبوع هوئی کتاب محسن
مشهور هوی جناب محسن

هر فن مین انیم هین وه یکتا
عالم مین نهین جواب محسن

تاریخ سهربیان سی هی یه
هی بی بدل انتخاب محسن

سنه ۱۲۷۷

قطعه تاریخ طبع از شیخ الهی بخش عشقی شاگرد میر علی اوسط رشک

نول کشور نی چهاپا جو اس سراپا کو
هر ایک بول اوٹها خوب لاجواب چهاپا

لکهی یه عیسوی تاریخ طبع عشقی نے
کلام اهل زبان خوب انتخاب چهاپا

ایضاً

فہرست

الف

اختر سلطان العالم ۸ ۵۴ ۱۷۴
آتش خواجہ احمد علی ۸ ۹۴ ۹۷ ۱۵۵ ۱۹۸ ۱۷۴ ۱۷۷ ۱۴۲ ۲۷۵ ۲۸۸ ۳۴۷ ۳۷۳
اشک مولوی ہادی علی ۳۰ ۲۴۴ ۲۹۶ ۳۶۴
علی امیر علی علی ۱۷ ۴۹ ۹۴ ۲۳۶
اختر نواب حسین علیخان ۲۰ ۵۶ ۸۶ ۹۸ ۱۷۲ ۱۹۱ ۲۲۱ ۳۴۴ ۳۵۷ ۳۶۵ ۳۸۵
امانت سید اخاسن ۳ ۴ ۳۶ ۳۰۹
امجد مولوی احمد خان ۳۶
افضل منشی حسن خان ۳۳
امتی عمدہ سلطانے ۳۴۸
اسحاق اسحاق علیخان ۳۱ ۳۴۷ ۳۴۸ ۳۶۰
امیر مرزا علی حسین ۳۱
اشرف شیخ اشرف علی ۳۸ ۸۳ ۱۵۷ ۱۸۳ ۱۹۰
انس سید محمد مرزا ۴۵ ۱۲
آفاق حسین حسین علی ۴۵
آدمی حاجی حسین خان ۴۴ ۴۸ ۶۱ ۶۶ ۷۲ ۱۱۵ ۱۳۰ ۱۴۶ ۱۴۸ ۲۱۹

ب

بشر شیخ امداد علی ۱۲ ۴۲ ۶۰ ۱۱۷ ۱۲۶ ۲۳۶ ۲۷۸ ۲۹۳ ۳۱۰ ۳۳۶ ۳۴۹
برق مرزا محمد رضا ۱۸ ۵۹ ۹۰ ۱۸۱ ۳۶۹
برشتہ حسین علی ۲۷ ۴۳ ۸۷ ۲۳۰ ۴۴ ۴۸ ۷۸ ۱۰۹ ۱۲۷ ۱۷۵ ۲۷۱ ۲۲۴ ۳۰۸
بہار مرزا علی ۸۸
بیخود سید ہادی علی ۲۸۷
باقر نواب محمد باقر خان ۲۸۷
انور سید مہدی حسین ۲۹۸
آشفتہ مرزا رضا علی ۳۰۰
انتظار علی نقی خان ۳۰۲
امیر امیر احمد ۱۱۶ ۳۰۱ ۳۱۹
اعظم میرزا اعظم بیگ ۳۱۹
انصاف عبدالرحمن خان ۳۱۹
انسب میر ابو طالب ۳۴۱
اوصاف ۳۵۱
ایجاد مرزا آغا جان ۳۵۵
اسیر منشی ظفر علی ۱۱۸ ۲۷۳ ۱۲۷ ۳۳۲ ۲۵۷ ۳۵۸
آشفتہ حرت الدولہ ۳۶۳
ہادی علی خان ۳۶۲
آشنا سید محمد ۳۶۶
اندوہ سید علی حسن خان ۲۷۰
آغا آغا حسن ۷۰
اشک سید علی حسن ۱۱۶
آرزو سراج الدین علیخان ۲۸۷
اسیر میر ہدایت علی ۳۶۲

پ

تنویر میر کاظم حسین ۶۰
تنہا محمد عیسے ۷۱ ۲۰۳ ۲۱۲ ۲۶۵ ۳۷۶ ۳۸۰
تقی محمد تقی خان ۱۰۱ ۲۸۵
تمنا ۱۰۶
تسلی لالہ بکارام ۱۵۹
تجلی شاہ تجلے ۱۷۹
تاثیر لالہ کنہیالال ۱۸۰
تجلی میر حسن عرف میر حاجی ۲۱۵
تسلی میر شہامت علی ۱۸۷
تنہا منشی سید کفایت علی ۱۸۸
توقیر میرزا ین قاس ۲۱۳
تصدق تصدق حسین ۲۱۹
ترقی نواب آغا ۲۴۱
تقی خان ۲۵۱
بسمل میر جبار علی ۱۱۵
بیدار میر محمد ۱۲۵ ۲۶۷ ۲۶۹
باقر باقر علیخان ۱۴۶
بقا بقا اللہ ۱۶۸ ۲۲۶
بیتاب عباس علیخان ۱۸۲
بسمل بنوٹ سندر لال ۲۰۵ ۲۲۵
بدر سید آغا علیخان ۲۲۰
برکت برکت اللہ ۲۳۴
بسمل محمد مہدی بیگ ۲۵۰ ۳۵۹
بیتاب نواب امیر بخش خان ۲۴۴
بسمل محمد عبد الحکیم باقی ۲۶۱ ۲۷۵
باطن حکیم میر قطب الدین ۳۲۰
بیتاب پنڈت مہتاب راے ۳۳۶
بیخود ہدایت علی ۳۶۸
بیخود ۳۸۰

ت

تمر سید ابو تراب ۶۲
ثاقب مرزا مہدی ۱۳۱ ۳۳۳
ثمر مرزا اعلی ۱۸۹ ۲۲۸ ۳۴۷

ج

جوش میر وارث علی ۱۳
جلال ضامن علی ۳۰
جانصاحب یار علی ۳۰ ۳۴۰
جمیع مرزا سرفراز علی ۳۲
جنون میر مہدی ۴۹ ۷۴ ۱۱۹ ۱۳۱ ۱۴۴ ۲۹۲ ۳۲۶
جوش احمد حسن خان ۲۳ ۶۶ ۸۷ ۱۲۹ ۲۶۰ ۳۸۰ ۳۵۵

آزاد غلام علیخان ۱۳۸
الم آغا مہدی ۱۴۲
احمد احمد علی ۱۲۵
اوج مولوی امام الدین ۱۵۳
احمد احمد علی ۱۵۶
اعظم مرزا اعظم بیگ ۱۶۰
انکر میان جہدری ۱۶۲
آزاد محمد امیر الدین ۱۸۳ ۳۴۷
آفاق میر فخر الدین ۱۵۴
اعظم میر اعظم شاہ ۱۸۵ ۲۶۰
امی وشن بیگ ۲۱۵
اصالت سید فضل علی ۱۹۳
انکر احمد نور خان ۱۹۶
اکرام حکیم اکرام اللہ خان ۲۸۷
آرزو مرزا علی محمد ۲۱۳
افسوس میر سیر علی ۲۱ ۱۹۱
امید مولوی فرحت علی ۲۱۰
اسیر میر گلزار علی ۲۱۳ ۳۲۰
احسن احسن اللہ شاہ ۲۱۴
امین خواجہ امین الدین ۲۴۳
اولیا میر اولیا ۲۴۳
امامی خواجہ امامی ۲۴۳ ۲۷۶
اسماعیل مرزا ابتدو ۲۵۲
ازل آغا حسن ۲۵۴
اصغر ظفر الدولہ ۲۶۰
نواب علی اصغر خان ۳۰۴
احمد شیخ غلام احمد ۲۶۲
ابو القاسم ۲۶۶
احسان حافظ عبد الرحمان ۲۶۶ ۲۸۲
آشفتہ عظیم الدین خان ۲۶۷
امیر نواب مرزا میندو ۲۶۸
اظہر غلام محی الدین ۲۷۱
اصغ فی ابا صف اللہ ۲۷۶
ادراک مرزا باقر ۲۷۹
اکبر نواب محمد اکبر خان ۲۸۲
اشرف اشرف حسین ۲۸۵
آہ میر اکبر علیخان ۲۲۵
اختر خواجہ محمد میر ۲۸۷

اشراق حکیم ۴۰
محمد رضا ۳۰۰
آغا سید آغا علی ۶۲
افسر نصرت خان ۶۹
افسح سید ابو تراب ۷۲ ۳۵۲
احسن مجرا احسن ۸ ۲۷
احمدی خواجہ احمد علی ۸
اظہر مولوے ۱۸
کرامت علی ۱۲۴ ۲۶۷
اصابت سید فضل علی ۲۸۱ ۳۰۵
اعجاز نواب ۸۸
اصغر علی خان ۱۷۵
افضل شاہ غلام اعظم ۱۰۰ ۲۶۴ ۳۲۷ ۳۳۲ ۳۳۷
آشفتہ سید مینو علیخان ۹۶
اغراز میر ماہ علی ۹۶
اختر میر اکبر علی ۹۸
اظہر میر غلام علی ۱۰۴
اظہر سید علی حسین ۹۸
ایمان سید محمد خان ۱۰۵
اختر قاضی محمد رمضان خان ۱۰۷
انس میر مہر علی ۱۸۱
آفتاب حضرت شاہ عالم بادشاہ ۱۰۳
آبرو شاہ مبارک ۱۰۶
اصغر میر امجد علی ۱۳۳ ۱۴۴ ۲۲۴ ۲۲۷
آشنا میر فنا اللہ خان

جرات شیخ قلندر بخش ۱۱
۸۵
۱۸۹
۱۵۷
۱۸۶
۲۷۴
۲۷۸
۳۸۰
چرکین شیخ باقر علی ۱۹۷
جویا شیخ علی حسین ۱۲۰
۲۶۹
جلا نواب راحد علی ۱۵۳
۱۹۰
جنت علی بادی ۱۹۳
جوہر جواہر سنگھ ۱۹
۸۰
۹۴
۱۷۸
۱۹۶
۲۱۷
۲۲۳
۲۶۸
جوہر نشت دیناناتھ ۲۱۱
جویا راجہ محمد حسین علیخان ۲۵۶
جنون میر فضل علی ۲۶۸
جوشش محمد روشن ۲۶۸
جمشید مرزا جمشید ۳۲۰
جولان ۳۲۰
جنون چندا برشاد ۳۴۰
جلیس نواب مہدی علیخان ۲۹۹
جعفر میر جعفر ٹلے ۱۱۴

ح

حکیم میر محمد علے ۱۷
حصین احسن الدولہ ۴۰
محمد حسین علیخان ۳۹
حضوری بال مکند ۲۴۷
حشم حکیم باقر علی ۶۲
حسن میر حسن ۷۰
۹۸
۱۴۲
۲۱۱
۲۴۹
۳۷۹
حلم مرزا قبلی فدوی ۳۷۵
حسن تمکدار الدولہ
مہدی علیخان ۷۲
۱۸۴
حشمت محمد علی

خاکسار غلام محی الدین ۱۷
خفی مرزا محمد ۵۱
خورشید خوشوقت علیخان ۷۹
۲۶۴
۲۸۰
خاکسار میر سجاد علے ۳۵۱
خاکسار محمد یار ۱۰۶
خان عاشرف خان ۱۴۰
خلیل شیخ محمد خلیل ۱۶۵
خلیل میر دوست علے ۱۷۷
۳۴۲
خطا مرزا نظر علی بیگ ۲۰۳
۳۲۱
خستہ محمد اسد اللہ خان ۲۱۴
عرف میر جیون
خلیل نواب شمس الدولہ ۲۲۷
محمد ابراہیم خان ۳۵۷
خلیق میر حسن ۲۴۲
خلیل علی ابراہیم خان ۲۴۳
خاور محمد اکبر ۲۸۵
خسرو مرزا کیخسرو جلال بہادر ۳۲۹

د

ورد خواجہ میر ۱۰۲
۲۴۷
۲۶۹
دوست شیخ غلام امام ۱۰۶
دلگیر ۱۵
دریا بندت رتن ناتھ ۱۵۳
دبیر مرزا سلامت علے ۱۰۸
۲۱۵
دل زور آور خان ۲۳۴
دل محمد عابد ۲۷۰
دارا مرزا محمد دارا بخت ۲۷۴
درخشان سید علیجاہ ۳۴۱
دانا روشن لال ۱۹۸
داغ میر مہدی ۱۰۳

ذ

ذوق محمد ابراہیم ۱۰۶
۱۵۷
۳۸۱
ذاکر میر جان ۱۲۲
۳۵۴
ذرہ لالہ شنکر لال ۱۸۵
ذکا شیخ مخدوم بخش ۲۵۲
ذکی نواب بہادر ۴۱
۴۲۵
ذکی شیخ مہدی ۱۵۸
۱۸۸
۳۰۱
۲۵۲
۳۷۶

ر

راسخ نواب امیر خان ۱۵
۱۸۹
۳۸۰
رضا سید غلام رضا خان ۱۵
رشک میر علی اوسط ۲۵
۳۴
۵۰
۵۱
۷۳
۱۱۹
۱۳۱
۱۴۴
۱۴۹
۲۳۳
۲۳۶
۳۹
۳۱۶
۳۲۷
۳۳۲
۳۳۶
رقت مرزا رستم علی ۳۵
۳۱۲
۳۷۳
راحم میر محمد علی ۵۴
رند نواب سید محمد خان ۶۶
۲۵۴
۲۸۱
رسا میر رضے ۷۴
۱۳۷
۷۶
رحیم عبد الرحیم خان ۲۰۲
رنگین سعادت یار خان ۹۱
رسا میر علی احمد ۳۸۳
رضوان نواب ابو علیخان ۱۰۱
رنگین میر اکبر علے ۱۰۲
روشن میر علی حسین ۷۹
۲۴۵
رفعت غلام جیلانی ۱۱۵
رحیم رحیم بخش ۱۱۴
رفیق سید بیگ ۱۱۴
رشید مرزا احمد زکی ۸۴
۲۲۰
رعنا عبد الرحیم ۱۵۹
رقت مرزا قاسم علی ۱۸۳
۳۷۸
رضا غلام رضا ۱۸۷
رند نواب احمد علیخان ۲۱۴
ریاضت اسلام علی ۱۹۳
رحمت پنڈت گوکل پرشاد ۱۹۵
رستم شرف الدولہ
رستم علی خان ۲۱۵
بارہ بلوکی بیگ سپاہی ۱۳۹
۲۱۴
رفعت شیخ محمد رفیع ۲۴۱
راقم ہندر ابن ۲۴۱
رضا خان سلیمان قلی بیگ ۲۶۸
رند مہر ماہ خان ۲۷۰

راسخ شیخ غلام علی ۲۷۵
رند میر حمزہ علی ۲۸۷
رونق رام سہای ۲۸۹
راوی مصاحب علے ۲۳۹
رسا شیخ محمد بخش ۳۴۲
راحت بھگوت رائے ۳۸۱
رخشان ہمراہ علیجاہ ۳۵۴

ز

زار سید سلامت علے ۱۴۴
زار لالہ بہت رائے ۲۵۵
زاہد شاہزادہ مرزا
نور الدین ۲۵۶
زاہد خواجہ ولایت حسین ۳۱۹
زار ہنڈو لال ۳۷۰
زلال میر دوست علے ۱۷۴

س

سلیمان شاہزادہ ۱۴
مرزا سلیمان شکوہ ۱۵۶
۲۷۶
سلطان ابو طالب علیخان ۳۵
۵۷
۱۶۶
۱۶۹
۱۸۴
سینی میر وارث علی ۳۶
۳۹
۷۵
۱۳۶
۳۴۹
ساحل مرزا اکبر علی
سرور ولایت علے ۹۰
۷۲
۳۳۸
سعید مرزا آغا نجف ۳۵
۶۲
سالک ارشاد پیشاہ ۷۷
۳۴۲
۳۷۲
سپہر
سرور مرزا حبیب بیگ ۹۷
۳۹۰
سوز میر محمد میر ۹۸
سمو اجو دہیا پرشاد ۹۲
سلیم میر عباس ۸۱
۲۹۴
سجاد میر علی سجاد ۸۳
سلیمان سلیمانخان ۱۰۶

سجاد میر سجاد ۴
۱۱۵
سعادت سعادتخان ۱۲۵
سلیم میر سلامت علے ۱۳۸
سحر مہر ناصر علے ۱۷۹
۳۳۸
سیف مرزا محمد حسن ۲۲۳
سید میر امداد علی ۳۲۵
سلطان تخلص ۳۵۰
۳۷۰
سوز مولوی عبد الکریم ۲۵۸
سپہر شہاب خان ۲۵۸
سخا شیخ سخاوت علے ۱۸۱
سراج سید حمزہ علی ۱۸۸
سفیر خواجہ بادشاہ ۱۳۴
۱۹۹
۳۲۴
سحر شیخ امان علی ۸۳
۲۰۲
۳۱۲
۲۸۱
سید نظام الدولہ ۲۰۲
سپہر میر محمد ۲۳۹
۲۶۲
۳۱۳
سخن رام دیال ۲۷۸
۳۴۹
سبقت مرزا مغل ۳۰۴
سودا مرزا رفیع ۳۷۹
سجاد میر ابار خان ۳۷۲
سید آغا سید ۳۹۸
سرور سید کاظم علی ۲۱۹
سیر مرزا محمد عباس ۲۲۱
سرور غلام مرتضی ۲۵۷
سائل حکیم عبد الحق ۱۱۷
سیاح میانی دوان ۳۱۰

ش

شناور صاحب مرزا ۸
۱۹۱
شعور شیخ عبد الرؤف ۹
۴۶
۹۲
۱۰۶
۱۸۴
۲۵۱
۲۳۵
۳۱۵
شرف میر غلام عباس ۲۵
۱۰۷
۱۷۵
۲۸۹
۲۹۵

شیدا مرزا حالی الجباه ۲۹ ۶۸ ۹۵ ۱۴۴ ۱۹۷ ۲۰۴ ۲۸۲ ۲۹۱ ۳۱۲ ۳۲۷ ۳۳۸ ۳۶۶
شوق میر علی ضامن ۴۲ ۸۴
شرف الدین حسین ۴۸ ۱۱۹ ۱۳۲ ۱۴۵ ۱۴۷ ۳۲۸ ۳۶۲
شوق حکیم تصدق حسین ۵۵ ۳۶۲
شیر عبد الغفور خان ۵۸ ۳۶۰
شیر رزا آغا حسن ۵۹ ۳۴۸
شیر بن بیگا طوائف ۲۵۴
شہید مولوی محبوب ۷۱ ۸۸ ۱۳۳ ۲۰۸ ۲۴۳ ۲۵۳ ۳۱۱ ۳۳۰
شمشاد میر احمد علی ۷۰
شوق مولوی قدرت اللہ ۸۶
شہیدی کراشعلی خان ۱۰۱ ۱۸۲
شجاعت شیخ بہادر ۹۸
شاعر میر بسم اللہ ۱۰۳ ۲۰۷ ۲۷۲
شکوہ میر شکوہ علی ۱۰۴
شائق فتح چند ۲۸۳ ۳۴۳
شرر مرزا صادق علی ۳۱۱ ۳۱۴
شوق رای ورتراج ۸۴
شورش میر غلام حسین ۱۱۵
شاد شیخ محمد جان ۱۴۱
شفا حکیم مہر علی ۱۳۸
شاہ فضل ۱۵۶
شفیق نواب والدین ۱۶۲ ۱۷۱ ۱۸۹ ۱۹۹ ۲۲۵ ۱۷۷ ۱۷۹
شاہ کمال اشرف حسین ۱۸۱
شیدا نواب محمد حسن خان ۳۳۹
شاق خواجہ فیض الدین ۱۹۷

شفق انوار الدولہ ۱۹۹
شبلی صاحب ۲۲۵ ۳۴۴
شفا مرزا کریم بیگ ۲۰۷ ۳۱۵
شرف نواب ۲۰۹
ابو طالب خان
شرر شمس النساء بیگم ۲۲۱
شوکت مولوی ۲۴۶ ۳۴۵
شمیم عباس مرزا ۲۵۲
شاہ شیخ فضل علی ۲۶۹ ۲۷۱ ۲۷۷
شوق محمد بخش ۲۶۸
شگفتہ نواب سیف الدولہ ۲۶۹
شادان رای چند دلال ۲۷۶
شاہی شاہزادہ مرزا ۲۷۹
نور الدین
شیفتہ نواب مصطفی خان ۲۸۲
شکوہ محمد رضا ۲۸۷
شفق مرزا علی خان ۲۶۲ ۳۱۶
شمس شیخ محمد ۳۲۹
شرف سید سادات حسین
عرف آغا مجو ۳۰۱
شمس میر آغا ۳۳۲
شوکت میر حسین علی ۲۰۱
شہرت امیر بخش ۲۹۰
شمیم سید غالب علی ۳۷۸

ص

صہبا میر ۱۴
صحبت مرزا بخش علی ۱۸ ۲۸۲
صولت خواجہ محمد ۱۲
صفدر فرزند حیدر ۲۹ ۱۴۱ ۱۷۹ ۲۳۲ ۳۴۱ ۳۴۳ ۳۴۸
صبا میر وزیر ۳۵۱
صفدار ای سنوال ۱۵۸ ۳۵۸ ۳۷۸
صحت محمد حسن خان ۱۹۴
صادق صادق علی خان ۲۹۰
عرف سیتا
صابرا حمد مرزا ۲۷۱
صادق صادق حسین ۳۷۶
صاحبجان استاد ماہ علی ۷۲
صدر میر صدر الدین ۹۶
صابر شاہزادہ مرزا ۱۰۰
قادر بخش
صغیر شیخ حیدر علی ۹۵
صدق اشارتعلی ۹۶
صادق صاد تعلیخان ۳۶۸ ۳۹۰ ۴۰۷

ض

ضامن غلام حسین ۸۹
ضبط نواز ش علیخان ۱۵۶
ضبط سید حسن شاہ ۱۷۱
ضحا مولوی غلام رسول ۲۵۵ ۳۴۲ ۳۵۴
ضیا سید محمد میر ۲۷۷
ضمیر میر نظر حسین ۲۹۰
ضیا شیخ ولے اللہ ۳۱۹
ضبط سید آغا جان ۷۷ ۲۵۶
ضعف غلام عباس ۱۱۸
ضیائی میر بدر الدین ۲۸۸

ط

طالب طالب علیخان ۲۲ ۱۰۱
طوبی علی حسین ۴۰
طپان منز احمد بیگ خان ۴۰
طوفان میر نواز ش علی ۷۵
طاہر مرزا بندہ حسن ۸۲
طور مرزا محمد رضا ۱۱۵ ۲۸۹
طپش مرزا محمد سمیع ۲۴۳
عرف مرزا جان
طرار گردھاری لال ۲۷۶
طیب محمد حسن خان ۲۶۴
طالب محمد عباس ۲۲۸
طوفان میر حسین ۲۸۷

ظ

ظفر ظفر علے ۴۳ ۱۸۰ ۲۲۸
ظفر نواب تجمل حسین خان ۳۰۹
ظفر بادشاہ دہلی ۲۳۲ ۲۷۲
ظہور منشی ظہور محمد ۱۳۸ ۲۱۵
ظریف لا بدینی پرشاد ۲۹۰

ع

عارف میر جمال الدین ۹
عرش میر حسن عسکری ۱۳ ۱۶۲ ۱۷۱
عرفان میر عباس ۱۵
عاشق شیر الدولہ
محمد علی خان
علی مرزا محمد علی ۱۵ ۳۰۲
عاشق مہدی علیخان ۱۷
عشقی شیخ الہی بخش ۱۷۱
عشق آغا سید ۲۳۵ ۲۴۵
عالی خواجہ عبد اللہ ۳۸۱
عبرت نواب حسن علیخان ۲۰۷ ۲۴۷
عزیز رابعہ یوسف علیخان ۵۶
عباس میر عباس ۶۵ ۱۵۲ ۱۹۰ ۳۱۳ ۳۵۲
عوج احمد حسن خان ۷۴ ۱۲۷ ۲۸۴
علی حکیم محمد علے ۸۶
عاشق نواب الا لاجاہ ۹۶ ۲۸۳ ۲۹۲ ۳۱۲ ۳۳۷ ۳۷۱
عاشق سید ہدایت علی ۱۰۶
عالی شاہ ابو المعالی ۱۰۶
عسکر عسکر علیخان ۱۱۴
عاشق سدا سکھ ۱۱۴
عاشق شیخ محمد جان ۱۶۶
عشرت میر غلام علی ۱۹۶
عباد ت حاجی مرزا ۱۹۲
عابد علی
عیش میر علی حسین ۱۹۵
عیش ابو محمد ۲۰۶ ۳۶۰
عیش طالب علیخان ۲۳۱ ۲۳۷
عاشق مولوی جلال الدین ۲۳۴
عاشق شیخ نبی بخش ۲۴۴
عاشق رابعہ کلیان بیگم ۲۴۰
عابد میر عابد علے ۲۵۹
عزیز مولوی عزیز الدین ۲۶۱
عظیم محمد عظیم بیگ ۲۸۱
عارف میر فخر الدین ۱۳۴
عواق خواجہ بہادر حسین ۲۶۸

عیش نواب محمد مرزا ۲۹۶
عاشق محمد رضا ۲۹۸
علی نواب علی بہادر ۳۰۳ ۳۰۶
عاصی منشی صمد الدین ۳۱۸
عشرت مرزا اکبر علی ۳۷۷
نواب عاشقہ علیخان ۲۹۰
عیاش شہریار مرزا ۲۹۹
عشق آغا رضا ۳۵۸

غ

غضنفر غضنفر علیخان ۲۹ ۲۱۲ ۲۶۵
غنی غنی احمد ۴۹ ۱۴۴
غافل منور خان ۱۰۷ ۳۳۳
غم علے خان ۱۰۷
غلامی ہرکارہ ۱۰۶
اخبار دہلے
غنی مرزا عباس ۲۹۶
غالب سد اللہ خان ۳۴۷
غلامی شاہ غلام محمد ۳۰۲
غنی عبد الغنے ۳۸۵
غالب النور علے ۲۸۷

ف

فدا فدا حسین ۱۴ ۳۸۳
فریاد مرزا مغل ۱۹۷ ۲۰۰
فوق میر ولد حسن ۲۷ ۲۹۵
فہیم پنڈت سندر لال ۳۲
فروغ خواجہ غلام مصطفے ۶۶ ۲۴۲ ۲۶۰ ۳۰۷
فرحت ۸۵
فدوی فرخ اللہ بیگ ۹۷
فدوی مرزا ہیچو ۹۷
فخان اشرف علیخان ۹۸ ۱۷۴
فرحت شیخ فرحت اللہ ۲۴۰ ۳۰۴
فنا شیخ سر بہ بکیت ۱۲۹
فلک میر بہادر علی ۱۳۰
فخر میر فخر الدین ۱۵۲
فواق خواجہ بہادر حسین ۱۳۴

فرد مولوی خدا بخش ۱۰۷ ۱۶۳ ۳۰۲ ۳۸۶
فروغ عنایت علیخان ۱۷۱
فرحت پنڈت کرارام ۱۹۴
فرقت پنڈت دیبی پرشاد ۲۴۸
فدا مرزا نقد احسین ۲۱۸
فطرت
فاطر میر بخش خان ۲۷۴
فصیح مرزا جعفر علی ۲۷۵
فریاد صاحب رامے ۲۸۷
فیض ظفر یار الدولہ ۲۹۳
فروغ مرزا محمد عسکری خان ۲۸۷
فضا مرزا کوند پرشاد ۳۵۴
فائز کریم بخش ۳۶۲
فروغ میر مہدی حسن ۷۲
فضا مرزا محمد جعفر ۸۴
فرخ کرامت اللہ خان ۲۵۱

ق

قادر میر قادر علے ۱۵
قیصر مرزا محمد خورشید قد ۲۴
قیس شیخ کاظم علے ۲۵ ۲۷۶
قلق آفتاب الدولہ ۶۷ ۸۹ ۱۳۳ ۳۵۲
قائم شیخ قیام الدین ۱۰۴ ۲۷۱
قائل سید علیخان ۱۳۷
قلق امجد علے ۱۵۸ ۱۸۹ ۲۲۵ ۲۷۷
قبول مرزا مہدی ۱۷۸ ۲۳۹
قمر مرزا باقر حسین ۱۷۸
قدسی سید محمد اکبر ۱۸۴
قدسی سید محمد رضا ۱۹۸
قاصر مرزا بر علی بیگ ۲۱۱ ۳۰۵
قسمت شمس الدولہ ۲۱۵
قدرت شاہ قدرت اللہ ۲۴۰ ۲۷۶
قسیم محمد جعفر علیخان ۵۳ ۸۲
قمر شاہزادہ مرزا قمر الدین ۲۸۷
قمر قمر الدین احمد ۱۰۸ ۲۲۹
قمر مرزا حاجے ۲۶۶ ۲۸۶ ۳۴۶

حافظ کفایت اللہ خان ۲۶۸
۲۷۱
قمر شیخ جعفر علے ۲۷۹
قمر حکیم باقر علی ۲۹۵
قیصر آباد یعلیخان ۲۹۸
قرار بند یعلیخان ۳۵۰
قادر مولوی سید عبد القادر ۱۵
قمر حکیم قمر الدین علی خان ۲۴۳
قادر مرزا سرفراز علی ۳۰۱
قرار میر محمد حسن ۱۰۸ ۲۷۴

ک

کامل شیخ احمد علی ۸۶ ۱۲۴ ۱۷۱
کوثر مرزا مہدے ۱۲ ۱۷۱ ۲۹۷
کاشف شیخ کاشف علی ۳۲
کامل شیخ جمال الدین ۴۷ ۲۴۷
کامل مولوی محمد مرشد ۶۹
کیوان مرزا علی حسین ۹۵ ۱۳۵ ۱۸۳ ۲۸۸ ۳۵۰
کلیم میر محمد حسین ۱۰۵
کیف شیخ فضل احمد ۱۲۸ ۳۱۴
گردم مرزا حیدر علے ۱۶۵
کیوان شیخ بدلے ۱۷۷
گویا فقیر محمد خان ۱۵۵ ۲۵۱
کاشف میر محمد حسین ۲۹۱
عرف شاہ مرزا
گویا شیخ ولایت علی ۱۲
گریبان سید محمد حسین ۹۱
گرداب رام چرن ۱۳۱
گوہر کنز الدولہ خورشید جاہ ۲۹۱
گمان نظر علیخان ۲۹۸
گوہر احمد علیخان ۳۰۶ ۳۶۵
کرم محمد مظفر خان ۳۹۱

ل

لطافت سید حسن ۱۹۲ ۲۲۲
لکنت محمد بشیر خان ۱۹

م

مسیحا حکیم محمد علیخان ۱۱ ۱۸۸
ملال میر محمد رضا خان ۱۳
مہر باجمال الدولہ ۱۹
محسن میر محمد محسن ۹۲
مصطفیٰ علی بیگ ۹۵ ۱۲۸
مصطفیٰ بن الدولہ آغا علی ۹۶
۲۰۵ ۲۱۷ ۲۳۵ ۲۴۴
مبتلا مراد علیخان ۱۰۲
مشتاق عبد اللہ خان ۱۰۵
مسرور میر فرزند علی ۱۰۵ ۲۶۷
مسرور شیخ پیر بخش ۱۰۷ ۱۶۷ ۲۰۱ ۲۷۳
مجذوب مرزا غلام حیدر ۲۴۸
موحد شیخ قادر علے ۷۸ ۱۰۴ ۱۳۹ ۱۴۳ ۲۲۰ ۳۴۹
منظور باجو خان ۱۲۱
معجز مرزا محمد رضا ۱۳۵ ۲۸۴ ۳۰۸
مسیح میر ہاشم علے ۱۵۱
مومن حکیم محمد مومن خان ۱۵۹ ۱۸۳
مہر مرزا حاتم علی بیگ ۱۸۶ ۳۱۷
مقبول جیسکر اے ۱۹۶ ۳۰۱
مشاق میر لاڈ بخش ۱۶۶
مضامین شرف الدین حسین ۲۱۵
مبارک سید مبارک علی ۱۸۶
مست شیخ وزیر علے ۳۱۵
مریخ جانکی پرشاد ۸۰
محجوب شیخ فیض الدین ۱۹۶
مصرف نواب ۲۴۹
خان بہادر خان ۱۸۷
مظہر مرزا جانجانان ۱۹۵
مردت پنڈت ہار سکھ رائے ۲۱۲
مہدی ابی جلال الدولہ ۱۱۳ ۳۶۱
محمود محمد جعفر ۲۱۲
مسلم میر فرزند علے ۳۴۴
مسیح حکیم محمد علے ۲۳۱
محرور ہادی حسن ۲۳۲
مرزا مرزا علی رضا ۲۴۳
مشفق شیخ محمد جان ۲۴۷
مجنون سید انعام حسین ۲۴۸ ۲۶۱
ممنون میر نظام الدین ۲۷۶
مہ وش میر مہتبی جان ۲۶۶
مخدوم ۲۷۴
ماہر میر فخر الدین ۲۶۶
مخلص میر مہدی حسن ۲۷۰
ممنت میر امانت علی ۲۷۱
مدہوش ۲۷۲
مہجور شیخ محمد فقیر ۲۷۲
مفتون ۲۲۳
مشکل شیخ امین ۳۱۸
مرزا مرزا جہانگیر ۳۱۸
مفتون سید ہادی علی ۲۹۴
محترم خواجہ محمد حسن خان ۳۰۰
محنت مرزا حسین علے ۳۰۰
ماہ مرزا اعتبار علے ۳۱۷
مسیح شاہزادہ عالمقدر ۲۵۸
محبوب نواب محبوب علی ۳۱۷
مشرف مرزا احمد بیگ ۳۱۸
مفتون میر کشفین ۳۱۸
مظلوم شاہ مظلوم ۳۲۶
منتہی مرزا مسیتا بیگ ۳۴۱
مقدور میر محمد ابراہیم ۳۸۱
مظفر مظفر علیخان ۳۸۱
موجی موجی رام ۳۴۸
مغموم رام حبس ۲۱۴
منت میر فخر الدین ۷۱
مجنون میر حمایت علے ۱۰۵
معیت غلام ظہیر الدین ۱۰۳
منشی مجایب رام ۲۳۲
مظفر نواب مرزا مظفر ۲۵۴

ن

نادر کلب حسین خان ۱۲ ۵۷ ۱۱۲ ۱۴۰ ۱۴۹ ۱۶۶ ۱۸۲ ۳۲۶ ۳۲۹ ۳۴۵ ۳۴۶ ۳۴۵ ۳۴۶ ۳۷۵ ۳۸۳
نسیم محمد مصور علیخان ۱۶ ۳۱۰ ۳۲۰ ۳۴۶
نواب ظہور اللہ خان ۱۷
نادر باد شاہی امدی ۴۰
ناصر سعادت خان ۱۹ ۳۲ ۴۲ ۵۲ ۵۵ ۶۰ ۹۳ ۱۱۵ ۱۴۷ ۱۵۷ ۱۷۰ ۱۷۷ ۱۸۷ ۲۰۴ ۲۳۳ ۲۷۵ ۳۱۳ ۳۲۳
نازش مولوی الٰہی بخش ۴۳
نصیر میر نصر علے ۳۸ ۶۷ ۱۳۶ ۳۳۶ ۳۵۰
ناصر سید ناصر علی ۵۱ ۱۷۱ ۱۹۴
نالان میر وارث علی ۷۳
نظام نواب ظہیر الدین خان ۹۴ ۲۹۷ ۳۳۹
نور میر ورنیز ۹۷
نزاکت بیگم طوائف ۹۷
نعیم نعیم عبد الرسول ۹۲
نظارہ میر عبد الرسول ۱۰۶
ناسخ شیخ امام بخش ۹۹ ۱۲۱ ۱۲۳ ۱۳۲ ۱۳۹ ۱۴۸ ۱۶۰ ۱۶۴ ۱۶۹ ۱۹۸ ۲۰۰ ۲۲۴ ۳۲۳ ۳۴۵ ۳۵۹ ۳۶۸ ۳۷۷
نذیم میر محمد شفیع ۷۰ ۳۲۸
نقی نقی علی خان ۶۸ ۷۴
نازنین میر زا علی بیگ ۲۶۱
نکہت حافظ غلام احمد ۲۶۱
نثار میر افضل علے ۳۰۰
نسبت میر احمد علی ۱۰۹
نواب میر نواب ۹۲
نامی میر آغا حسن ۸۲
نظیر گنیت رای ۱۰۳
نظامی شیخ نظام الدین ۲۴۶
نظیر ۱۱۵
نظیر مرزا علے ۱۲۵
نظیر میر ولی محمد ۱۳۸ ۳۱۱ ۳۴۹
نصیر محمد نصیر الدین ۱۵۲
نیر مرزا حسن عسکری ۱۸۵
ناجی محمد شاکر ۲۱۴
نجابت سید کلب علے ۱۹۳
ناظم حشمت شیو پرشاد ۱۹۴
نواز ش نوازش علیخان ۲۰۹
ناطق شیخ احمد شاہ ۲۱۰
نثار میر افضل علی ۲۱۴
نعمت حکیم صبا حق ۲۳۹
نامی نواب علی محمد خان ۲۲۸
نصیر محمد نصیر ۲۵۵
نوشہ بیگم زوجہ صفدر ۲۶۶
نجم میر نجم الدین ۲۸۲
نکہت نثار علی نیک ۲۸۸
نجیب میر بہادر علی ۲۸۰
نمود شاہزادہ مرزا ۲۴۲
محمد آسمان قدر
نور حکیم میر بادر حسین ۲۴۷
نجم سید محمد رضا خان ۲۴۸ ۲۷۲
نشتر میر امداد حسین ۲۴۹
نثار سید قاسم علی ۲۵۰
نمود میر ہمدے ۲۵۴
نثار شیخ محمد امان ۲۷۴
نعمت نواب نعمت اللہ ۲۷۵
نثار حکیم میر محمد پناہ ۲۷۵
نقی نواب علی نقے ۲۷۷
نجیف سید برکت علی ۳۱۸
نسیم پنڈت دیا شنکر ۱۸۶
نقی سید علی نقے ۳۱۹
نسیم سرج ناتھ ۳۱۹
ناصر سید ابو محمد ۳۵۳
نصیر میان کلو ۱۱۴
نوازش نوازش میر بیمار ۹۹
عرف مرزا خانے
نالان مرزا محمد جان ۱۶۸
ناظم میر ناظم علے ۲۱۹
نجابت مرزا محمد عباس ۱۰۸ ۲۷۴

و

وحشت مرزا باقر علیخان ۹
وزیر خواجہ وزیر ۱۷ ۵۸ ۶۳ ۹۲ ۱۲۶ ۱۷۰ ۱۹۰ ۲۲۵ ۲۵۳ ۳۰۷ ۳۳۱
وزیر شیخ وزیر علی ۷۳ ۲۹۶
وحید حکیم وحید اللہ خان ۳۶ ۵۲ ۵۷ ۱۰۰ ۱۲۴ ۱۶۶ ۲۴۵ ۳۷۶ ۳۸۳
وصف تو کل احمد حسین ۴۱
وارفتہ نواب شیر محمد ۴۶
وصف محمد علی ۹۷
وحشت میر لطف حسین ۱۰۵
وجیہ وجیہ الدین ۱۱۴

قطعه تاریخ طبع دیوان رسا منشی لالا پرشاد تمنا

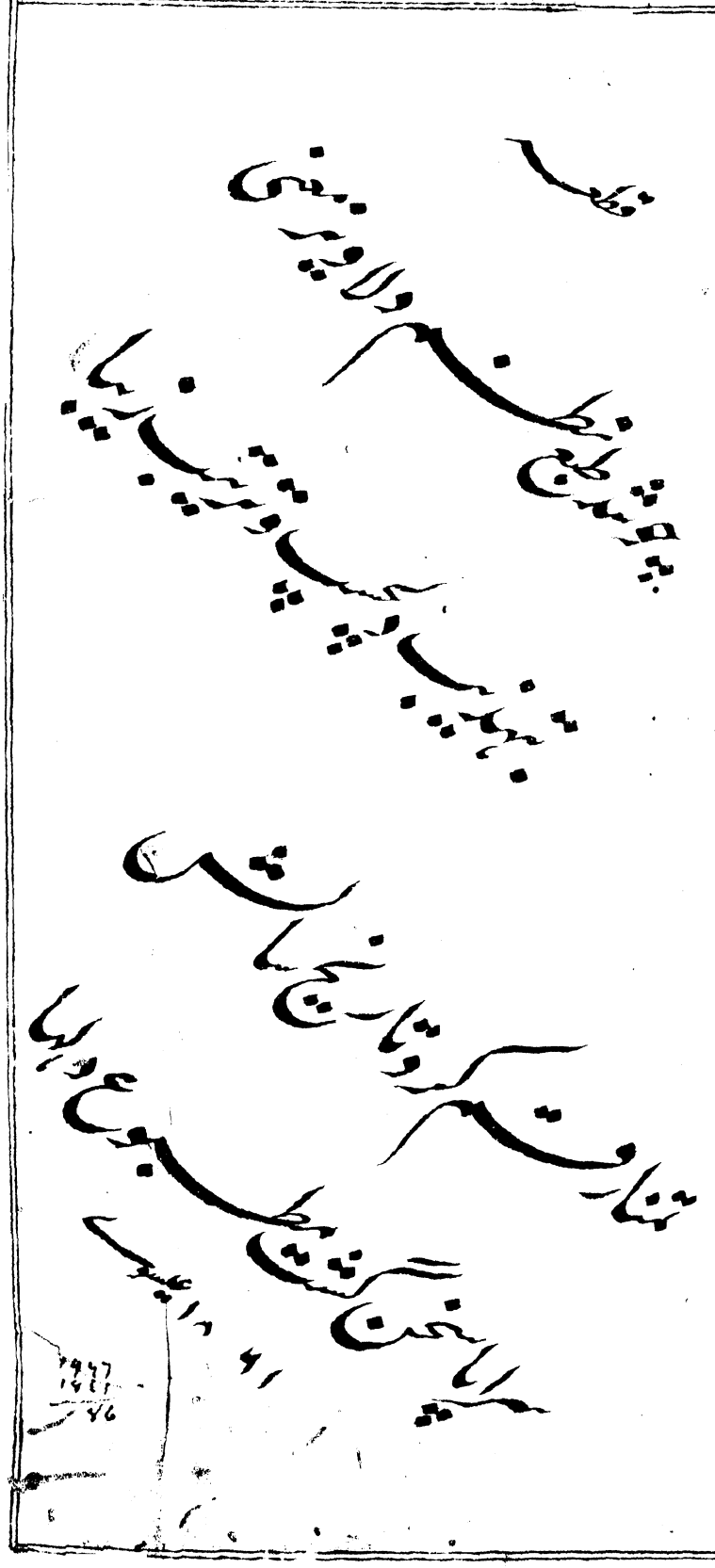

ولی شاه ولی الله ۱۳۸
۳۰۲
وحشت بلند بخشی ۱۷۶
۲۷۴
واقف خلوه رشحه ۱۸۷
واحد واجد علی ۱۹۸
وصل میر احمد علی ۲۰۶
وفا راجه نول رای ۲۶۸
وحشت میر بهادر علی ۴۷۴
موحشی میر بخشی ۲۸۷
وارث محمد وارث ۲۹۴
ولایت نواب ۲۷۹
ولایت علیخان
ولی علی محمد خان ۱۶
۲۲
۱۱۱
۱۲۹
۲۵۸
۳۵۵
۳۶۹
وحید منشی سرفراز علیخان ۳۳
۲۹۹
۳۵۵
هجر زا اکبر حسین ۱۰۲
۲۰۶
هدایت هدایت علی ۹۲
همدم میر محفوظ علی ۱۰۵
هلال میر خلیفان ۱۱۸
۲۰۳
۲۱۸
۲۳۰
۲۳۱
۲۳۶
۲۴۸
۳۲۵
۳۲۶
۳۳۰
۳۴۴
۳۵۱
۳۷۰
۳۸۱
۳۸۶
یاس مرزا تقی ۱۱
۳۸۱
یسرو از تعلیخان ۲۹۳
یکتا ۳۰۲
یوسف مرزا یوسف بیگ ۳۲
۲۸۲
یوسف یوسف خان ۲۹۵
۲۹۵
یوسف نواب محمد علیخان ۱۷۹
یگانه مصطفی قلی خان ۱۸۶
یقین ابی نعام الله خان ۱۸۷
یاور شیخ امداد علی ۲۴۵
۲۵۹
یاسین خیر الدین ۳۸۱
یقین سید محمد حسین ۱۳۸

اغلاط نامہ

غلط	صحیح	صفحہ	سطر
کبوکر	کبونکر	۱۵۹	۲۳
سرر سک	سرای رشک	۱۶۰	۳۰
ہال	ڈال	۱۶۱	۵
ہدرہا	اوبجہ رہا	۱۷۱	۴۱
سا ہی چار	اس سی ہوا چار	۱۷۲	۳
لی رہتی	تہکی رہتی	۱۷۳	۶
ورت آگہ	صورت کی آگہ	۱۷۸	۴۱
رعبد الغنی	سر عبد العلی	۱۸۱	۱۵
وبس	اور بس	۱۸۳	۱
ہ دار	صوبہ دار کیتہیر	″	۱۹
ہم دگ	از مرگ	″	۴۵
بکائین	جہکائین	۱۸۴	۱۵
ا نکر	جہانک کر	″	۳۷
علہ	سرور	۱۸۶	۲۶
ث کر	گوٹ کر	۱۸۷	۱۱
ا ق	نہیں ہے	″	۲۸
ب	حیرت	۱۸۸	۲
ی	انسی	۱۸۹	۴۱
ا ردو	زبان اردو میں	۱۹۱	۲۷
ں تھی	دہو کی کی ٹہی	۱۹۴	۲۴
ین	جبین	″	۳۰
نون	گالون مین	۱۹۵	۵
ن	ہی	۲۰۳	۳۵
ار کمخت	شراری کمبخت	۲۰۹	۲۳
ا مسی	جو ملکی مسی	″	۲۹
سی ن	ہستی ہی	″	۳۴
پیار ی	اور یہ پیاری	۲۱۲	۲۹
رفتا ا	بحر جہان مین	″	۳۰
	جوالہ	۲۱۴	۴۱
صفحہ	صحیح	غلط	سطر	صفحہ	صحیح	غلط	سطر
---	---	---	---	---	---	---	---
۲۲۲	صفات	صفاف	۲۳	۲۲۲	کونوح	کونوح	۷
۲۲۴	دور	در	۳۰	۲۲۴	نٹی	نٹی	۱۳
″	گلا کاٹ	کاٹ	۵	″	یا قوب کر	یا قوب کر	۱۸
۲۴۱	شفیق	شفیق	۴۱	۲۴۱	کا	کا	۱۳
۲۴۵	ہین ہم شفق	ہین شفق	۳	″	ہ قش	ہ قش	″
۲۴۷	کا نہی	کلہ ہی	۶	۲۴۷	کسی	کسی	۳۱
۲۶۱	پہیلائی	پہلائی	۴۱	۲۶۱	مصد	مصد	۶
۲۶۴	نہین ہین	نہین	۱۵	۲۶۴	دنگی	دنگی	۱۲
۲۶۹	ہاتہ	ہار	۱	۲۶۹	میر فرزند ی	میر فرزند ی	۲۹
″	تو	نہ	۱۹	″	بہ وفا	بہ وفا	۴۹
۲۷۷	گئی	ای	۴۵	۲۷۷	علی خان	علی خان	۴۰
۲۸۱	ہمی	اپنی	۱۵	۲۸۱	استقبا	استقبا	۱۲
۲۸۵	منعمون	منعون	۳۷	۲۸۵	مری کا	مری کا	۴۱
۲۹۰	تیرا	میرا	۲۶	۲۹۰	عزار	عزار	۴۹
۲۳۶	سے	ہی	۱۱	۲۳۶	اسکند	اسکند	۱
″	سے	کی	۲۸	″	ہا ندہوا	ہا ندہوا	۱۷
۲۴۴	حمزہ علی	قمر علی	۲	۲۴۴	خانی	خانی	۱۷
۲۴۶	صاحب دیوان	صاحب	۴۱	۲۴۶	شراب	شراب	۲۹
۲۵۵	چہوٹی ہی	چہوٹی سے	۲۷	۲۵۵	سے	سے	۳۶
۲۵۶	اوس	اول	۲۴	۲۵۶	پا ماں	پا ماں	۲۸
″	ترا ہو نام	مرا نام	۳۰	″	مدفن مین م	مدفن مین م	۳۳
۳۵۷	ارض	عرص	۵	۳۵۷	آنکہین	آنکہین	۷
″	سی لی	سے	۳۵	″	بہل	بہل	۱۲
۲۲۱	رکہتی	رکہتی	۲۳	۲۲۱	ہوی ہے	ہوی ہے	۱۱
۲۳۱	خریدا	خدا	۲۹	۲۳۱	لطف	لطف	۱۵
۳۰۰	عشق	مس	۳۴	۳۰۰	دلکا	دلکا	۲۲
۳۰۸	رقت	وقت	۲۹	۳۰۸	نام	نام	۱۲
″	اکثر	کسی	۳۰	″	دیر	دیر	۱۹
۳۰۹	ساقیا	ماقیا	۴۱	۳۰۹	ارام	ارام	۲۹